مکمل ناول

Benaam Rishta

Husny Kanwal

میں ریسٹورینٹ پہنچی تو میری آنکھیں شاکڈ سے بڑی ہوئی یں۔۔۔ٹیبل نمبر چھ پر میرے باس بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔مجھے یہاں رشتے کے لیے لڑکے سے ملنے بھیجا گیا تھا۔۔۔مگر جب لڑکا دیکھا تو آنکھیں ودماغ مارے حیرت کے ساتھ چھوڑتے معلوم ہوئے۔۔۔یقیناوہ غلط ٹیبل پر بیٹھ گ ئی ے ہوں گے۔۔۔ورنہ ان جیساامیر وکبیر بزنس مین جس کی کمپنی میں،میں ایک معمولی ورکر ہوں۔۔۔کیسے وہ لڑکا ہو سکتا ہے جسے مجھے رشتے کے حوالے سے دیکھنے کے لیے بھیجا گیا ہو۔۔۔مطلب۔۔۔ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا۔۔میں اسی کنفیوزن میں ان کے پاس پہنچی۔۔۔۔

وہاں باقی ساری ٹیبل پر کپل بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔صرف ٹیبل نمبر چھ پر میرے باس ہی اکیلے بیٹھے نظر آرہے تھے۔۔۔

میں بہت نروس ہو گئی تھی انھیں دیکھ۔۔آج تک صرف انھیں دور سے دیکھا تھا۔۔بالکل اسی طرح جیسے بچے آسمان پر ستاروں کو دیکھتے ہیں۔۔۔وہ ستارے کی مانند ہی تو تھے میرے لیے۔۔۔

مگران جیسے امیر و کبیر بزنس مین کا رشتہ ہماری محلے کی امبر باجی سے ٹکرایا کیسے ؟؟۔۔میں یہی الجھی ہوئی سی تھی۔۔۔

امی نے بتایا تھا کے وہ اچھے کھاتے پیتے گھرانوں کے لڑکوں سے رشتے کراتی ہیں۔۔۔مگر اتنے اچھے۔۔۔اس کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔

اف۔۔۔میں تو بے ہوش ہونے کو تھی۔۔۔ناجانے کیوں میرے قدم ان کے پاس پہنچتے ہی لڑکھڑا گئے۔۔۔اور میں دھڑام کر کے ان کے قدموں میں گرئی ی۔۔۔

ششش۔۔۔کرالی بے عزتی۔۔۔"میں خودی پر غصہ ہوئی ی تھی۔۔۔"

"لینڈنگ ہو تو ایسی ہو۔۔۔ڈائریکٹ پاؤوں میں بندے کے۔۔۔" میں جیسے خود پر ہی طنز کر رہی تھی۔۔۔

ٹھیک تو ہیں آپ؟؟۔۔"وہ فوراً ہی اپنی جگہ سے اٹھ کر۔۔۔میرے" دنوں بازو تھام کر مجھے اٹھانے لگے۔۔۔۔

میں بہت شرمسار ہو گئی تھی اپنی اس بے وقوفانہ انٹری پر۔۔۔

ہیلو باس۔۔۔"ٹیبل پر مکمل خاموشی طاری رہی دو تین منٹ"

تک۔۔۔ جس کے سبب میں مزید امبریس فیل کر رہی تھی۔۔۔ سوچا کچھ بات شروع کرؤں۔۔تاکے یہ اکوڈنس تو کم ہو۔۔۔اس لیے انھیں رسمی طور پر ہیلو کہا۔۔۔ مگر ساتھ ساتھ عادت کے مطابق کم بخت زبان سے باس کا لفظ بھی پھسل گیا۔۔۔

مجھے یقین تھا انھیں تو علم بھی نہیں ہو گا کے میں ان کے کمپنی میں انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے والی ورکر ہوں۔۔۔

باس؟؟۔۔"ان کی آواز نہایت بھرم دار تھی جیسے ان کی خوبصورت"

پرسنیلٹی۔۔۔

وہ کالے رنگ کے پینٹ کوٹ میں ملبوس تھے۔۔۔اندر کی شرٹ سفید چمک رہی تھی۔۔۔اس پر کالی ٹائی ی۔۔۔جسے وہ اپنے نارمل انداز میں ہلکا سہ ڈھیلا کرنے لگے۔۔۔

سفید کلائی ی پر بندھی سلور واچ خاصہ جچ رہی تھی۔۔۔

ان کے قدموں میں گرنے کے سبب بلیک جوتوں کا بھی دیدار کر لیا تھا میں نے۔۔۔

قریب سے آج پہلی بار دیکھ رہی تھی میں انھیں۔۔۔

وہ یونانی شہزادوں جیسے حسین و جمیل نوجوان تھے۔۔۔

ان کے بولنے کے انداز سے محسوس ہوا جیسے بڑے مغرور ہوں۔۔۔

انھوں نے چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔بغور مجھے دیکھ۔۔۔الجھے لہجے میں پوچھا۔۔۔

وہ۔۔۔مجھے لگتا ہے شاید آپ غلط ٹیبل پر بیٹھ گ ئی ے ہیں"

باس۔۔۔"میں نے نظر جھکا کر۔۔۔تیزی سے ایک سانس میں کہا۔۔۔

ان کی پرسنلٹی بڑی رعبدار تھی حالانکہ ابھی تک انھوں نے کچھ خاص بات بھی نہ کی تھی۔۔۔پھر بھی میں اپنے ہاتھ اور پاؤں کو کپکپانے سے نہیں روک پارہی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔میں وہیں بیٹھا ہوں مس لائبہ جہاں مجھے ہونا"
چاہیے۔۔۔"خاصہ مطمئن لہجے میں جواب دیا انھوں نے۔۔۔ساتھ
ساتھ ان کی نگاہیں میرے ہی وجود پر ٹکی تھیں۔۔۔جس کے سبب میں
پہلے سے زیادہ نروس ہونے لگی۔۔۔

ان کے نام لینے کے سبب اب مجھے یقین ہو چلا تھا کے ہاں وہ میرے لیے ہی
یہاں آئے ہوئے ہیں۔۔۔۔

ہمارے درمیان پھر پانچ منٹ کی خاموشی کا سلسلہ چلا۔۔۔۔

یہ کیسا رشتہ طے پا رہا تھا ہمارے درمیان۔۔۔جس میں نہ وہ مجھ سے کچھ
پوچھ رہے تھے اور نہ میں پوچھنے کی ہمت کر پا رہی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کیا آپ جانتے ہیں میں آپ کے کمپنی میں جاب کرتی"

ہوں؟؟۔۔۔" بڑی مشکل سے ہمت کر کے۔۔۔یہ سوال کر ہی لیا تھا میں

نے۔۔۔ناجانے کیوں بڑا اشتیاق تھا مجھے یہ جاننے کا۔۔۔کے کیا وہ مجھے

جانتے ہیں۔۔۔

کبھی دیکھا ہے انھوں نے مجھے۔۔۔۔

بالکل۔۔۔" فقط ایک لفظی جواب اور پھر ماحول پر خاموشی کے سائے"

منڈلانے لگے۔۔۔۔

پھر وہ اپنے سیل میں مگن ہو گئی ے۔۔۔اتنی دیر میں ویٹر آرڈر لے آیا۔

شاید پہلے سے آرڈر کر رکھا تھا باس نے۔۔۔

باس کو مجھ جیسی عام شکل و صورت کی لڑکی کہاں پسند آئے گی۔۔یہی سوچ میرا منہ لٹک گیا۔۔۔۔

ویٹرز نے پوری ٹیبل کھانوں سے سجادی۔۔۔۔

اتنے کھانے۔۔۔ان کا بل کون بھرے گا؟؟۔۔میرا ایک ہی میل فرینڈ ہے۔۔۔وہ اور میں جب بھی ساتھ ڈنر یا لنچ کرتے ہیں پیسے آدھے آدھے کرتے ہیں۔۔۔مگر یہاں تو آدھے بھی بھرؤں تو پورے تین ماہ کی سیلری لگ جائے گی۔۔۔اتنے تو پیسے بھی نہیں رکھ کر لائی میں اپنے ساتھ۔۔۔۔

شروع کریں۔۔۔"انھوں نے بڑے مہذب انداز میں کانٹا چمچہ اٹھاتے" کہا۔۔۔جب کے میں نے صرف پانی کے گلاس پر اکتفا کرنے کا سوچا۔۔

میری نظریں تو ان ہی پر ٹک گ ئی یں تھیں۔۔۔ہائے کتنی چارمنگ پرسنلٹی تھی ان کی۔۔۔کھانا بھی کتنے سلیقے سے کھا رہے تھے۔۔۔

جبکہ مجھے تو ان کانٹوں چھری سے سوائے لڑنے کے اور کچھ نہیں آتا تھا۔۔۔

میں نے نروس سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔پانی کا گلاس اٹھایا۔۔۔مگر ہائے رے میری قسمت۔۔۔۔وہ پانی کا گلاس میرے لرزتے ہاتھوں کے سبب۔۔۔میرے کپڑوں پر گر گیا۔۔۔

آہ۔۔۔سوری سوری۔۔"میں فورا معذرت کرتی۔۔۔کھڑی ہو کر" ۔۔اپنی بلیک میکسی پر سے پانی جھاڑنے لگی۔۔

اب تو شدت سے دکھ ہو رہا تھا مجھے یہاں آنے پر۔۔۔۔

وہ ضرور دل ہی دل سوچ رہے ہوں گے کے کیا نمونی ہے۔۔۔۔بچی کچی عزت کا بھی فالودہ کرا لیا تھا میں نے۔۔۔۔

میں ابھی آتی ہوں۔۔۔"مجھے رونا آنے لگا تھا مارے شرمندگی" کے۔۔۔۔فورا ہی ان سے اسکیوز کر کے میں واش روم کی جانب بڑھی۔۔۔

دل میں بڑی شدت سے خیال آیا کے یہیں سے بھاگ جاؤ ں۔۔۔ان کے سامنے پھر سے جانے کی ہمت نہیں تھی مجھ میں۔۔۔ لیکن ایسے بھاگ جانا بھی تو اچھا نہیں لگتا۔۔۔

لہذا بڑی مجبور ہو کر۔۔۔میں دو بارا ان کے سامنے پہنچی۔۔۔

آپ نے پڑھائی ی کہاں سے کی ہے ؟؟۔۔۔ "چلو شکر۔۔۔کوئی ی تو" بات کی۔۔۔کچھ تو پوچھا میرے بارے میں۔۔۔۔۔۔میں یہی سوچ تھوڑا نارمل ہوئی ی۔۔۔

وہ۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔"میں اور نروسنس۔۔۔ان کی آنکھیں مجھ پر ٹکی" ہیں۔۔یہ دیکھ میں اس قدر نروس ہو گ ئی کے اپنی ہی یونیورسٹی کا نام بھول بیٹھی۔۔۔ہائے کیسی بونگی ہوں میں۔۔۔

اتنا زور دے رہی تھی ذہن پر۔۔۔ مگر مجال ہے ذہن کچھ کام کر جائے۔۔۔ لیکن غلطی میری نہیں۔۔۔انھیں پتا ہونا چاہیے کتنے ڈیولش ہینڈ سم ہیں وہ۔۔۔اب اتنا ہینڈ سم بندہ اتنے قریب سے بیٹھ کر دیکھے گا تو میں تو کیا۔۔۔ کوئی بھی گھبرا جائے۔۔۔

آپ کو میں پسند ہوں؟" مجھے بوکھلاہٹ کا شکار دیکھ۔۔۔انھوں نے" سوال بدلا۔۔۔

اگلا سوالا مجھے حیرانگی کی انتہا گہرائیوں میں اتار گیا۔۔۔ایسے پہلی ہی ملاقات میں کون پوچھتا ہے؟۔۔۔وہ بھی اتنے سنجیدہ لہجے میں۔۔۔

انکے سوال پر جہاں میری آنکھوں میں حیرت ابھری تھی وہیں دوسری جانب گال از خود گلابی گلابی سے ہو گئے تھے۔۔۔ میں بلش کرنے لگی۔۔۔

تو میں ہاں سمجھوں؟۔۔"ایک گہرا سانس لیتے جب وہ بولے۔۔ تو مجھے" مزید حیرت کے غوطے کھلا گئے۔۔۔

میں تو صرف اس وقت اپنا دل سنبھال رہی تھی۔۔۔ جو اتنی زور سے دھڑکا تھا ان کے سوال پر۔۔۔ جیسے باہر ہی نکل آئے گا۔۔

مجھے لگا جیسے وہ بہت جلد بازی کر رہے ہوں۔۔۔ مگر میں بول نہ سکی۔۔۔

چلیں۔۔۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولے۔۔۔"

مجھے کہہ لینے دیں۔۔۔سب کچھ بہت عجیب تھا۔۔۔اس بندے نے میرے بارے میں ٹھیک سے کچھ پوچھا تک نہیں۔۔

میں کیا کرتی۔۔۔چپ چاپ ان کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔۔۔

ان کے چہرے پر کوئی ی تاثر نہ تھا۔۔۔جسے دیکھ محسوس ہو۔۔کے انھیں میں پسند آئی ی ہوں۔۔۔۔

میں چپ چاپ پلٹی۔۔۔ابھی اپنی سوچوں میں مگن چل رہی تھی کے اچانک میرا سر ریسٹورینٹ کے شیشے کے دروازے سے دھڑام سے ٹکرایا۔۔۔

آہ۔۔۔"میں نے اپنا سر مسلتے پیچھے دیکھا کے کسی نے دیکھا تو"
نہیں۔۔۔شرمندگی مزید بڑھی یہ دیکھ۔۔۔کے میرے باس پیچھے ہی
کھڑے مجھے دیکھ رہے تھے۔۔۔

ڈیمٹ۔۔۔آج کا دن ہی خراب ہے۔۔۔"میں شرمگی سے ہلکا سہ"
مسکراتی۔۔۔واپس منہ موڑ کر تیزی سے دروازہ کھول کر ریسٹورینٹ سے
نکلی۔۔۔

مجھے اس لمحے خود پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔

ہم دونوں اپنی اپنی منزلوں کی جانب چل دیے۔۔۔مجھے پورا اعتماد تھا اپنی
پرسنیلٹی پر۔۔۔کے کسی بندے نے پسند کرنا ہی نہیں پھر وہ تو اربوں

کھربوں پتی بندہ تھا وہ پسند کرلے مجھے۔۔۔ناممکن۔۔اس لیے میں نے جواب کی بھی کوئی امید نہ رکھی۔۔۔۔

گھر پہنچی تو میری امی بہت ایکسائیٹڈ نظر آرہی تھیں۔۔۔فوراً ہی پکڑ کر صوفے پر اپنے ساتھ بیٹھاتے۔۔ملاقعات کے متعلق پوچھنے لگیں۔۔۔۔

آپ اتنا ایکسائیٹڈ نہ ہوں۔۔۔مجھے نہیں لگتا انھیں میں پسند آئی ہوں گی۔۔۔"میں نے صاف گوئی سے کام لیا۔۔۔

ایسے کیسے نہیں پسند آئی ہو گی؟؟۔۔اتنا مہنگا ڈریس بنوایا" تمھارا۔۔۔پارلر سے تیار کروایا۔۔۔اس کے باوجود تم پسند نہیں آئیں اسے۔۔۔حد ہے۔۔۔سب ویسٹ گیا۔۔۔"وہ منہ بسور کر کہنے لگیں۔۔۔

امی میری شادی کسی امیر لڑکے سے کرانا چاہتی تھیں۔۔۔رشتے والی باجی سے بھی انھوں نے یہی کہا تھا۔۔۔

ہمارے یہاں الگ سے لڑکی کو لڑکے سے ملنے بھیجنے کا کوئی رواج نہیں۔۔۔لیکن وہ امیر تھا اور اسکی ڈیمانڈ یہی تھی کے الگ سے لڑکی سے ملنا چاہتا ہے۔۔۔تو امی جان نے ابو سے خاصہ بحث کر کے مجھے ملنے بھیج دیا تھا۔۔۔

میرے ابو یونی کے پروفیسر تھے۔۔۔ان کی آمدنی سے گھر کا خرچا بمشکل چلتا۔۔۔جس وجہ سے امی سلائی کر کے ان کا ہاتھ بٹاتیں۔۔۔میں ان کی اکلوتی اولاد تھی۔۔۔میری امی میرے لیے بڑے ہائے فائے خواب دیکھا کرتیں۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کہنے کو میرے بہت سارے رشتے خاندان سے آ رہے تھے مگر امی مجھے کسی امیر کبیر لڑکے سے بیانے کے خواب دیکھ رہی تھیں۔۔۔اب انھیں کون سمجھائے۔۔۔امیر لڑکے بھلا کیوں مجھ جیسی عام شکل وصورت والی لڑکی سے شادی کرنے لگے۔۔۔ مجھ سے کہیں زیادہ خوبصورت توان کی سیکرٹریاں ہوتی ہیں۔۔۔

فلحال۔۔خواب دیکھنے پر تو پابندی نہیں لگائی ی جاسکتی ناں۔۔۔۔

جو خواب وارمان لے کر وہ ابو جان کی زندگی میں شامل ہوئی یں۔۔۔وہ آج تک پورے نہ ہوسکے۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کے اب وہ حسرت بن چکے تھے۔۔۔مگر وہ میرے حصے میں ان حسرتوں کو نہیں ڈالنا چاہتی تھیں۔۔۔

سوری۔ ''میں نے انھیں گلے لگاتے کہا۔۔۔ تو وہ مسکرادیں۔۔۔''

''تم کیوں سوری کر رہی ہو؟؟۔۔اس کی آنکھیں ہی خراب ہوں گی جو میری ہیرا جیسی بیٹی کو پسند نہ کیا۔۔۔''وہ تیزی سے بولیں۔۔تو مجھے ہنسی آگ ئی۔۔۔

میں نے انھیں نہیں بتایا کے جس شخص سے آج میں ملی رشتے کے لیے۔۔۔وہ کوئی ی اور نہیں میرے باس تھے۔۔۔ سر اسامہ۔۔

پھر بتانے کا کوئی ی فائی دہ بھی تو نہ تھا۔۔۔انھوں نے کون سہ ہاں کرنی تھی۔۔۔

میں اپنے کمرے میں آئی ی۔۔۔آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔۔۔پارلر سے تیار ہو کر میں خاصہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔لیکن پھر اچانک وہ ڈیولش ہینڈ سم بندہ میری آنکھوں کے آگے آگیا۔۔۔اور مجھے لگا ۔۔۔نہ۔۔۔اتنی بھی خوبصورت نہیں لگ رہی کے سر اسامہ پسند کریں۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

صبح ہوئی ی۔۔۔تو امی میرے کمرے کا دروازہ زور زور سے بجانے لگیں۔۔۔

کیاہو گیا ہے؟؟۔۔۔آج اتوار ہے۔۔۔کم از کم بندے کو چھٹی والے دن" تو سکون لینے دیں۔۔۔"میں نے خاصہ منہ بسورتے ان کے لیے دروازہ کھولا۔۔

"ارے میری بچی۔۔۔"وہ بڑے پُرجوش انداز میں کہتی میرے گلے آ لگیں۔۔۔

"کیاہوا؟؟۔۔"میں الجھ کر۔۔۔۔"

"مسٹر اسامہ کو تم پسند آ گئی ہو۔۔آج آ رہے ہیں گھر بات کرنے۔۔۔"ان کے اطلاع دیتے ہی۔۔۔میرا منہ مارے حیرت کے کھل گیا۔۔۔

پسند آگئی؟؟۔۔۔کیسے؟؟۔۔۔ کیا وہ اندھے ہیں؟؟۔۔۔ مطلب مانا میں کوئی بہت بدصورت نہیں مگر بہت خوبصورت و حور پری جیسی بھی تو نہیں۔۔۔انھیں مجھ جیسی بونگی کیسے پسند آگئی؟؟۔۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

میری امی نے خوب تیاریاں شروع کردی تھیں۔۔۔
پورا میرا دن کچن میں ہی گزرا۔۔۔

Zubi Novels Zone

خوب اچھے اچھے پکوان تیار ہوئے۔۔۔ساتھ ساتھ گھر کی صفائی کے لیے ابو کو ڈیوٹی تھما دی۔۔۔اور میرے جگری یار نکمے سلمان کو بھی بلا کر ابا کے ساتھ لگایا۔۔۔

امی و سلمان دونوں ہی میری لکس پر خاص توجہ دے رہے تھے آج۔۔

ہم سب اٹھ بجے سے پہلے ہی بالکل ریڈی ہو کر بیٹھ چکے تھے۔۔۔

انھوں نے آٹھ بجے کا ٹائم دیا تھا۔۔۔

سوئی کے ٹھیک آٹھ بجاتے ہی دروازہ نوک ہوا۔۔۔ ہم سب ایک دوسرے کے چہرے حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔ کوئی وقت کا اتنا بھی پابند ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔ مگر کیا کہنے۔۔۔ میرے باس تھے۔۔۔

ٹھیک آٹھ بجے وہ میرے گھر میں داخل ہوئے۔۔۔ وہ اکیلے آئے تھے۔۔۔ نہ والدین نہ کوئی رشتے دار۔۔۔ کسی کو بھی ساتھ نہ لائے۔۔۔ یہ بات ہم سب کو ہی بڑی عجیب لگی۔۔۔

ابو جان انھیں دیکھتے ہی بڑا خوش ہوئے۔۔۔مجھے تو آج پتا چلا تھا کے سر اسامہ میرے والد کے برائی ٹ اسٹوڈنٹ رہ چکے تھے۔۔۔

امی نے باتوں ہی باتوں میں والدین کے متعلق پوچھا۔۔۔تو وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ بولے۔۔۔کے وہ ملک سے باہر گ ئی ے ہوئے ہیں۔۔۔مگران کی رضامندی ہے اس رشتے کے لیے۔۔۔۔

مجھے کچھ عجیب لگا۔۔۔۔اتنا امیر آدمی۔۔۔اور رشتے کے لیے اکیلا آیا ہے۔۔۔۔کوئی ی ایک بندہ ہی ساتھ لے آتا۔۔۔

وہ بہت کم گو تھے۔۔۔کھانا بھی بس چھونے کی حد تک کھایا۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد سب ٹی وی لاونج میں جمع ہوئے۔۔۔

وہ میرے سامنے ابو سے باتیں کر رہے تھے۔۔۔

نہایت رعب دار شخصیت تھی ان کی۔۔۔ میں کنکھیوں سے بار بار انھیں دیکھ کر یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی کے واقعی سر اسامہ سے میرے رشتے کی بات چل رہی ہے۔۔ وہ واقعی اس وقت میرے گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔

Zubi Novels Zone

میں فالتو کی رسموں کو نہیں مانتا۔۔ نہایت سادہ طریقے سے نکاح کا" خواہش مند ہوں۔۔۔" ان کے کہتے ہی میرے گال جلنے لگے۔۔ حیا کے مارے آنکھیں جھک گئیں۔۔۔ مجھے شرم آنے لگی تھیں۔۔۔ میں تیزی سے وہاں سے جانے کی نیت سے اٹھی۔۔۔ مگر اگلے ہی پل۔۔۔ پیچ

میں رکھی شیشے کی میز سے میرا پاؤں ٹکرایا۔۔۔اور اگلے ہی پل۔۔۔دھڑام سے میں منہ کے بل فرش پر پڑی تھی۔۔۔

اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔" میں نے سلمان کے بڑبڑانے کی آواز" سنی۔۔۔اس لمحے شدت سے دل چاہا۔۔۔کے زمین پھٹے اور میں اس میں سما جاؤں۔۔۔۔

سر اسامہ مجھے کیسے دیکھ رہے ہوں گے۔۔۔ہائے۔۔۔۔مجھے رونا آرہا تھا۔۔۔امی نے آگے بڑھ کر مجھے اٹھایا۔۔۔اور میں اک لمحے کی تاخیر کیے بغیر تیزی سے اپنے کمرے کی جانب چل دی۔۔۔

امی جان کچھ دیر بعد میٹھائی لے کر میرے کمرے میں آئی ہیں۔۔۔اور باخوشی بتایا کے دو دن بعد میرا نکاح طے ہو گیا ہے سر اسامہ سے۔۔۔

ابو جان کے نزدیک وہ اپنے پرائی ٹ اسٹوڈنٹ کو بہت اچھے سے جانتے تھے۔۔۔اس لیے ان سے رشتے کے لیے باخوشی راضی ہوئے۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

امی جان تو منع کر رہی تھی جاب پر جانے کے لیے۔۔۔ مگر مجھے ٹھیک نہ لگا بغیر درخواست کے چھٹیاں کرنا۔۔۔

مانا کمپنی کے باس سے ہی میرا نکاح تھا۔۔ مگر پھر بھی پروفیشنلی طور پر مجھے لگا کے درخواست جمع کروانی چاہیے چھٹیوں کی۔۔۔

ہماری کوئی ی بات نہیں ہوئی ی تھی۔۔اس لیے مجھے کوئی ی اندازہ نہیں تھا کے سر اسامہ شادی کے بعد مجھے اپنی کمپنی میں جاب کرنے دیں گے یا نہیں۔۔۔

میں کمپنی پہنچی تو اتفاق سے لفٹ کے پاس پہنچتے ہی میرا سامنا سر اسامہ سے ہوا۔۔۔

وہ اپنی سیکرٹری و تین چار لوگوں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے۔۔۔انھیں دیکھتے ہی میرے گال دہکنے لگے۔۔۔

میں کنکھیوں سے انھیں تکتی ہوئی ی لفٹ میں داخل ہوئی ی۔۔۔

انھیں دیکھتے ہی اب میرے دل کو کچھ ہونے لگتا تھا۔۔۔جبکہ انھوں نے تو میری جانب دیکھا تک نہیں۔۔۔

میرا دل چاہ رہا تھا کے ایک ایک کو پکڑ پکڑ کر اپنی سر اسامہ سے شادی کی خبر سناؤں۔۔۔مگر پھر مجھے لگا ایسا کرنا ٹھیک نہیں ہوگا۔۔۔سب کو لگے گا کے میں شواف کر رہی ہوں۔۔۔ویسے بھی دو دن بعد سب کو خودی پتا چل جانا تھا۔۔۔

میں نے خاصہ شرماتے ہوئے اپنی لیف لکھی۔۔۔۔

آج میں بناء بات کے مسکرائے چلی جا رہی تھی۔۔۔۔

میں بس یہی سوچ رہی تھی کے جب سب کو پتا چلے گا کے سر اسامہ میرے شوہر ہیں تو ان کا کیا ری ایکشن ہو گا خاص طور پر فی۔ میل کولیگز کا۔۔۔جو انھیں دیکھتے ہی آہیں بھرنے لگتی ہیں۔۔۔

تھے وہ۔۔۔ Crush کمپنی کی مجھ سمیت تقریب ہر لڑکی کا

وہ صرف ہینڈ سم نہیں تھے۔۔ڈیلوش ہینڈ سم تھے۔۔۔خاص طور پر ان کی نشیلی نیلی سمندر جیسی گہری آنکھیں۔۔۔

میں نے ایک ہفتے کی لیف لی تھی۔۔۔اور اس میں وجہ اپنی شادی بتائی۔۔۔ایس ایکسپیکٹڈ۔۔۔میری چھٹیوں کی لیف منظور ہوئی۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

دو دن بعد۔۔۔ سر اسامہ اپنے دو دوستوں و مولوی صاحب کے ساتھ ہمارے گھر نکاح کے لیے آن پہنچے۔۔۔

سب کچھ بہت جلد بازی میں ہوا۔۔۔

انھوں نے جہیز لینے سے صاف انکار کیا تھا۔۔۔اس لیے امی ابو نے بھی سوائے چند کپڑوں و جیولری کے کچھ نہ دیا۔۔۔

اور اس طرح صرف دو دنوں میں، میں اپنے باس کے ساتھ چند کپڑوں و جیولری کے ساتھ وداع ہو گئی۔۔۔۔

میں اپنے خوابوں کی دنیا میں جی رہی تھی۔۔۔حقیقت میں میرے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔۔۔۔مجھے اس کا کوئی اندازہ نہ تھا۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

مجھے کار میں سلمان نے بیٹھایا۔۔۔میں بہت رو رہی تھی۔۔۔۔

سلمان کہتا تھا وہ میری وداعی پر ہر گز نہیں روئے گا۔۔۔مگر سب سے زیادہ وہ ہی بچوں کی طرح رو رہا تھا۔۔۔

امی ابو بہت مطمئن تھے۔۔۔۔ابو سر اسامہ کے کامیاب اسٹوڈنٹ ہونے کے سبب اور امی ان کے ہائی اسٹیٹس کے سبب۔۔۔

میری نئی زندگی کا آغاز گاڑی میں بیٹھتے ہی ہو گیا تھا۔۔۔

گاڑی میں میری سڑسڑ کے علاوہ کوئی آواز نہ تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اچانک ہی دل میں خیال آیا۔۔۔کم از کم چپ ہی کرا دے بندہ۔۔۔مگر نہیں۔۔۔وہ تو ایسے بیٹھے تھے جیسے میں کچھ لگتی ہی نہیں ان کی۔۔۔

گاڑی تقریباً ایک گھنٹے بعد۔۔۔ایک بڑے سے دروازے کے آگے رکی۔۔۔

ہم سر اسامہ کے مینشن پہنچ گئے تھے۔۔۔

میری طرف کا دروازہ باہر سے ایک خاتون نے کھولا۔۔۔۔

میں بھاری لال رنگ کے شرارے میں ملبوس تھی۔۔۔۔اس نے میرا شرارہ سنبھالتے ہوئے۔۔۔ایک ہاتھ تھام کر باہر نکالا۔۔۔۔

سوائے اس خاتون کے وہ پورا محل نما خوبصورت و آسائشوں و مہنگی چیزوں سے سجا گھر مکمل خالی تھا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ہمارے یہاں جب نئی دولہن آتی ہے تو خوب شور شرابا ہوتا ہے۔۔۔اس کا پھولوں سے ویلکم کیا جاتا ہے۔۔۔مگر یہاں تو سوگوار خاموشی چھائی ی محسوس ہوئی ی۔۔۔

کوئی ایک شخص بھی سوائے اس ملازمہ کے میرا ویلکم کرنے کے لیے وہاں موجود نہ تھا۔۔۔

وہ مجھے سیڑھیاں چڑھواتی۔۔۔اوپر کی جانب لے آئی۔۔۔

میں کمرے میں اکیلے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔دل کی دھڑکنیں بہت بے ترتیب سی تھیں میری۔۔۔

Zubi Novels Zone

ان کے قدموں کی آہٹ پر۔۔۔میرا دل عجیب سے طرز میں دھڑکا۔۔۔

میں بہت خوش تھی مگر نروس بھی۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا تھا کے قسمت اتنی تیزی سے بھی پلٹتی ہے۔۔۔جس خوبصورت لڑکے کو میں دور سے دیکھا کرتی تھی وہ آج میرا شوہر ہے۔۔۔اور میں اس وقت اس کے کمرے میں بیوی و شریک حیات کی حیثیت سے موجود ہوں۔۔۔

میرے چہرے پر بے اختیار ہی اس خیال کے آتے مسکراہٹ بکھر آئی ی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

میں نے محسوس کیا وہ اندر آئی یں ہیں۔۔۔میں فوراً خود میں سمٹی۔۔۔

ہاتھ پاؤں ان کی نزدیکی کا تصور کرتے ہی ٹھنڈے پڑنے لگے تھے۔۔۔

میں انتظار کر رہی تھی کے دروازہ بند ہونے کی آواز آئے۔۔۔ مگر نہ آئی ی۔۔

گھر میں ویسے بھی کوئی ی نہ تھا۔ جو وہ دروازہ بند کریں۔۔۔ مگر پھر بھی کرنا تو چاہیے تھا ناں۔۔ میں یہی سوچ رہی تھی نظر جھکائے۔۔۔

"یہ آج سے تمھارا کمرا ہے۔۔۔ میرا کمرا برابر والا ہے۔۔۔ کوئی ی بھی کام ہو تو مہرو بی بی کو کہہ دینا۔۔۔" سر اسامہ نے بیڈ کے پاس کھڑے ہو کر۔۔ سنجیدگی سے کہا۔۔۔ ان کے جملے سن۔۔۔ میں الجھی۔۔۔

"تو کیا ہم ایک کمرے میں نہیں رہیں گے؟؟۔۔" میں چاہ کر بھی اپنی آواز میں ابھرا احتجاج چھپا نہ سکی۔۔۔ مجھے بہت عجیب لگی تھی ان کی یہ بات۔۔۔ بھلا کون سے میاں بیوی الگ کمروں میں رہتے ہیں؟؟۔۔۔

نہیں۔۔۔میں شادی کے نام پر ایک دوسرے کے سر پر سوار ہو جانے کا" قائل نہیں ہوں۔۔۔مجھے اپنے ارد گرد زیادہ لوگ پسند نہیں۔۔۔مجھے یقین ہے تم میرے فیصلے کی عزت کرؤ گی اور سمجھو گی۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہے تھے کے میرا میٹر گھوم گیا۔۔۔

کیا بول رہا تھا یہ بندہ؟؟۔۔۔مجھے کک سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔

میں لوگ نہیں ہوں سر۔۔"خاصہ جتاتے ہوئے کہا میں نے۔۔۔تا کے" مقابل کو یاد آئے ایک گھنٹے پہلے ہی نکاح کیا ہے اس نے مجھ سے۔۔۔میں بیوی ہوں اب اس کی۔۔۔

مگر ابھی لوگوں سے زیادہ مختلف بھی نہیں ہو۔۔۔"ان کا لہجہ بڑا"
مغروریت میں ڈوبا محسوس ہوا۔۔۔اور چہرہ۔۔۔مانا خوبصورت مگر
بے تاثر۔۔۔۔ جیسے کوئی جذبات ہی نہ ہوں اس شخص کے اندر۔۔۔

مجھے بہت برا لگا۔۔۔امی تو کہتی تھیں نکاح کے بول میں بڑی طاقت
ہے۔۔۔ مگر یہاں تو اجنبیت کی دیوار کے سوا کچھ نہ تھا۔۔۔

میں جذبات میں آ کر تیزی سے بیڈ سے اترنے لگی۔۔۔کے انھیں جواب
دوں ان کی بات کا۔۔۔

ایک پاؤں ٹھیک سے جما نہیں تھا فرش پر۔۔۔کے میں تیزی سے شرارہ
سنبھالے بغیر دوسرا پاؤں نیچے رکھ کر۔۔۔ان کے مقابل کھڑی ہونے
لگی۔۔۔ لیکن ہو پاتی۔۔۔اس سے قبل ہی میرا پاؤں شرارے میں

Zubi Novels Zone

الجھا۔۔اور اگلے ہی لمحے۔۔۔میں منہ کے بل ان کے سفید فرش پر پڑئ ی تھی۔۔۔بالکل سر اسامہ کے جوتے کے پاس۔۔۔کے اگر ایک انچ بھی ذرا اور آگے گرتی تو یقیناً میرے پیشانی ان کے جوتوں کا بوسہ لے رہی ہوتی بجائے فرش کا لینے کے۔۔۔۔

اس وقت نہیں۔۔۔"اس لمحے خودی پر بڑا جلال آیا۔۔۔ساتھ ساتھ" خاصہ شرمندگی بھی ہوئ ی۔۔۔۔

میں اٹھی تو وہ اپنی جگہ منجمد کھڑے مجھے تک رہے تھے۔۔۔

عجیب بندہ تھا۔۔۔یہ نہیں کے اٹھا لے۔۔۔بس کھڑے کھڑے تک رہا تھا۔۔۔

میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔ بھلا کون سی دولہن اپنے شوہر کے پاؤں میں گرتی ہے شادی کی پہلی ہی رات۔۔۔

میں نہیں چاہتی تھی کے وہ مجھے روتا دیکھیں۔۔۔اس لیے مزید کچھ کہے بغیر میں اٹھ کر۔۔اپنا شرارہ سنبھالتی۔۔۔ سامنے وال کے پاس رکھے اپنے سوٹ کیس کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔

*اسامہ *

وہ تواٹھ کر چل دی۔۔۔ مگر میری نگاہ اچانک سفید فرش پر چھپے ہونٹوں کے نشان پر گ ئی۔۔۔

ایک لمحے کے لیے مجھے کچھ عجیب سہ محسوس ہوا۔۔۔۔

وہ کپڑے نکال رہی تھی۔۔۔اس کی پشت تھی میری جانب۔۔۔مگر وہ نہیں جانتی۔۔۔سامنے لگے مرر میں، میں اس کا روتا ہوا عکس دیکھ پا رہا تھا۔۔۔

روتے ہوئے جب وہ کھڑی ہوئی ی۔۔۔تو اس کی آنکھوں کا کاجل پھیل چکا تھا۔۔۔مگر ہونٹوں پر لگی لپ۔اسٹک ابھی بھی کچھ باقی تھی۔۔۔

کچھ لمحے میں یوں ہی کھڑا اسے تکتا رہا۔۔۔حتی کے وہ میرے سامنے کپڑے لے کر۔۔۔۔چینجنگ روم کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

لائبہ

مجھے نیا کمرا و نیا بیڈ ہونے کے سبب نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔

میں بہت دیر تک کروٹیں بدلتی رہی۔۔۔

کیا ایسی ہوتی ہے شادی کی پہلی رات؟؟؟۔۔"میرا دل مجھ سے بار بار پوچھ رہا تھا۔۔۔۔"

سر اسامہ نے شاید مجھے نظر بھر کر دیکھا بھی نہیں۔۔۔"مجھے دکھ ہوا تھا" اس بات کا بہت۔۔۔مجھے کوئی بہت ساری تعریفوں کی چاہ نہیں تھی ان سے۔۔۔لیکن کم از کم بندہ نظر بھر کر دیکھتا تو صحیح۔۔۔آخر کو دولہن تھی اس کی۔۔۔اس کے لیے سجی سوری تھی۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

پوری رات جاگنے کے سبب میرے سر میں فجر کے وقت درد ہو رہا تھا۔۔۔پھر بھی بھاری سر کے ساتھ فجر کی نماز اپنے ہی کمرے میں ادا کی۔۔۔۔

کمرا بہت خوبصورت و بڑا تھا میرا۔۔۔ہاں فقط میرا۔۔۔۔سر اسامہ کا تو برابر والا تھا۔۔۔یہ سوچتے ہوئے میں طنزیہ خودی پر ہنسی۔۔۔۔

پھر تھوڑی دیر یوں ہی بھاری سر کے ساتھ ٹہلتی ہوئی ی۔۔کمرے سے منسلک بالکنی میں پہنچی۔۔۔وہاں سے حد نگاہ تک ہریالی ہی ہریالی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔ساتھ ساتھ دو تین سوئمنگ پول بھی۔۔۔

میں بوجھل دل کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔سورج اپنی کرنیں بکھیر رہا تھا۔۔۔آہستہ آہستہ اوجالا ہونے لگا۔۔۔۔

اچانک مجھے محسوس ہوا جیسے کوئی ی مجھے دیکھ رہا ہے۔۔۔میں نے نگاہ دوسری سمت کی۔۔۔تو آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔قریب والی بالکنی میں سر اسامہ کھڑے تھے۔۔وہ بھی شرٹ لیس۔۔۔۔

ان کی باڈی اس قدر خوبصورت تھی کے میں نے اپنا دل بمشکل سنبھالا۔۔۔۔

ہائے۔۔۔سچ آہیرو۔۔۔"حد ہے مجھ سے۔۔۔میں اپنے ہی دولہے کو تاڑ" رہی تھی۔۔۔

میں بے ساختہ ہی انھیں ٹکٹکی باندھے دیکھتی چلی گئی۔۔۔۔

کچھ ثانیے کے لیے وہ بھی مجھے دیکھتے رہے۔۔۔ مگر ان کی آنکھیں مجھ پر ہو کر بھی مجھ پر نہ لگیں۔۔۔ جیسے کہیں کھوئے ہوئے ہوں۔۔۔۔۔ پھر خاموشی سے پلٹ گئے۔۔۔۔

میں بھی کمرے میں واپس چلی آئی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں مجھے نیند نے آگھیرا۔۔۔۔

آنکھ تو تب کھلی۔۔۔ جب دروازہ نوک ہوا۔۔۔

اسامہ اپنے پیچھے دروازہ بند کر گ ئ ے تھے۔۔۔

میں نے بمشکل آنکھیں کھولیں۔۔۔پھر بیڈ سے اتر کر دروازے کی جانب آئ ی۔۔۔

سر شدید بھاری ہورہا تھا رات بھر جاگنے کے سبب۔۔۔

بیگم صاحبہ۔۔۔آپ کو ماسٹر اسامہ نیچے ناشتے کے لیے بلا رہے ہیں۔۔۔" اس خاتون کے کہتے ہی میں اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

بیگم صاحبہ ؟؟۔۔" پہلے تو میرا دماغ کام ہی نہ کیا۔۔۔کے وہ بیگم صاحبہ" بول کسے رہی ہے۔۔۔پھر جیسے کل رات ہوا اپنا نکاح فلیش بیک کی طرح یاد آیا۔۔۔

جی؟؟۔۔"وہ الجھی۔۔۔"

کچھ نہیں۔۔۔آپ جائیں۔۔۔میں فریش ہو کر آتی ہوں۔۔۔"میں" نے کہا۔۔۔اور اندر کی جانب چل دی۔۔۔

میں نے اپنا سب سے خوبصورت سوٹ نکالا۔۔۔اور تیار ہو کر نیچے پہنچی۔۔۔

مگر مجھے کیا خبر تھی۔۔۔نیچے خالی ٹیبل مجھے منہ چڑھاتی نظر آئے گی۔۔۔

سنیں۔۔۔وہ سر کہاں ہیں؟؟۔۔"میں نے اس ملازمہ سے پوچھا۔۔۔وہ" بھی منمناتی آواز میں۔۔۔

ماسٹر تو آفس چلے گ ئ ے۔۔۔آپ بیٹھ جائ یں میں ناشتہ لگا دیتی ہوں۔۔۔بتائ یں ناشتے میں کیا کھانا پسند کریں گی آپ؟؟۔۔"میرا منہ لٹک گیا تھا اس ملازمہ کا پہلا جملہ سنتے ہی۔۔۔

بھ ئ شادی کے دوسرے ہی دن کون سہ دولہا آفس جاتا ہے؟؟۔۔۔

میں بہت مایوس ہو گ ئ تھی۔۔۔

بیگم صاحبہ۔۔۔"میں اپنی سوچوں میں اس قدر گم تھی کے ملازمہ کو" جواب دینا تو بھول ہی گ ئ۔۔۔

آپ میرے لیے صرف چائے بنا کر لے آئی یں۔۔۔"میں نے آہستگی"
سے کہا۔۔۔تو وہ اثبات میں سر ہلا کر فوراً چلی گ ئی یں۔۔۔

پورا دن میرا اس مینشن میں گھومتے ہوئے گزرا۔۔۔

ہر چیز بہت خوبصورت تھی۔۔۔ مگر نا جانے کیوں میں اپنے گھر میں ہو کر
بھی اجنبیت محسوس کر رہی تھی۔۔۔

عورت اپنے شوہر کے دیے مقام کے مطابق گھر میں رہتی ہے اور اس
شخص نے تو مجھے پہلی ہی رات پرایا کر دیا تھا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

ولیمہ نہیں ہوا تھا ہمارا۔۔۔

کیونکے سر اسامہ نے کہا تھا میرے ابو سے۔کے جب ان کے پیرنٹس واپس آجائی یں گے تب کریں گے وہ ولیمہ۔۔

رات کے وقت امی نے کال کر کے دعوت پر بلایا۔۔۔

میں ایک دن کی دولہن ہونے کے باوجود پورے دن اپنے شوہر کا چہرہ دیکھنے کے لیے ترسی تھی۔۔۔

مجھے امی کو منع کرنا ٹھیک نہ لگا۔۔مگر سر اسامہ کے بغیر اجازت دعوت قبول کرنا؟؟۔۔یہ تو اور زیادہ ٹھیک نہ تھا۔۔۔

سوچا کے انھیں کال کر کے پوچھ لیتی ہوں۔۔۔ مگر اگلے ہی پل یاد آیا میرے پاس تو محترم کا نمبر ہی نہیں۔۔۔

فلحال میں نے دعوت قبول کر لی۔۔۔

امی سیل پر ہی اپنی خوشی کا بارہا اظہار کر رہی تھیں۔۔۔ جبکہ میں بس ہاں ہمم میں جواب دیتی رہی۔۔

رات کے سات بج گئے تھے۔۔۔ میں لاونج میں پانچ بجے سے بیٹھی ان کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ انتظار کرتے کرتے میں کب سو گئی مجھے خود خبر نہیں۔۔۔

میں نیند میں تھی۔۔۔جب مجھے کسی کے اپنا نام پکارنے کی آواز آنے لگی۔۔۔میں نے آنکھ کھولی تو سامنے ہی سر اسامہ کھڑے تھے۔۔۔

اپنے کمرے میں جا کر سوئیں۔۔۔"نہایت بے مروت سے لہجے میں" کہتے وہ پلٹ کر جانے لگے۔۔۔۔

ویٹ۔۔۔میں۔۔میں آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی سر۔۔۔۔"میں نے" تیزی سے کہا۔۔۔۔

میرا؟؟۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔"وہ میری جانب پلٹ۔۔۔ابرو" اچکا کر۔۔سنجیدگی سے بغور مجھے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے۔۔۔

کاش کوئی انھیں بتائے کتنی قاتلانہ آنکھیں ہیں ان کی۔۔۔ایسا بہتا سمندر۔۔۔کے جنھیں دیکھتے ہی ان میں ڈوب جانے کا دل چاہتا ہے۔۔۔

اُن کے میری جانب متوجہ ہونے پر ایک لمحے کے لیے میں نروس ہوگئی۔۔۔

وہ۔۔وہ میری امی جان نے دعوت دی ہے آج کی۔۔۔" بمشکل ہی ہمت کی ان سے کہنے کی۔۔۔

او۔۔۔آئی سی۔۔۔اوکے۔۔۔میں تیار ہو کر آتا ہوں۔۔۔" مجھے زبردست جھٹکا لگا۔۔۔اتنی جلدی ان کے مان جانے کی امید جو نہ تھی مجھے۔۔۔۔

میں تو صبح سے ہی تیار بیٹھی تھی۔۔ہلکا سہ میک۔اپ ٹچ اپ کر کے۔۔۔میں کمرے سے نکلی۔۔۔اتفاق تھا وہ بھی اسی لمحے کمرے سے کوٹ ہاتھ میں لیے باہر نکلے تھے۔۔۔

مہرو بی بی۔۔۔"انھوں نے بلند آواز لگائی ی۔۔۔"

جس پر فوراہی وہ عمر رسیدہ ملازمہ حاضر ہوئی ی۔۔۔

سر اسامہ نے میرے سامنے ان کے آگے اپنا کوٹ کیا۔۔جسے مسکراتے وۓ انھوں نے لے لیا۔۔۔

پھر سر اسامہ کو میرے سامنے ہی کوٹ پہنایا۔۔۔

میں چپ چاپ کھڑی یہی سوچتی رہی۔۔۔کیا یہ کام مجھ سے نہیں بولا جاسکتا تھا؟؟۔۔۔

اب میں اتنی بھی پھوہڑ نہیں کے ایک کوٹ نہ پہنا سکوں۔۔۔

چلیں۔۔۔"کوٹ پہنتے ہی وہ آگے چل دیے۔۔۔اور میں ان کے پیچھے" پیچھے۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

گاڑی کا ڈور میرے لیے ان کے ملازم نے کھولا۔۔۔۔

میں فرنٹ سیٹ پر اپنا دوپٹہ سنبھال کر بیٹھی۔۔۔۔

ایک دو لمحوں بعد سر اسامہ نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر۔۔۔گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔

زندگی میں پہلی بار میں کسی لڑکے کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی۔۔۔مجھے اپنے پیٹ میں گدگدی سی ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔

میں شہزادے کے خواب دیکھنے والی عام سی لڑکی تھی۔۔۔۔

میری بہت چھوٹی چھوٹی سی آرزوئیں تھیں۔۔۔جیسے اپنے شوہر کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھنا۔۔۔۔

اس کے ساتھ گولا کھانا۔۔۔۔

سردی کی راتوں میں کمبل میں ٹھرٹھرتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ کر کافی پینا۔۔۔

اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر ساحل سمندر کے کنارے چلنا۔۔۔

اس کے ساتھ ہارس رائیڈنگ کرنا۔۔۔

اس کے ساتھ تاروں کے سائے میں بیٹھ کر گھنٹوں باتیں کرنا۔۔۔

ابھی میں اپنی ہی دنیا میں مگن تھی کے گاڑی رکی۔۔۔

گھر آگیا؟؟۔۔"میں نے نگاہ اٹھائی ی۔۔۔تو گاڑی میرے گھر کے" سامنے رکی ہوئی ی تھی۔۔۔

میں بغیر کچھ کہے گاڑی کا ڈور کھولنے ہی لگی تھی۔۔۔کے پیچھے سے سر اسامہ نے میرا ہاتھ پہلی بار اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

مجھے جھٹکا سہ لگا تھا۔۔۔مارے شاکڈ کے تیزی سے پلٹ کر انھیں دیکھنے لگی۔۔۔

انھوں نے ایک نہایت خوبصورت انگوٹھی میری انگلی میں پہنائی ی۔۔۔

وہ کپل انگوٹھی تھی۔۔۔

میری نگاہ ان کے ہاتھ پر گ ئی۔۔اس میں بالکل ویسی ہی انگوٹھی موجود تھی۔۔۔

میرا دل خوشی سے باہر آنے کو تھا۔۔۔

ان کے ہاتھوں کا نرم لمس۔۔۔میرے پورے وجود میں برقی رو کی طرح پھیلا۔۔۔۔

مجھے ایسا پہلے کبھی کسی کے چھونے سے محسوس نہیں ہوا تھا جو ان کے چھونے سے ہو رہا تھا۔۔۔

میرے گال بلش کرنے لگے۔۔۔۔

میں شرمگی سے نظر جھکا گئی۔۔۔

منہ دیکھائی کا تحفہ۔۔۔"نہایت آہستگی سے کہتے۔۔۔انھوں نے میرا" ہاتھ چھوڑا۔۔۔

اور گاڑی سے اتر گ ئی ے۔۔۔

میں تو بس اپنی انگوٹھی دیکھ دیکھ کر پوری دعوت میں مسکراتی رہی۔۔۔

کھانا کھاتے وقت۔۔۔میں نے دانستہ طور پر اپنا انگوٹھی والا ہاتھ ان کے انگوٹھی والے ہاتھ کے برابر میں رکھا۔۔۔پھر بچوں کی طرح خوش ہونے لگی۔۔۔

مجھے بہت رومانٹک سہ لگا تھا ان کا یہ تحفہ۔۔۔

میں رکھ دیتی ہوں۔۔۔" امی بیچاری سارا کام اکیلے کر رہی تھیں یہ دیکھ "
۔۔میں نے تیزی سے ایک سامان سے بھری ٹرے اٹھائی اور کچن کی
جانب چلی۔۔۔ مگر دو قدم بھی نہ چلی تھی کے میرا دوپٹہ میرے انگوٹھے
کے پاؤں سے الجھا۔۔۔اور میں سارے برتن سمیت ٹھش کر کے فرش پر
گرئی ی۔۔۔

ارے ارے۔۔۔ اٹھو بیٹا۔۔۔ کوئی بات نہیں چیونٹی مر "
گ ئی۔۔۔" ابو کو شاید میں آج بھی وہ ننھی سی لائبہ لگتی تھی جو گرنے پر
پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی۔۔۔۔ جسے وہ بہلانے کے لیے چیونٹی مر
گ ئی چیونٹی مر گ ئی کہتے۔۔۔اور میں اپنی تکلیف بھول کر مرئی ی
ہوئی ی چیونٹی ڈھونڈنے لگتی۔۔۔

میں مسکرادی ان کا جملہ سن۔مجھے بازو سے تھام کر اٹھایا۔۔۔امی سارے ٹوٹے برتن سمیٹنے لگیں۔۔۔۔

میں بچپن سے ہی گرتی پڑتی رہتی تھی۔۔۔اس لیے یہ کوئی ی ن ئی بات نہ تھی۔۔۔

تھوڑی سی ہاتھ و کونی پر لگ گ ئی تھی میرے۔۔۔ابو نے اسی وقت کریم لا کر لگا دی۔۔۔۔

دعوت سے واپسی پر وہ ہی حسب معمول خاموشی کا راج تھا گاڑی میں۔۔۔

لائبہ۔۔"اچانک ہی انھوں نے مجھے مخاطب کیا۔۔۔۔"

یس سر۔۔۔"میں بھی فوراً ہی ان کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔"

مگر انھوں نے مزید کچھ کہا ہی نہیں۔۔۔بس خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگے۔۔۔اس لمحے ناجانے کیوں مجھے ایسا لگا جیسے وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہوں۔۔

گھر واپس لوٹے۔۔۔تو وہ تیز قدم لیتے۔۔اپنے کمرے کی جانب بڑھ گ ئے۔۔۔

میں بھی اپنے کمرے میں چلی گ ئی۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

یوں ہی ایک ہفتہ گزرا۔۔۔میں صرف سر اسامہ کو ناشتے کی ٹیبل پر دیکھتی۔۔۔

وہ رات میں کافی لیٹ گھر آتے۔۔۔

میں بور ہونے لگی۔۔۔کل میرے آفس کی چھٹیاں بھی ختم ہو رہی تھیں۔۔۔گھر میں کرنے کو تو کچھ تھا نہیں۔۔۔اس لیے میں نے آفس جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔

میں نے انھیں نہ بتایا۔۔کے میں آفس جانے والی ہوں کل۔۔۔سوچا تھوڑا سرپرائز دے دوں۔۔۔

ان کے ٹف شیڈول کے سبب گھر میں تو ملاقعات ٹھیک سے ہو نہیں پاتی آفس میں ہی ہو جایا کرے گی۔۔۔

میں نے پوری رات یہی سوچ کر گزارئی ی کے جب کل پورے آفس کے اسٹاف کو پتا چلے گا۔۔۔کے میں باس کی وائی ف ہوں تو ان کا کیا ری۔ایکش ہو گا۔۔۔خاص طور پر فی۔میل کولیگز کا۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

میں ان کے جانے کے بعد تیار ہونے کھڑی ہوئی ی۔۔۔

باخوشی اچھا سہ تیار ہو کر میں گھر سے نکلی۔۔۔

ڈرائی یور نے مجھے جاتے دیکھا تو فوراً رو کا۔۔۔

بیگم صاحبہ آپ کو کہیں جانا ہے تو مجھے بتادیں۔۔۔"ڈرائی یور کے کہتے" ہی میں نے آفس لے چلنے کا کہا۔۔۔

وہ مجھے مزید بغیر کسی سوال کے۔۔آفس لے آیا۔۔۔۔

میں آفس میں خاصہ ایکسائی ٹڈ ہو کر داخل ہوئی ی۔۔آخر کو یہ پوری کمپنی میرے شوہر کی تھی۔۔۔

میں خاصہ میک۔اپ و مہنگے کپڑے و جیولری پہن کر آئی ی تھی۔۔۔کے دیکھنے والوں کو لگے کے باس کی بیگم آئی یں ہیں۔۔۔۔

ان سے منسوب ہونے کی خوشی ہی الگ تھی میرے دل میں۔۔

میں لفٹ کی جانب آئی ی۔۔ تو پھر اتفاق ہوا۔۔ سامنے سے سر اسامہ اور کچھ لوگ وہاں سے گزرتے نظر آئے۔۔۔

میں پہلے بھی انھیں اتنی ہی دوری سے دیکھا کرتی تھی۔۔ مگر اب تو میں ان کی بیوی تھی۔۔۔ میں انھیں دیکھ کر مسکرانے لگی۔۔۔۔ مجھے یقین تھا جب ان کی نگاہ مجھ پر پڑے گی تو وہ بہت حیران ہوں گے۔۔ ساتھ ساتھ فورا میرے پاس چلے آئیں گے۔۔۔

میں وہاں مسکراتے چہرے کے ساتھ ان کی ایک نگاہ کی طلب میں پانچ منٹ تک کھڑی رہی۔۔۔ وہ لوگ رک کر باتیں کر رہے تھے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اچانک میری نگاہ ان کے الٹے ہاتھ پر گ ئی۔۔۔وہاں انگوٹھی نہیں تھی اب۔۔

مجھے بہت برا لگا۔۔۔مگر پھر اپنے دل کو بہلا لیا یہ سوچ۔۔۔کے ضروری تو نہیں۔۔۔بندہ ہر وقت انگوٹھی پہن کر پھرے۔۔۔

لفٹ برابر برابر میں تھیں۔۔۔ vip عام ورکرز کی لفٹ و

سر کے ساتھ موجود لوگ باہر کی جانب بڑھ گ ئے جبکے سر اسامہ وان کی سیکرٹری میری طرف ہی آنے لگے۔۔۔

میرے چہرے پر پہلے سے بھی زیادہ بڑی مسکراہٹ آگ ئی تھی۔۔۔مجھے لگا وہ میری جانب ہی آرہے ہیں۔۔۔

وہ اپنے پُر اعتماد انداز میں چلتے ہوئے میری طرف قدم بڑھا رہے تھے۔۔

میں ابھی اپنی خوش فہمیوں میں ہی تھی کے وہ میرے برابر سے گزر کر چلے گ ئ ے۔۔۔

مجھے یقین نہ آیا۔۔انھوں نے تو دیکھا تک نہیں مجھے۔۔۔جیسے مجھے جانتے تک نہ ہوں۔۔۔

لفٹ کے اندر جا چکے تھے۔۔۔ vip میں پلٹی۔۔۔ مگر وہ

اس لمحے میری آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔۔۔۔"یہ کیا تھا؟؟۔۔۔۔مطلب کوئی اپنی بیوی کو یوں اگنور کر کے کیسے جا سکتا ہے؟۔۔۔"

شاید ان کا ذہن کام میں الجھا ہو۔۔انھوں نے دیکھا ہی نہ ہو مجھے۔۔۔ میں خود کو دلاسے دینے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔کہیں ناں کہیں میں اچھے سے جانتی تھی کے خود کو بے وقوف بنا رہی ہوں صرف۔۔۔۔

میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔۔۔

ارے لائبہ۔۔۔۔یہ تم دولہنوں کی طرح تیار ہو کر آفس کیوں آئی ہو؟؟۔۔۔۔کیا شادی وادی کر لی کیا؟؟۔۔"میری دوست و کولیک صحر کی آواز اچانک مجھے حواسوں میں لائی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہاں۔۔۔“میں نے صرف الجھے و کنفیوز لہجے میں ہاں کہا۔۔”

واقعی۔۔۔بہت بہت مبارک ہو یار۔۔۔۔تم تو بہت بے مروت نکلیں۔۔میں کچھ دن گاؤں کیا گئی اپنے۔۔۔تم تو شادی ہی کر کے بیٹھ گئی ہیں۔۔۔۔“وہ شکوتا بول رہی تھی۔۔۔مگر میں اپنے ہاتھوں کی چوڑیاں دیکھ کر۔۔۔۔جلے بھونے دل کے ساتھ مسکرا دی۔۔۔جیسے خود کا ہی مزاق اڑا رہی ہوں۔۔۔

وہ مجھ سے بڑے ایکسائیٹڈ ہو کر میرے دولہے کا نام پوچھنے لگی۔۔۔۔

سلمان۔۔۔۔“میں نہیں جانتی کیا سوچ کر۔۔۔میں نے اپنے شوہر کا نام” اسامہ کی جگہ سلمان بتایا۔۔۔۔

مجھے احساس ہو چکا تھا وہ دنیا کے سامنے ہمارا رشتہ نہیں لانا چاہتا۔۔۔

میرا دل چاہا کے پھوٹ پھوٹ کر روں۔۔اس لمحے میں خود کو کوئی لال رنگ کے کپڑوں۔۔۔ مہنگی و بھاری جیولری اور ٹن و من لدھے میک۔اپ میں کوئی نمونہ لگ رہی تھی۔۔۔

بمشکل اپنے آنسوؤں پر ضبط کرتے۔۔۔میں اسکیوز کر کے واش روم کی جانب تیزی سے بڑھی۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

اسامہ

اپنے آفس میں آتے ہی۔۔۔میں نے فورا اپنا میک۔بک اوپن کیا۔۔۔

اور کیمرے کو لائی بہ پر روکا۔۔۔

وہ رو رہی تھی لفٹ کے سامنے کھڑی۔۔۔

میں خاموشی سے اسے روتا دیکھتا رہا۔۔۔

پھر آفس کی ایک کولیک آئی اور اس سے باتیں کرنے لگی۔۔۔میں نے باتیں سننے کے لیے والیوم بڑھایا۔۔۔دوسرا ہاتھ میرا کان پر لگے بلوٹوتھ پر تھا۔۔۔

سلمان۔۔۔" مجھے یقین نہ آیا اپنے کانوں پر۔۔۔اس نے اپنے شوہر کا نام" سلمان بتایا۔۔۔نہ کے اسامہ۔۔۔

میرا خون کھول گیا تھا۔۔۔۔

کیا اسے شرم آ رہی تھی میرا نام لیتے ؟؟۔۔۔۔

کیا سوچ کر اس نے اپنے شوہر کا نام سلمان بتایا؟۔۔۔

مانا میں نہیں چاہتا تھا کے کسی کو پتا چلے۔۔۔ مگر نام تو بتا ہی سکتی تھی۔۔۔ایک نام کے ہزاوں لوگ ہوتے ہیں۔۔۔نام کیوں بدلا ؟؟۔۔۔

لائبہ

میں نے لیڈیز واش روم میں جاتے ہی ساری اپنی جیولری اتار کر پرس میں ڈالی۔۔۔

پھر اپنا میک۔اپ واش کیا۔۔۔

کچھ دیر اکیلے کھڑے روتی رہی۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا میرے ارد گرد چل کیا رہا ہے آخر؟؟۔۔۔

وہ شوہر تھا میرا۔۔۔ جس کی بے مروتی کی شکایت اگر اسی سے کرنے جاؤں تو عبث۔۔۔ اور اپنے والدین سے کرؤں۔۔۔ تو ان کا دل ٹوٹے۔۔۔

Zubi Novels Zone

کتنے ارمانوں سے شادی کی تھی انھوں نے میری۔۔۔ابو تو بڑا خوش تھے کے ان کا لائق و کامیاب اسٹوڈنٹ ہی ان کا داماد بنا ہے۔۔۔

میں کیا کہوں گی گھر جا کر۔۔۔کے ان کا وہ لائق فائق داماد مجھے دنیا کے سامنے نہیں اپنا رہا۔۔۔۔

میرا دماغ اس وقت مفلوج ہو چکا تھا سوچ سوچ کر۔۔۔۔

میں نے منہ ٹیشو سے صاف کیا۔۔۔اور پرس اٹھا کر باہر چل دی۔۔۔

میں وہاں سے ڈائی ریکٹ اپنے گھر آئی ی۔۔۔۔

امی مجھے دیکھ بہت خوش ہوئی یں۔۔فوراہی دروازے سے باہر جھانکتے ہوئے اپنے داماد کا پوچھنے لگیں۔

ناجانے کیوں میری ہمت ہی نہ ہوی انھیں سچ بتانے کی۔۔۔ویسے بھی مجھے کون سہ ابھی تک سمجھ آیا تھا کے وہ کیسے کھیل، کھیل کر رہے ہیں میری زندگی کے ساتھ۔۔۔

میں بس اپنے کمرے میں اکیلے رہنا چاہتی تھی۔۔۔

میں نے امی سے کوئی ی بات نہیں کی۔۔۔میں بس اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔ابھی کمرے تک پہنچتی۔۔۔کے لاونچ کا قالین ناجانے کیسے میرے پاوں سے الجھا۔۔اور میں منہ کے بل زمین پر گرئی ی۔۔۔

اللہ۔۔۔‘‘میں منہ کے بل گرے۔۔۔زمین پر اپنے ہاتھ سے مکے بنا کر ’’مارتی ہوئی ی رونے لگی۔۔۔

میرے گھٹنے پر بہت زور سے لگ گ ئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے لائی بہ ؟۔۔۔کیا داماد جی سے لڑائی ی ہوئی ی ہے ’’تمھاری؟؟۔۔۔‘‘میں غصے سے اٹھی اور تیزی سے اپنے کمرے میں جا کر خود کو بند کر لیا۔۔۔

میں نے اتار پھینکے وہ لال رنگ کے کپڑے۔۔۔۔

اور غصے سے الماری سے اپنا پرانا جوڑا نکال کر پہن لیا۔۔۔

میں نے سوچ لیا تھا اب واپس نہیں جاؤں گی۔۔۔جب وہ مجھے بیوی مانتا ہی نہیں تو کیا مطلب رہ گیا اس شادی کا؟؟؟۔۔اس کے گھر میں رہنے کا؟؟؟۔۔۔

آٹھ بجے کے بعد میرا سیل بجنے لگا۔۔۔میں نے غصے سے اپنے پرس کو جس میں سیل تھا۔۔۔سامنے دیوار پر دے مارا۔۔۔۔

وہ پھر بھی بجتا رہا۔۔۔۔تو میں نے اپنا منہ بیڈ پر رکھ کر۔۔۔تکیہ اپنے اوپر رکھ لیا۔۔۔

آواز ابھی بھی ہلکی ہلکی آ رہی تھی۔۔۔میں روتی رہی۔۔۔حتی کے مجھے نیند نے اپنی آغوش میں بھر لیا۔۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

اسامہ

وہ آفس سے تھوڑی دیر بعد ہی نکل گ ئی تھی میں کیمرے میں دیکھ چکا تھا۔۔۔ مگر دو منٹ بعد میری ضروری میٹنگ شروع ہونی تھی اس لیے زیادہ دیھان نہ دیا۔۔۔

آفس سے چھٹی پر جب میں گھر پہنچا۔۔۔ تو روز معمول سے کہیں زیادہ ہی خاموشی چھائی محسوس ہوئی۔۔

مہرو بی بی۔۔۔ ""میں نے کچن کے پاس جا کر آواز لگائی ی۔۔۔""

مہرو بی بی میرے لیے بہت خاص تھیں۔۔کیونکے میری ماں کے انتقال کے بعد انھوں نے ہی مجھے ماں کا پیار دیا تھا۔۔۔میں ان کا بہت احترام کرتا تھا ساتھ ساتھ بھروسہ بھی۔۔۔

اپنے لائبہ سے نکاح کی خبر سوائے ان کے میں نے اپنے کسی فیملی ممبر کو نہیں دی تھی۔۔۔۔

جی ماسٹر۔۔۔"وہ تیزی سے کچن سے ہاتھ صاف کرتی ہوئی ی" نکلیں۔۔۔

لائبہ کہاں ہے؟؟۔۔۔کیا وہ سو گئی ہے؟؟۔۔۔"میں نے تجسس" سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں تو۔۔۔بیگم صاحبہ تو صبح آفس جانے کے لیے نکلیں تھیں۔۔۔اور" اس کے بعد تو گھر آئی ہی نہیں۔۔۔"ان کا جواب سن۔۔۔میں نے اپنا سر پکڑا۔۔۔

تو جس بات کا ڈر تھا وہ ہی ہوا تھا۔۔۔وہ اپنے گھر چلی گئی تھی۔۔۔

آپ نے مجھے کال کر کے کیوں نہیں بتایا کے وہ آفس آ رہی ہے آج"" میں ان سے برہمی سے پوچھنے لگا۔۔۔

کیونکے مجھے لگا اجازت لے لی ہو گی بیگم صاحبہ نے آپ سے۔۔۔""وہ نظر جھکائے جواب دینے لگیں۔۔۔۔

مجھے شدید غصہ آ رہا تھا۔۔۔مگر میں نے ان سے کچھ نہ کہا۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

لائی بہ

میری آنکھ کھلی۔۔۔تو کمرے میں زرد رنگ کی لیمپ کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔مجھے اچھے سے یاد تھا۔۔۔میں دن میں سوئی تھی اس لیے لیمپ کھولنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی مجھے۔۔۔

Zubi Novels Zone

پھر لیمپ خود کیسے کھل سکتا تھا؟؟؟۔۔۔ابھی میں یہی سوچ کر اٹھنے لگی تھی۔۔۔کے میری نگاہ سامنے صوفے پر بیٹھے شخص پر گئی۔۔۔اور اگلے لمحے جیسے میں سانس لینا بھول گئی۔۔۔۔

ان کی نیلی سمندر جیسی گہری پُراسرار آنکھیں مجھ پر ہی گڑھی تھیں۔۔۔

میں اگلے ہی پل پھرتی سے سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

وہ میرے کمرے میں کیسے آگئے؟؟۔۔کمرا تو اندر سے میں نے خود لاک کیا تھا۔۔۔

کیوں آئے ہیں آپ یہاں؟۔۔اور اندر کیسے آئے آپ؟؟۔۔"میں" بھولی نہیں تھی صبح آفس والے منظر کو۔۔۔۔

اپنی بیوی کو لینے میں نہیں آؤں گا تو اور کون آئے گا؟؟۔۔۔اور رہی" اندر آنے کی بات۔۔۔تو انٹی سے ماسٹر کی لے لی تھی میں نے۔۔۔"وہ اپنی بات اطمینان سے کہتے ہوئے صوفے سے اٹھے۔۔۔

بیوی؟؟۔۔۔واقعی؟۔۔"مجھے خود نہیں پتا۔۔کس قدر طنز و غصہ ابھرا" تھا میرے جملے میں۔۔۔

میری اپنی کچھ وجوہات ہیں۔۔۔بہت دشمن ہیں میرے۔۔۔۔میں نہیں" چاہتا کے انھیں اپنی کوئی ی کمزوری پکڑاؤں۔۔۔۔"میرے قریب آکر بیٹھتے۔۔۔وہ اک اک لفظ پر خاصہ زور دیتے ہوئے بولے۔۔۔

میں ان کی بات سن۔۔۔کچھ لمحوں کے لیے سوچ میں پڑئی ی۔۔۔

کیا واقعی وہ میری حفاظت کے لیے ہمارے رشتے کو سب سے چھپا رہے تھے یا وجہ کچھ اور ہی تھی۔۔۔۔

سمجھ نہیں آرہا تھا یقین کرؤں یا نہیں۔۔۔

مگر یقین نہ کرؤں تو پھر کیا کرؤں؟؟۔۔۔ابھی شادی ہوئے ایک ہفتہ ہی ہوا تھا۔۔کیا اچھا لگتا صرف ایک ہفتے کی دولہن واپس اپنے گھر آکر بیٹھ گئی۔۔۔

میرا سنگل بیڈ تھا۔۔اس لیے وہ دو لوگوں کے بیٹھنے کے لیے کافی چھوٹا تھا۔۔

Zubi Novels Zone

وہ کافی نزدیک آکر بیٹھے تھے میرے۔۔۔۔

ان کی نزدیکی میرے وجود کو عجیب سی کیفیت میں مبتلا کرنے لگی۔۔۔میں ان سے دور ہونے کی نیت سے تھوڑا پیچھے کھسکی۔۔۔

بجائے دوری قائم رکھنے کے۔۔۔وہ مزید پھیل کر بیٹھے۔۔۔جس کے سبب میں مزید پیچھے کھسکی۔۔۔

سنبھل۔۔"وہ کچھ بولنے ہی لگے تھے۔۔۔۔کے میں اور پیچھے" کھسکی۔۔۔اور اگلے ہی پل۔۔۔میں دھڑام کر کے بیڈ سے نیچے سر کے بل گری ہوئی تھی۔۔۔

مجھے نفرت ہے خود سے۔۔۔"اپنی حالت پر میں آنکھیں میچتے" ۔۔۔جھنجھلا کر سر مسلتی و دل ہی دل کڑتی۔۔۔۔کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔

ان کی نگاہیں مجھ پر ہی ٹکیں تھیں۔۔۔۔سوا میر سنگ۔۔۔۔

دل چاہا خود کو اپنے ہاتھوں سے شوٹ کر دوں۔۔۔

جب آپ کی وجوہات ختم ہو جائیں تو آ جائیے گا مجھے لینے۔۔۔ ابھی" جائیں پلیز۔۔۔۔" میں نے سر مسلتے۔۔۔۔۔ سخت لہجے میں۔۔۔ نظر جھکائے کہا۔۔۔۔

ایسا کیسے ممکن ہے کے میری بیوی یہاں رہے اور میں یہاں سے چلا" جاؤں؟؟؟۔۔۔" بول تو وہ ایسے رہے تھے۔۔۔ جیسے بڑی محبت ہو مجھ سے۔۔۔

آپ یہاں نہیں رک سکتے۔۔۔" میں نے قطعی لہجے میں کہا۔۔۔"

اور کیوں نہیں رک سکتا؟؟؟۔۔۔ میرے سسر کا گھر ہے۔۔۔ مجھے نہیں" "لگتا انھیں میرے یہاں رکنے ہر کوئی ی اعتراض ہو گا۔۔۔

"آپ کے سسر کی بیٹی کو شدید اعتراض ہے۔۔۔اس لیے آپ یہاں نہیں رک سکتے۔۔۔۔" دونوں ہاتھ سینے پر فولٹ کر۔۔۔میں نے برہمی سے جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

"تو میرے سسر کی بیٹی کو پتا ہونا چاہیے میری بیوی یہاں ہے۔۔اب اگر وہ مجھے یہاں نہیں رکھنا چاہتی تو اسے میری بیوی کو بھی میرے ساتھ ہی اس گھر سے نکالنا پڑے گا۔۔۔ورنہ میں یہاں سے ہر گز نہیں جانے والا۔۔۔" قطعی لہجے میں اعلانیہ بولے۔۔۔ساتھ ساتھ پھیل کر میرے سامنے ہی بیڈ پر لیٹ گئے۔۔۔

"میں نے کہا ناں آپ نہیں رہ سکتے یہاں۔۔۔" اس بار میں جھنجھلائی تھی"

میں نے بھی کہاناں۔۔۔اپنی بیوی کو لیے بغیر نہیں جانے والا یہاں''
"سے۔۔۔

ٹھیک ہے تو سوئیں اکیلے اس سخت گدے پر۔۔۔جب کمر میں درد ہو گا"
تب پتا چلے گا۔۔۔''میں چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔تیکھے لہجے میں بولی۔۔۔

میرا کمرا بہت چھوٹا سہ تھا۔۔۔ان کے گھر کے کمروں کی طرح بڑا و شاندار
نہیں۔۔۔

نہ ہی میرا گدا ان کے نرم و ملائم گدے کی طرح تھا۔۔۔۔بلکے وہ تو پرانا و
خراب ہونے کے سبب بہت سخت ہو گیا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے اکثر کمر
میں درد بھی ہو جاتا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں نے سوچ رکھا تھا کے اس بار کی سیلری سے گدا بدلوں گی۔۔۔ مگر موقع ہی نہ ملا۔۔۔۔

ابھی میں کہتی۔۔۔ایک قدم ہی چلی تھی منہ موڑ کر۔۔۔۔کے اگلے پل۔۔۔میرا ہاتھ انھوں نے زور سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچ کر بیڈ پر گرا لیا۔۔۔مجھے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر وہ میرے اوپر کسی گھٹا کی طرح چھا گ ئی ے۔۔۔

میری سانسیں رک گ ئی یں تھیں ایک دو ثانیوں کے لیے۔۔۔۔

آنکھیں حیرت و شاکڈ کے سبب باہر ابل آنے کو تھیں۔۔۔

ان کا بھاری بھر کم وجود مجھ نازک جان پر تھا۔۔۔۔

لو نرم ہو گیا میرا گدا۔۔اب میں آرام سے سوں گا پوری رات۔۔"میری آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔وہ اسمارٹ سی مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے بولے۔۔۔۔

میری سانس اوپر کی اوپر و نیچے کی نیچے رہ گئی تھی۔۔۔

یہ کیا تھا؟؟۔۔۔

میں زندگی میں پہلی بار کسی مرد کے اتنا نزدیک آئی تھی۔۔۔ان کی گرم سانسیں میرے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔

آخری بار پوچھ رہا ہوں۔۔۔گھر چلو گی میرے ساتھ۔۔۔یارات بھر"
میرے ساتھ اسطرح رہنا چاہتی ہو؟؟۔۔مجھے تو کوئی ی مس ئی لہ
نہیں۔۔۔مگر رات میں اگر معاملات بے قابو ہو جائی یں تو مجھے ذمے دار
مت ٹھرانا۔۔۔انکل انٹی کا کمرا برابر میں ہی ہے۔۔وہ آوازیں سنیں گے تو
اچھا نہیں لگے گا۔۔"ہولے سے وہ لب میرے کان تک لائے۔۔۔پھر
بھرائی ی آواز میں بولے۔۔۔

ان کی آنکھوں میں میرے لیے معنی خیز وارننگ تھی۔۔۔جسے میں چاہ کر
بھی نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

میرے گال دہک رہے تھے۔۔۔ان کی باتیں سن۔۔۔

میں چلتی ہوں۔۔۔آپ ہٹیں مجھ پر سے۔۔۔"میں مزید ان قاتلانہ" نظروں کی تپش کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔جو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ میری جان نکال رہی تھیں۔۔۔۔

میں نے فوراً نظر جھکائے ہار ماننے والے انداز میں کہا۔۔۔بس میرا جملہ سننا تھا کے وہ بجلی کی تیزی سے مجھ پر سے ہٹ گ ئی ے۔۔۔۔

جلدی کپڑے چینج کر کے آؤ۔۔۔میں باہر انتظار کر رہا" ہوں۔۔۔"۔۔فوراً اٹھ کر سنجیدگی سے کہتے۔۔۔۔وہ باہر چلے گ ئی ے ۔۔۔۔

ان کا لہجہ تو لمحہ بھر میں بدلا تھا۔۔۔اور آنکھیں اس سے بھی تیز۔۔۔

مجھے سر اسامہ آج بہت پُر اسرار بندے لگے۔۔۔

کچھ تھا جو عجیب تھا ان میں۔۔۔کیا؟؟۔۔میں نہیں جانتی۔۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

امی ابو سمجھ چکے تھے کے ہمارے درمیان لڑائی ہوئی تھی۔۔۔جس کے سبب میں سر اسامہ سے روٹھ کر گھر آگئی۔۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ دونوں ہی کافی پریشان ہو گئے تھے۔۔۔۔

ابو نے مجھے الگ سے بیٹھا کر سمجھایا۔۔۔کے بات جو بھی ہو۔۔۔اپنا گھر چھوڑ کر آجانا یہ بالکل صحیح عمل نہیں۔۔۔۔

میں خاموش رہی۔۔۔ایسا نہیں کے انھوں نے وجہ نہ پوچھی۔۔۔ لیکن شاید میری خاموشی کے سبب انھیں لگا میری غلطی زیادہ ہے۔۔

اسامہ

لائبہ کے والد میرے پروفیسر نکلیں گے مجھے اس کا بالکل اندازہ نہیں تھا۔۔۔ان کا میری کامیابی میں بہت اہم کردار تھا۔۔۔

انھوں نے مجھے الگ سے بیٹھا کر۔۔جب دونوں ہاتھوں سے میرا ہاتھ تھاما۔۔۔تو ایک لمحے کے لیے میں حیران ہوا۔۔۔

بیٹا۔۔۔میری لائبہ بہت نادان سی ہے۔۔۔اگراس سے کوئی ی غلطی" ہو جائے تو تم سنبھال لینا۔۔۔میں نے جب دیکھا کے لائبہ کا رشتہ تم نے بھیجا ہے یقین کرؤ میں بے فکر ہو گیا۔۔۔کیونکے مجھے تمھاری ذہانت و سلجھے مزاج کی اچھے سے خبر تھی۔۔۔۔میری بیٹی میرا کل سرمایہ ہے۔۔۔میں نے اپنا سرمایہ دے دیا ہے تمھیں۔۔۔پلیز اس کا خیال رکھنا۔۔۔۔"میں نے ہمیشہ انھیں باوقار انداز میں دیکھا تھا۔۔آج پہلی بار ان کی نظریں جھکی ہوئی ی تھیں۔۔۔

Zubi Novels Zone

جس سے مجھے اندازہ ہوا کے لائبہ نے انھیں کچھ نہیں بتایا ہے۔۔۔ورنہ اس وقت وہ میری منت کرنے کے بجائے سوال کر رہے ہوتے۔۔۔۔

ان کا التجائی ی انداز میری نظر جھکا گیا تھا۔۔۔

"جی پروفیسر۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔۔میں اس کا خیال رکھوں گا۔۔۔"

میں نظر نہیں اٹھا پا رہا تھا ایک باپ کے سامنے۔۔۔کیونکے ان آنکھوں میں بہت اعتبار و امید بندھی تھی مجھ سے۔۔۔جس کی لاج رکھنا میرے اختیار میں نہیں تھا۔۔۔

جب میں نے کہا کے اس کا خیال رکھوں گا۔۔۔تو واقعی وعدہ کر لیا تھا خود سے۔۔۔کے کم از کم کوشش ضرور کرؤں گا کے حتی المکان اسے کم تکلیف پہنچے۔۔۔

❤ *Husny Kanwal* ❤

لائبہ

ہم دونوں امی کے گھر سے ساتھ کھانا کھا کر باہر نکلے۔۔۔

جیسے ہی گاڑی تک پہنچے۔۔۔ مجھے لگا شاید وہ میرے لیے ڈور کھولیں گے۔۔۔ مگر وہ تو آگے بڑھ گئے۔۔۔

میں نے تپ کر ان کی گاڑی کا ڈور بے دھڑک کھولا۔۔۔ ”آہ۔۔۔“ وہ ڈور کھولتے ہی میرے منہ سے ٹکرایا۔۔۔

میرے ہونٹ و ناک پر چوٹ لگی تھی۔۔۔ میں اپنی ناک پکڑ کر سس سس کرتی جھنجھلا کر گاڑی میں بیٹھی۔۔۔

وہ مجھے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔ جس کی وجہ سے شرمگی اِس قدر بڑھی۔۔۔کے دل چاہا چلو بھر پانی میں ڈوب مرؤں۔۔۔

میں بیک ویو مرر اپنے چہرے پر سیٹ کر۔۔۔ اپنے ہونٹوں پر انگلی لگا کر چیک کرنے لگی۔۔۔کے کہیں پھٹ تو نہیں گ ئی ے۔۔۔

تھوڑا سہ خون نکل رہا تھا۔۔۔

میں نے فوراً ٹیشو اٹھایا۔۔اتنی دیر میں سر اسامہ نے مجھے غراتے ہوئے۔۔۔واپس بیک ویو مرر سیٹ کیا۔۔۔

گاڑی میں سوگ وار خاموشی طاری تھی۔۔۔لگ ہی نہیں رہا تھا کے ہم میاں بیوی ہیں۔۔

گاڑی ان کے مینشن کے دروازے پر رکی۔۔۔

چوکیدار نے ہمیں دیکھتے ہی دروازہ کھولا۔۔۔

بیگم صاحبہ۔۔۔۔ شکر ہے آپ آگ ئی یں۔۔۔میں پریشان ہوگ ئی" تھی آپ کے لیے۔۔۔"مجھے دیکھتے ہی وہ مہرو نام کی ملازمہ فکرمند لہجے میں بولی۔۔۔

مجھے خوشی ہوئی ی۔۔۔۔کے چلو کوئی ی تو ہے یہاں میری فکر کرنے والا۔۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

کیا میری کمر پر کریم لگا دیں گی آپ۔۔۔وہ۔۔۔دراصل۔۔۔بیڈ سے گر" گ ئی تھی تو درد ہو رہا ہے۔۔۔"میری کمر میں اچانک درد کی لہریں اٹھنے لگی تھیں۔۔۔

درد کی شدت سے میں اپنی کمر پکڑے۔۔۔باہر نکلی۔۔تو سامنے ہی مہرو انٹی کھڑی تھیں۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

میں نے لچکدار انداز میں پوچھا۔۔تو وہ فوراً اثبات میں سر ہلانے لگیں۔۔۔۔

آپ اندر چل کر لیٹیں۔۔۔میں بس کچن کا تھوڑا کام نمٹا کر آتی" ہوں۔۔۔"ان کے کہتے ہی میں واپس کمرے میں آگ ئی۔۔۔

انھیں کچھ دیر لگے گی آنے میں۔۔۔یہ سوچ میں نہانے چلی گئی۔۔۔تاکے کریم لگوانے کے بعد آرام سے سو جاؤں۔۔۔

میں نہا کر ٹاول اپنے جسم پر باندھ کر باہر نکلی۔۔۔پھر ڈھیلی ڈھالی سفید کرتی اور وائٹ پاجامہ زیب تن کیا۔۔۔

کمر میں شدید درد کے سبب میں پیٹ کے بل صوفے پر لیٹ گئی۔۔۔اور آنکھیں موندلیں۔۔۔

اسامہ

میں اسٹڈی سے واپس لوٹ رہا تھا جب گزرلائبہ کے کمرے کے سامنے سے ہوا۔۔۔

اس کے کمرے سے بہت پیاری مہک آ رہی تھی۔۔۔میں نے یوں ہی جھانک کر دیکھا۔۔۔تو وہ صوفے پر لیٹی نظر آئی ی۔۔۔

اس کی حالت دیکھ۔۔۔میں خاصہ حیران ہوا۔۔۔

وہ اسطرح دروازہ کھول کر بغیر خود پر چادر اوڑھے کیسے لیٹ سکتی تھی۔۔۔اگر کوئی ی ملازم اندر آجائے تو۔۔۔

میں کمرے میں غصے سے داخل ہوا۔۔۔

میں آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔وہ کریم دراز میں رکھی ”
ہے۔۔۔پلیز لگا دیں۔۔بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔“شاید میرے قدموں کی آہٹ سن لی تھی اس نے۔۔۔اس کے جملے سنتے ہی۔۔۔میرا غصہ ہلکا پڑا۔۔۔

تو وہ کریم لگوانے کے لیے ایسے لیٹی تھی۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

کچھ لمحے میں کنفیوز کھڑا رہا۔۔۔کے کریم لگاؤں یا نہیں۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔اب لگا بھی دیں۔۔۔مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔تھوڑا سکون ”
آ جائے گا تو میں سو جاؤں گی صبح آفس بھی جانا ہے میں نے۔۔۔“وہ آنکھیں بند کر۔۔۔اپنا چہرہ ہاتھوں پر رکھے۔۔۔میری سمت منہ کیے پھر درد سے کراہتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کی آواز سے ہی تکلیف کا اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔

میں دراز سے کریم نکال لایا۔۔۔اس کے برابر میں بیٹھا۔۔۔اور کریم اپنی انگلیوں پر نکالی۔۔۔۔

اس کی کرتی تھوڑی سی اونچی کر کے کمر سے ہٹانا سب سے مشکل مرحلہ تھا میرے لیے۔۔۔ مگر وہ تکلیف میں تھی۔۔۔اور میں نے آج ہی پروفیسر سے وعدہ کیا تھا کے اس کا خیال رکھوں گا۔۔۔۔

کرتی ہٹاتے ہی اس کی دودھیائی ی کمر۔۔۔ میرے روبرو تھی۔۔۔ میں نے فوراً نگاہیں پھیر لیں۔۔۔۔

میں نے پھر اس کی کمر کی جانب نظر نہ کی۔۔۔بس اپنی انگلیوں سے ہلکا سہ مساج کیا۔۔۔

اس کی جلد بہت نرم وملائم تھی۔۔۔ایسا لگ رہا تھا کے کوئی مخملی سی گڑیا ہو۔۔۔یا شاید میں نے ہی بہت سالوں بعد کسی لڑکی کو چھوا تھا۔۔۔

شکریہ۔۔۔آہھہ۔۔۔"پہلے تو وہ مزے سے آنکھیں کھول کر۔۔۔میرا" شکریہ ادا کرنے لگی۔۔۔مگر اگلے پل نا جانے کیا ہوا۔۔۔وہ چیختی ہوئی اٹھ کر۔۔۔بالکل صوفے سے جا چپکی۔۔۔

وہ مجھے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اس نے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔۔۔

اس کی سبز رنگ آنکھیں پھٹی پھٹی نظر آرہی تھیں۔۔۔

آ۔۔۔آپ۔۔؟؟۔۔کی۔۔کیسے؟؟۔۔"اٹکتے لہجے میں پوچھنے" لگی۔۔۔مجھے اس کاری۔ایکشن الجھا گیا تھا۔۔۔

"تم نے تو ہی کہا تھا کریم لگانے کے لیے۔۔۔"

آپ سے تھوڑی کہا تھا۔۔۔مہر وانٹی سے کہا تھا وہ تو۔۔۔"اس کے" گال گلابی گلابی سے ہو رہے تھے۔۔۔وہ خود میں سمٹی ہوئی سی تھی۔۔۔

وہ مسلسل اپنے ہونٹ بڑی بے دردی سے کاٹ رہی تھی۔۔۔

چلواب تو لگا دی ہے میں نے۔۔۔دوبارا درد ہو تو مجھے بتا دینا میں ڈاکٹر کو" بلوالوں گا۔۔۔"اس کے سامنے خود کو نارمل رکھنے کی مکمل کوشش کر رہا تھا۔۔۔

میں جلد سے جلد کمرے سے نکل جانا چاہتا تھا۔۔۔۔

جی۔۔۔"وہ نظر جھکائے بولی۔۔۔تو میں فورا بجلی کی پھرتی سے لمبے قدم" لیتا اس کے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔۔

اپنے کمرے میں آتے ہی میں نے گہرا سانس لیا۔۔۔

اچانک مجھے گرمی کا شدید احساس ہو رہا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

Husny Kanwal

لائی بہ

سر اسامہ کے جاتے ہی میں نے تیزی سے اٹھ کر دروزاہ بند کر کے اندر سے لاک کیا۔۔۔

میرا دل زور و شور و سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

مجھے بہت شرمندگی ہو رہی تھی۔۔۔کیا سوچیں گے وہ میرے بارے میں۔۔۔

ضرور انھیں لگ رہا ہو گا۔۔۔کے میں آپ جان کر اپنا آپ انھیں پیش کر رہی ہوں۔۔۔

افف۔۔۔تب ہی میں کہوں مہر وانٹی کے ہاتھ اتنے سخت کیوں ہیں۔۔۔" میں اپنی پیشانی پر ہاتھ مارتے بڑبڑائی ی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

آج میں دعا کرتے سیڑھیاں اتری۔۔۔کے بس سر اسامہ سے سامنانہ ہو۔۔۔مگر ہائے رے میر النصیب۔۔۔وہ آج ناشتہ کرتے ملے۔۔۔

۔میری نگاہیں حیا کے سبب اٹھ ہی نہیں پارہی تھیں۔۔۔

جبکہ وہ بالکل نارمل تھے۔۔۔۔

ویسے بھی ان کے ارد گرد جتنا خوبصورت لڑکیوں کا اسٹاف رہتا ہے۔۔۔ان کے آگے تو میں چائے کم پانی ہوں۔۔۔۔

انھیں مجھے دیکھنے میں بھلا کیا انٹرسٹ ہونے لگا۔۔۔۔

کمر کا درد کیسا ہے اب؟؟۔۔"انھوں نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے" پوچھا۔۔۔

ان کی نیلی سمندر جیسی گہری جھیل سی خوبصورت آنکھیں مجھ پر جمی تھیں۔۔۔۔میں ان کی نگاہوں کی تپش سے اس قدر نروس ہوئی۔۔۔کے ہاتھ میں پکڑا چمچہ نیچے گر گیا۔۔۔میں اسے اٹھانے فورا

جھکی۔۔۔جیسے ہی چمچہ ہاتھ میں لے کر تیزی سے اٹھنا چاہا۔۔۔میرے سر پر زور سے میز لگی۔۔۔

آہ۔۔"میں اپنا سر مسلتے بے ساختہ چیخی۔۔۔"

وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ مجھے تکتے رہے۔۔۔

Zubi Novels Zone

پھر اٹھ کر چل دیے۔۔۔

یقیناً دل ہی دل پچھتاتے ہوں گے مجھ جیسی نمونی سے شادی کر کے۔۔۔

وہ مجھ سے بات کر رہے تھے۔۔جو درمیان میں ہی رہ گئی۔۔۔میں کیسے دکھی نہ ہوتی۔۔۔

میں باہر آئی تو وہ جا چکے تھے۔۔۔

مجھے بہت برا لگا۔۔۔ ہمیں ایک ہی جگہ جانا تھا تو پھر ساتھ لے کر کیوں نہ گئے۔۔۔ بھلے سے کمپنی سے کچھ دور چھوڑ دیتے۔۔۔

مجھے آفس چھوڑ دیں۔۔۔ "میں نے ڈرائیور سے کہا۔ اور پسینجر سیٹ کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔

"سوری بیگم صاحبہ۔۔۔ مگر ماسٹر نے منع کیا ہے۔۔۔ کہا ہے آپ کو ٹیکسی کروا دوں۔۔۔" ان کی بات سن۔۔۔ میرے دل میں شدید تکلیف ہوئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

شدت سے ذلت کا احساس ہوا۔۔۔

میں ان کی بیوی ہو کر ٹیکسی میں جاؤں۔۔۔جبکہ پورچ میں ان گنت گاڑیاں کھڑی ہیں۔۔۔

چلیں میں آپ کو ٹیکسی کرا دیتا ہوں۔۔۔"ڈرائی یور کے کہتے ہی" ۔۔میں نے بمشکل اپنے آنسو روکے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔اس کی کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔میں خود کر لوں گی۔۔۔"" بھلا اتنا احسان بھی کیوں لوں ان کا۔۔۔کہ ان کا ڈرائیور مجھے ٹیکسی کرائے۔۔

میں اکڑ کر کہتی تیزی سے وہاں سے چل دی۔۔۔

سر اسامہ کے مینشن سے روڈ بہت دور تھا۔۔اگر مجھے ذرا علم ہوتا کے اتنا چلنا پڑے گا تو میں کبھی ہیل پہن کر نہ آتی۔۔۔

چل چل کر میرے پاؤں دکھ گئے۔۔۔میرے گھر سے تو ٹیکسی دو منٹ کی دوری پر تھی۔۔۔۔

میری آنکھوں سے پہلے سے زیادہ آنسو بہنے لگے تھے اب۔۔۔

بہت دیر دھوپ میں انتظار کرنے کے باوجود ٹیکسی نہ ملنے پر میں نے بس اسٹاپ کی جانب رخ کیا۔۔۔اور میں بیچاری کرتی بھی کیا بھلا۔۔۔۔

جیسے تیسے آفس پہنچی۔۔۔

آج چھٹیوں کے بعد پہلا دن تھا میرا۔۔۔۔

میرے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ارشاد صاحب بہت غصہ تھے مجھ پر۔۔۔ویسے بھی چڑچڑاسہ مزاج ہی تھا ان کا۔۔۔ایک تو میں چھٹیوں کے بعد آئی ی تھی اوپر سے لیٹ۔۔۔یہ عتاب تو اب مجھے سہنا ہی تھا۔۔۔

انھوں نے مجھ سے ڈبل کام لینے کی ٹھان لی تھی آج۔۔۔

ہیل کے ساتھ مجھ سے بالکل نہیں چلا جا رہا تھا۔۔۔اور وہ تھے کے مجھے ادھر سے ادھر فائل پہنچانے کا کام بار بار سونپ رہے تھے۔۔۔۔جس کے سبب مجھے دو منزلہ اترنا چڑھنا پڑ رہا تھا۔۔۔۔

ہیل پہن کر خوب چلنے کے سبب اب میری ایڑی کی کھال چھل گئی تھی اور خون نکلنے لگا۔۔۔

میں اس کے باوجود اپنے کام میں مگن تھی۔۔۔

"یہ فائل سافٹ ویئر ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ کو لے جا کر دو۔۔۔ اور ان سے کہو۔۔ مجھے ابھی سائن کر کے دیں۔۔۔" ارشاد سر نے تو جیسے آج قسم کھا رکھی تھی مجھے اک منٹ بھی سانس نہ لینے دینے کی۔۔۔

کھڑوس بڈھا" میں زیر لب کڑکڑاتی فائل لے کر چل دی۔۔۔"

میں بہت تکلیف میں تھی۔۔ لیکن میں نے پھر بھی منع نہ کیا۔۔ آخر کو یہ میری جاب کا حصہ تھا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں یہ میرا صبح سے چوتھا یا پانچواں چکر تھا۔۔۔ میں جب وہاں جاتی۔۔۔ سب لوگ مجھے دیکھ کر۔۔۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں باتیں کرنے لگتے۔۔۔۔

مجھے نہیں علم وہ لوگ کیا باتیں کر رہے تھے۔۔۔ مگر کچھ تو چل رہا تھا وہاں۔۔۔

میں فائل دے کر لوٹنے لگی۔۔۔ تو اچانک میرا راستہ عاشر نے روکا۔۔۔۔

اسکے اچانک سامنے آجانے پر۔۔۔میں چونک کر پیچھے گرنے لگی۔۔۔میں ابھی نیچے فرش کا بوسہ لیتی۔۔۔کے عاشر نے تیزی سے میرا ہاتھ تھام کر ۔۔۔مجھے اپنی جانب کھینچا۔۔۔

اگلے پل۔۔۔میں اس کے سینے سے زور سے ٹکرائی تھی۔۔۔

میرے ٹکراتے ہی۔۔۔۔سب تصویریں بنانے لگے۔۔۔

Zubi Novels Zone

سب کچھ اتنی جلد بازی میں ہوا تھا کے میں کچھ کر بھی نہ سکی۔۔۔

سب ہمیں دیکھ کر اشارے کر رہے تھے۔۔۔

وہ۔۔"شاید عاشر کچھ کہنا چاہتا تھا مجھ سے۔۔ مگر لوگوں کی عجیب" نظروں کے سبب۔۔۔میں کافی امپریس ہو کر۔۔۔۔ تیزی سے بھاگی۔۔۔

مجھ سے بالکل بھی بھاگا نہیں جا رہا تھا۔۔۔میں اب لنگڑانے لگی تھی۔۔۔

بے دھیانی میں بھاگتے ہوئے۔۔میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔اور اسی لمحے میری سامنے سے کسی سخت چیز سے ٹکر ہوئی ی۔۔۔

نظر اٹھائی ی۔۔تو حسین نیلی آنکھیں نظر آئی یں۔۔۔

وہ مجھے الجھی نگاہ سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

میں فوراً دور ہو کر کھڑی ہوئی۔۔۔

سوری سر۔۔" میں نظر جھکا کر معذرت کرتی۔۔ تیزی سے وہاں سے جانے لگی۔۔۔

میرے لہجے میں اجنبیت تھی۔۔۔ ویسی ہی اجنبیت جیسی وہ چاہتے تھے۔۔۔

ان کے ساتھ ان کی سیکرٹری تھی۔۔۔

میں اپنی چی ئی ر پر آ کر بیٹھی۔۔۔ تو میرا سانس بری طرح پھول رہا تھا۔۔۔

اب مجھ میں ان ہیل کے ساتھ ایک قدم چلنے کی بھی طاقت نہ بچی تھی۔۔۔

ابھی میں سانس لے ہی رہی تھی کے ایک اسٹاف کی ممبر آکر میرا نام پکارنے لگی۔۔۔

"جی؟؟۔۔"

"آپ کو بلایا ہے۔۔۔"

مجھے؟؟۔۔کس نے؟؟۔۔"اس نے کچھ نہ کہا۔۔۔بس آگے آگے چلنے لگی۔۔۔

لفٹ کی جانب بڑھی۔۔تو vip میں کنفیوز تھی۔۔۔وہ میری سامنے میں مزید الجھی۔۔۔

عام اسٹاف کو اس میں جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

آجائیں۔۔۔"میرے قدم رکے دیکھ۔۔۔اس نے تیزی سے کہا۔۔۔"

میں الجھے ذہن کے ساتھ لفٹ میں کھڑی ہوئی ی۔۔

فلور کا بٹن کلک کیا۔۔۔اگر میں غلط نہیں تو یہ فلور th لفٹ میں اس نے 9
تو سر اسامہ ک آفس کا تھا۔۔۔

میں چپ چاپ کھڑی رہی۔۔۔

جائیں۔۔اور یہ باس کو دے دیجیے گا۔"لفٹ کا گیٹ اوپن ہوتے ہی" اس نے آہستگی سے ایک فائل میری جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

میں نے فائل لے لی۔۔۔"مگر یہ میرا کام نہیں ہے"۔۔۔میں نے فورا کہا۔۔۔

"پتا ہے۔۔۔مگر ابھی آپ کا ہی ہے۔۔۔"اس نے مفاہمانہ انداز میں جواب دیا۔۔۔

مجھے یقین تھا ان کی سیکرٹری مجھے روک لے گی اور وہ ہی ہوا۔۔اس نے مجھے آفس کے دروازے پر ہی روک دیا۔۔۔

"سر ابھی اندر نہیں ہیں۔۔۔ویٹ۔۔"

میں خاموشی سے کھڑے ہو کر انتظار کرنے لگی۔۔۔

پھر کچھ منٹ گزرے۔۔۔تو اندر سے آواز آئی ی۔۔۔بھیج دو۔۔۔۔

میں حیران ہوئی ی۔۔۔کیا اس نے نہیں کہا تھا کے سر اندر نہیں؟؟۔۔۔

"جائیں اب۔۔۔"

مجھے ڈر لگ رہا تھا اندر جانے میں۔۔۔۔

سمجھ نہیں آ رہا تھا مجھے اچانک اس طرح کیوں بلایا ہے۔۔۔

میں ڈرتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔۔۔

وہ میرے سامنے کھڑکی کے پاس کھڑے تھے۔۔۔ان کی پشت تھی میری جانب۔۔۔۔

میں نے آج پہلی بار آفس دیکھا تھا ان کا۔۔۔

ہر چیز بہت خوبصورت تھی مگر اتنی نہیں جتنا اس کا مالک تھا۔۔۔

وہ ڈیولش ہینڈسم بندہ میری جانب متوجہ ہوا۔۔۔

بیٹھو۔۔۔''سنجیدگی سے حکم صادر کیا۔۔۔''

آپ کی فائی ل۔۔۔"میں نے فوری اس فائی ل کو آگے کیا۔۔۔"

وہ قریب آئے۔۔۔اور فائی ل ہاتھ سے لے کر۔۔۔بغیر دیکھے ٹیبل پر رکھ دی۔۔۔

بیٹھو۔۔۔"انھوں نے پھر کہا۔۔۔تب میری نظر ان کی ٹیبل پر رکھے" فرسٹ ایڈ باکس پر گ ئی۔۔۔جو انھوں نے ہاتھ میں اٹھایا۔۔۔

میں الجھے ذہن کے ساتھ۔۔۔چپ چاپ بیٹھ گ ئی صوفے پر۔۔۔

وہ میرے برابر میں بیٹھے۔۔۔ابھی میں انھیں دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے انھوں نے میرا پاؤ ں چھوا۔۔۔

ان کے چھوتے ہی پورے جسم میں کرنٹ دوڑ گیا تھا۔۔۔

میں فوراً ہی انھیں حیرت سے دیکھنے لگی۔۔

انھوں نے میرا پاؤں سینڈل سے آزاد کیا۔۔۔اور اپنی ران پر رکھا۔۔۔

پھر روئی کی فرسٹ ایڈ باکس سے نکال کر۔۔۔اس سے میرے پاؤں سے رسنے والا خون صاف کرنے لگے۔۔۔

ان کا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔

مجھے محسوس ہوا جیسے وہ برہم ہوں مجھ پر۔۔۔ مگر کیوں؟؟۔۔میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔

مجھے تو علم ہی نہیں تھا۔۔۔کے میرے پاؤں سے خون نکل رہا ہے۔۔۔

انھوں نے خون صاف کر کے کریم لگائی ی۔۔

آہ۔۔۔"تکلیف کی شدت سے میری بے ساختہ ہی سسکی نکلی۔۔۔"

میں نے ڈرائیور کو بھیج دیا ہے۔۔۔وہ سلپر لاتا ہی ہو گا۔۔"ان کے کہتے "ہی مجھے جھٹکا لگا۔۔۔

کیا یہ شخص میری فکر کر رہا ہے؟؟۔۔۔اسے احساس ہے میری تکلیف کا؟؟۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

انھوں نے دونوں پاؤ وں پر کریم لگائی ی۔۔۔مجھے ان کا اپنے پاؤں پر کریم لگانا بہت عجیب لگ رہا تھا۔۔۔مگر میں انکار نہیں کر سکتی کے خوشی نہ تھی۔۔۔میں خوش ہوئی ی۔۔۔بہت خوش۔۔۔کے اس مغرور بندے کو میری کچھ تو فکر ہے۔۔

وہ بہت احتیاط سے کریم لگا رہے تھے۔۔۔

میں خاموشی سے اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ انھیں تکتی رہی۔۔۔

ان کے کریم لگاتے ہی۔۔۔میں نے پاؤں نیچے لٹکانے چاہے۔۔۔تو انھوں نے خود جھک کر۔۔۔میرے پاؤ وں اٹھا کر۔۔۔سامنے شیشے کی میز پر رکھے۔۔۔

لٹکاؤ مت۔۔۔ ورنہ سوجن بڑھ جائے گی۔۔۔" کہنے کو وہ کوئی ی" رومانٹک بات نہیں کررہے تھے۔۔نہ کوئی ی میری تعریف۔۔۔ وہ ہی کہہ رہے تھے۔۔۔ جوان کی جگہ اگر ڈاکٹر وہاں بیٹھا ہوتا تو وہ کہتا۔۔۔ مگر پھر بھی میرے پیٹ میں تتلیاں سی اوڑھنے لگیں۔۔۔

وہ کریم لگاتے ہی اٹھ کر اپنی چی ئی ر پر جا کر بیٹھ گ ئی ے اور کام کرنے لگے۔۔۔ میں خاموشی سی بیٹھی رہی۔۔۔

کچھ ہی دیر گزرئی ی تھی۔۔۔۔ کے دروازہ نوک ہوا۔

"کمنگ۔۔۔" ان کے اجازت دیتے ہی۔۔۔ میں نے ڈرائی یور کو اندر آتے دیکھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس نے ایک باکس میرے آگے بڑھایا۔اور واپس چلا گیا۔۔۔

۔۔میں نے جلدی سے باکس کھول کر۔۔۔سلپر نکال کر پہنی۔۔۔۔اور اٹھ کر چل دی۔۔

نیچے ڈرائی یور تمھارا انتظار کر رہا ہے۔۔۔گھر جاؤ۔۔۔لیف قبول کر لی ہے تمھاری۔۔۔۔"میں آفس کے دروازے تک پہنچی ہی تھی کے ان کی بات سن۔۔۔پلٹ کر انھیں بے یقینی سے دیکھنے لگی۔۔۔

کیا؟؟۔۔کچھ کہنا ہے؟؟۔۔"ابرو اچکائے۔۔سنجیدگی سے استفسار" کیا۔۔۔

میں کیا کہتی۔۔۔مجھے تو یہ ہی اب تک ہضم نہیں ہو رہا تھا کے وہ میری اتنی فکر کر رہے ہیں۔۔۔

میں نے نفی میں سر ہلایا۔۔اور تیزی سے پلٹ کر چلی۔۔۔مگر اگلے ہی پل۔۔۔میرا منہ شیشے کے دروازے سے ٹکرایا۔۔

آہ۔۔۔"ناک و ہونٹوں پر زور سے لگی تھی۔۔۔میں خاصہ شرمندہ" ہوئی ی۔۔۔یقیناً انھیں اس وقت میں کوئی نمونہ لگ رہی ہوں گی۔۔۔جو ایک قدم بھی ٹھیک سے نہیں چل پاتی۔۔۔اور گرتی پڑتی و ٹھکتی رہتی ہے۔۔۔

میں اپنی ناک کو مسلتی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گ ئی۔۔۔بغیر ان کا ری۔ایکشن دیکھے۔۔۔

اسامہ

جب وہ مجھ سے باہر لوبی میں ٹکرا کر۔۔معذرت کرتی جانے لگی۔۔۔تب میری نگاہ اس کے زخمی پاؤں پر گ ئی۔۔۔

وہ لنگڑا کر چل رہی تھی۔۔

گرتی پڑتی رہتی ہے کیا یہ کم ہے۔۔جواب زخمی بھی کرنے لگی ہے خود کو۔۔۔

کبھی کبھار تو مجھے لگتا ہے مصیبت لائی بہ کو نہیں۔۔۔لائی بہ مصیبتوں کو ڈھونڈ لیتی ہے۔۔۔

اس لمحے جب وہ آفس سے نکلنے لگی تو اس کا چہرہ شیشے کے دروازہ سے ٹکرایا۔۔۔۔

میں اسے ہی جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کے ٹکراتے ہی میں نے آنکھیں میچیں۔۔۔۔

پھر تو وہ ایسے بھاگی جیسے کسی نے کتے چھوڑ دیے ہوں اس کے پیچھے۔۔۔

ابھی میں اسے دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔کے میری سیکرٹری نے دروازہ نوک کیا۔۔۔اور بتایا کے میٹنگ کے لیے دوسری پارٹی آگئی ہے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں اثبات میں سر ہلا کر کھڑا ہوا۔۔۔مجھے ان ہی کا انتظار تھا۔۔۔جیسے ہی میں دروازے پر پہنچا۔۔۔میری نگاہ شیشے کے دروازے پر جمے لپ۔اسٹک کے نشان پر گ ئی۔۔۔

ایک دو ثانیے کے لے میرے قدم رکے۔۔۔میری نظریں ٹھر سی گ ئی یں تھیں اس نشان پر۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

مجھے اپنا آپ گرم ہوتا محسوس ہوا۔۔۔۔شاید کان بھی سرخ ہو گ ئے ہوں۔۔۔۔میرا دل چاہا۔۔۔کے اس نشان کو چھو کر دیکھوں۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔میں اس خیال کو جھٹک کر چل دیا۔۔۔

Husny Kanwal

لائبہ

آہستہ آہستہ سب معمول کے مطابق چلنے لگا۔۔۔روزانہ ساتھ ناشتہ کرنا۔۔۔پھر آفس جانا۔۔وہاں کام کرنا۔۔۔تھک کر گھر لوٹنا۔۔۔اکیلے کھانا۔۔۔اور پھر اپنے کمرے میں جا کر سو جانا۔۔۔۔

کہنے کو ہم میاں بیوی تھے۔۔۔مگر ہمارے درمیان بات چیت بھی مشکل سے ہی ہوا کرتی۔۔۔

آج چھٹی کا دن تھا۔۔۔میں بہت بور ہو رہی تھی۔۔۔پچھلی چھٹی پر تو گھر چلی گئی تھی۔۔۔مگر امی ابو نے اتنے سوال کیے اپنے داماد کو لے

کر۔۔کے میں پریشان ہو گئی۔۔۔انھیں نا جانے کیوں ڈر لگا ہوا تھا کے کہیں میں پھر سے لڑ کر توان کے گھر نہیں آئی ی۔۔۔

امی ابو پریشان ہو جائیں گے اگر اس بار پھر سے مجھے اکیلے دیکھا۔۔۔پھر سر اسامہ مجھے لینے بھی تو نہیں آتے۔۔۔وہ ڈرائیور بھیج دیتے ہیں۔۔۔جو مجھے اور میرے گھر والوں کو اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔

میں بور ہونے کے سبب ایسے ہی گھر میں گھوم پھر رہی تھی کے میری نظر اسٹڈی روم کے بند دروازے پر پڑئی ی۔۔۔

میں بغیر زیادہ سوچے اسٹڈی میں داخل ہو گئی۔۔۔

وہاں دیوار پر سر اسامہ کی ایک بڑی سی تصویر لگی تھی۔۔۔

میں یوں ہی اسٹڈی میں رکھی ان کی کتابیں اٹھا کر دیکھنے لگی۔۔۔

اچانک ایک لال رنگ کی کتاب سے ایک سوکھا گلاب کا پھول گرا۔۔اور ساتھ ایک تصویر بھی۔۔۔

میں اس تصویر کو اٹھانے جھکی۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ الٹی تھی۔۔۔میں نے اٹھایا۔۔تو اس پر پین سے لکھا ہوا تھا۔۔۔"اسامہ ۔۔آئی لو یو۔۔۔۔"اور نیچے کی سائیڈ بالکل چھوٹا سا لکھا تھا۔۔۔"فرزین۔۔۔

یہ فرزین کون ہے؟؟۔۔"میں نے تجسس کے سبب تیزی سے تصویر کا" رخ پلٹا۔۔۔مگر اس سے قبل میں دیکھ پاتی۔۔۔میرے ہاتھ سے وہ تصویر اچانک کسی نے جھپٹ لی۔۔۔

میری نگاہ اٹھی۔۔تو سامنے سر اسامہ مجھے خونخار نظروں سے تک رہے تھے۔۔۔

تم کس کی اجازت سے یہاں آئی ہو؟؟۔"وہ مجھ پر بری طرح چیخنے" لگے۔۔۔ان کی نیلی سمندر جیسی گہری آنکھیں آگ برساتی معلوم ہوئی یں۔۔۔لگا اپنی آنکھوں سے ہی جلا ڈالیں گے آج۔۔۔

مجھے تو کچھ سوچنے و سمجھنے کا بھی وقت نہ ملا تھا۔۔۔انھیں اچانک خود پر بگڑتا دیکھ۔۔۔میرا دماغ مفلوج ہوا۔۔۔

اب کھڑی کیا ہو؟؟۔۔ نکلو یہاں سے۔۔۔" وہ چیخ رہے تھے مجھ پر۔۔۔۔ جس کے سبب میرے دماغ نے خوف کے سبب کام کرنا ہی چھوڑ دیا۔۔۔

مجھ سے آج تک میرے والدین نے بلند آواز سے بات نہیں کی تھی اور وہ۔۔۔وہ مجھ پر مسلسل چیخے جا رہے تھے۔۔۔

میری آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔۔۔ مگر میں اپنی جگہ منجمد کھڑی رہی۔۔۔ دماغ کام ہی نہیں کر رہا تھا میرا۔۔۔ کے کیا کرؤں۔۔۔ یا کیا بولوں جو وہ مجھ پر یوں چیخنا بند کریں۔۔۔

Zubi Novels Zone

مجھے اپنی جگہ سے نہ ہلتا دیکھ۔۔۔انھوں نے میرا بازو مضبوطی سے دبوچا۔۔۔اور پکڑ کر کھینچتے ہوئے اسٹڈی روم سے باہر لا کر دھکیلا۔۔۔۔پھر میرے منہ پر اسٹڈی کا دروازہ بند کر دیا۔۔۔

اس لمحے تو میں بس مفلوج ذہن کے ساتھ کھڑی روتی رہی۔۔۔

کیا تھا یہ؟؟۔۔۔

کیوں چیخ رہے تھے وہ مجھ پر اس طرح؟؟۔۔

ایسا بھی کیا تھا اس تصویر میں جو میں دیکھ لیتی تو گناہ ہو جاتا؟؟۔۔۔

کچھ دیر بعد۔۔۔جب ذہن کام کرنا شروع ہوا۔۔تو مجھے شدت سے احساس ہوا۔۔۔کے کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔۔۔کچھ ایسا جو سر اسامہ نہیں چاہتے کے مجھے پتا چلے۔۔۔

فرزین؟۔۔۔کون تھی یہ فرزین؟؟۔۔سر اسامہ کی لور؟؟۔۔۔

سب کا ماضی ہوتا ہے۔۔۔اپنا ماضی اس طرح چھپانے کی کیا ضرورت؟؟۔۔یا پھر بات کچھ اور ہی تھی۔۔۔

کیا سر اسامہ آج بھی اسی سے پیار کرتے تھے؟؟۔۔شاید تب ہی مجھ سے یوں دوری قائم کر رکھی تھی۔۔لیکن انسان آگے بڑھے گا تب ہی تو سب بدلے گا۔۔تب ہی وہ اپنے ماضی سے نکل سکیں گے۔۔۔پھر خیال آیا ۔۔۔شاید وہ نکلنا چاہتے ہی نہیں۔۔۔تو پھر مجھ سے شادی

کیوں؟؟؟۔۔کیوں ہمارے رشتے کو دنیا سے چھپا کر رکھتے ہیں؟؟؟۔۔کیوں ہم ایک گھر میں رہتے ہوئے بھی اجنبی ہیں؟؟؟۔۔کیوں میاں بیوی ہونے کے باوجود ہمارے کمرے الگ ہیں؟؟؟۔۔۔

صرف سوال ہی سوال تھے ذہن میں۔۔۔جواب تو کہیں تھے ہی نہیں ۔۔۔

میں پوری رات روتی رہی۔۔۔میں نے پکا عہد کر لیا تھا میں صبح ہوتے ہی اپنے گھر چلی جاؤں گی۔۔۔

بہت ہو گیا۔۔۔اگر اس شخص کو میرے ساتھ رہنا ہے تو مجھے بیوی والے حقوق دینے پڑئیں گے۔۔۔۔

وہ رات تو جیسے کٹ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

اللہ اللہ کر کے صبح ہوئی ی۔۔۔ فجر کی نماز پڑھتے ہی۔۔۔ میں نے سامان باندھ لیا۔۔۔

میں گھر سے نکل گ ئی۔۔۔ بس کے ذریعے گھر پہنچی تو دروازے پر بڑا سہ تالا لگا تھا۔۔۔

میں پریشان ہوئی ی۔۔۔ میرے والدین مجھے بغیر بتائے کہاں چلے گ ئے۔۔۔

پھر محلے کی انٹی نے بتایا کل رات کو میرے والد کی طبیعت خراب ہو گ ئی تھی۔۔۔ امی و سلمان انھیں قریب کے ہسپتال لے گ ئے ہیں۔۔۔

میں اپنا سامان انٹی کے پاس رکھوا کر۔۔۔روتی دھوتی ہسپتال پہنچی۔۔۔

امی نے مجھے دیکھتے ہی گلے لگا لیا۔۔۔

امی نے بتایا ڈیڈ کارات کو بلڈ پریشر بہت ہائی ہو گیا تھا۔۔۔اور دل کے مقام پر شدید درد ہو رہا تھا۔۔ جس کی وجہ سے انھیں سانس لینے میں دقت پیش آرہی تھی۔۔۔

میں بہت ٹوٹ گئی تھی۔۔جب امی نے بتایا کے ڈیڈ مجھے لے کر فکر مند رہ رہے تھے۔۔۔انھیں لگ رہا تھا میں خوش نہیں رہ رہی سر اسامہ کے ساتھ۔۔۔جو سچ بھی تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں بری طرح ٹوٹی تھی ان کی بات سن۔۔۔۔مجھے لگا۔۔ نہیں۔۔۔میں انھیں نہیں بتا سکتی کچھ بھی۔۔۔وہ برداشت نہیں کر سکیں گے ۔۔۔میرے ماں باپ کے سوا میرا تھا ہی کون دنیا میں۔۔۔۔میں انھیں کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

میں نے سوچ لیا تھا۔۔۔کے جب وہ مکمل ٹھیک ہو جائیں گے تب ان سے بات کرؤں گی۔۔۔ابھی جیسا چل رہا ہے۔۔۔ویسا ہی چلنے دوں گی۔۔۔

ابو اس رات ہسپتال میں ہی رہے۔۔۔اور میں ان کے ساتھ۔۔۔

مجھے پتا تھا سر اسامہ دیکھنے تک نہیں آئیں گے۔۔۔اور وہ ہی ہوا۔۔۔وہ نہ آئے۔۔۔

Zubi Novels Zone

میں نے سوچا فون کر کے تھوڑی منت سماجت کر کے بلا لوں۔۔تا کے ابو کی ٹینشن دور ہو۔۔۔ مگر کال ریسیو ہی نہ ہوئی ی۔۔۔

مجھے اب ان پر غصہ آنے لگا تھا۔۔۔

میں ان کی بیوی تھی جو کل سے ان کے گھر سے غائ ب تھی۔۔۔ مگر مجال ہے اس شخص کو ذرا فکر ہو۔۔۔

امی نے مجھے زبردستی گھر بھیجا۔۔۔یہ کہ کر داماد جی پریشان ہو رہے ہوں گے۔۔۔

میں ہسپتال سے پہلے اپنے محلے گ ئی۔۔۔وہاں سے اپنا سامان لیا۔۔اور پھر اپنا سہ منہ لے کر گھر لوٹی۔۔۔

میں پورے راستے روتی رہی۔۔۔

شدید ذلالت محسوس ہو رہی تھی۔۔اپنا یوں واپس آنا۔۔۔ مگر اور کیا کرتی۔۔۔مجھے اپنی انا و سلف رسپیکٹ سے کہیں زیادہ اپنے باپ کی زندگی پیاری تھی۔۔۔

جہاں میں نے اتنے دن سہا تھا وہاں کچھ دن اور صحیح۔۔۔

میں گھر لوٹی تو مہرو بی بی پریشان و فکر مند ہو کر میری جانب لپکیں۔۔۔

وہ سوالات جو میرے شوہر کو کرنے چاہیے تھے سب وہ کر رہی تھی۔۔۔

میرے ابو کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔۔اس لیے میں ہسپتال میں"
"تھی ان کے ساتھ۔۔۔

میں نے فقط اتنا بتایا اور اوپر جانے لگی۔۔۔

جب میرے کانوں کی سماعت سے مہرو بی بی کی خوشگوار آواز
"ٹکرائی ی۔۔۔"ارے ماسٹر آپ آگئے۔۔۔

اس کے جملے سے مجھے محسوس ہوا۔۔جیسے وہ بھی میری طرح کل پوری
رات گھر پر نہیں تھے۔۔۔

میں نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔تو وہ آنکھیں مسل رہے تھے۔۔۔ جیسے پوری رات جاگنے کے بعد۔۔۔تھکے ہارے لوٹے ہوں۔۔۔

کہاں تھے وہ پوری رات؟؟۔۔۔ایسی کون سی جگہ تھی جو انہیں اس قدر بے بھول کر گ ئی کے انھیں اپنی بیوی کی یاد ہی نہ رہی۔۔۔

میں انھیں بغور تنقیدی نگاہ سے تک رہی تھی۔۔۔میری آنکھوں میں سوال تھے۔۔۔مگر وہ میرے برابر سے یوں گزر گ ئی ے۔۔۔جیسے میں وہاں ہوں ہی نہیں۔۔۔

مجھے بہت عجیب لگا ان کا رویہ۔۔۔

آفس تو آفس۔۔۔اب تو وہ مجھے گھر میں بھی اگنور کر رہے تھے۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں نے انھیں نہ بتایا اپنے والد کے ہسپتال میں ہونے کا۔۔۔

میں پوری رات جاگی تھی ہسپتال میں۔۔۔ لیکن۔اس کے باوجود میں جانتی تھی مجھے نیند نہیں آنے والی۔۔۔

اس لیے فریش ہو کر آفس جانے کے لیے چل پڑی ی۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

تین چار دن تک تو میں اور وہ۔۔دونوں ہی ایک دوسرے کو مکمل اگنور کرتے رہے۔۔۔

میں لنچ ٹائم میں اکیلے بیٹھی ہوئی تھی۔۔کے عاشر میرے ڈیپارٹمنٹ میں داخل ہوا۔۔۔

میں نے اسے دیکھ لیا تھا۔۔۔مگر کچھ دن پہلے ہوا حادثہ یاد آتے ہی شرمگی سے نظریں جھکالیں۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"وہ میری ٹیبل کے پاس آکر۔۔مسکراتے ہوئے۔۔مجھے اپنی" جانب متوجہ کرنے لگا۔۔اس بات سے انجان۔۔کے مجھے پہلے ہی علم تھا اس کی موجودگی کا۔۔۔

ہیلو۔۔۔جی؟؟۔۔۔"میں نے خاصہ فارمل لہجے میں پوچھا۔۔۔"

وہ۔۔۔میں ایک پارٹی رکھ رہا ہوں اپنے پورے ڈیپارٹمنٹ اور اپنے کچھ دوستوں کی۔۔۔کیا آپ آئیں گی؟؟۔۔" خاصہ لچکدار انداز میں پوچھ رہا تھا وہ۔۔۔

اس کی آنکھیں پُر امید تھیں۔۔۔

وہ مجھے ہی دیکھ رہا تھا۔۔جس کی وجہ سے میں نروس ہوئی۔۔۔اور میرے ہاتھ میں موجود کافی کا مگ نا جانے کیسے مجھ پر ہی الٹ گیا۔۔۔

آہ۔۔۔"کافی بہت گرم تھی۔۔۔میں اگلے ہی پل چیختے ہوئے کھڑی ہوئی۔۔۔

میں فوراً اپنا سوٹ جھاڑتے۔۔۔واش روم کی جانب لپکی۔۔۔

میرا جسم جل سہ گیا تھا۔۔خاص طور پر پیٹ کا مقام۔۔۔۔

میں نے واش روم جا کر۔۔۔خود کو واش کیا۔۔۔

میرے کپڑے سارے خراب ہو گئے تھے۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کے کیا کرؤں۔۔۔

مجھے اس وقت مدد کی ضرورت تھی۔۔۔

لنچ ٹائم کی وجہ سے میری سہیلی وکولیک بھی میرے ساتھ موجود نہ تھی۔۔جو میری مدد کر دے۔۔۔

میں نے واش روم میں موجود انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی لڑکی سے مدد مانگی۔۔۔

وہ بھی فوراً ہی میری مدد کرنے کے لیے تیار ہوئی۔۔۔اور میری ڈیسک پر رکھے میرے پرس سے میرا سیل نکال کر لے آئی ی۔۔۔

میں نے کال مہرو بی بی کو ملائی۔۔۔

گھر کا فون نمبر تھا میرے پاس۔۔۔

میں نے ان سے آفس میں اپنے کپڑے بھیجنے کو کہا۔۔۔

پھر میں وہیں کھڑے ہو کر انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

اسامہ

میں میٹنگ سے فارغ ہو کر اپنے آفس کی جانب ہی آ رہا تھا کے میرا سیل رنگ ہوا۔۔۔

میری سیکرٹری نے کال ریسیو کی۔۔۔اور مجھے دیا۔۔۔

ہیلو۔۔۔"دوسری جانب میرا ڈرائیور تھا۔۔۔"

اس نے بتایا کہ مہرو بی بی نے اسے کپڑے دیے ہیں لائبہ کے۔۔۔اور کہا ہے کہ افس دے آؤ۔۔۔

وجہ پوچھی تو اسے معلوم نہ تھی۔۔۔

اس نے مجھ سے اجازت مانگی لائبہ کے کپڑے افس لانے کی۔۔۔

میں نے اپنی سیکرٹری سے لائی بہ کو دیکھ کر آنے کا کہا۔۔۔ ساتھ ساتھ اسے اجازت دی۔۔۔

کچھ دیر بعد۔۔۔ میری سیکرٹری نے آکر بتایا۔۔۔ کہ لائبہ کے اوپر گرم کافی گر گئی تھی۔۔۔

کہاں ہے وہ اس وقت ؟؟۔۔۔" میں خود بھی نہیں جانتا۔۔ میں کیوں اتنا" پریشان ہوا یہ بات سن۔۔۔

بس مجھ سے رہا نہیں گیا۔۔۔

"سر ڈیزائننگ ڈیپارٹمنٹ کے لیڈیز واش روم میں۔۔۔"

ٹھیک ہے۔۔۔۔ میری طرف سے ڈیزائننگ ڈیپارٹمنٹ کو کھانے کی" ٹریٹ دو پاس کے ریسٹورنٹ میں۔۔۔اور دیکھنا۔۔۔ کہ کوئی ایک ممبر بھی وہاں موجود نہ رہے۔۔۔۔"

یس سر۔۔۔"وہ فوراً ہی اثبات میں سر ہلا کر چلی گئی۔۔۔"

میں بس دروازے پر کھڑا اپنی کلائی پر بندھی واچ دیکھنے لگا۔۔۔

مجھے عجیب سی بے چینی لگی ہوئی تھی اسے دیکھنے کی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سر کام ہو گیا۔۔“ جیسے ہی مجھے میری سیکرٹری نے آکر اطلاع ” دی۔۔۔میں فوراً لفٹ کی جانب بڑھا۔۔۔

دروازہ کھول کر میں لیڈیز واش روم میں داخل ہوا۔۔۔

مجھے تھوڑا عجیب محسوس ہوا۔۔۔ مگر میری زیادہ توجہ لائبہ پر تھی۔۔۔

وہ سامنے ہی کھڑی بار بار اپنے پیٹ کے مقام پر پانی لگا رہی تھی۔۔۔

آپ؟؟۔۔یہاں۔۔۔لیڈیز واش روم میں؟؟۔۔۔“وہ مجھے دیکھ ” ۔۔۔خاصہ حیران نظر آ رہی تھی۔۔۔

مگر میں نے دیہان نہ دیا۔۔۔

کیسے ہوا یہ ؟؟۔۔"میرے پوچھتے ہی وہ مجھے حیرت سے تکنے لگی۔۔۔"

آپ کو کیسے پتا چلا کے میں یہاں ہوں ؟؟۔۔"اس کی سبز رنگ آنکھیں بہت الجھی نظر آ رہی تھیں مجھے۔۔۔

تم اتنی کی ئی رلیس کیوں ہو ؟؟۔۔۔"میں چیخا۔۔۔مجھے واقعی بہت غصہ آ رہا تھا اس لڑکی پر۔۔۔

جب دیکھو خود کو اذیت پہنچاتی رہتی ہے۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔بس ان سبز رنگ آنکھوں سے موتی برسانے لگی۔۔۔

مجھے دیکھاؤ۔۔۔" میں نے ہلکاسہ جھک کر خود دیکھنا چاہا۔۔ کہیں زیادہ" سیریس تو نہیں۔۔۔

نہیں۔۔" وہ فوراہی اپنی قمیض کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ کر" ۔۔۔سختی سے بولی۔۔۔

کیا مطلب نہیں ؟؟۔۔میں شوہر ہوں تمھارا۔۔۔" مجھے شدید زہر معلوم" ہوا تھا اس کا۔انکار کرنا۔۔

کیا بھول گ ئی تھی وہ۔۔۔کے میں شوہر ہوں اس کا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

واقعی آپ میرے شوہر ہیں؟۔۔۔"اس کے لہجے میں شدید طنز ابھرا" تھا۔۔۔وہ انجان آنکھوں سے مجھے تکتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

اس کی آنکھوں کی اجنبیت میرے دل کو کچھ کر رہی تھی۔۔۔

وہ ایک نیا احساس تھا میرے لیے۔۔۔

ہاں۔۔۔۔بالکل۔۔۔"میں نے مطمئن لہجے میں جتاتے ہوئے جواب" دیا۔۔۔وہ الگ بات ہے دل کے کسی کونے میں مجھے شرمندگی محسوس ہوئی۔۔۔

مگر میں نرم نہیں پڑھ سکتا تھا۔۔۔

میں کہتے ہی اس کے ہاتھ ہٹانے لگا۔۔۔

"دور رہیں مجھ سے۔۔۔ضرورت نہیں ہے آپ کو اس دکھائے کی۔۔۔میں اتنا تو جان ہی گئی ہوں کے پسند نہیں کرتے آپ مجھے۔۔۔"اس نے فورا میرے ہاتھ کو خود سے دور جھٹکتے کہا۔۔۔

اس کے لہجے میں رنج ابھرا۔۔۔

ان سبز رنگ آنکھوں میں جھلکتے شکوے نے مجھے جھنجھوڑا۔۔۔مجھے ۔۔۔میرے ضمیر کو۔۔میری روح کو۔۔۔

پسند نہیں کرتا؟؟۔۔ایسا کب کہا میں نے؟؟"میں فوراً ہی اعتراضاً پوچھنے لگا۔۔۔

وہ ایک بہت پیاری و معصوم سی دکھنے والی لڑکی تھی۔۔۔میں نے کبھی اسے نہ پسند نہیں کیا تھا۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔

کہنے کی ضرورت بچی ہے؟؟۔۔"پھر وہی شکوہ کن طنز بھرا لہجہ۔۔۔۔"

ٹھیک ہے۔۔۔مت دیکھاؤ مجھے۔۔۔۔ڈاکٹر کے چلتے"
ہیں۔۔چلو۔۔۔"مجھے سمجھ آگ ئی تھی ہاتھ نہیں لگانے دے گی وہ مجھے خود کو۔۔۔

اسکا خود کو مجھے نہ چھونے دینا۔۔ میرے دل میں ایک آگ سی سلگا گیا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی نے میرا ایگو ہرٹ کیا۔۔ کیونکے یہ پہلی بار تھا کے کسی نے مجھے خود سے دور دھکیلا ہو۔۔۔۔

اس کے کپڑے خراب تھے۔۔۔ میں نے فورا اپنا کوٹ اتار کر آگے سے اس کی باڈی کور کی۔۔۔۔

اب چلو۔۔۔"اس کی کلائی ی اپنی مضبوط گرفت میں لے" کر۔۔۔۔ واش روم سے نکلا۔۔۔۔

میں اسے لے کر لفٹ میں داخل ہوا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اپنے آفس میں لانے کے بعد۔۔۔میں نے اس کے لیے اپنے ریسٹ روم کا ڈور کھولا۔۔۔

وہ حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔

اسے لا کر صوفے پر بیٹھایا۔۔۔اور خود لیڈی ڈاکٹر کو کال کی۔۔۔

میں چاہتا تو فیملی میل ڈاکٹر کو کال کر لیتا۔۔۔مگر نا جانے کیوں مجھے ٹھیک نہ لگا۔۔۔

Zubi Novels Zone

یہ عجیب احساس تھا۔۔۔ مگر تھا۔۔۔ میں نہیں چاہتا تھا کے اس کے پردے کے مقامات جنھیں دیکھنے کا صرف مجھے حق ہے وہ کوئی ی اور دیکھے۔۔۔ مانا وہ ڈاکٹر تھا مگر پھر بھی۔۔۔ میرا دل نہ مانا۔۔۔

لائبہ

مجھے نہیں پتا تھا کے ان کے آفس میں ایک ریسٹ روم بھی ہے۔۔۔ یہاں ایک صوفہ اور ایل سی ڈی رکھی ہوئی ی تھی۔۔۔ ساتھ ساتھ سامنے کی جانب الماری تھی۔۔۔

لیڈی ڈاکٹر کے آنے سے پہلے میرے کپڑے آگ ئی ے تھے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میرے پیٹ پر آگ سی لگی ہوئی ی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے میں اپنی سسکیاں نہیں روک پا رہی تھی۔۔۔

کپڑے چینج کرنے ہیں۔"میں نے آہستگی سے صوفے سے اٹھتے ہوئے" کہا۔۔۔تاکے وہ کمرے سے باہر چلے جائیں۔۔۔

تو کرلو۔۔۔"وہ صوفے پر آرام سے بیٹھتے ہوئے بولے۔۔۔"

جی؟؟۔۔"ان کے جواب نے مجھے خاصہ حیران کیا۔۔۔میں اپنی حیرت" ظاہر کیے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔۔

آپ باہر جائیں۔۔"میں نے لچکدار انداز میں ہمت جمع کر کہا۔۔۔"

کیوں؟؟۔۔۔"ان کے سوال پر میرے گال دہکنے لگے۔۔۔۔"

مجھے۔۔۔کپڑے بدلنے ہیں۔۔۔بتایا تو ہے۔۔۔"پہلے سے زیادہ جھیپ" کر۔۔۔دوبارا بتایا انھیں۔۔۔

بدل لو۔۔۔کہا تو ہے۔۔۔"ان کی نیلی سمندر جیسی خوبصورت آنکھیں" میرے وجود پر ہی گڑھی تھیں۔۔۔

ان کی آنکھوں نے مجھے نروس کر دیا۔۔۔۔

وہ سپاٹ سے لہجے میں جتاتے ہوئے بولے۔۔۔

میں نظر جھکا گئی۔۔ کپڑے ہاتھ میں لیے میں ادھر اُدھر کوئی کونا تلاش کرنے لگی۔۔۔

ان کی نگاہوں کی تپش میں اپنے چہرے پر ابھی بھی محسوس کر رہی تھی۔۔۔

پھر اچانک میری نگاہ سامنے کی جانب گئی۔۔ وہاں ایک دروازہ نظر آیا۔۔۔

مجھے لگا شاید کوئی اسٹور وغیرہ ہو۔۔۔

وہاں چھپ کر کپڑے چینج کرلوں گی یہ سوچ۔۔۔ میں اس دروازے کی جانب لپکی۔۔۔

دروازہ کھولا۔۔۔تو پتا چلا کے وہ واش روم ہے۔۔۔زیادہ بڑا نہیں تھا وہ ۔۔مگر خوبصورت بہت تھا۔۔۔میں نے اسے دیکھتے ہی سکھ کا سانس لیا۔۔۔

کپڑے دیوار پر لگے ہینگر پر ٹنگا کر۔۔۔میں نے دروازہ اندر سے لاک کر لیا۔۔۔

جب میں کپڑے چینج کر کے واپس آئی ی۔۔۔تو وہ مجھے کھا جانے والی نگاہ سے گھور رہے تھے۔۔۔

مجھے تب احساس ہوا۔۔۔انھوں نے دانستہ طور پر روم میں موجود واشروم کا نہیں بتایا۔۔۔

وہاں ایک ہی صوفہ تھا۔۔۔اور میں مزید کھڑی نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔اس لیے ان کے برابر میں نہ چاہتے ہوئے بھی بیٹھ گئی۔۔۔

پانچ منٹ تک ہم دونوں ایک دوسرے کے برابر میں بیٹھے رہے۔۔۔مگر ایک لفظ نہ کہا۔۔۔

وہ اپنا سیل چلاتے رہے۔۔۔جب کے میں نے سر صوفے کے اوپری حصے سے ٹکا کر آنکھیں تکلیف کی شدت سے موند لی تھیں۔۔۔

پھر لیڈی ڈاکٹر آئی۔۔۔وہ اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔۔۔

فی۔ میل ڈاکٹر نے میرا معائی نہ کرنے کے لیے لیٹنے کا کہا۔۔ مگر میں لیٹتی اس سے قبل ہی ڈاکٹر سر اسامہ سے مخاطب ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔

"آپ پیشنٹ کے کون ہیں؟؟۔۔"

میں ان کا۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہے تھے۔۔۔کے میں نے تیزی سے" ان کا جملہ مکمل کر دیا۔۔۔

"میرے باس ہیں۔۔۔"

میں اچھے سے جانتی تھی انھوں نے یہی بتانا تھا ڈاکٹر کو۔۔۔۔

میرے کہتے ہی۔۔ان کی نگاہیں مجھ پر آ ٹھریں۔۔۔

انھوں نے پھر مجھے کھا جانے والی نگاہ سے گھورو۔۔۔

اوکے۔۔۔تو پلیز آپ باہر چلیں جائی یں۔۔۔مجھے پیشنٹ کو چیک کرنا ہے۔۔"ڈاکٹر کے کہتے ہی۔۔۔میں نے انھیں اپنی مٹھیاں بھینچتے دیکھا۔۔۔

بغیر کچھ کہے وہ باہر چلے گ ئے تھے۔۔۔

ڈاکٹر نے میرا باڈی کا چیک اپ کیا۔۔۔

کچھ دوائی یاں لکھ دیں۔۔

انکے جاتے ہی۔۔۔میں اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔

مجھے لگا تھا وہ اندر آجائیں مگر وہ نہ آئے۔۔۔
کچھ منٹ انتظار کرنے کے بعد میں اٹھ کر باہر نکلی۔۔۔

لنچ ٹائم ختم ہو چکا تھا۔۔۔اگر میں اپنی ٹیبل پر نہ پہنچی تو خواہ مخواہ سر ارشاد کی ڈانٹ سننی پڑتی۔۔۔

اس لیے میں وہاں سے آہ او کی آوازیں نکالتی۔۔۔باہر آگئی۔۔۔

جب باہر ان کے آفس میں پہنچی تو سر اسامہ وہاں بھی موجود نہ تھے۔۔۔میں اپنے ڈیپارٹمنٹ جانے کے لیے لفٹ کی جانب بڑھی۔۔۔

نگران کی سیکرٹری نے مجھے روکا۔۔۔

سر نے کہا ہے۔۔۔آپ گھر جائیں۔۔۔۔پیچھے پارکنگ سائیڈ پر" گاڑی آپ کے انتظار میں کھڑی ہے۔۔"مجھے گھر نہیں جانا تھا۔۔۔مجھے تو ہسپتال جانا تھا۔۔۔میرے امی ابو وہیں تھے۔۔۔

"میرا اسامان ہے ٹیبل پر۔۔"

کوئی ی بات نہیں میم۔۔۔میں پہنچادوں گی۔۔۔"اس نے فورا" کہا۔۔۔جتنی عزت وہ مجھے دے رہی تھی۔۔۔مجھے احساس ہوا کے وہ جانتی ہے کے میں مسز اسامہ ہوں۔۔۔

لیکن پھر بھی دل چاہا کے پوچھوں۔۔۔

شاید میں سننا چاہتی تھی کیا کہا ہے سر اسامہ نے اس سے میرے بارے میں۔۔۔

تم جانتی ہو میرے بارے میں؟؟۔۔۔"ایک سکون ہوا تھا دل" کو۔۔۔ چلو کسی پر تو ظاہر کیا ہے۔۔۔ کے ان کی بیوی ہوں۔۔

مجھے سوال پوچھنا عجیب لگ رہا تھا۔۔مگر میں نے پھر بھی پوچھا۔۔۔

"جی۔۔آپ کیا سننا چاہتی ہیں؟؟۔۔۔۔"

کیا مطلب؟؟۔۔"میں الجھی۔۔۔"

کیا آپ نہیں جانتیں آپ کون ہیں؟؟۔۔" اس کا لہجہ مجھے چبھتا محسوس ہوا۔۔

"تمھیں کیا بتایا گیا ہے؟؟۔۔"

سر مجھے کیوں بتانے لگے؟؟۔۔۔میں صرف ان کی سیکرٹری ہوں۔۔۔فلحال۔۔۔آپ جیسی لڑکیاں اپنا مقام خود بھی جانتی ہیں پھر مجھ سے پوچھنے کا کیا مطلب۔۔۔دیکھیں۔۔۔میرا کام ہے سر کا میسج آپ تک پہنچانا۔۔میں نے وہ کر دیا۔۔۔" اس کے جملے سن۔۔۔مجھے محسوس ہوا۔۔کے وہ میرے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر گئی ہے۔۔۔

میں اس کے مفاہمانہ جملوں کو سمجھتے۔۔خود کو بکھرنے سے روکنے لگی۔۔۔

یہ ذلالت کا وہ طمانچہ تھا جسے میری روح تک نے محسوس کیا۔۔۔

میرا ان سے مقدس رشتہ تھا۔۔۔ لیکن لوگوں کی نگاہ میں وہ گالی کے سوا کچھ نہ رہا۔۔۔اور اسے گالی اس شخص نے خود بنایا تھا۔۔۔

جسم کے زخموں کی جلن اچانک بالکل ماند پڑ گئی روح کے زخموں کے آگے۔۔۔

ان کے ڈرائیور کے ساتھ جانا مجھے وہ گالی لگا جو وہ لڑکی مجھے مفاہمانہ انداز میں دے گئی۔۔۔

میں لفٹ میں داخل ہوئی۔۔۔اور وہاں سے پیچھے کا راستہ لینے کے بجائے آگے کے راستے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں پہنچی۔۔

Zubi Novels Zone

میں کیوں لوگوں سے چھپ کر نکلوں؟؟۔۔۔میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔۔۔۔میرا ان سے رشتہ کوئی گناہ نہیں۔۔۔

میں نے اپنی ٹیبل سے سامان سمیٹنا شروع ہی کیا تھا۔۔کے میری دوست و کولیک میری حالت پوچھنے آئے۔۔۔

وہاں سب کو پتا چل گیا تھا کے مجھ پر گرم کافی گر گئی ہے۔۔۔

عاشر بھی تیزی سے میری جانب آیا۔۔وہ بہت پریشان و شرمندہ دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تم ٹھیک ہو ناں ؟؟۔۔۔ چلو میں تمھیں ڈاکٹر کے لے چلتا ہوں۔۔ میں" نے اپوائی منٹ لے لیا ہے۔۔۔ کب سے انتظار کر رہا تھا تمھارا۔۔ مگر تم واش روم سے باہر ہی نہیں آ رہی تھیں۔۔۔ پھر میں نے سوچا پہلے اپوائی ٹمنٹ لے لوں اس لیے اپنی ٹیبل سے سیل لینے گیا تھا۔۔۔ واپس آ کر میں نے دروازہ بہت بار باہر سے نوک کیا۔۔ مگر تم نے کوئی ی جواب ہی نہیں دیا۔۔۔ میں نے اپنی لیڈی کولیک امبر سے چیک کروایا تو اس نے کہا کے تم اندر ہو ہی نہیں۔۔۔ میں بہت پریشان ہو گیا تھا۔۔۔ کہاں چلی گ ئی تھیں واش روم سے تم ؟؟۔۔" وہ بیچارا واقعی میرے لیے بہت پریشان لگ رہا تھا۔۔۔

اس کا پریشان وا پنی فکر میں گھلتا چہرہ دیکھ۔۔۔ میرے دل کو بہت اچھا لگا ۔۔۔ لگا جیسے کوئی ی ہے جسے میری بھی فکر ہے۔۔۔

اس وقت جتنا میں ٹوٹی ہوئی ی تھی مجھے ایک اچھے و سچے دوست کی ضرورت تھی۔۔

میں خاموش رہی۔۔۔جواب نہیں تھا میرے پاس اسے دینے کے لیے۔۔۔

لاؤ سامان مجھے دو۔۔۔میں نے تمھاری اور اپنی دونوں کی لیف دے دی ہے حاف ڈے کی۔۔۔"اس نے سب کے سامنے ہی میرا پرس پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

میں بہت عجیب فیل کر رہی تھی۔۔۔مگر اس فیلنگس کو برا نہیں کہ سکتی۔۔۔

وہ میرا پرس لے کر آگے آگے چلنے لگا۔۔۔میری دوست مجھے مسکراتے ہوئے ساتھ جانے کا کہنی لگی۔۔۔

اس کی مسکراہٹ کا مطلب باخوبی سمجھتی تھی میں۔۔۔

"بیچارے کو بتا دو۔۔۔شادی شدہ ہو تم۔۔۔ورنہ بعد میں بہت دل ٹوٹے گا اس کا۔۔۔"وہ میرے کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کرنے لگی۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔تم کچھ زیادہ ہی ایمجن کر لیتی ہو۔۔"میں نے اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا۔۔پھر ہلکے قدم لیتی عاشر کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔

ہم جیسے ہی باہر نکلنے لگے۔۔۔ سر اسامہ اپنی سیکرٹری و کچھ انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کے ساتھ باتیں کرتے نظر آئے۔۔۔

میں نے انھیں دیکھ کر بھی مکمل اگنور کیا۔۔۔ میں اس وقت ان کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر نا جانے کیوں ان کے سامنے سے گزرتے ہوئے۔۔۔ مجھے اپنے پاؤں بھاری ہوتے محسوس ہوئے۔۔۔

میں نے ان کی نگاہوں کو محسوس کیا خود پر۔۔۔

اچانک میرا بیلنس برقرار نہ رہ سکا۔۔۔ اور لڑکھڑا کر گرنے لگی۔۔۔

Zubi Novels Zone

اس لمحے میں گرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔خاص طور پر سر اسامہ کے سامنے تو بالکل نہیں۔۔۔۔مگر کچھ چیزیں انسان کے اختیار میں نہیں ہوتیں۔۔۔میں نے بہت کوشش کی نہ گرؤں۔۔۔خود کا بیلنس واپس برقرار کرلوں۔۔مگر ایسانہ ہوا۔۔۔

میں اگلے پل فرش پر گرئی ی ہوئی ی تھی۔۔۔مجھے شدید غصہ آیا تھا خود پر۔۔۔۔

او۔۔نو۔۔تم ٹھیک تو ہو ناں؟؟۔۔"عاشر فوراہی پلٹ کر میری جانب" آیا تھا۔۔۔

میں نے شرمندگی کے سبب نگاہ جھکائے رکھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مجھے بن دیکھے بھی معلوم تھا کے وہاں موجود سب لوگ مجھے ہی دنیا کے آٹھوئے عجوبے کی طرح دیکھ رہے ہیں۔۔۔

پیٹ پر جلن کیا کم تھی۔۔۔جواب پاؤں میں بھی مونچ آگ ئی تھی۔۔۔

مگر حد ہے اس بندے سے۔۔۔جو وہ قریب آیا ہو۔۔۔مدد آفر کی ہو۔۔۔یا کچھ نہیں تو یہی پوچھ لے۔۔۔کے زیادہ لگی تو نہیں۔۔۔مگر نہیں۔۔۔وہ تو انجان بنے کھڑا رہا سنگ دل۔۔۔

عاشر نے میرا ہاتھ تھام کر اٹھایا۔۔۔پھر آہستہ آہستہ قدم لیتے۔۔۔مجھے ہاتھ تھام کر ہی وہاں سے باہر لے گیا۔۔۔

Husny Kanwal

عاشر نے مجھے لیڈی ڈاکٹر کو چیک کرایا۔۔۔انھوں نے بھی پہلی والی ڈاکٹر کی طرح کچھ دوائی یاں و جلے پر لگانے کے لیے ٹیوب لکھ دی۔۔۔

میں نے انھیں اپنے گرنے و پاؤں کی تکلیف کا بھی بتایا۔۔۔جس پر انھوں نے تکلیف کم کرنے کا انجیکشن لگا دیا۔۔۔۔

عاشر نے وہیں باہر کے میڈیکل سے ہاتھوں ہاتھ دوائی یاں لیں۔۔۔

پھر ہم دونوں ٹیکسی میں بیٹھے۔۔۔وہ آگے ڈرائی یور کے ساتھ بیٹھا تھا اور میں پیچھے پیسنجر سیٹ پر۔۔۔۔

اس نے مجھ سے گھر کا ایڈریس پوچھا۔۔۔تو مجھے رونا آگیا۔۔۔

میں اسے نہیں بتا سکتی تھی کے سر اسامہ کے گھر پر رہتی ہوں۔۔۔اس لیے ہسپتال چلنے کا کہا۔۔۔اور اپنے والد کی اچانک طبیعت خراب ہونے کا بتایا۔۔۔

وہ افسردگی کا اظہار کرنے لگا۔۔۔ساتھ ساتھ راستے سے کچھ پھل و پھول بھی لیے۔۔۔

میرے والد کی طبیعت پوچھنے کے لیے وہ میرے ساتھ آیا۔۔۔

عاشر واقعی ایک بہت اچھا لڑکا تھا۔۔۔مجھے آج شدت سے احساس ہو رہا تھا۔۔۔کہ دنیا میں ہر چیز پیسہ نہیں ہوتی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

عاشر اور ڈیڈ کی کافی بن رہی تھی۔۔۔وہ دونوں شطرنج کھیلنے لگے۔۔۔اسی دوران میرا بچپن کا ساتھی سلمان بھی آگیا۔۔۔

عاشر سب سے یوں گھل مل گیا تھا جیسے سالوں سے جانتا ہو۔۔۔وہ میرے والدین کو یوں عزت دے رہا تھا جیسے وہ اس کے ہی والدین ہوں۔۔۔

اس لمحے ناجانے کیوں میں سوچنے لگی کے کتنا ہی اچھا ہوتا کے سر اسامہ کی جگہ عاشر میرا جیون ساتھی ہوتا۔۔۔مانا وہ ان کی طرح کروڑپتی نہیں لیکن وہ رشتوں کو اہمیت دینا جانتا ہے۔۔۔نبھانا جانتا ہے۔۔۔۔

اسامہ

میں گھر پہنچا تو خاموشی میرا خیر مقدم کرتی ملی۔۔۔۔

مہرو بی بی۔۔۔۔"میری ایک آواز پر وہ دوڑی ی چلی آئی ی تھیں۔۔۔"

"جی ماسٹر"

"لائی بہ سو چکی ہے کیا؟"

نہیں۔۔۔وہ تو آج آفس سے گھر ہی نہیں آئی یں۔۔۔"ان کا جواب" سن۔۔۔۔میں نے اپنی پیشانی مسلی۔۔۔

"گھر نہیں آئی ی؟؟۔۔"

''شاید وہ ہسپتال گ ئی ہوں گی۔۔۔''

''ہسپتال کیوں؟؟۔۔۔''

''ان کے والد ہسپتال میں ہیں ناں۔۔۔انھوں نے بتایا تھا مجھے۔۔۔''

کیوں؟۔۔۔''میں تھوڑا پریشان ہوا۔۔آخر وہ میرے پروفیسر تھے۔۔۔''

انھیں ہارٹ اٹیک آیا تھا۔۔''مہروبی کی پوری بات سن۔۔۔میں نے ڈرائی یور سے فوراگاڑی نکالنے کو کہا۔۔۔''

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں میٹنگ میں تھا پہلے۔۔۔اس لیے عادت کے مطابق سیل سائی لنٹ پر لگا دیا تھا۔۔۔اب جب دیکھا۔۔۔تو لائبہ کی مس کالز اسکرین پر شو ہو رہی تھیں۔۔۔

میں نے لائبہ کے سیل پر کال بیک کی۔۔۔تاکے ہسپتال کے متعلق پوچھوں۔۔۔مگر کال ریسیو نہ ہوئی ی۔۔۔

اس لیے میں نے اپنے بندے سے لائبہ کی لوکیشن معلوم کرنے کا کہا۔۔۔

جیسے ہی مجھے ہسپتال کی لوکیشن کا علم ہوا۔۔۔میں وہاں پھولوں کا گلدستہ ہاتھ میں لیے پہنچا۔۔۔

پروفیسر کے روم سے باہر ہی کافی ہنسنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔میں نے ہلکا سہ ڈور کھول کر دیکھا۔۔۔تو مجھے سامنے ہی لائبہ اور باقی سب کے ہنستے مسکراتے چہرے نظر آئے۔۔۔

پروفیسر اسی لڑکے کے ساتھ بیٹھ کر چیس کھیل رہے تھے جسے میں نے لائبہ کو آفس سے لے جاتے دیکھا تھا۔۔۔

جس کی لیف لائبہ کے ساتھ میرے آفس میں پہنچی تھی۔۔۔"عاشر"۔۔۔میں زیر لب بڑبڑایا۔۔۔

ان کی فیملی کتنی ہیپی و کمپلیٹ تھی میرے بغیر۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔میرے دل میں اداسی چھائی ی۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل۔۔۔اس اداسی کو جھٹکتا میں روم میں داخل ہوا۔۔

مجھے دیکھتے ہی لائبہ کے چہرے پر چند لمحوں پہلے بکھری ی خوبصورت مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی۔۔۔

سر آپ۔۔۔آپ یہاں۔۔۔"وہ عاشر نامی لڑکا جو میری کمپنی میں" معمولی سہ ورکر ہے۔۔۔مجھے دیکھتے ہی اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر۔۔۔میرا ویلکم کرنے لگا۔۔۔اس کاری۔ایکشن میرے سینے میں لگی آگ کو کچھ کم کرنے کا سبب بنا۔۔۔۔

وہ۔۔۔میرے والد سر اسامہ کے پروفیسر ہیں۔۔"لائبہ کے جملے پر" میرے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

ہیں ناں ڈیڈ۔۔۔" اپنے والد کی گردن کے گرد اپنی دونوں باہیں ڈال کر" ۔۔وہ مسکرا کر بولی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔اسامہ میرا سب سے قابل اسٹوڈنٹ تھا۔۔۔" پروفیسر صاحب" فورا میری تعریف کرنے لگے۔۔۔جبکے میری نگاہیں اس چالاک لڑکی پر ٹکی تھیں۔۔۔

کتنی صفائی ی سے وہ میرا شوہر والا انٹروڈکشن کھا گ ئی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔اور ساتھ ان کا داماد بھی۔۔۔"میں نے ہونٹوں کو ٹوسٹ کر" اسے جتاتے ہوئے۔۔۔ترکی پہ ترکی ماری۔۔۔تو وہ دم بخود ہو کر مجھے دیکھنے لگی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں اچھے سے دیکھ سکتا تھا عاشر کے چہرے کے اڑے ہوئے رنگوں کو۔۔۔

سوری مائے بوائے مگر یہ عورت میری ہے۔۔۔ میں نے عاشر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔ اعلان کیا تھا۔۔۔

عاشر

سر اسامہ کا انکشاف میرے سر پر ایٹم بم کی طرح پھوٹا۔۔۔

میرا دل ٹوٹا تھا۔۔۔ میں اسے کوئی آج یا کل سے پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔ میری پسند بہت پرانی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سب دیکھتے تھے کہ میں اسے کیسے دیکھتا ہوں۔۔۔بس نہیں دیکھا تو کبھی اسی نے نہیں دیکھا۔۔۔میں نے بڑی ہمت جمع کر اسے پارٹی میں بلایا۔۔وہ پارٹی میں نے دراصل اسی کے لیے رکھی تھی۔۔۔دوست تو صرف بہانہ تھے تاکہ وہ انکمفرٹیبل فیل نہ کرے۔۔۔میں اسے پرپوز کرنے کی سوچ رہا تھا۔۔۔

میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔

وہ میرے ان خوابوں میں سے تھی جو میری اوقات سے باہر کے تھے۔۔۔

میں جتنا پورے مہینے میں کماتا ہوں اتنا تو اس کا شوہر ایک وقت کے کھانے کی ٹپ دیتا ہو گا ویٹر کو۔۔یہ خیال آتے ہی میں خود پہ ہنسنے لگا۔۔۔

اچھا اب چلتا ہوں۔۔۔اللہ حافظ۔۔"میں چاہ کر بھی اپنے جذبات کو" بکھرنے سے نہیں روک پا رہا تھا۔۔اس لیے تیزی سے وداع لے کر۔۔۔میں روم سے نکلا۔۔۔

باہر آتے ہی میں نے اپنی آنکھیں زور سے میچیں۔۔۔میرے بے تاب آنسو فوراً بہہ نکلے۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

*لائبہ *

گاڑی میں معمول کے مطابق خاموشی طاری تھی۔۔۔میں نے ان سے نہیں پوچھا کہ وہ ہسپتال کیسے پہنچے۔۔۔انہیں لوکیشن کہاں سے ملی۔۔۔ جتنے وہ امیر تھے۔۔یقیناً یہ ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔۔۔

گاڑی کی خاموشی ان کے سیل کی رنگ نے توڑی۔۔۔

میں نے یوں ہی کنکھیوں سے ان کے سیل کی اسکرین دیکھی۔۔۔ جہاں فرزین نام الگ ہی چمکتا ہوا نظر آیا۔۔۔

ایس ایکسپیکٹڈ انہوں نے کال ریسیو نہیں کی۔۔

اس کال سے ایک بات تو صاف ظاہر ہوئی۔۔۔ وہ فرزین نامی لڑکی ان کا ماضی نہیں تھی ابھی تک۔۔۔

Zubi Novels Zone

کون ہے یہ لڑکی آخر؟؟۔۔۔کیا تعلق ہے اس کا اور سر اسامہ کا؟؟۔۔۔

اگر سر اسامہ اس سے محبت کرتے ہیں تو پھر مجھ سے شادی کیوں کی؟؟۔۔۔

میں اپنی سوچوں میں ہی مگن تھی جب ڈرائیور نے میری طرف کا ڈور کھولا۔۔۔

سر اسامہ میرے ساتھ گھر نہیں آئے۔۔۔وہ باہر سے باہر ہی چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کر۔۔۔

مجھے نہیں پتہ مجھے کیا سوجی۔۔۔لیکن میں شدت سے چاہتی تھی یہ جاننا کہ فرزین اور سر اسامہ کا کیا رشتہ ہے۔۔۔میں تھک گئی تھی اس پہیلی بھری زندگی سے۔۔۔جس میں میرے ارد گرد سوال ہی سوال تھے۔۔۔

جواب جاننے کے لیے مجھے ان کا پیچھا کرنا سب سے بیسٹ آپشن لگا۔۔

میں فوراً ہی گھر سے نکلی۔۔۔آج قسمت شاید خود میرا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔مجھے فوراً ہی ٹیکسی مل گئی۔۔۔

ان کی گاڑی ایک کلب کے آگے جا کر رکی۔۔میں اس سے پہلے کبھی کلب نہیں آئی تھی۔۔۔نہ ہی میں نے کبھی ان امیروں کی نائٹ لائف دیکھی تھی اس لیے یہ سب میرے لیے بہت نیا تھا۔۔۔ان کا پیچھا کرنے کے چکر میں _ میں یہاں پہنچ تو گئی تھی۔۔۔لیکن اب مجھے ڈر لگ رہا تھا اندر جانے میں۔۔۔

میں اندر داخل ہوئی تو رنگ برنگی لائٹیں اور لاؤڈ میوزک میرا خیر مقدم کرتے ملا۔۔۔

مجھے وہاں کا ماحول بہت عجیب لگا۔۔۔ برہنہ لباسوں میں ناچتی ہوئی لڑکیاں مجھے خوفزدہ کررہی تھیں۔۔۔ سر اسامہ ایسی جگہ کیا کرنے آئے تھے بھلا۔۔۔

میں نے اچھی طرح سب جگہ دیکھا لیکن مجھے سر اسامہ وہاں کہیں نہ ملے۔۔۔ وہ یہیں آئے تھے میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔۔ پھر وہ کہاں چلے گئے؟؟۔۔۔

میں انہیں ڈھونڈتے ہوئے سیکنڈ فلور پر گئی لیکن ویٹر نے مجھے اندر نہ جانے دیا۔۔۔یہ کہہ کر۔۔۔کہ وہاں سارے روم پرائیویٹ ہیں اور وہاں جانے کے لیے میر ابکنگ کروانا ضروری ہے۔۔۔

"کیا۔۔کیا ہوتا ہے ان پرائیویٹ روم میں ؟؟"میں نے ہچکچاتی زبان کے ساتھ استفسار کیا۔۔۔

"سب کچھ جو آپ کرنا چاہیں میم۔۔"اس نے میرے سوال پر خاصہ مضحکہ خیز انداز میں جواب دیا۔۔۔

اسی لمحے۔۔۔میرے سامنے ایک کمرے میں سے لڑکا لڑکی نکلے۔۔۔وہ لڑکا اپنی شرٹ کے بٹن لگا رہا تھا اور لڑکی اپنے بال سیٹ کر رہی تھی

۔۔۔انہیں دیکھنے کے بعد کوئی بھی بتا سکتا تھا کہ اندر کیا ہوا ہے۔۔ جسے دیکھ۔۔۔ میرے اوسان خطا ہوئے۔۔۔

لائبہ "میں فوراوہاں سے واپس جانے کی نیت سے مڑی۔۔۔ ابھی میں دو تین قدم ہی ہڑبڑا کر چلی تھی کہ سامنے سے کسی ٹھوس چیز سے ٹکرائی۔۔۔

"نگاہ اٹھائی۔۔ تو سامنے اپنے سنگ دل محبوب کو کھڑا پایا۔۔۔"اسامہ۔۔۔

اسامہ

(ماضی)

"سر۔۔۔میں کافی دیر سے نوٹ کر رہا ہوں۔۔۔ایک ٹیکسی ہمارا پیچھا کر رہی ہے۔۔۔"میرے ڈرائیور کے اطلاع دیتے ہی۔۔۔میرے کان کھڑے ہوئے۔۔۔میں نے فوراً مہرو بی بی کو کال کی لائبہ کے متعلق پوچھنے کے لیے۔۔۔لیکن انہوں نے بتایا کہ وہ تو گھر آئی ہی نہیں۔۔۔

"سر۔۔کیا کرنا ہے؟۔۔۔"ڈرائیور کے پوچھتے ہی۔۔۔میں کچھ لمحے سوچ میں پڑا۔۔۔

"تو میری بلی پنجے نکالنے لگی ہے۔۔"میں اپنی پیشانی مسلتے ہوئے۔۔۔زیر لب بڑبڑایا۔۔۔۔

گاڑی کلب کی جانب لے لو۔۔۔"میرے حکم دیتے ہی ڈرائیور نے "
گاڑی کلب کی جانب لی۔۔۔مجھے پتہ تھا وہ میرا پیچھا کر رہی ہے اور میں نے
خاموشی سے اسے کرنے بھی دیا۔۔۔

(حال)

کیا کر رہی ہو تم یہاں؟؟۔۔"میرے غرا کر سوال پوچھتے ہی وہ سہم سی "
گئی۔۔

میں دیکھ رہا تھا کیسے اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔لیکن غلطی اسی کی
تھی۔۔۔اسے میرا پیچھا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔جو راز
ابھی اس سے پوشیدہ ہیں انہیں چھپا ہی رہنا چاہیے۔۔۔جب تک میں
محسوس نہ کروں انہیں اس پر اشکار کرنے کا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"می۔۔میں۔۔"اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔اور ہوتا بھی کیسے ۔۔۔کیا کہتی۔۔۔کہ میرا پیچھا کرتی ہوئی آئی ہے۔۔۔

"تم سے تو میں گھر چل کے بات کرتا ہوں۔۔۔"میں نے اس کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑتے۔۔۔اپنے قریب کر۔۔۔کان کے پاس منہ کر۔۔دانت پیستے ہوئے سرگوشی کی۔۔۔

Zubi Novels Zone

"فلحال میں ابھی یہاں میٹنگ کے لیے آیا ہوں۔۔۔اس لیے چپ چاپ سائیڈ میں جا کے کھڑی ہو جاؤ فرسٹ فلور پر۔۔۔۔۔اور میرا انتظار کرو۔۔۔ساتھ ہی گھر چلیں گے۔۔۔"وہ نادان لڑکی نہیں جانتی میرے لیے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا ایک جھوٹی میٹنگ کریٹ کرنا۔۔۔مجھے اسے

شرمندہ کرنا تھا۔۔اتنا شرمندہ کہ وہ آئندہ کبھی میرا پیچھا کرنے کا سوچ بھی نہ۔۔۔

مسٹر اسامہ۔۔۔"دولڑکے میرا نام پکار کر۔۔میری جانب آئے۔۔۔" میں نے لائبہ کے سامنے انھیں خاصہ عزت اور احترام کے ساتھ ہاتھ ملا کر پرائیویٹ روم کی جانب رستہ دکھایا۔۔۔

میں لائبہ کو آنکھوں ہی آنکھوں میں وارننگ دیتا ان کے ساتھ چل دیا تھا۔۔۔وہ بہت شرمندہ نظر آرہی تھی اور یہی تو میری چاہت تھی۔۔۔

لائبہ

مجھے شدید غصہ آرہا تھا اپنی بے وقوفی پر۔۔میں کیا سوچ کے ان کا پیچھا کرتے یہاں آئی؟؟۔۔۔

میں بس اب یہی سوچ رہی تھی کہ گھر جا کے انہیں کیا کہوں گی۔۔۔

ان کی میٹنگ میں جاتے ہی میں فرسٹ فلور پر سائیڈ میں آ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔مجھے نہیں پتہ تھا اس طرح کے ماحول میں بھی میٹنگ ہوتی ہیں۔۔۔امیر لوگ اور ان کے چونچلے۔۔۔

میں بس وہاں کھڑی ہی ہوئی تھی۔۔۔کہ کچھ لڑکیاں میرے پاس آکر مجھے گھیرے میں لینے لگیں۔۔۔مجھے بہت عجیب لگا۔۔۔خاص طور پر ان کی نظریں۔۔۔جن نگاہوں سے وہ مجھے دیکھ رہی تھیں ایسا لگ رہا تھا میرا ایکسرے لے رہی ہیں سر سے پاؤں تک۔۔۔

"اونو۔۔میرا تو دل ٹوٹ گیا یار۔۔۔اسامہ نے کس نمونی کو پسند کیا ہے" ان میں سے ایک جو سب سے زیادہ کم کپڑے پہنی ہوئی تھی۔۔۔اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ۔۔۔مجھے حقارت سے تکتے بولی۔۔۔

اس کے ساتھ تین کھڑی لڑکیاں۔۔۔میرا مذاق اڑانے لگیں۔۔۔

"واقعی۔۔۔فرزین کا تو چلو پھر ایک لیول تھا۔۔مگر یہ۔۔"ان میں سے دوسری میرے دوپٹے کو ٹچ کرتے ہوئے۔۔۔منہ بسور کر کہنے لگی۔۔۔

"مجھے تو سمجھ نہیں آرہا اسامہ کی پسند کو ہوا کیا ہے؟؟۔۔اتنی ہائی گلاس پسند کے بعد ڈائریکٹ بالکل کچرہ۔۔افففف۔۔۔مطلب یار پسند کرنی بھی

تھی تو تھوڑی تو اس کی لیول کی کرتا۔۔۔فرزین دیکھے گی تو ہارٹ اٹیک سے ہی مر جائے گی۔۔۔"تیسری والی کہہ کر زور زور سے ہنسنے لگی۔۔۔۔

وہ ہنسی میری روح کو چھلنی کر رہی تھی۔۔۔

اس لمحے مجھے پہلی بار احساس ہوا کہ میں کچھ بھی تو نہیں جانتی سر اسامہ کے متعلق۔۔۔کہنے کو میں ان کی بیوی ہوں لیکن مجھ سے زیادہ تو لوگ ان کے بارے میں جانتے ہیں۔۔۔

میں نہیں جانتی میں فرزین جیسی دکھتی ہوں یا نہیں۔۔۔وہ کتنی ہائی کلاس ہے اور میں کتنی تھرڈ کلاس لیکن میں اتنا جانتی ہوں میں نے سر اسامہ کو فورس نہیں کیا تھا مجھ سے شادی کرنے کے لیے۔۔۔وہ خود آئے تھے میرے گھر رشتہ لے کر۔۔۔۔خود انہوں نے مجھے پسند کیا۔۔۔میں مانتی

ہوں میں صحیح طرح چل نہیں پاتی۔۔۔نہ صحیح سے بات کر پاتی ہوں۔۔۔ میں ڈر جاتی ہوں زیادہ لوگوں کی بھیڑ کو دیکھ کر۔۔۔۔۔۔میں ایک عام سی میڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھنے والی لڑکی ہوں لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ وہ میرا مذاق اڑائیں۔۔۔میری عزت کی دھجیاں اڑائیں وہ بھی میرے سامنے کھڑے ہو کر میرے دوپٹے کو ٹچ کر کر کے۔۔۔

میری آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے۔۔۔جنہیں میں بمشکل پیچھے کی جانب دھکیل رہی تھی۔۔

اچانک مجھے تصویر کلک ہونے کی آواز آئی۔۔۔میں نے نظر اٹھا کے دیکھا تو ان میں سے ایک میری تصویر لے چکی تھی

میں اسے فرزین کو سینڈ کرتی ہوں۔۔دیکھنا کتنا مزہ آئے گا۔۔۔اسے " بھی تو پتہ چلے اسامہ کس نمونی کے ساتھ پھر رہا ہے۔۔۔"ان کی باتوں سے ایسا فیل ہو رہا تھا جیسے فرزین سر اسامہ کی بیوی ہو اور میں کوئی دوسری عورت۔۔۔جس کی دوستیں اسے تصویریں سینڈ کر رہی تھی یہ کہہ کر کے دیکھو تمہارا شوہر چیٹ کرتے پکڑا گیا ہے دوسری عورت کے ساتھ۔۔۔

مت کر یار۔۔خواہ مخواہ دونوں میں لڑائی ہو جائے گی۔۔۔تو جانتی " نہیں اسامہ کے معاملے میں وہ کتنی پوزیسو ہے یقین مان اگلی فلائٹ سے ہی وہ واپس پاکستان میں ہو گی۔۔اس جیسی کا کیا ہے۔۔۔یہ تو آتی جاتی رہتی ہیں۔۔۔"اس کا آخری جملہ میرے دل کو کرچی کرچی کر گیا تھا۔۔

کیا مطلب تھا اس آخری جملے کا؟؟؟۔۔۔کیا سمجھ رہی تھی یہ لڑکیاں مجھے؟؟۔۔۔شاید وہی۔۔جو ان کی سیکرٹری سمجھ رہی تھی۔۔۔

ویسے ایک رات کے کتنے دیتا ہے اسامہ ؟؟۔۔"ان میں سے ایک نے " ایک آنکھ ونک کرتے ہوئے مجھ سے پوچھا۔۔اور پھر باقی دونوں سے تالی مارنے لگی۔۔۔یہ میرے صبر کی انتہا تھی۔۔۔میں جو مٹھیاں بھینچے کھڑی تھی اتنی دیر سے۔۔۔ مجھ سے اب مزید رہا نہ گیا اور میں نے ایک زوردار طمانچہ اس کے چہرے پر رسید کر دیا۔۔۔

یووچ۔۔"اس نے مجھے پلٹ مارنے کی کوشش کی۔۔۔لیکن میں نے" اس کا ہاتھ پکڑ کر فوراہی مڑوڑ دیا۔۔۔

لیکن پھر مجھے خیال آیا میں کس کے لیے لڑ رہی ہوں ؟؟۔۔۔اس شخص کے لیے جو مجھے عزت نہیں دے رہا؟؟۔۔جو مجھے دنیا کے سامنے اپنا نہیں رہا؟؟۔۔۔جس نے مجھے دنیا کے سامنے گالی بنادیا ہے۔۔۔

میں ان سے لڑ کر اپنا تماشہ نہیں بنانا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے میں اس لڑکی کو ان دو پر دھکا دے کر وہاں سے فورا بھاگی۔۔۔

شکر تھا کہ ٹیکسی ڈرائیور ابھی تک گیا نہیں تھا۔۔۔

میں فورا ٹیکسی میں بیٹھی اور گاڑی سٹارٹ کرنے کو کہا۔۔۔

ابھی گاڑی سٹارٹ بھی نہیں ہوئی تھی کہ میری جانب کا ڈور کھلا اور سر اسامہ کا چہرہ نمودار ہوا۔۔۔

انہوں نے فورا ہی میرا بازو پکڑ کر دبوچا اور مجھے کھینچ کر ٹیکسی سے باہر نکالنے لگے۔۔۔

میں اس شخص کی پکڑ سے آزاد ہو جانا چاہتی تھی۔۔۔میں اس شخص سے دور چلی جانا چاہتی تھی لیکن میں کہاں جاؤں گی یہ سوچ۔۔میں نے احتجاج بند کر دیا۔۔۔میں اپنے گھر نہیں جا سکتی تھی میرے والد ہسپتال میں تھے ان کی حالت پہلے ہی خراب تھی ایسے میں ایک شادی شدہ بیٹی ان کے گھر آ کر بیٹھ جائے تو ان کی طبیعت کیا اثر قبول کرے گی یہ میں سمجھ سکتی تھی۔۔۔

میں خاموشی سے ان کے ساتھ ان کی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

گاڑی کا سفر ہر بار کی طرح خاموشی میں گزرا۔۔۔لیکن وہ خاموشی فقط بظاہر تھی دل میں تو شور بر پا تھا میرے۔۔۔میری روح تڑپ رہی تھی۔۔

میری عزت نفس مجھ سے بھیک مانگ رہی تھی کہ اس شخص کا ساتھ چھوڑ دو۔۔۔

ہم گھر پہنچے تو میں ان کے ڈرائیور کا انتظار کیے بغیر۔۔۔ گاڑی کا ڈور کھول کر خود ہی گھر میں داخل ہو گئی۔۔۔

لائبہ۔۔۔لائبہ۔۔۔" وہ میرے پیچھے آئے تھے ان کی آواز خاصہ برہم " تھی لیکن میں نے توجہ نہ دی۔۔۔میں اپنے کمرے میں داخل ہو گئی۔۔۔

میں جلدی سے کمرے کا دروازہ لاک کر دینا چاہتی تھی اس سے پہلے کہ وہ اندر داخل ہو۔۔اور میں نے کرنے کی کوشش بھی کی لیکن۔۔۔انہوں نے اپنا جوتا اڑا دیا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں اتنا غصے میں تھی کہ میں نے پھر بھی طاقت ازمائی نہ چھوڑی۔۔

میں دروازہ بند کرنے کے لیے طاقت لگا رہی تھی اور وہ کھولنے کے لیے۔۔ ہم دونوں ہی اڑے تھے۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا آخر یہ شخص ہر بار کی طرح اپنی مغرور چال چلتا ہوا اپنے کمرے کی جانب کیوں نہیں جا رہا؟؟؟ کیوں میرے پیچھے آیا ہے؟؟؟۔۔۔ مجھے اس سے بات نہیں کرنی۔۔۔ مجھے اس وقت اس شخص کی شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔۔

"لائبہ بچوں کی طرح لڑنا بند کرو۔۔۔ ہم بات کرتے ہیں بیٹھ کر۔۔۔ "

مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے۔۔" میں حلق کے بل چیخی۔۔۔ اور مزید طاقت لگا کر دروازہ بند کرنے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن اگلے ہی

پل۔۔انہوں نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا۔۔اور میں پیچھے کی جانب گری۔۔۔

میرا سر زور سے بیڈ سے ٹکرایا۔۔۔

"کیا بچپنہ تھا یہ؟؟۔۔دیکھو لگ گئی نا تمہارے۔۔اب دکھاؤ مجھے کہاں لگی ہے۔۔۔"وہ فکر مند لہجے میں کہتے۔۔۔اپنا ہاتھ میرے سر کے پاس لے جانے لگے۔۔۔

"ٹچ مت کیجیے گا مجھے۔۔۔مجھے آپ کی یہ جھوٹی فکر مندی کی ضرورت نہیں ہے۔۔میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں۔۔۔آپ بس دور رہیں مجھ سے۔۔۔"

Zubi Novels Zone

اسامہ

میں پرائیویٹ روم سے باہر نکلا تو میری نگاہ فرزین کی دوستوں پر گئی۔۔۔جو لائبہ کو گھیرے کھڑی تھیں۔۔۔

شٹ۔۔۔"میں فوراً ہی سیڑھیاں اتر کر ان تک پہنچا۔۔۔لیکن دیر ہو" چکی تھی۔۔۔لائبہ میرے سامنے ہی ان تینوں کو دھکا دے کر وہاں سے بھاگی۔۔۔

میں بس جاننا چاہتا تھا انہوں نے کیا بکواس کی ہے لائبہ سے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ میں اس کے پیچھے کمرے تک آیا۔۔۔

میٹر تو میرا تب گھوما جب وہ لڑکی میرے منہ پہ دروازہ بند کرنے لگی۔۔۔

میں اتنی دیر سے صرف اپنے نصف طاقت لگا رہا تھا تاکہ اسے چوٹ نہ لگ جائے۔۔۔ لیکن وہ دروازہ نہیں کھول رہی تھی۔۔اس لیے مجھے مجبورا طاقت لگانی پڑی۔۔۔ میرے ایک زوردار جھٹکا دیتے ہی وہ پیچھے کی جانب جا کر گری۔۔۔

اس لمحے میں صرف اسے دیکھنے کے لیے قریب آیا تھا۔۔۔ لیکن اس نے مجھے پھر ٹچ نہ کرنے دیا خود کو۔۔۔۔

میں نہیں جانتا کیوں؟؟۔۔ لیکن جب جب وہ مجھے اپنے آپ کو ٹچ کرنے سے روکتی تھی میرے دل میں ایک آگ سی جل جاتی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

"کیوں کی آپ نے مجھ سے شادی؟؟۔۔۔" اچانک ہی وہ اپنی سبز رنگ آنکھیں میری آنکھوں میں گڑھائے استفسار کرنے لگی۔۔

"کیا مطلب؟؟؟۔۔" میں نے الجھے لہجے کے ساتھ پوچھا۔۔۔

"میں نے کوئی مشکل سوال نہیں کیا۔۔۔بس اتنا پوچھا ہے کیوں کی ہے آپ نے مجھ سے شادی؟؟۔۔۔" وہ پھر اپنا سوال دہرانے لگی۔۔

اس کی آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں مجھ پر۔۔۔

"کیوں کرتا ہے ایک مرد شادی؟؟۔۔" میں نے لاپرواہی سے سوال الٹا۔۔۔

میرے ساتھ یہ گیم کھیلنا بند کریں اب آپ۔۔۔آپ کو میں پسند " نہیں۔۔۔ہم میاں بیوی ہیں لیکن آپ میرا ہاتھ تک نہیں پکڑتے۔۔۔ آفس ہو یا گھر ہم اجنبیوں کی طرح رہتے ہیں۔۔۔آپ نے مجھے اپنی زندگی میں بس ایک شوپیز کی طرح رکھ رکھا ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آتا کیوں؟؟۔۔۔"وہ ہر بار کی طرح ایک ہی شکوہ کر رہی تھی۔۔۔کہ میں اسے پسند نہیں کرتا۔۔۔اسے اس کے حقوق نہیں دیتا۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

میں دیکھ سکتا تھا وہ کتنی تکلیف میں تھی۔۔۔کتنی ٹوٹی۔۔۔کتنی بکھری ہوئی سی۔۔۔

میرے دماغ نے مجھے الرٹ جاری کیا۔۔۔کہ یہ لڑکی میرے لیے اب خطرناک ہوتی جا رہی ہے۔۔خاص طور پر اس کی وہ خوبصورت سبز رنگ

آنکھیں۔۔۔۔مجھے اس وقت یہاں سے چلے جانا چاہیے۔۔۔لیکن نہ جانے کیوں میرے پاؤں اپنی جگہ منجمد ہو گ ئے۔۔۔

میں اچھے سے واقف تھا یہ میرا ٹریک نہیں ہے۔۔۔۔لیکن اس کے باوجود میں نہیں روک سکا خود کو اس کی جانب اپنے قدم بڑھانے سے۔۔۔

اس کے لرزتے ہونٹ جیسے مجھے دعوت دے رہے تھے کے انھیں چھو کر دیکھوں۔۔۔۔میں ہمیشہ اس کی لپ۔اسٹک کبھی فرش پر تو کبھی شیشے کے دروازوں پر چھپی دیکھتا۔۔جو میرے جسم کو سلگا کے رکھ دیتی۔۔۔وہ نادان لڑکی تو جانتی بھی نہیں ہو گی کہ کیسے اس کی معصوم بے وقوفیاں مجھے کھینچ رہی تھی اس کی جانب اور مجبور کر رہی تھیں کہ میں اس کی ذمہ داری اٹھاؤں۔۔اور میں نے فیصلہ کر لیا تھا میں اس کی ذمہ داری اٹھاؤں گا۔۔۔زندگی بھر اٹھاؤں گا۔۔۔۔۔

وہ اپنے وجود میں ہمت جمع کر میرے روبرو کھڑی ہوئی۔۔۔اس کا ارادہ لڑنے کا تھا۔۔۔ابھی اس نے لڑنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا۔۔کے میں نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے لگایا۔۔۔پھر اس کی نرم و ملائم ٹھوڑی پکڑ کر اونچی کر۔۔۔اس کی سانسوں پر حاوی ہو گیا۔۔۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

لائبہ

آنکھ کھلی تو سر اسامہ میرے برابر میں موجود نہیں تھے۔۔۔میری گھڑی پر نظر گئی تو میں ہکا بکا رہ گئی۔۔۔ایک بج گیا تھا۔۔میں کافی لیٹ ہو چکی تھی آفس کے لیے۔۔۔مجھے اس بڈھے ارشاد نے چھوڑنا نہیں تھا۔۔۔

میں فوراً ہی اٹھ کر واش روم کی جانب بھاگی۔۔۔

ابھی میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی۔۔اس سے پہلے دروازہ دوسری جانب سے کھلا۔۔اور میں مارے شاکڈ کے ساکت ہوئی۔۔۔

سراسامہ نہا کر نکلے تھے۔۔۔ان کی لور باڈی پر وائٹ کلر کا ٹاول بندھا ہوا تھا۔۔۔

ان کے ریشمی سیاہ بالوں سے پانی کی بوندیں ٹپک رہی تھیں۔۔۔وہ بوندیں ان کے چیسٹ پر جا کے ٹھہریں اور میری سانس بھی وہیں ٹھہر گئی۔۔۔۔

دیر ہورہی ہے مجھے۔۔۔"میں تو انھیں دیکھ عجیب سی کیفیت میں گرفتار ہوئی۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا تھا اتنا خوبصورت وہینڈ سم لڑکا میرا ہسبینڈ ہے۔۔۔کل رات کسی حسین خواب سے کم نہ تھی میرے لیے۔۔۔لیکن ان کی بے مروت و نروٹھی آواز نے مجھے احساس دلایا کے اٹھنے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔

مجھے نہیں علم کل رات وہ میرے کیوں قریب آئے۔۔۔۔لیکن اتنا ضرور علم ہے کہ ابھی بھی صرف وہ میرے پاس ہیں دنیا کی نظر میں۔۔۔

سوری۔۔"میں نے فوراً معذرت کر کے ان کے لیے راستہ چھوڑا۔۔۔"

آپ نے میرے کل کے سوال کا جواب نہیں دیا۔۔۔کیوں کی ہے آپ" نے مجھ سے شادی؟؟۔۔۔"میں نے پھر سوال کیا۔۔۔یہ جانتے ہوئے

بھی کے ان کا موڈ بری طرح اف ہو جائے گا۔۔اور ہمارے رشتے کی جو ہلکی سی پروگریس اچھی ہوئی ہے وہ بھی ختم۔۔۔

کیونکہ چوٹ لگ گئی تھی میرے دماغ پر۔۔"وہ نہایت میٹھے لہجے میں " گویا ہوئے۔۔۔

ہاں؟؟۔۔"میں بے یقینی سے الجھ کر۔۔۔"

Zubi Novels Zone

تو اور کیا جواب دوں۔۔۔ٹائم دیکھا ہے تم نے۔۔۔ایک بج رہا ہے۔۔۔" بات کرنے کا بھی کوئی موقع محل ہوتا ہے۔۔۔"وہ اچانک ہی مجھ پر قریب آکر بھڑکے۔۔۔تو میں سہم کر واش روم کے دروازے سے جا چکی۔۔۔

میرے چیکتے ہی واش روم کا دروازہ اچانک اندر کی جانب کھلا۔۔۔اور میں پیچھے کی جانب دھڑام کر کے گری۔۔۔

اہ۔۔۔"میرے بہت زور سے ٹائلز سے سر کے پچھلے حصے پر لگی" تھی۔۔۔

کتنا پتھر دل آدمی ہے یہ۔۔۔"بجائے مجھے اٹھانے کے۔۔۔وہ تو مجھے اسی" حالت میں چھوڑ کر۔۔۔کمرے سے نکل گئے تھے۔۔۔

میں دل ہی دل کڑکڑاتی اپنا سر مسلتے ہوئے اٹھی۔۔۔

❤ *Husny Kanwal* ❤

میں آفس پہنچی تو وہاں کا ماحول ہی الگ تھا۔۔۔

میں نے دیکھا وہاں پولیس آئی ہوئی تھی۔۔۔اور پتہ نہیں کیوں انہیں دیکھنے کے بعد مجھے اچھی فیل نہیں آئی۔۔۔

یہ ہے لائبہ "ارشاد صاحب نے میری جانب دیکھ کر اس پولیس والے " کو اشارہ کیا۔۔

میں گھبرا گئی۔۔۔آخر چل کیا رہا تھا۔۔۔

مس لائبہ آپ کو کمپنی کے ڈیزائن چوری کرنے کے کیس میں اریسٹ " کیا جاتا ہے۔۔۔"یہ جملے میرے اوسان خطا کر گئے۔۔۔

میں بھلا اپنے ہی شوہر کی کمپنی کے ڈیزائن چوری کیوں کرنے لگی؟؟۔۔۔

"میں نے کوئی چوری نہیں کی۔۔۔ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔"میں فورا اپنی صفائی میں بولی۔۔۔

"میں نے کوئی چوری نہیں کی۔۔۔ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔"میں فورا اپنی صفائی میں بولی۔۔۔

پورے آفس کا اسٹاف جمع تھا سوائے سر اسامہ کے۔۔۔اور سب مجھے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے میں کوئی مجرم ہوں۔۔۔

مجھے رونا آنے لگا۔۔۔۔

میری آنکھیں صرف سر اسامہ کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔کہ بس وہ کہیں سے نکل کر آجائیں اور میری مدد کریں اس معاملے میں۔۔۔سب کو بتائیں کہ میں چور نہیں ہوں۔۔۔میں تو ان کی بیوی ہوں۔۔۔اس کمپنی کے مالک کی بیوی۔۔۔بھلا میں کیوں چوری کرنے لگی۔۔۔

ان پولیس والوں نے میری ایک نہ سنی اور میرے ہاتھ میں ہتھکڑی پہنا دی۔۔۔

وہ لوگ مجھے بس لے جانے ہی لگے تھے جب سامنے سے سر اسامہ چلتے ہوئے آئے۔۔۔

ان کے ساتھ ساتھ ان کی سیکرٹری بھی تھی۔۔۔جو ان کے کان میں کچھ سرگوشی کر رہی تھی۔۔۔

مجھے یقین تھا کہ جب وہ آئیں گے تو فوراً ہی میرے ہاتھ سے اس ہتھکڑی کو نکال کر پھینکیں گے اور مجھے اپنے گلے سے لگا کر پورے آفس میں اعلان کریں گے کہ میں ان کی بیوی ہوں۔۔۔لیکن میری ساری امیدیں چکنا چور ہوئیں۔۔۔جب میں نے دیکھا کہ وہ تو وہاں آ کر پر سکون کھڑے ہیں۔۔۔

وہ تو مجھے ایسے دیکھ رہے تھے۔۔۔جیسے مجھے جانتے تک نہیں۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آ رہا تھا اپنی آنکھوں پر۔۔۔کیا یہ سامنے کھڑا مغرور شخص وہی تھا جو کل رات شوہر کے روپ میں میرے کمرے میں تھا۔۔۔۔

ویٹ۔۔۔آپ اسے اس طرح یہاں سے نہیں لے جا سکتے۔۔۔کیا آپ" کے پاس کوئی پروف ہے کہ یہ چوری لائبہ نے ہی کی ہے؟؟۔۔"سب خاموش تماشائی تھے حتی کہ میرا شوہر بھی۔۔۔

سر اسامہ کی خاموشی واجنبیت مجھے اندر تک توڑ گئی۔۔۔

خدا ایسا شوہر کسی دشمن کو بھی نہ دے۔۔۔اس لمحے میرا دل بس یہی دعا کر رہا تھا۔۔۔

میری امید ٹوٹ گئی تھی میں خود بکھر گئی تھی پھر میں نے ایک لفظ نہ کہا اپنی صفائی میں۔۔۔بس خاموشی سے ان پولیس والوں کے ساتھ چلنے لگی۔۔۔ کہ اچانک عاشر سامنے آیا اور میرے لیے پولیس سے لڑنے لگا۔۔۔

بالکل ہے۔۔۔یہ فائل دیکھ رہے ہو۔۔۔یہ ہمیں محترمہ کے لاکر سے ملی" ہے۔۔۔اور اس میں ان سارے ڈیزائن کی کاپی ہے۔۔۔جو چوری ہوئے ہیں۔۔۔جن کی ارشاد صاحب نے کمپلین کی ہے۔۔۔"پولیس والا جو ہاتھ میں فائل پکڑا ہوا تھا۔۔۔وہ فائل لے کر عاشر کے روبرو کی۔۔۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے ناں۔۔۔کسی نے لائبہ کو پھنسانے کے لیے اس کے لاکر میں یہ فائل رکھ دی ہو۔۔۔"عاشر واحد تھا وہاں۔۔۔جو کسی صورت قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھا کے میں مجرم ہوں۔۔۔

مجھے واقعی نہیں علم وہ فائل میرے لاکر میں کہاں سے آئی۔۔۔یقیناً کوئی مجھے دانستہ طور پر ان سب میں پھنسنا رہا تھا۔۔۔

ہم نے اچھی طرح چیک کیا ہے۔۔۔پھر ہی اریسٹ کر رہے ہیں۔۔۔اب" آپ راستہ چھوڑئیں۔۔۔"پولیس والے نے اپنا ڈنڈا عاشر کے سینے پر پھیرتے ہوئے۔۔۔برہمی سے کہا۔۔۔

عاشر۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔میں بے گناہ ہوں۔۔۔پلیز مجھے" بچالو۔۔۔میرے ڈیڈ ہسپتال میں ہیں اگر انھیں ان سب کے بارے میں پتا چلا تو وہ تو جیتے جی مر جائیں گے"اب سر اسامہ سے مجھے کوئی امید نہیں تھی۔۔۔

میں عاشر کا ہاتھ پکڑ کر روتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔مجھے سوائے اس کے کوئی اپنا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

میں نے اگلے ہی لمحے اس ستمگر کو اپنی پشت میری سمت کر۔۔۔وہاں سے جاتے دیکھا۔۔۔

لیڈی پولیس نے مجھے گاڑی میں بیٹھایا۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

ارشاد

میں تو صرف سر اسامہ کو اس لڑکی کے لیے پاگل ہوتے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔چاہتا تھا کے وہ اسے اپنی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے بچائیں۔۔۔مگر سارا پلان اس بندے نے چوپٹ کر دیا۔۔۔اب میں اپنا سر پکڑے بیٹھا ہوں کے اپنے باس کو کیا جواب دوں گا۔۔۔۔

کچھ دیر ہی گزرئی تھی کے میرے باس کی کال آنے لگی۔۔۔

میں نے ڈرتے ڈرتے کال ریسیو کی۔۔۔

تم نے تو کہا تھا کے وہ لڑکی اسامہ کے لیے خاص ہے۔۔۔"دوسری" جانب سے آنے والی رعب دار و برہم آواز نے میرے پسینے چھڑائے۔۔۔

سر۔۔۔میں نے خود دیکھا تھا کے سر اسامہ اس لڑکی کو واش روم سے" نکال کر اپنے ساتھ لفٹ میں لے کر گئے تھے۔۔۔پھر میں نے کل رات انھیں کلب میں بھی ساتھ دیکھا۔۔م۔۔۔۔"ابھی میں اپنی صفائی دے ہی رہا تھا کے دوسری جانب سے زوردار آواز آئی۔۔۔

تم نے اسامہ کو کیا سمجھ رکھا ہے ہاں ؟؟؟۔۔ تم نے سوچا بھی کیسے وہ" معمولی سی لڑکی اسامہ کے لیے خاص ہو سکتی ہے۔۔۔ آئندہ جب تک خبر پکی نہ ہو۔۔ مجھے پریشان مت کرنا۔۔۔"اس کے بعد کال ڈسکنیکٹ ہو گئی۔۔۔اور میرے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔

سر اسامہ کے لیے وہ لڑکی اہمیت کی حامل نہیں ہے اس لیے مجھے کوئی ڈر نہیں تھا۔۔۔ میں بے فکر ہو کر اپنا سامان پیک کر کے باہر جانے کے لیے کھڑا ہوا۔۔۔

روزانہ کی طرح میں نے اپنی گاڑی پارکنگ سے نکالی لیکن اگلے ہی پل۔۔ کسی نے میری گردن پر تار رکھا اور مجھے پیچھے کی جانب کھینچنے لگا۔۔۔

مجھے سانس انا بند ہونے لگی۔۔۔

میری گاڑی تو لاک تھی۔۔پھر کوئی میری گاڑی میں کیسے گھس سکتا تھا؟؟۔۔۔

چھ۔۔چھوڑو۔۔۔"میں بمشکل اتنا ہی بول سکا۔۔میرے دونوں ہاتھ" اس تار پر تھے جسے میرے گلے سے باندھا گیا تھا۔۔۔

کوئی مسلسل اسے پیچھے سے کھینچ رہا تھا۔۔۔جس کے سبب میری سانسیں بند ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔

مجھے نہیں خبر وہ کون ہے۔۔لیکن جس طرح وہ طاقت لگا رہا ہے۔۔۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے۔۔وہ مجھے مارنے کے ارادے سے آیا ہے۔۔۔

میری آنکھیں باہر ابل آنے کو تھیں۔۔۔

"اپنا جھوٹا کیس واپس لے اور لائبہ کو خود جا کر جیل سے نکلوا ایک گھنٹہ ہے تیرے پاس۔۔۔ایک گھنٹے بعد میں تجھ سے بات نہیں کروں گا ڈائریکٹ تجھے موت کی گھاٹ اتاروں گا۔۔۔ سمجھا۔۔۔" وہ جو کوئی بھی تھا اس نے تار کی پکڑ میری گردن پر ڈھیلی کی۔۔۔تو میں کھانستے ہوئے گہرے گہرے سانس لینے لگا۔۔۔

پھر اس پراسرار شخص کی بھرائی اور برہم دار آواز میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔جو مجھے خوفزدہ کر گئی۔۔۔

اس آواز پر میرے جسم کا رواں رواں کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

ہو۔۔ہو کون تم ؟؟؟۔۔"میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مسلتے ہوئے۔۔۔"
بیک ویو مرر میں اس نوجوان کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو مجھے پورا کالے کپڑوں
سے ڈھکا نظر آرہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر بلیک ماسک تھا۔۔۔

لائبہ کا عاشق"وہ کہہ کر۔۔بڑے شاہانہ انداز سے۔۔۔۔گاڑی سے اتر"
گیا۔۔۔

اس کا انداز بالکل عام لڑکوں جیسا نہیں تھا۔۔۔

اس لڑکے کی ادائیں مجھے بتانے کے لیے کافی تھیں کہ وہ کوئی عام انسان
نہیں۔۔۔وہ کوئی پاورفل بندہ ہے۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

لائبہ

مجھے لاک اپ میں بند ہوئے تین سے چار گھنٹے ہو چکے تھے مگر میرے شوہر کا کوئی اتا پتہ نہیں تھا اور مجھے اندازہ تھا کہ وہ آئیں گے بھی نہیں۔۔۔سچ کہوں تو کوئی امید بھی نہیں تھی اس شخص سے اب۔۔۔

لاک اپ میں میرے ساتھ اور بھی عورتیں موجود تھیں جو مجھے دنیا کے آٹھوئے عجوبے کی طرح تک رہی تھیں۔۔

جس طرح وہ مجھے گھور رہی تھیں۔۔مجھے بڑا عجیب فیل ہو رہا تھا۔۔۔

میں خوف کے مارے ایک سائیڈ میں خود میں سمٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔

لائبہ۔۔۔"میں ابھی خود میں سمٹی ہی بیٹھی تھی۔۔کہ کسی نے باہر سے" میرا نام پکارا۔۔۔

میں نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔تو لیڈی پولیس مجھے پکار رہی تھی۔۔۔

میں مزید خوفزدہ ہوئی۔۔کہیں یہ لوگ مجھے مارنے پیٹنے کے لیے تو نہیں لے جا رہے نا۔۔۔

میں نے سن رکھا تھا ان لوگوں کا اپنا ہی طریقہ ہوتا ہے جرم قبول کروانے کا۔۔۔

پہلے ہی میں رو رو کر ہلکان ہو چکی تھی میرا پورا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔میرے لیے تو یہ ذلت ہی بہت تھی چلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کے لیے۔۔۔کہ مجھے چور کہا گیا سب کے سامنے۔۔۔چور۔۔۔وہ بھی اپنے ہی شوہر کی کمپنی میں۔۔۔

"تمہاری بیل ہو گئی ہے آ جاؤ۔۔"بس یہ جملہ سننا تھا کہ میری آنکھیں چمکیں۔۔۔میں فوراً ہی اٹھ کر اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی باہر آئی۔۔

باہر سراسامہ نہیں تھے جو میرا انتظار کر رہے ہوں۔۔وہ عاشر تھا۔۔۔وہ شخص جس سے میرا کوئی تعلق نہیں۔۔۔وہ پھر بھی میرے لیے اتنا کچھ کر رہا تھا۔۔۔

شکریہ۔۔۔میں۔۔میں بہت احسان مند ہوں تمہاری۔۔۔"میں نے روتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔۔

عاشر

میں صبح سے ہی الجھا ہوا تھا۔۔۔

جب سر اسامہ لائبہ کے ہسبینڈ ہیں تو پھر انھوں نے آج صبح اپنی بیوی کو بچایا کیوں نہیں؟؟؟۔۔۔کیوں خاموش تماشائیوں کی طرح کھڑے رہے؟؟؟۔۔۔کیوں اسے پولیس کو لے جانے دیا؟؟؟۔۔۔

انھیں کچھ نہ بولتا دیکھ۔۔۔میں مجبور ہوا تھا پولیس والوں سے لڑنے پر۔۔۔

جب میں نے دیکھا کے وہ مغرور آدمی تو اپنی پشت دکھا کے چل دیا ہے لائبہ کی بغیر کوئی مدد کرے۔۔۔ تو میرا خون کھول گیا۔۔۔

میرا دل چاہا اس آدمی سے جا کر لڑوں۔۔۔ لیکن میں اپنی اوقات نہیں بھول سکتا تھا میں صرف اس کا ایک معمولی سہ ورکر تھا۔۔۔ اور وہ عورت جس کے لیے میں لڑ رہا تھا وہ اسی کی بیوی۔۔۔ میرا کوئی حق نہیں بنتا تھا اس آدمی سے کچھ بھی کہنے کا۔۔۔ لیکن میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بھی تو نہیں بیٹھ سکتا تھا۔۔۔ میں اس کی بیل کرانے کے لیے فوراً ہی نکلا۔۔۔

جب تک میں وکیل کو لے کر پہنچا۔۔۔ تب تک اس کی بیل ہو چکی تھی۔۔۔ میں نہیں جانتا اس کی بیل کس نے کرائی۔۔۔ لیکن وہ باہر آئی۔۔۔ تو اسے لگا کہ میری بیل پر اسے آزاد کیا گیا ہے۔۔۔ جس کے سبب اس نے آتے ہی میرا ہاتھ پکڑ کر شکریہ ادا کیا۔۔۔

میں صرف اس کے خوبصورت ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا جو اس لمحے میرے ہاتھ کو قید کیے ہوئے تھے اپنے ہاتھوں میں۔۔

میں ہمیشہ سے ان ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں چاہتا تھا۔۔۔

شرمیلی سی مسکراہٹ میرے ہونٹوں پر بکھر آئی۔۔۔

اگر چھوٹے سے جھوٹ کے سبب میں اس کی نظروں میں ہیرو بن سکتا تھا تو پھر اس میں کیا برائی تھی۔ وکیل تو لایا تھا ناں میں بھی۔۔ بس کوئی مجھ سے موقعے میں سبقت لے گیا وہ الگ بات ہے۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

تم باہر چلو میں ذرا کچھ معاملات حل کر کے آتا ہوں۔۔۔" مجھے جاننا تھا "
کہ اس کی بیل کس نے کرائی اس لیے میں نے اسے باہر بھیجا۔۔۔

اس کے جاتے ہی جب میں نے پوچھا۔۔۔تو معلوم ہوا کہ اس کی بیل
کیس واپس لینے کی وجہ سے ہوئی ہے۔۔۔

مجھے بہت خوشی ہوئی یہ جان کر کہ ارشاد صاحب نے اپنا کیس واپس لے
لیا۔۔۔

جب میں نے باہر آ کر لائبہ کو یہ خوشخبری دی تو وہ بہت خوش ہوئی۔۔۔
اتنا خوش کہ سیدھا میرے سینے سے آ لگی اور میں اس کا دیوانہ۔۔۔شاکڈ
کے مارے منجمد ہو گیا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سارے جذبات منتشر ہو گئے تھے اس لمحے۔۔۔

مجھے محسوس ہوا میرے جسم سے روح جدا ہو گئی ہے۔۔۔

سوری۔۔وہ۔۔وہ میں کچھ زیادہ ہی ایکسائٹڈ ہو گئی تھی۔۔"وہ آہستگی سے" کہتے ہوئے جب مجھ سے جدا ہوئی۔۔۔تو اس سے زیادہ میں لال پڑ رہا تھا شرمگی کے سبب۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔ہو جاتا ہے۔۔۔خبر ہی ایسی تھی۔۔۔"میں نے دونوں" ہاتھ پاکٹ میں ڈالتے ہوئے نظر چرائے کہا۔۔۔میں دیکھ سکتا تھا وہ بھی مجھ سے کس طرح نظر چرا رہی تھی اب۔۔۔

میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں چلو۔۔۔" میرے کہتے ہی اس نے عجلت سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

میری کھٹارا بائیک کی آج قسمت کھلنے والی ہے یہ سوچ۔۔۔ میں مسکرانے لگا۔۔۔

نہ جانے کب سے چاہت تھی اس کے ساتھ بیٹھنے کی۔۔ آج یہ چاہت پوری ہو بھی رہی تھی تو دیکھو کیسے۔۔۔ کہ وہ کسی اور کی بیوی تھی اس لمحے۔۔۔۔۔

میں چاہ کر بھی ایک لمحے کے لیے بھی اس خیال کو اپنے دماغ سے جدا نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ شادی شدہ ہے۔۔۔ لیکن یہ بھی ایک سچ تھا کہ اس کے

ساتھ بائیک پر بیٹھنے کی خوشی ہی الگ تھی۔۔میرے پیٹ میں تتلیاں اڑ رہی تھیں۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

لائبہ

شکریہ۔۔۔اگر آپ نہیں ہوتے تو پتہ نہیں میں کیا کرتی آج عاشر۔۔۔"""
میں نے عاشر کا پورے دل سے شکریہ ادا کیا۔۔۔

پھر اس کے سامنے ہی مینشن میں داخل ہو گئی۔۔۔

لاؤنج میں ہی مجھے سر اسامہ بیٹھے نظر آ گئے تھے لیکن میں نے انہیں دیکھ کر بھی آن دیکھا کیا۔۔۔اور ڈائریکٹ سڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

مجھے وہ شخص اب اس قابل بھی نہیں لگا کہ میں اس پہ غصہ کروں۔۔یا اس سے پوچھوں کہ کیوں کیا میرے ساتھ ایسا؟؟۔۔۔

میں نے خود کو کمرے میں بند کر لیا اور روتی رہی مجھے نہیں پتہ میں کتنا روئی اور کتنے گھنٹے روئی لیکن میں بس روتی رہی۔۔۔

بیگم صاحبہ کھانا کھالیں۔۔"میرو بی بی مجھے کھانا کھانے کے لیے بلانے" آئیں تو میں نے صاف انکار کر دیا۔۔۔

میں نے روتے روتے کب بیڈ کراون سے ٹیک لگایا اور کب سو گئی
۔۔۔مجھے خود خبر نہیں۔۔۔

صبح آنکھ کھلی تو میرے سر کے نیچے تکیہ۔۔۔اور میرا پورا وجود کمبل سے
کور تھا۔۔۔

میں آنکھ مسلتے ہوئے اٹھ کر بیٹھی تو سر اسامہ سامنے ہی مجھے ڈریسنگ کے
پاس تیار ہوتے نظر آئے۔۔۔

وہ میرے کمرے میں کیا کر رہے تھے؟؟۔۔۔

مجھے کبھی کوئی شخص اتنا ذہر نہیں لگا ہو گا جتنا سامنے کھڑا شخص لگ رہا تھا
اس وقت۔۔۔۔

مجھ پر سے محبت کا سارا بھوت اتر گیا تھا۔۔میں اب اس شخص کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

اٹھو۔۔۔اور میری ٹائی باندھو۔۔۔"یقیناانہوں نے آئینے میں دیکھ لیا" ہو گا مجھے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے۔۔۔

اگر پہلے والی جھلی لائبہ ہوتی تو ضرور اس نے تو خوشی سے پاگل ہو جانا تھا اِس لمحے۔۔۔کہ سر اسامہ جیسی ڈیشنگ پر سنلٹی اسے اپنی ٹائی باندھنے کا موقع دے رہے ہیں لیکن اس حقیقت پسند لائبہ کو کچھ نہ ہوا۔۔۔

میں بھولی نہیں تھی ابھی تک۔۔کیسے کمر دکھا کر گئے تھے مجھے پولیس والوں کے حوالے چھوڑ کر۔۔۔

سنا نہیں ؟؟۔۔۔اٹھو۔۔۔"ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔اب ان کا رخ" میری جانب تھا۔۔۔

وہ میرے منتظر کھڑے نظر آرہے تھے۔۔کہ میں آکر اچھی بیویوں کی طرح ان کی ٹائی باندھوں۔۔۔

مجھے نہیں آتی۔۔۔"سپارٹ لہجے میں کہہ کر۔۔۔میں نے رخ موڑ لیا" ۔۔۔

میرا گمان تھا کہ وہ خود ہی باندھیں گے اور میرے کمرے سے چلے جائیں گے۔۔۔لیکن میرے گمان کے برعکس۔۔۔وہ تو الٹا میرے قریب آکر بیٹھ گئے۔۔۔

تو میں باندھنا سیکھا دیتا ہوں۔۔۔" وہ میرے برابر میں آ کر بیٹھے ہیں یہ علم میں ہونے کے باوجود میں نے ان کی طرف رخ نہیں موڑا۔۔۔اور نہ ہی میرا کوئی ارادہ تھا نہیں دیکھنے کا۔۔

اگلے ہی پل میری جان ہوا ہوئی۔۔۔جب وہ میرے کانوں کی لو کو اپنے ہونٹوں سے مس کرنے لگے۔۔۔

Zubi Novels Zone

پھر بھرائی آواز میں میرے کان میں سرگوشی کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔

ادھر دیکھو اور اچھی طرح سیکھو۔۔" اپنی ٹائی میرے گلے میں ڈالتے ہوئے۔۔۔ بھرائی آواز میں حکم صادر کرنے لگے۔۔۔

"مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے ان سب میں۔۔۔سو پلیز سر۔۔۔آپ خود باندھ لیں۔۔۔" اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود کیسے وہ اتنا نارمل بیہیو کر سکتے تھے۔۔جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔

میں نے جیسے ہی بے رخی سے کہہ کر ٹائی اتارنا چاہیی۔۔انہوں نے فورا میرا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

"مجھے نہ سننے کی عادت نہیں ہے لائبہ۔۔۔" انہوں نے سختی سے میری جانب دیکھ کہا۔۔۔اور پھر ٹائی باندھنا شروع کی۔۔۔

ان کی آنکھوں کی سختی دیکھنے کے بعد مجھ میں ہمت نہ ہوئی پھر کچھ کہنے کی۔۔۔میں خاموشی سے انہیں ٹائی باندھتا دیکھتی رہی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ایزی۔۔۔رائٹ ؟؟۔۔۔اب کل سے تم میرے روزانہ باندھنا۔۔۔""" ٹائی پوری باندھنے کے بعد میرے گال کو نرمی سے چومتے ہوئے مسکرا کر بولے۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی اس بندے کی۔۔آج اسے ہوا کیا تھا؟؟۔۔۔

آج آرام سے ریسٹ کرو گھر میں۔۔۔میں لیف دے دوں گا " تمہاری۔۔۔"وہ میرے گلے سے ٹائی اتار کر اپنے گلے میں ڈالتے۔۔۔ نرمی سے گویا ہوئے۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں۔۔۔میں آفس جاؤں گی۔۔۔میں نے چوری نہیں " کی تو پھر میں کیوں منہ چھپا کر گھر بیٹھوں؟؟۔۔۔"میں ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔جزبز ہو کر کہتی۔۔۔بیڈ سے اتر ی۔۔۔

میں اتنا غصے میں تھی کہ میں نے غور ہی نہیں کیا کہ میں نے سلپر ٹھیک طرح پہنی ہے یا نہیں۔۔۔میں نے جیسے ہی دوسری سلپر پر پاؤں رکھا ۔۔وہ سلپ ہو گئی اور ساتھ میں بھی۔۔۔

میں نے فوراً آنکھیں میچ لیں۔۔۔مجھے یقین تھا اب میری ناک پھوٹی ہی پھوٹی۔۔۔ساتھ ساتھ سر اسامہ کے سامنے عزت کا کچرہ الگ

لیکن اگلے ہی پل مجھے محسوس ہوا جیسے کسی نے میرے پیٹ کے گرد ہاتھ کا حصار باندھ کر مجھے گرنے سے روکا ہو۔۔۔

میں نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو میرے پیٹ کے مقام پر سر اسامہ کا ہاتھ تھا۔۔۔

فوراً سیدھے ہو کر کھڑی ہوئی تھی میں۔۔۔

سیدھے ہوتے ہی اپنی کمر کو ان کے سینے سے لگتا محسوس کیا۔۔۔

ان کا ہاتھ ہٹاتی ابھی میں اس سے قبل ہی وہ خود ہاتھ ہٹا کر۔۔۔۔ میرے گال کو پھر ایک بار چومتے۔۔ باہر چل دیے۔۔۔

ان کے جاتے ہی میں بھی تیار ہونے چلی گئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

روزانہ کی طرح میں بس کا سفر کر کے جب آفس پہنچی تو سب مجھے ہی دیکھ رہے تھے۔۔ لیکن میں لوگوں کی نظروں سے نروس نہیں ہوئی۔۔۔اور نہ میں ہو سکتی تھی۔۔میں چور نہیں تھی میرے والد نے مجھے بہت اچھی تربیت دی تھی دینی اور دنیاوی دونوں۔۔۔میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا میں نے کبھی کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کی۔۔میں نے کبھی کسی کی کوئی چیز ناحق نہیں چھینی۔۔۔پھر میں کس بات کے لیے لوگوں سے چھپتی پھروں؟؟۔۔میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

لائبہ۔۔۔بہت اچھا لگا کہ تم واپس آگئیں۔۔۔کل کے حادثے کو بھول " جاؤ۔۔۔غلط فہمی کی بنا پہ سب کچھ ہوا۔۔۔ تمہیں تو پتہ ہے میں اپنے کام سے کتنا وفادار ہوں۔ہر چیز کتنی لگن کے ساتھ کرتا ہوں اور اس پروجیکٹ پر تو میں نے سب سے زیادہ توجہ دی ہے۔۔" سر ارشاد مجھے دیکھتے ہی سب کے سامنے اعلانیہ قریب آکر معذرت کرنے لگے۔۔ لیکن ان کا معذرت

کرنے کا انداز بڑا عجیب تھا جس میں سوائے ان کی اپنی شیخ چلیوں کے کچھ نہ تھا۔۔۔میرے تو کان پکنے لگے۔۔یہ بندہ معافی منگنے آیا ہے یا اپنی تعریفیں سنانے؟؟۔۔میں یہی سوچ رہی تھی اب۔۔۔

آدھی تعریفیں تو جیسے تیسے کر کے میں نے سن لیں۔۔۔لیکن باقی آدھی پر میں اپنے کان رگڑ کر اپنی بیزاریت کا اظہار کرنے لگی۔تا کہ اس بندے کو سمجھ آئے کہ بھائی بہت ہو گیا۔۔۔اب مجھے بیٹھنے دے۔۔۔

لائبہ۔۔۔"ایک کھنک دار آنے والی آواز پر میں مسکراتے ہوئے پیچھے" مڑی۔۔

وہ میری جانب ہی چلتا ہوا آرہا تھا۔۔اس کے ہاتھوں میں پھولوں کا گلدستہ تھا۔۔۔

"ویلکم بیک۔۔۔"

اس کی کیا ضرورت تھی"میں نے پھولوں کا گلدستہ عاشر کے ہاتھ سے لیتے۔۔۔ مسکرا کر رسمی طور پر کہا۔۔۔ "

ابھی بھی کہو گی کے صرف دوست ہے۔۔۔ میں کہہ رہی ہوں۔۔ بتا دو بیچارے کو۔۔ کہ شادی شدہ ہو۔۔۔"میری سہیلی کے کہتے ہی میں مسکرانے لگی۔۔۔ چونکہ میں جانتی تھی وہ صرف دوست ہے۔۔۔ وہ جانتا ہے میں شادی شدہ ہوں اور اب میرے دل میں کوئی ڈاؤٹ نہیں تھا اس کی دوستی کو لے کر۔۔۔۔۔ "

اس نے جو کل میرے لیے کیا۔۔وہ میرے لیے بہت معنی رکھتا تھا۔۔ میں کتنا خوفزدہ تھی پولیس اسٹیشن میں۔۔۔یہ صرف میں ہی جانتی ہوں۔۔۔

❤ *Husny Kanwal* ❤

"یہ پھول کون لایا؟؟۔۔"سر اسامہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی " سوال کیا۔۔۔

عاشر۔۔۔"بس میرا ایک لفظی جواب۔۔اور میں نے دیکھا کہ ان کے " چہرے کے رنگ بدل گئے۔

"مجھے پھولوں سے سخت الرجی ہے۔۔" انہوں نے میری جانب مخاطب ہو کر۔۔۔ دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔ اور پھر مہرو بی بی کو آواز لگانے لگے ۔۔۔ میں جانتی تھی ان کا ارادہ پھولوں کو باہر پھینکوانے کا ہے اس لیے میں فوراً ہی کھڑی ہوئی۔۔۔۔

"مہرو بی بی۔۔۔ ان پھولوں کو لے جائیں یہاں سے اور باہر پھینکیں۔۔" انہوں نے بے رخی سے حکم صادر کیا۔۔۔

"پھینکیں مت۔۔ گارڈن میں لگا دیں اسے۔۔۔" میں جانتی تھی وہ جھوٹ بول رہے ہیں انہیں کوئی الرجی نہیں ہے پھولوں سے۔۔ کیونکہ اگر انہیں الرجی ہوتی تو اتنا بڑا گارڈن پھولوں سے نہ سجا ہوتا ان کے گھر کا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

پھینک دیں۔۔۔ نظر نہیں آنے چاہیے مجھے یہ گھر میں۔۔۔"میں ان کا حکم سن۔۔۔غصے سے مٹھیاں بھینچنے لگی۔۔۔

آخراس بندے کا مسئلہ کیا ہے؟؟۔۔۔

آج دوسری رات تھی جب سر اسامہ گھر نہ آئے۔۔۔

میں ان کا انتظار کرتی رہی اور انتظار کرتے کرتے کب سو گئی مجھے خود خبر نہیں۔۔۔جب آنکھ کھلی تو شاور کی آواز آرہی تھی شاید کوئی نہا رہا تھا ۔۔۔میں نے اٹھ کر واش روم کی جانب رخ کیا۔۔۔

دروازہ لاک تھا اندر سے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کچھ دیر بعد سر اسامہ نہا کر نکلے۔۔۔ان کے لور پارٹ پر ہر بار کی طرح ٹاول بندہ تھا۔۔۔

میں نے کچھ کہا نہیں۔۔۔وہ میرے برابر سے گزر کر اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگے۔۔۔۔تب میری نظر ان کی کمر پر گئی۔۔۔اس پر نشانات تھے۔۔۔جسے دیکھ میں چونکی۔۔۔

آپ کی کمر پر یہ نشانات کیسے ؟؟۔۔"میں چاہ کر بھی خود کو روک نہیں " سکی تھی یہ سوال کرنے سے۔۔۔

ان کے قدم میرا سوال سن رکے۔۔۔

میں اتنا خوبصورت نہیں ہوں قریب سے۔۔ جتنا تم مجھے سمجھتی ہو۔۔۔"""
انہوں نے پلٹ کر میری جانب دیکھ۔۔۔ گمبھیر لہجے میں کہا۔۔۔ان کی بات بہت گہری لگی مجھے جیسے وہ دو معنی میں بات کر رہے ہوں۔۔۔ پھر وہ مڑ کر جانے لگے۔۔۔

آپ کو تکلیف ہوئی ہو گی۔۔۔"ان کی کمر تشدد کے نشانات سے بھری" تھی۔۔۔ بھلا ان جیسے امیر زادے کے ساتھ اتنا وحشیانہ سلوک کون کر سکتا ہے؟؟۔۔۔ میں یہی سوچ الجھی۔۔۔

میں نے محسوس نہیں کیا۔۔ لیکن ان کے قدم اپنی جگہ منجمد ہو گئے تھے میری بات سن۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں نے اپنے لرزتے ہاتھوں سے ان کی کمر کو چھوا۔۔۔میں خود بھی نہیں جانتی کب میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

یوں ہی روتے ہوئے۔۔۔ان کی کمر سے اپنی پیشانی لگائی۔۔۔وہ ابھی بھی ساکت کھڑے تھے۔۔۔

اسامہ

وہ میرے لیے رو رہی تھی۔۔۔

زندگی میں دوسری بار میں کسی لڑکی کو اپنے لیے روتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کے آنسوؤں کی تری میں اپنی کمر پر محسوس کر۔۔۔آنکھیں موند گیا۔۔۔

میں اس قابل نہیں کے وہ میرے لیے اپنے قیمتی آنسو بہائے۔۔۔

یہ محبت جو اس کی آنکھوں سے بہہ رہی ہے میرے لیے۔۔۔کیا وہ سچ جاننے کے بعد بھی قائم رہ سکے گی؟؟؟۔۔۔اس خیال کے آنے پر میں نے اپنی مٹھیاں مضبوطی سے بھینچ لیں۔۔۔

مجھے اسے سچ بتا دینا چاہیے بس یہی ایک طریقہ ہے اس کی محبت کو اپنے لیے قائم رکھنے کا۔۔۔کیونکہ ایک نا ایک دن تو اسے پتہ چلنا ہی ہے ۔۔۔بہتر یہی ہے کہ میں جلد سے جلد اسے خود بتا دوں۔۔۔تاکے اسے تکلیف کم ہو۔۔تاکہ نفرت کم ہو۔۔۔

میرے دل نے کہا۔۔۔میں لالچی ہو رہا ہوں۔۔۔۔مجھے ایک ساتھ دو کا پیار چاہیے۔۔۔جو ممکن نہیں۔۔۔

لائبہ۔۔۔"میں نے ہمت کی اس سے بات کرنے کی۔۔۔"

اسامہ۔۔۔اسامہ۔۔۔"ابھی میں مزید کچھ کہتا اس سے قبل ہی مجھے باہر سے آواز آنے لگی اور میں اس آواز کو بخوبی پہچانتا تھا۔۔یہ میری دادی کی آواز تھی۔۔۔

دادو۔۔۔اچانک یہاں کیسے؟؟؟"میں پریشان ہوا۔۔۔"

اسامہ۔۔۔"میرے خاندان میں کسی کو علم نہیں تھا میری لائبہ سے" شادی کے متعلق۔۔۔ایسے میں دادی کا اچانک آنا مجھے پریشان کر گیا تھا۔۔۔نہیں سمجھ آرہا تھا میں کیا کہ کران سے لائبہ کو ملواؤں۔۔۔

دادی کی نظر میں کیونکے میں کنوارا تھا۔۔اس لیے وہ ڈائریکٹ کمرے میں آئیں۔۔۔

میں فورا لائبہ سے تھوڑا دور ہٹ کر کھڑا ہوا۔۔اس کی سبز رنگ آنکھوں میں ابھی بھی آنسو تھے۔۔۔

دادو۔۔۔"میں نے فورا اپنے بیڈ پر رکھی شرٹ پہنی۔۔۔ابھی میں پلٹا" ہی تھا کہ دادو میرے سامنے کھڑی تھیں۔۔۔لیکن ان کی توجہ کا مرکز میں نہیں تھا بلکہ لائبہ تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تم کون لڑکی؟؟۔۔اور میرے پوتے کے کمرے میں کیا کر رہی ہو؟؟؟""

انہوں نے لائبہ کو دیکھ۔۔۔ تفتیشی افسران کی طرح پوچھا۔۔

یہ لائبہ ہے دادو۔۔۔آپ کی پت بہو۔۔"میں دادو سے کبھی جھوٹ " نہیں بولتا تھا۔۔تو پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ میں لائبہ کے متعلق ان سے جھوٹ کہتا۔۔۔

میں جانتا ہوں وہ سب کچھ جانتی تھیں فرزین اور میرے متعلق۔۔۔

انہوں نے میری بات سنتے ہی حیرت سے مجھے اور پھر لائبہ کو دیکھا۔۔پھر وہ لائبہ کا سر تا پاؤں جائزہ لینے لگیں۔۔۔

لائبہ

سر اسامہ کی دادی مجھے سر تا پاؤں ایسے دیکھ رہی تھیں۔۔ جیسے میرا ایکسرے نکال رہی ہوں۔۔۔

ان کی آنکھوں میں مجھے دیکھتے وقت کچھ عجیب سی فیلنگس ابھریں۔۔۔ میں نہیں جانتی وہ کیسی فیلنگس تھیں۔۔۔ لیکن کچھ عجیب تھا۔۔۔

"کیا نام ہے تمہارا؟؟۔۔ "

لائبہ "میں نے فوراً اپنا نام بتایا۔۔۔"

"کتنا وقت ہوا شادی کو؟؟۔۔۔"

"ابھی پندرہ بیس دن۔۔۔"

ہمم۔۔۔"انھوں نے بغور مجھے دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔ پھر" قریب آکر۔۔۔ میرے ہاتھ میں اپنے ہاتھ میں پہنا کڑا اتار کر پہنانے لگیں۔۔۔

منہ دیکھائی کا تحفہ۔۔ اگر میرے پوتے نے مجھے پہلے بتایا ہوتا تو میں کچھ" لے کر ہی آتی۔۔۔"وہ مسکرا کر بولیں تو جا کر میرے دل کو کچھ قرار آیا۔۔۔

وہ کڑے بہت خوبصورت تھے۔۔۔ میں ان کی خوبصورتی میں ایسا محو ہوئی کہ رسمی طور پر انکار کرنا تک بھول بیٹھی۔۔۔

تمھارے ہاتھ پر بڑا جچ رہا ہے یہ۔۔۔ جیسے ان ہی کے لیے بنایا گیا" ہو۔۔۔" ان کے کہتے ہی میں شرمیلی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے سر اسامہ کو دیکھنے لگی۔۔

ہے ناں اسامہ؟؟۔۔" انہوں نے سر اسامہ کی تصدیق مانگی۔۔۔"

مجھے ایک لمحے کے لیے محسوس ہوا جیسے ان کے سوال کا مقصد جتانا ہو۔۔۔ پوچھنا نہیں۔۔۔

میں نے دیکھا وہ دادی پوتا آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ بات کرنے لگے۔۔۔

منتظر تھی میں ان کی تصدیق کی۔۔۔لیکن وہ میرے ہاتھ کو تکتے رہے۔۔۔لفظی تصدیق نہ کی۔۔۔۔

پتا نہیں میرا وہم تھا یا کچھ اور۔۔۔لیکن میں نے محسوس کیا۔۔۔ان کی آنکھیں متلاشی تھیں۔۔جیسے میرے ہاتھوں میں ان کڑوں کو دیکھ ۔۔۔کسی اور کو تلاش رہے ہوں۔۔۔

میرے ذہن میں سب سے پہلے فرزین کا خیال آیا۔۔۔

ان کی دادو کو تو ضرور پتا ہو گا اس فرزین کے بارے میں۔۔۔کیوں ناں" میں ان سے پوچھوں۔۔"میں دادی کو دیکھ سوچنے لگی۔۔۔

مجھے بس اچھا سہ موقع تلاش کرنا تھا ان سے بات کرنے کا۔۔۔

کہیں ناں کہیں مجھے لگ رہا تھا میرے تمام سوالوں کے جواب ہیں سر اسامہ کی دادی کی پاس۔۔۔

چلیں آئیں۔۔۔ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔"میں نے بڑی محبت سے کہا۔۔تو" دادو میرے ساتھ نیچے چل دیں۔۔۔جبکے سر اسامہ تیار ہونے چلے گئے تھے۔۔۔

دادو مجھے بتائیں آپ کو کھانے میں کیا کیا پسند ہے میں اپنے ہاتھوں سے" آپ کے لیے بناؤں گی۔۔۔"ابھی میں بول ہی رہی تھی کہ پیچھے سے سر اسامہ کی آواز آئی۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔آج آفس نہیں جانا تم نے؟؟۔۔ "

میں آج گھر پر رکوں گی۔۔۔دادو آئی ہیں انہیں چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہوں۔۔"میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔لیکن وہ میرے جواب سے سیٹسفائی نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔

انہوں نے روز معمول کے مطابق خاموشی سے ناشتہ کیا۔۔اور پھر اٹھ کر چل دیے۔۔۔مجھے بڑا عجیب لگا۔۔ بھلا یہ کیسے دادی پوتے ہیں۔۔۔جو اتنے دنوں بعد ملے ہیں لیکن کوئی بات ہی نہیں ایک دوسرے سے کرنے کے لیے۔۔۔

دادو نے مجھے بتایا کہ وہ یہاں پورے ایک ہفتے رکنے آئی ہیں میں بہت خوش ہوئی کہ چلو شکر ہے اس بے رونق گھر میں بھی کوئی رونق ہوئی۔۔۔

میں نے دادو کے لیے اپنے ہاتھوں سے کھانا بنانے کا سوچا۔۔میں کچن میں ابھی کھڑی ہی ہوئی تھی کہ میرا سیل رنگ ہوا۔۔

کال میرے آفس سے تھی۔۔۔میں نے انھیں بتایا بھی کہ میں لیف پر ہوں۔۔لیکن انہوں نے کہا۔۔۔بہت ضروری میٹنگ ہے۔۔اور میری موجودگی اس میں ضروری ہے۔۔۔میٹنگ آدھے گھنٹے میں شروع ہو جائے گی۔۔۔

میں نے فوراً ہی دادو سے معذرت کی۔۔۔اور کہا کہ جلد سے جلد میٹنگ اٹینڈ کر کے واپس آتی ہوں۔۔۔

آفس پہنچی تو پتہ چلا کوئی میٹنگ تھی ہی نہیں۔۔۔مجھے بڑی عجیب لگی یہ بات۔۔۔مجھے کس نے کال کر کے بلایا تھا۔۔۔یہ بھی نہیں پتہ تھا کسی کو۔۔۔

میں واپس گھر چلی جانا چاہتی تھی چونکہ دادو اکیلی تھی گھر میں۔۔اور یہ اچھی بات نہیں تھی۔۔۔میں آفس سے نکل پاتی اس سے قبل ہی میرا ٹکراؤ روبی سے ہوا۔۔۔سر ارشاد کی طبیعت خراب تھی اس لیے وہ لیف پر تھے ان کی جگہ روبی نے پورے سٹاف کو سنبھالا ہوا تھا۔۔۔

روبی نے مجھے فائل دی۔۔۔اور کہا کہ سر اسامہ سے سائن کروا کر لاؤں۔۔۔میں نے بتایا اسے کہ میرا کام نہیں ہے یہ۔۔۔لیکن وہ مجھ پر غصہ ہونے لگی۔۔۔کیونکہ وہ سینیئر تھی میری۔۔۔اور اس کا غصہ

میرے اور میرے کام کے لیے اچھا نہیں تھا اس لیے مجھے مجبوراً اس سے فائل لے کر سر اسامہ کے آفس جانا پڑا۔۔۔

سر اسامہ کی سیکرٹری کو دیکھتے ہی مجھے اس کی پرانی بات یاد آئی۔۔۔اور میرا دل چھلنی سہ ہو گیا۔۔۔

"سر اسامہ سے سائن کروانے ہیں ان پیپرز پر۔۔" میں نے ان کی سیکرٹری کو فائل پکڑائی۔۔۔

"ابھی ویٹ کرو۔۔ سر ابھی بیزی ہیں۔۔۔" ان کی سیکرٹری نے مجھے ویٹنگ پر بیٹھا دیا تھا۔۔۔

میں نے محسوس کیا تھا سر اسامہ کی وہ نک چڑھی سیکرٹری مجھے بڑی عجیب نگاہوں سے دیکھتی۔۔۔اس کی آنکھیں میرا مذاق اڑاتی معلوم ہوتی تھیں۔۔۔جس کی وجہ سے مجھے وہ زہر لگنے لگی تھی۔۔۔

مانا بہت خوبصورت تھی۔۔مگر اخلاق بھی کوئی چیز ہوتا ہے بندے کا۔۔۔جو اس میں ذرا بھی نہ تھا۔۔۔بات بھی ایسے کرتی جیسے لکڑیاں توڑ رہی ہو۔۔۔

تمھیں پتا ہے۔۔۔بہت جلد تمھارا پتہ کٹنے والا ہے۔۔۔سر اسامہ کو ان" کے نئے بزنس پارٹنر نے تحفہ بھیجا ہے آج ہی۔۔۔بہت خوبصورت تحفہ۔۔۔"مجھے ویٹ کرتے ہوئے بیس منٹ گزر گئے تھے۔۔۔میں بار بار اپنی کلائی پر بندی واچ دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایک لمحے کے لیے دل میں خیال آیا کہ انہیں میسج کر کے کہوں۔۔کہ میں باہر بیٹھی ہوں پلیز مجھے اندر بلالیں۔۔تاکہ میں سائن کرواکے گھر جا سکوں۔۔دادی گھر میں اکیلی ہیں۔۔۔لیکن پھر اگلے ہی پل یہ سوچ کے جھٹک دیا اس خیال کو۔۔۔کہ کہیں ایسا نہ ہو وہ واقعی بہت بیزی ہوں اور مجھ پر غصہ کریں۔۔

ابھی میں اپنی سوچ میں ہی مگن تھی کے ان کی سیکرٹری میرے پاس آکر مرچیں لگانے والے انداز میں بولی۔۔۔

اس نے آخری جملہ مفاہمانہ انداز میں خباثت سے مسکراتے ہوئے ادا کیا۔۔۔جس پر میرا دماغ کھٹکا۔۔۔

Zubi Novels Zone

کہاں ہے وہ تحفہ؟؟۔۔"میں نے ابرو اچکا کر۔۔اس کے روبرو کھڑے ہوتے پوچھا۔۔۔

ان کے ساتھ۔۔۔اور کہاں۔۔۔۔"وہ شیطانی مسکراہٹ سجائے بڑا اترا " کر بولی۔۔۔

تو بیس منٹ سے وہ اس تحفے کے ساتھ تھے آفس میں۔۔۔

میرا دماغ گھوم گیا۔۔۔میں آندھی طوفان کی طرح ان کے آفس کا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔۔۔

اور اگلے لمحے۔۔۔جو منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا وہ میری روح تک کو ہلا گیا۔۔۔

سر اسامہ اپنی چیئر پر بیٹھے ہوئے تھے اور ایک چڑیل اپنی دونوں باہیں ان کے کندھے میں ڈال کر۔۔ان کی گود میں بیٹھی نظر آرہی تھی۔۔۔

مجھے دیکھ ان کی آنکھوں میں حیرت ابھری۔۔۔

اپنی بیوی کو ویٹنگ پر بیٹھا کر اندر رنگ رلیاں مناتے اس آدمی کو شرم نہیں آتی؟؟۔۔۔

سوری سر۔۔"میرا خون کھول گیا تھا۔۔سر اسامہ کی سیکرٹری میرے" پیچھے تیزی سے آئی۔۔اور میرا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب واپس کھینچنے لگی۔۔ساتھ ساتھ وہ سر اسامہ سے معذرت بھی کر رہی تھی۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔" میں غصے سے چنگھاڑی۔۔۔ "

میرا شوہر یہاں کسی دوسری عورت کو باہوں میں لیے بیٹھا ہے۔۔اور میں چپ چاپ یہاں سے چلی جاؤں؟؟۔۔کیا پاگل سمجھ رکھا تھا ان لوگوں نے مجھے؟؟۔۔۔

تم باہر جاؤ۔۔" وہ اپنی سیکرٹری کی جانب دیکھ۔۔۔اطمینان سے " بولے۔۔۔

یہ سب کیا ہے؟؟۔۔۔اور اب تک ہٹا کیوں نہیں رہے تم اس چڑیل کو" خود پر سے؟؟۔۔" میں زور سے پاگلوں کی طرح چیخی۔۔مجھے خود نہیں پتہ میرے اندر اتنا کانفیڈنس کیسے آیا۔۔لیکن اس لمحے میں غصے سے پاگل ہو رہی تھی۔۔۔وہ میرا شوہر تھا اور میرے سامنے وہ کھلے عام چیٹ کر رہا تھا

۔۔لیکن اس شخص کے چہرے پر ذرا سی بھی۔۔۔ذرا سی بھی شرم نہیں تھی۔۔۔

" تمہیں کس نے اجازت دی اندر آنے کی؟؟۔۔۔" مجھے یقین نہ آیا اپنے کانوں پر۔۔۔وہ شخص کیا بول رہا تھا۔۔۔

وہ امیر ہیں تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ وہ مجھے چیٹ بھی کریں تو بھی میں جی حضوری کرتی رہوں۔۔۔اگر سر اسامہ یہ سوچ کر مجھے اپنی زندگی میں لائے تھے۔۔تو یقیناً یہ صرف ان کی سوچ ہی تھی۔۔۔

" میں نے کہا اس چڑیل کو خود پر سے ہٹاؤ۔۔۔" میں زور سے چنگھاڑی۔۔۔۔ان کے سوال کو مکمل اگنور کر۔۔۔

لائبہ صرف ایک منٹ ہے تمہارے پاس۔۔چپ چاپ آفس سے باہر جاؤ۔۔ورنہ۔۔"یہ تو حد ہی ہو گئی۔۔۔ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری۔۔وہ شخص مجھے دھڑلے سے دھمکی دے کر۔۔۔باہر جانے کا حکم دے رہا تھا۔۔۔

ورنہ کیا؟؟۔۔۔"میں حلق کے بل چیخی۔۔۔اس لمحے میری آنکھوں میں آنسو آنے کے لیے بے تاب تھے۔۔لیکن میں انہیں پیچھے دھکیل رہی تھی۔۔۔میں کمزور نہیں پڑ سکتی تھی۔۔بالکل بھی نہیں۔۔۔کیونکہ اگر ایک بار میں اس شخص کے سامنے کمزور پڑ گئی۔۔۔تو یہ میری پوری زندگی کو دوزخ بنا دے گا۔۔۔

اگر اسے لگتا ہے کہ ایک غریب کی بیٹی ہے تو دب جائے گی۔۔۔ تو میں انھیں آج ابھی اور اسی وقت بتاؤں گی۔۔ کہ ہر غریب کی بیٹی دبنے والی نہیں ہوتی۔۔ ناانصافی سہنے والی نہیں ہوتی۔۔۔

"بے بی کول ڈاون۔۔۔ ان جیسی لڑکیوں کے پیچھے اپنا بلڈ پریشر ہائی مت کرو۔۔۔" وہ چڑیل بڑی میٹھی آواز میں سر اسامہ کے رخسار پر اپنی شہادت کی انگلی لہراتے ہوئے بولی۔۔۔ تو میرے مزید آگ لگی۔۔۔

"تو تم نہیں ہٹاؤ گے اسے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ گو ٹو ہیل باسٹرڈ۔۔۔ آئندہ شکل مت دکھانا مجھے اپنی۔۔۔" میں نے غصے سے کہہ کر۔۔ فوراً ہی اپنی سینڈل اتاری اور سر اسامہ کے منہ کا نشانہ لگایا۔۔۔

میرا نشانہ اتنا اچھا نہیں تھا اس لیے وہ سر اسامہ کے سینے پہ جا کر لگا۔۔۔

ایک سینڈل سے میرا کیا ہونے والا تھا۔۔۔میں نے دوسری سینڈل اتاری اور اس لڑکی کے منہ پہ دے ماری۔۔۔اور اس بار میرا نشان بالکل ٹھیک جا کر لگا۔۔۔

اس کے بعد میں بغیر ان کے ری ایکشن کا انتظار کیے۔۔فائل پھینک کر باہر چل دی۔۔۔

لائبہ۔۔۔"وہ چیخے۔۔۔لیکن میں نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔۔"

لفٹ میں پہنچ کر۔۔۔میں زمین پر بیٹھ کر بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

Zubi Novels Zone

یہ سب میرے ساتھ کیا ہو رہا تھا آخر؟؟؟۔۔۔

لفٹ کھلتے ہی میں خود کو سنبھالتی اٹھی۔۔اور یوں ہی ننگے پاؤں چلتی ہوئی باہر نکلی۔۔۔

مجھے بس رونے کے لیے ایک کونا چاہیے تھا۔۔۔اس لیے لوگوں کی نظروں سے بچ کر میں اسٹور روم میں داخل ہو گئی۔۔۔

میں وہاں ایک کونے میں بیٹھ کر بچوں کی طرح روتی رہی۔۔۔

میں خود میں سمٹی بیٹھی رہی۔۔میرے پاس سینڈل تک نہیں تھی کہ میں گھر جا سکوں۔۔گھر؟؟۔۔کون سہ گھر؟؟۔۔یہ سوچ مجھے اور رونا آیا۔۔۔

میں روتی رہی۔۔۔زاروقطار روتی رہی۔۔۔یہ وہ زندگی نہیں تھی جس کے میں خواب دیکھا کرتی تھی۔۔یہ تو کوئی بھیانک خواب تھا۔۔۔ایسا خواب جس میں، میں پھنس گئی تھی۔۔۔چاہ کر بھی نکل نہیں پا رہی تھی۔۔۔ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آرہا تھا۔۔۔طلاق کوئی مذاق نہیں ہوتی۔۔۔اور ہم مڈل کلاس میں تو بالکل بھی نہیں۔۔۔ہمارے یہاں طلاق یافتہ کو کنوارے نہیں ملتے۔۔۔بلکے دو دو بچوں کے باپ بوڑھے ادھیڑ عمر ملا کرتے ہیں۔۔۔میری زندگی تباہ ہو گئی تھی۔۔۔اس خیال کے آنے پر میں اپنے بال نوچتے ہوئے رونے لگی۔۔۔

اس سے تو میرے ماں باپ کسی مڈل کلاس بندے سے میری شادی کر دیتے۔۔۔ان امیروں کے چونچلے ہم جیسے غریبوں کے سمجھ میں نہیں آتے۔۔۔

مجھے روتے روتے کافی وقت گزر گیا تھا۔۔۔میں یوں ہی نڈھال ہو کر۔۔۔ایک باکس سے سر ٹکا کر آنکھیں موند گئی۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

مجھے بہت سردی لگ رہی تھی۔۔۔میں خود میں سمٹنے لگی۔۔۔پھر اچانک مجھے محسوس ہوا کسی نے مجھ پر کمبل ڈالا ہے۔۔۔

میں نے فوراً چونک کر آنکھ کھولی۔۔۔

آنکھ کھلتے ہی میں نے خود کو اپنے کمرے میں پایا۔۔۔یہ بات مجھے حیران کر گئی تھی۔۔۔مجھے اچھے سے یاد تھا میں اسٹور روم میں سوئی تھی۔۔۔

میں فوراً اٹھ کر بیٹھی۔۔۔اگلے ہی پل میری نگاہ سامنے صوفے پر بیٹھے سر اسامہ پر گئی۔۔۔وہ مجھے ہی کھا جانے والی نگاہ سے تک رہے تھے۔۔۔

پورے کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔صرف لیمپ کی لائٹ ان کے چہرے پر روشنی کر رہی تھی۔۔۔

ان کے چہرے کے تاثرات بہت سنجیدہ تھے۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھے تو مجھے اپنا سانس رکتا محسوس ہوا۔۔۔

" میں دقیانوسی سوچ کا مالک نہیں ہوں جب تم میرے سامنے کسی دوسرے مرد کے ساتھ جاتی ہو۔۔۔اس کے گلے لگتی ہو۔۔۔تو میں

برداشت کرتا ہوں۔۔۔تو اب تم بھی کرو۔۔"وہ میرے روبرو آکر بیٹھے۔۔۔

ان کی نیلی سمندر جیسی گہری آنکھیں میری آنکھوں میں گڑھی تھیں۔۔۔۔

مجھے ان سے خوف لاحق ہوا۔۔میں پیچھے ہوتی۔۔۔اس سے قبل انھوں نے میرے بالوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر۔۔۔اچانک میری گردن پر پکڑ مضبوط کی۔۔۔

ان کی چار انگلیوں کو میں اپنی گردن کی پشت پر دھنستا ہوا محسوس کر۔۔۔خوفزدہ ہو کر انہیں دیکھنے لگی۔۔

انہوں نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔تو میرے تن بدن میں آگ لگی۔۔

میں کسی کے ساتھ نہیں گئی۔۔۔اور نہ ہی میں کسی کے گلے لگی"
ہوں۔۔۔اس لیے جھوٹے الزام لگانا بند کریں مجھ پر۔۔۔"میں اپنے دفاع
میں چیخی۔۔۔

اچھا۔۔۔تو پولیس اسٹیشن کے باہر عاشر کے ساتھ کیا کر رہی تھی"
تم؟؟۔۔۔"تو انھوں نے مجھے گلے لگتے دیکھا تھا۔۔۔یعنی وہ وہاں موجود
تھے۔۔۔لیکن اگر وہ وہاں موجود تھے تو سامنے کیوں نہیں
آئے؟؟؟۔۔۔۔

کیوں ایسا لگتا تھا جیسے یہ شخص مجھ پہ ہر وقت نظر رکھتا ہے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"میں ایز آفرینڈ گلے لگی تھی۔۔وہ بھی شکر گزاری کے طور پر۔۔میں اس وقت بہت ایکسائٹڈ ہو گئی تھی کیس کی واپسی کا سن۔۔۔

"تم بھی ایکسائٹڈ ہو گیا تھا۔۔۔مجھے بھی بزنس ڈیل ملی تھی۔۔۔میں ایکسائٹڈ ہو کر ایک لڑکے کو گلے لگا سکتی ہو تو پھر میں ایک لڑکی کو باہوں میں کیوں نہیں بیٹھا سکتا؟؟۔۔"میں اس شخص کا چہرہ دیکھ کر رہ گئی۔۔۔کیا مطلب تھا اس بچگانی و گھٹیا بات کا؟؟۔۔

"میں جذبات میں بہہ گئی تھی۔۔لیکن جیسے ہی احساس ہوا کے میں غلطی پر ہوں۔۔۔فورا پیچھے ہٹ گئی۔۔۔۔جبکہ آپ نے جان بوجھ کر کیا ہے۔۔جو کیا ہے۔۔۔"میں اختلاف میں چیخی۔۔۔

ہاں۔۔کیونکے احساس دلاناتھامجھے اپنی بیوی کو۔۔کے تکلیف ہوتی ہے"
مجھے اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ کر۔۔۔اسے کسی اور کے پھول لاتے
دیکھ کر۔۔۔"وہ سرخ ڈوریں آنکھوں میں سجائے۔۔۔میرے چہرے کو
مزیداپنے چہرے کے قریب کر۔۔ایک ایک لفظ چباچبا کر
بولے۔۔۔۔

"تو وہ سب صرف مجھے دیکھانے کے لیے تھا؟؟۔۔"میں نے روہانسہ لہجے
میں پوچھا۔۔

"توتمھیں کیا لگتا ہے میری سیکرٹری بغیر کسی وجہ کے میرے تحفے کے
متعلق تمھیں آگاہ کرئے گی۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولے۔۔تو میں
شرمندہ ہوگئی۔۔

مجھے لگا ہاں۔۔۔ان کی سیکرٹری بھلا مجھے کیوں بتانے لگی ان کے تحفے کے متعلق۔۔۔

لیکن ایک بات مجھے بڑی عجیب لگی اگر انہیں میری کوئی بات بری لگی تھی تو وہ مجھ سے ڈائریکٹ بھی تو بول سکتے تھے۔۔ جیسے عام شوہر بات کرتے ہیں۔۔۔اتنا بڑا اور واہیات ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟؟۔۔

آئندہ مجھے سبق بھی سیکھانا ہو ناں۔۔۔تو بھی کسی اور عورت کے " قریب مت جائیے گا۔۔۔مجھے بہت دکھ ہوتا ہے۔۔۔بہت تکلیف۔۔۔"میں پھر رونے لگی تھی۔۔۔میرا دل بہت چھوٹا تھا اور سر اسامہ کے معاملے میں تو لگ رہا تھا جیسے بالکل ننھا منا سو گیا ہے۔۔۔

انھیں کسی دوسری عورت کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی میں۔۔ بالکل نہیں۔۔۔

اسامہ

اس کا آخری جملہ میرے دل پر اثر انداز ہوا۔۔۔

میں نے مزید بات نہ کی۔۔۔ شاید میں شرمندہ ہو گیا تھا۔۔۔

اس کے آنسو اپنے انگوٹھے کے پوروں سے صاف کر۔۔۔ میں نے اس کے لرزتے وجود کو سینے سے لگایا۔۔۔

میں اس کی زلفوں میں چہرہ چھپا کر سانس لینے لگا۔۔۔اس کی مہک مجھے دیوانہ سہ کرنے لگی۔۔میرے دماغ پر غالب آنے لگی۔۔۔

مجھے اس کے قریب نہیں جانا تھا۔۔بالکل نہیں۔۔۔کیونکے اس سے نزدیکی میرے پلان کا حصہ نہیں تھی۔۔۔لیکن میں چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکا۔۔۔

وہ میری زندگی میں آنے والی پہلی عورت تھی۔۔۔جو مجھے مجھ سے ہی باغی بنا رہی تھی۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

لائبہ

میں صبح جلدی اٹھ کر دادو کے لیے ناشتہ بنانے کچن میں پہنچی۔۔۔ لیکن مجھے ملازمین سے پتہ چلا۔۔ کہ دادو تو کل ہی چلی گئیں۔۔۔ مجھے بہت حیرت ہوئی۔۔۔انہوں نے تو کہا تھا وہ پورے ایک ہفتے کے لیے رکنے آئی ہیں۔۔۔ پھر ایک ہی دن میں واپس کیوں چلی گئی وہ؟؟۔۔

ان کے واپس یوں اچانک چلے جانے پر مجھے بہت افسوس ہوا ساتھ فنرین کے متعلق کچھ نہ پوچھ پانے کا دکھ بھی۔۔

وہ واحد تھیں جو میرے سوالوں کا جواب دے سکتی تھیں۔۔۔ لیکن وہ بھی راتوں رات چلی گئی۔۔۔

اب جب میں کچن میں آہی گئی تھی۔۔تو سوچا سر اسامہ کے لیے اپنے ہاتھ سے ناشتہ بنادوں۔۔۔اور کچھ امی ابو کے لیے بھی بنا کر ہسپتال لے جاؤں گی۔۔۔

مجھے صبح ہی صبح اٹھ کر کام کرنے کی عادت نہیں تھی۔۔لیکن سر اسامہ کی خاطر کیا۔۔۔

اسامہ

میں ناشتہ کی ٹیبل پر آکر بیٹھا۔۔تو مہرو بی بی نے مسکراتے ہوئے ناشتہ لگایا۔۔۔

عادت کے مطابق میں نے سیل پر نیوز چیک کی۔۔۔اتنے میں لائبہ میری برابر والی سیٹ پر آکر بیٹھی۔۔۔

منہ کھولیں۔۔"ابھی میں سیل پر نیوز ہی دیکھ رہا تھا جب اس کی آواز" میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

میں اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

وہ ہاتھ میں آلو کے بھرتے کے پراٹھے کا لقمہ بنائے میرے منہ کھولنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

چلیں جلدی کھولیں۔۔ورنہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔"سبز رنگ آنکھوں" میں بلا کی محبت و معصومیت سجائے۔۔۔جب وہ بولی۔۔تو میری آنکھوں میں چھم سے میری ماں کا چہرہ آگیا۔۔۔

میں کبھی کسی کے ہاتھ سے کھانا نہیں کھاتا تھا۔۔۔نہ ہی میری ماں کے بعد کسی نے مجھے کھلایا۔۔۔مگر وہ کھلا رہی تھی۔۔۔

میں نے منہ کھولا۔۔۔اور اس نے مسکراتے ہوئے میرے منہ میں لقمہ ڈالا۔۔۔

کیوں دن بہ دن وہ لڑکی سب کچھ میرے لیے مشکل بنا رہی تھی؟؟؟۔۔۔

وہ میرا ہر پلان خراب کر رہی تھی اس کے باوجود میں اس کے سامنے تابعدار بن کے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

وہ پراٹھے مہرو بی بی کے ہاتھ کے نہیں تھے۔۔۔میں پہلا لقمہ کھاتے ہی سمجھ گیا۔۔۔

شاید اسی لیے مہرو بی بی مسکرا رہی تھیں۔۔۔ان کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ مجھے الو کے بھرتے کے پراٹھے پسند ہیں۔۔۔

وہ مجھے بچوں کی طرح کھلا رہی تھی۔۔۔اور عجیب بات یہ تھی۔۔۔کے میں کھا بھی رہا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

شاید یہ پہلی اور آخری بار تھا جب میں اس کے ہاتھ سے کچھ کھا رہا ہوں کیونکہ میرے پاس اب زیادہ وقت نہیں بچا تھا اس ڈرامے کو کنٹینیو رکھنے کے لیے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

لائبہ

میں اپنے ڈیپارٹمنٹ سے باہر نکل کر واش روم کی طرف جا رہی تھی۔۔ جب میری نظر سر اسامہ اور ان کے ساتھ چلتی ہوئی ایک لڑکی پر پڑی۔۔۔ وہ ان کے سیکرٹری نہیں تھی۔۔۔ میں ابھی انہیں دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔ کہ میری کولیگ رمشا نے کہا۔۔"پتہ ہے تمہیں۔۔۔ سر اسامہ نے نئی سیکرٹری رکھ لی ہے۔۔۔"

کیا؟؟۔۔مگر اچانک کیوں؟؟۔۔"عجیب بات ہے ناں۔۔۔مجھے اپنے"
شوہر کے متعلق باتیں دوسروں سے پوچھنا پڑتی ہیں۔۔۔

پتا نہیں۔۔جبکے وہ ماہین سالوں سے تھی۔۔۔کل اچانک ہی نکالا"
ہے۔۔۔ایک راز کی بات بتاؤں۔۔۔"رمشاء رازدارنہ انداز میں کہتی ہوئی
میرے کان کے پاس منہ لائی۔۔۔

جھوٹ ہو گا اگر میں کہوں کے مجھے تجسس نہیں تھا جاننے کا۔۔کے
اچانک اس نک چڑھی بندریا کو کیوں نکالا گیا۔۔۔

سنا ہے سر اسامہ کسی لڑکی کے ساتھ تھے آفس میں۔۔اور اس بیوقوف"
سیکرٹری نے کسی دوسری لڑکی کو آفس میں جانے دیا۔۔ویسے تو کوئی

نہیں جانتا وہ دوسری لڑکی کون تھی جو آفس میں داخل ہوئی لیکن میرا دماغ کہہ رہا ہے ضرور سر اسامہ کی نئی سیٹنگ ہو گی۔۔۔نئی تتلی مطلب۔۔۔"

اس نے آخری لفظ زیادہ زور دے کر شرارت سے بولا۔۔۔

مجھے تو اب جیسے عادت سی ہونے لگی تھی اپنے لیے ان گندے الفاظوں کو سننے کی۔۔۔

حلال کا رشتہ ہو کر بھی میں اکثر حرام کے زمرے میں آجاتی تھی۔۔۔

مانا مجھے بہت اذیت ہوئی۔۔ لیکن اس وقت میرے لیے قابل غور بات یہ تھی کہ سر اسامہ کی سیکرٹری نے ان کے کہنے پر مجھے اندر نہیں بھیجا تھا۔۔۔

مطلب صاف تھا۔۔۔ وہاں جو آفس میں، میں نے کل دیکھا۔۔۔ وہ سب واقعی سچ تھا۔۔۔۔ بعد میں آکر جو انہوں نے مجھ سے کمرے میں کہا ۔۔۔ وہ تو صرف انہوں نے بات بنائی۔۔۔ جھوٹ کہا۔۔۔ مجھے بے وقوف بنایا۔۔۔ اور میں اتنی بڑی گدھی ہوں کہ میں بن بھی گئی۔۔۔

اس لمحے مجھے خود پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔ اس آدمی نے مجھ پر چیٹ کیا اور میں۔۔۔ میں بے وقوفوں کی طرح اس کے لیے الو کے پراٹھے بنا کر۔۔۔ اسے اپنے ہاتھ سے کھلا کر آئی ہوں۔۔۔

یقیناوہ مزاق اڑا رہے ہوں گے صبح میرا۔۔۔ کہ رہے ہوں گے کتنی بونگی ہے۔۔۔

غصے کی شدت سے میرا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

پہلے خیال آیا کے جا کر لڑوں۔۔۔ مگر پھر ذہن میں آیا نہیں۔۔۔وہ آدمی میرے ہر عمل پر نظر رکھتا ہے۔۔۔۔مجھے بھی اسی کی طرح عقل سے کام لینے کی ضرورت ہے اب۔۔۔۔

ہم سیدھے لوگ بڑے جذباتی ہوتے ہیں۔۔ فورا لڑنے پہنچ جاتے ہیں ۔۔۔سوچتے ہی نہیں آگے پیچھے کا۔۔

سر اسامہ میرے ساتھ آخر کیا گیم کھیل رہے ہیں یہ سمجھنے کے لیے مجھے صبر و عقل سے کام لینا ہوگا۔۔۔اور میں لوں گی۔۔۔

میں فریش ہونے چلی گئ۔۔۔وہاں سے نکل کر میں لفٹ کی جانب جا رہی تھی۔۔۔جب میرا ٹکراؤ عاشر سے ہوا۔۔۔

رسمی سلام دعا کے بعد میں لفٹ میں داخل ہونے لگی تھی۔۔۔جب اس نے مجھے آواز دے کر روکا۔۔

"کل انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ اور ڈیزائننگ ڈیپارٹمنٹ مل کر پکنک پر جا رہے ہیں۔۔۔کیا تم چل رہی ہو؟؟۔۔۔"

اس کے سوال پر میں کچھ دیر سوچ میں پڑی۔۔۔

"ڈیڈ ہسپتال میں ہیں میرے ابھی تک۔۔۔اس لیے نہیں۔۔۔ "

اوو۔۔۔میں بھول گیا تھا۔۔۔سوری۔۔"وہ شرمندہ سہ ہو کر فوری معذرت کرنے لگا۔۔۔

"نہیں۔۔اٹس اوکے۔۔۔"

تم کب تک فری ہو گی؟؟۔۔۔چھٹی پر ایک ساتھ چلیں۔۔میں انکل کی طبیعت پوچھ لوں گا۔۔"عاشر کی بات سن۔۔مجھے بہت اچھا لگا۔۔کہنے کو کوئی تعلق نہیں تھا اس کا میرے والد سے۔۔لیکن وہ پھر بھی ان کی طبیعت پوچھنے جارہا تھا۔۔۔اور جس شخص کا تعلق تھا وہ تو دوبارہ پلٹ کر آیا ہی نہیں میرے والد کی طبیعت پوچھنے۔۔۔آئے گا بھی کیسے۔۔اسے اپنے افیئرز سے تو فرصت مل جائے۔۔۔

کل سر اسامہ کی بات سننے کے بعد میں بے وقوف یہ سمجھ بیٹھی۔۔۔کہ وہ عاشر سے جیلس ہو رہے ہیں۔۔۔انہیں برا لگ رہا ہے میرا عاشر سے بات کرنا۔۔۔۔مجھے اس کے ساتھ دیکھنا۔۔لیکن مجھے تو اب پتہ چلا ایسا کچھ تھا

ہی نہیں۔۔۔وہ تو صرف بے وقوف بنا رہے تھے مجھے اور یہ جاننے کے بعد جو میں نے ارادہ کیا تھا عاشر سے دوبارہ بات نہ کرنے کا۔۔۔وہ ارادہ اب میں نے ترک کر دیا۔۔۔میں بھلا کیوں اپنا ایک اچھا و مخلوص دوست چھوڑنے لگی؟؟اس ہرجائی کے پیچھے۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

ZNZ
Zubi Novels Zone

رمشاء

سر جیسا آپ نے مجھ سے کہنے کو کہا۔۔۔میں نے بالکل ویسا ہی کہا لائبہ" سے۔۔۔اب تو میری پروموشن پکی ناں؟؟۔۔"میں نے لائبہ سے بات کرنے کے بعد فوراً اسرار شاد کو کال کی۔۔۔

میں نے باس سے بات کرلی ہے تمھاری۔۔۔ صبر رکھو تھوڑا"
لڑکی۔۔۔ ہمارے دشمنوں کو شک ہو جائے گا ورنہ۔۔۔" سر ارشاد
دوسری جانب سے رازدارانہ انداز میں گویا ہوئے۔۔۔

تم نے بہت اچھا کیا ہم سے رابطہ کر کے۔۔۔ تمھیں جلد پروموشن وانعام"
"دونوں ملیں گے۔۔۔

شکریہ سر۔۔۔" مجھے اندازہ نہیں تھا کے سر اسامہ کی سیکرٹری ماہین سے"
دوستی۔۔۔ایک دن میری پروموشن کا سبب بنے گی۔۔۔

اصل میں تو مجھے ماہین نے بتایا کے کل آفس میں کیا ہوا۔۔۔ وہ تو سر اسامہ
کی بڑی وفادار ہے اس لیے وہ کسی کو کچھ نہیں بولتی۔۔۔ لیکن مجھے پتا چلا

۔۔۔تو میں نے اپنا خرافاتی دماغ لگایا۔۔۔اور یہ بات سر ارشاد کے کانوں تک پہنچائی۔۔۔

سب جانتے تھے کے سر اسامہ چاہ کر بھی ارشاد کو آفس سے نہیں نکال سکتے۔۔۔کیونکے ان کے سر پر سر اسامہ کے والد (وجدان احمد) کا ہاتھ ہے۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

*لائبہ"

میں فائل ہاتھ میں پکڑے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں جاتے ہوئے۔۔ کل رات کی بات سوچ رہی تھی۔۔۔ جب میں نے سر اسامہ سے پوچھا۔۔ کہ انہوں نے اچانک سیکرٹری کیوں تبدیل کی

ماہین کی والدہ بیمار ہے اس لیے وہ چھٹیوں پر گئی ہے۔۔۔ "وہ اپنے کام" میں مگن۔۔ سامنے رکھی فائلز میں نظر گڑھائے جواب دہ ہوئے۔۔۔

میں تعجب سے ان کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔ بھلا کوئی اتنی صفائی سے جھوٹ بھی بول سکتا ہے جتنا وہ بول رہے تھے۔۔۔۔ اگر مجھے سچ پتا نہ ہوتا کہ انہوں نے اپنی سیکرٹری کو نکال دیا ہے۔۔۔ تو یقینا میں ان کی بات پہ اعتبار کر لیتی۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ شخص آخر مجھ سے کیوں جھوٹ بول رہا ہے؟؟؟۔۔اگر اسے آفیئرز رکھنے ہیں اور مجھے دوسروں کے سامنے اپنی بیوی بھی شو نہیں کرانا تو پھر اس نے مجھ سے شادی کی ہی کیوں؟؟؟۔۔۔ میں اپنی سوچوں میں اتنی الجھی ہوئی تھی کہ مجھے علم ہی نہیں ہوا کہ سامنے دیوار ہے۔۔اور میں اپنی بے خیالی میں اس سے زور سے ٹکرائی۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے مجھے اپنے سر پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا۔۔۔جو میرے اور اس دیوار کے درمیان حائل ہو گیا تھا۔۔۔

میں نے حیرت سے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔تو سر اسامہ کھڑے تھے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دیکھ کے چلیں۔۔۔"ماناانہوں نے اجنبیوں کی طرح کہا۔۔۔لیکن ان" کے لہجے میں جو چھپی ہوئی پلے فلنس تھی میں اسے محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

وہ اپنی نیلی سمندر جیسی گہری آنکھوں سے مجھے تکتے۔۔۔وہاں سے چل دیے...ان کا چلنے کا انداز بہت خوبصورت اور شاہانہ تھا۔۔۔جب کہ ان کی نئی سیکرٹری مجھے سر تا پاؤں تعجب سے دیکھنے لگی۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا۔۔۔کیوں سر اسامہ سے تعلق رکھنے والے لوگ مجھے تعجب سے دیکھتے ہیں۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے ایک ماہ گزر گیا تھا میری شادی کو۔۔۔

میں آفس پہنچی تو پتہ چلا کہ میری ترقی کر دی گئی ہے۔۔۔ میں بہت خوش ہوئی لیکن حیران بھی اچانک ترقی ملنے پر۔۔۔

مجھے اب سر ارشاد کی پرسنل سیکرٹری بنا دیا گیا تھا اور پورے انجینئرنگ اسٹاف کی ہیڈ۔۔۔

میں نے دیکھا آدھے سے زیادہ لوگ تو میری اچانک ترقی پر باتیں بنا رہے تھے۔۔۔

سر ارشاد کی سیکرٹری ہونے کے سبب مجھے بھی اب میٹنگ میں شامل ہونے کا موقع ملا۔۔۔

سب کی طرح میں بھی بیٹھ کر سر اسامہ کے آنے کا ویٹ کر رہی تھی تا کہ میٹنگ سٹارٹ ہو۔۔۔

یہ میرا پہلی بار تھا جب میں سر اسامہ کے ساتھ ایک میٹنگ روم میں بیٹھنے والی تھی۔۔۔میں بہت نروس تھی اور بہت ایکسائٹڈ بھی۔۔۔

دل ہی دل بس یہی دعا کر رہی تھی۔۔۔کہ کوئی بے وقوفی نہ کروں۔۔۔ پہلا امپریشن میں اچھا دینا چاہتی تھی۔۔۔

پورے میٹنگ روم میں باتیں چل رہی تھی لیکن میں۔۔۔میں بالکل خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔اپنے ناخنوں سے کھیل کر اپنی نروسنس کو دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اور خود کو کام ڈاؤن کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ میں کوئی بے وقوفی نہیں کروں گی بے فکر رہوں۔۔۔

اس ڈیولش پر سنلٹی کے میٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی سب ان کی تعظیم میں کھڑے ہوئے۔۔۔میں بھی۔۔۔

وہ بہت خوبصورت لگ رہے تھے بسکٹی کلر کے تھری پیس سوٹ میں ۔۔۔

ان کی اندرونی وائٹ شرٹ ان کے چہرے پر نور بکھیرتی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

میں جب جب انہیں دیکھتی تھی یہی سوچتی تھی کیا واقعی یہ میرا نصیب ہے۔۔اتنا خوبصورت۔۔۔

ہر بار کی طرح انہوں نے مجھے مکمل اگنور کیا۔۔۔ لیکن میرے لیے کوئی نئی بات نہیں تھی اس لیے فیل نہ ہوا۔۔۔

اپنی سیٹ پر جا کر وہ ایک ادا سے اپنا کوٹ کا بٹن کھول کر بیٹھے۔۔۔ ان کے بیٹھتے ہی باقی سب بھی بیٹھنے لگے۔۔۔ لیکن میں نمونی انہیں دیکھنے میں اتنا محو تھی۔۔۔ کہ میں بیٹھی ہی نہیں۔۔۔۔

سب مجھے دیکھنے لگے تھے اور میں۔۔۔ میں انہیں۔۔۔

" آپ بیٹھ سکتی ہیں" ان کے حسین گلابی ہونٹوں کو جمبش ہوئی۔۔۔ اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے۔۔۔

ہیں؟؟۔۔"پہلے تو مجھے سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کیا بول رہے ہیں۔۔۔میں" بہت زیادہ ان کی خوبصورتی میں محو ہو چکی تھی۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل جب میرا دماغ کام کیا۔۔۔تو میں نے فوراً ہڑ بڑا کر سب کی جانب دیکھا۔۔۔سب مجھے ہی الجھی نگاہ سے دیکھ رہے تھے۔۔میں بوکھلاہٹ کا شکار۔۔۔عجلت سے بیٹھنے لگی۔۔یہ بھول۔۔۔کے میں نے سیٹ پیچھے کی جانب کھسکائی تھی کھڑے ہوتے وقت۔۔۔کیونکہ میں بغیر سیٹ آگے کھسکائے بیٹھی۔۔۔اس لیے بجائے سیٹ پر بیٹھنے کے۔۔اگلے لمحے میں فرش پر پڑی تھی۔۔۔

ہو گیا سارا عزت کا کچرا۔۔۔شٹ۔۔کوئی مجھے چلو بھر پانی دے دو" ۔۔مجھے ڈوب مرنا ہے۔۔۔"میں دل ہی دل کڑ کڑائی۔۔۔مجھے شدید غصہ آرہا تھا خود پر اور اپنی بے وقوفیوں پر۔۔جو ہر بار مجھے ذلیل کرا دیتی تھیں۔۔

اٹھو۔۔۔لگی تو نہیں ؟؟۔۔"پورے میٹنگ روم میں خاموشی طاری تھی"

۔۔یہی سبب تھا جب میں گری تو دھڑام کی آواز پیدا ہوئی اور سب کی توجہ

میری جانب مبذول ہو گئی۔۔۔میں بہت شرمندگی محسوس کر رہی تھی

۔۔۔۔

اس شرمندگی کی وجہ سے میں اپنی تکلیف تو بھول ہی بیٹھی۔۔۔جو گرنے

کے سبب کمر و ہپ میں ہو رہی تھی۔۔۔

اس لمحے میرا شدت سے دل چاہ رہا تھا کہ زمین پھٹے اور میں اس میں سما

جاؤں۔۔۔

سب مجھے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے میں دوسری دنیا سے آئی کوئی مخلوق ہوں۔۔۔میں نے خود اپنا ہاتھ زمین پر جمع کر اٹھنے کی کوشش کی۔۔۔لیکن میری کونی پر چوٹ آئی تھی۔۔۔اس وجہ سے میں اٹھ نہ سکی۔۔۔پھر عاشر آگے بڑھا اور اس نے میرا بازو پکڑ کر مجھے نرمی سے اٹھایا۔۔۔

نہیں۔۔۔"وہ بہت فکر مند ہو کر پوچھ رہا تھا۔۔میں نے فوراً انکار" کیا۔۔۔مانا میرے چوٹ لگی تھی لیکن میں مزید شرمندگی کا شکار نہیں ہونا چاہتی تھی بتا کر۔۔۔

یقیناوہ بھی یہی سوچتا ہو گا کتنی نمونی ہے یہ۔۔۔

بیٹھو۔۔۔"اس بار اس نے میرے لیے جینٹل مین کی طرح سیٹ لگائی" اور میں آرام سے بیٹھی۔۔۔پھر وہ میری برابر والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میرے بیٹھتے ہی میٹنگ سٹارٹ ہوئی۔۔۔میں نے سر اسامہ کی جانب نہیں دیکھا۔۔۔سر اسامہ کیا۔۔۔میں نے کسی کی جانب نہیں دیکھا ۔۔۔میری نظریں اب صرف اپنی فائل پر گڑھی تھیں۔۔۔

میں بہت شرمندہ ہو چکی تھی لیکن ایک چیز کا احساس مجھے بڑی شدت سے ہوا اس لمحے۔۔۔کہ مجھے آج دکھ نہیں ہوا۔۔۔ہاں۔۔مجھے آج دکھ نہیں ہوا سر اسامہ کے مجھے نہ اٹھانے پر۔۔۔شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے ان سے کوئی امید ہی وابستہ نہیں رکھی۔۔

اس ایک مہینے میں، میں اتنا تو سمجھ ہی گئی تھی۔۔۔کہ وہ سامنے بیٹھا شخص میرا شوہر کم ایک پہیلی زیادہ ہے۔۔۔ایسی پہیلی جسے میں جب جب سلجھانے کی کوشش کرتی ہوں مزید الجھ جاتی ہوں۔۔۔

آپ کا کیا پوائنٹ اف ویو ہے مس لائبہ اس متعلق؟؟۔۔۔"میں اپنی "
سوچوں میں اتنا مگن تھی کہ میں نے دیہان ہی نہیں دیا۔۔۔کہ میٹنگ
میں چل کیا رہا ہے۔۔۔میری توجہ تو اچانک اپنا نام پکارے جانے پر
۔۔۔سر اسامہ کی جانب گئی۔۔۔جو مجھ سے میرا پوائنٹ اف ویو پوچھ رہے
تھے۔۔۔

پوائنٹ اف ویو؟؟۔۔۔میرے ہوش اڑے۔۔۔پوائنٹ اف ویو تو تب
دوں گی ناں۔۔۔جب مجھے پتہ ہو گا میٹنگ میں چل کیا رہا ہے۔۔

وہ۔۔۔"پوچھنے والے کیونکہ سر اسامہ تھے اس لیے سب کی توجہ صرف"
میری جانب تھی اور میں۔۔میں بوکھلاہٹ کا شکار۔۔۔کیا بولوں؟؟۔۔۔
میں نے تو ایک لفظ نہیں سنا ہے۔۔۔

میں اپنے نیچے کے ہونٹ کو بے دردی سے چبانے لگی۔۔۔

اگر میں نے جواب نہ دیا تو یقیناً میری بہت ذلت ہونی تھی۔۔۔۔

"کہاں دھیان تھا آپ کا پوری میٹنگ میں ؟؟۔۔" اس بار ان کا لہجہ سرد تھا برف کی مانند۔۔۔

سر اسامہ نے غصے میں سوال کیا۔۔ تو سر ارشاد بھی مجھے برہمی سے تکنے لگے۔۔۔

میں شرمندگی کی انتہا گہرائیوں میں اتر گئی تھی۔۔۔ میری آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔۔۔ سب مجھے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

"جب آپ کا دھیان یہاں ہے ہی نہیں۔۔۔تو پھر میٹنگ روم میں کیا کر رہی ہیں آپ؟؟؟۔۔۔گیٹ اوٹ۔۔۔"ان کے سختی سے کہتے ہی۔۔۔

میں نے بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا۔۔۔

یہ میرا پہلا دن تھا آج۔۔۔اور انہوں نے مجھے پہلے ہی دن اتنا ذلیل کر دیا تھا۔۔کہ میری دوبارہ کبھی ہمت ہی نہ ہو ان کے سامنے آنے کی۔۔۔

"ائی سے۔۔۔گیٹ اؤٹ۔۔۔"ماناان کی آواز آہستہ تھی لیکن اس میں دبی دبی غراہٹ نمایا تھی۔۔۔

انہوں نے سب کے سامنے مجھے میٹنگ روم سے نکال دیا تھا۔۔۔یہ تذلیل کا وہ طمانچہ تھا جو میری روح کو ڈائریکٹ جا کر لگا۔۔۔

میں نے ایک بار اپنی آنسو بھری آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ آنکھوں میں نمکین پانی ہونے کے سبب دھندلے نظر آرہے تھے۔۔۔

اپنی بیوی کا رتبہ نہیں دینا لوگوں کے سامنے۔۔۔ تو نہ دیں۔۔۔ لیکن کم از کم مجھے ایسے ذلیل تو نہ کریں۔۔۔

میری آنکھوں میں شکوہ تھا یا نہیں۔۔۔یہ میں نہیں جانتی۔۔۔ لیکن کدورت ضرور تھی۔۔۔ سخت کدورت۔۔۔

میں نے اپنی فائل اٹھائی اور تیزی سے باہر کی جانب چل دی۔۔۔

غم وغصے کی شدت کے سبب۔۔ میرا دماغ کام ہی نہیں کر رہا تھا۔۔اس لیے مجھے سامنے شیشے کا دروازہ ہوتے ہوئے بھی نظر نہ آیا۔۔اور میرا سر زور سے اس سے جا ٹکرایا۔۔۔

اہ۔۔"بس اس سے سر کا ٹکرانا تھا۔۔کہ مجھے دن میں تارے نظر آنے لگے۔۔۔بے ساختہ ہی میرے منہ سے کراہ نکلی۔۔۔اور میں اپنی پیشانی مسلنے لگی۔۔۔

مجھے شدید جھنجھلاہٹ محسوس ہوئی اس لمحے۔۔۔اس قدر جھنجلاہٹ۔۔۔کہ میں نے غصے میں اس دروازے پہ زور سے لات ماری۔۔۔اور پھر دانت پیستی دروازہ کھول کر باہر نکلی۔۔بغیر کسی کا ری ایکشن دیکھے۔۔۔جبکہ میں محسوس کر سکتی تھی کہ سب کی نظریں مجھ پر ہی گڑھی ہیں۔۔۔

Zubi Novels Zone

اسامہ

میں بہت شرمندہ تھا لائبہ سے۔۔۔ایک مہینہ ہو چکا تھا ہماری شادی کو ۔۔وہ مجھے بہت محبت واحترام دے رہی تھی جبکہ بدلے میں ، میں اسے کچھ نہیں دے پا رہا تھا نہ نام نہ عزت نہ وہ مرتبہ جس کی وہ حقدار تھی۔۔۔اور نہ ہی میں دے سکتا تھا۔۔

اپنی شرمندگی دور کرنے کے لیے میں نے اسے ترقی دی۔۔۔

میں آج بہت ایکسائٹڈ ہو کے میٹنگ روم میں آیا تھا۔۔۔چونکہ مجھے علم تھا کہ وہاں لائبہ موجود ہو گی۔۔۔

میں نے روم میں داخل ہوتے ہی اس کی نگاہوں کی تپش کو خود پر محسوس کیا۔۔۔

زندگی میں پہلی بار مجھے کوئی کام بہت مشکل لگا۔۔۔اور وہ تھا اسے اگنور کرنا۔۔۔

سب کے بیٹھنے کے باوجود۔۔وہ مجھے ہی کھڑی دیکھتی رہی۔۔

جس طرح وہ اپنی خوبصورت سبز آنکھوں سے مجھے دیکھ رہی تھی۔۔۔
اس معصوم کو نہیں خبر شاید۔وہ میری سانسوں تک کو بھاری کر گئی تھی۔۔۔

پہلی بار مجھے محسوس ہوا کہ میں کوئی 17 سالہ لڑکا ہوں جس کے پیٹ میں تتلیاں سی اڑ رہی ہیں۔۔۔۔

میں نے بمشکل اپنی ہنسی روکتے۔۔۔ اسے بیٹھنے کا کہا۔۔۔ اگلے ہی پل اس کے دھڑام سے گرنے کی آواز آئی۔۔۔

میں نے فوراً اپنی مٹھیاں بھینچیں۔۔۔ بہت مشکل تھا اس پل خود کو روکنا اس کی مدد کرنے سے۔۔۔۔

ایک دو ثانیے تک میں نے اس کے اٹھنے کا انتظار کیا۔۔۔ لیکن جب میں نے دیکھا وہ نہیں اٹھ پا رہی۔۔ تو میں فوراً اپنی جگہ سے اٹھنے لگا۔۔۔ لیکن میں اٹھتا۔۔ اس سے قبل ہی عاشر نے اس کا بازو پکڑ کر میرے سامنے اسے اٹھایا۔۔۔۔

میرے سینے میں آگ سی لگ گئی۔۔۔وہ کیوں ہر وقت میری بیوی کے اتنا قریب رہتا ہے؟؟؟۔۔۔اسے کس نے حق دیا اسے چھونے کا؟؟؟۔۔۔وہ چھونے کا جو صرف میرا ہے۔۔۔

میں پہلے ہی جل رہا تھا مزید آگ کو ہوا اس کی بے دیہانی نے دی۔۔۔یقیناً اس لمحے میرے سامنے موجود ہونے کے باوجود وہ عاشر کے متعلق سوچ رہی تھی۔۔۔اور یہی بات مجھے زہر معلوم ہوئی۔۔۔

میں نہیں جانتا کیوں۔۔۔لیکن مجھے اس کے خیالوں پر بھی صرف اپنا بسیرا پسند ہے۔۔۔اس کی خوبصورت سبز آنکھوں میں صرف اپنا عکس۔۔۔

اپنے غصے میں، میں نے اسے روم سے نکال دیا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جاتے جاتے جب اس نے مجھے کدورت بھری نگاہ سے دیکھا۔۔۔تو مجھے لگا جیسے میرے دل کو کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا ہو۔۔۔اچانک خیال آیا تب کیا ہو گا جب اسے سچ پتہ چلے گا۔۔۔تب تو شاید پھر وہ میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہے گی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

لائبہ

رات کے وقت میں ٹی وی لاؤنج میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھ رہی تھی۔۔۔

جب وہ گھر میں داخل ہوئے۔۔۔میں نے ان کی جانب نہیں دیکھا۔۔اور

نہ ہی شاید انہوں نے میری جانب۔۔۔وہ سیدھے اوپر کی جانب چل دیے۔۔۔

رات کے دو بج گئے۔۔۔میں غصے میں بیٹھی رہی۔۔۔میں کمرے میں نہیں گئی اور نہ ہی میرا جانے کا کوئی ارادہ تھا۔۔۔

چینل بس یوں ہی بدلتی رہی۔۔۔میرا کسی چیز میں دل نہیں لگ رہا تھا اور لگتا بھی کیسے؟؟۔۔۔آگ جو لگی ہوئی تھی سینے میں۔۔۔

رات کے تین بج گئے۔۔۔میں تھک کر صوفے پر ہی لیٹ گئی۔۔۔

مجھے اس شخص سے ذرہ برابر بھی امید نہیں تھی کہ وہ مجھے منانے آئے گا اس لیے میں آنکھیں موند گئی۔۔۔

بس کچھ لمحے بعد ہی میں نے محسوس کیا کہ وہ میرے پاس آئے ہیں۔۔۔

میری آنکھیں بند تھیں۔۔اس کے باوجود میں ان کی آنکھوں کی تپش کو اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔۔

ان کی انگلیوں کا سرد لمس اپنے گالوں پر محسوس کر۔۔۔میں نے تیزی سے آنکھ کھولی۔۔۔اور ان کا ہاتھ اپنے چہرے سے جھٹکا۔۔۔

" کمرے میں چل کر سو۔۔۔" سرد مہری سے کہتے۔۔۔وہ اٹھ کر چل دیے۔۔۔

مجھے آپ کے ساتھ ایک کمرے میں نہیں رہنا" میرے اعلانیہ کہتے" ہی۔۔وہ فوری پلٹ کر مجھے دیکھنے لگے۔۔۔

کیوں؟؟؟۔۔۔"انہوں نے خاصہ انجان لہجے میں استفسار کیا۔۔تو" میرے تن بدن میں آگ بھڑکی۔۔۔۔۔

میں نے کوئی جواب نہ دیا۔۔اوران کی جانب اپنی کمر کرلی۔۔۔

" اگر تم آفس والی بات پر ناراض ہورہی ہو۔۔تو میں تمہیں نہیں منانے والا۔۔۔چاہے پوری رات یہاں لیٹی رہو۔۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے ایک ایک لفظ جتا جتا کر کہتے۔۔پلٹ کر جانے لگے۔۔۔

مجھے توقع ہے بھی نہیں۔۔ کہ آپ مجھے منائیں گے۔۔۔"میں تیزی " سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے چیخی۔۔۔

میرے لہجے میں تلخی اتر آئی تھی۔۔۔ لیکن تلخی سے کہیں زیادہ شکوہ تھا شکایت تھی۔۔۔

میں نے دیکھا ان کے قدم اپنی جگہ منجمد ہو گئے ہیں۔۔۔

بلکہ منانے کی کیا؟؟۔۔۔ مجھے آپ سے کسی بات کی کوئی توقع ہے ہی " نہیں۔۔۔"میں روہانسہ ہو کر گویا ہوئی۔۔۔

"نظر آرہا ہے وہ تو۔۔۔تم کس سے امیدیں وابستہ کر رہی ہو آج کل۔۔۔"انہوں نے بغیر پلٹے۔۔۔بہت گہرا طنز کیا۔۔۔اتنا گہرا کہ میری روح تک چھلنی کر گیا۔۔۔کیا مطلب تھا اس بات کا آخر؟؟۔۔۔

"اگر اتنا ہی برا لگ رہا ہے کسی اور کا میری مدد کرنا۔۔تو خود کر دیتے۔۔۔کس نے روکا تھا آپ کو؟؟؟۔۔"میں انہیں یوں جانے نہیں دینے والی تھی۔۔

میں نے فوراً ہی اپنی جگہ سے کھڑے ہو۔۔۔ان کا ہاتھ پکڑ کر روک۔۔۔روبرو آ۔۔دونوں ہاتھ فولڈ کرتے۔۔چوٹ کرنے والے انداز میں استفسار کیا۔۔۔

میری مجبوریوں نے۔۔۔"ان کے جواب پر۔۔۔میں طنزیہ مسکرا "
دی۔۔۔۔

آخر ایسی کون سی مجبوریاں ہیں جو مجھے نظر نہیں آتیں لیکن ان کا پاؤں باندھے رکھتی ہیں۔۔۔جو انہیں ان ہی کی بیوی کی مدد کرنے سے روکتی ہیں۔۔۔جو دنیا کے سامنے اسے اپنا نام دینے سے روکتی ہیں۔۔۔

"ٹھیک ہے تو پھر پہلے آپ اپنی مجبوریوں سے نمٹ لیں۔۔۔"میں ان سے کہہ کر فوراً ہی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔۔۔میرا ارادہ سامان پیک کر کے کچھ دنوں کے لیے اپنے گھر رہنے جانے کا تھا۔۔۔

ڈیڈ ویسے بھی ہسپتال سے واپس آگئے تھے۔۔۔اور ان کی واپسی کے باوجود ۔۔۔میں ایک بار بھی ان کے گھر رہنے نہیں گئی تھی۔۔اصل وجہ تو

سوالوں سے بچنا تھی۔۔۔جو وہ مجھ سے پوچھتے تھے کہ ولیمہ کب کر رہے ہو؟؟؟۔۔۔سر اسامہ کے والدین کب واپس آرہے ہیں؟؟؟؟۔۔۔

تم کہیں نہیں جارہی۔۔اور لڑ کر تو بالکل نہیں۔۔۔"ابھی میں نے" المارى سے کپڑے نکال کر بیگ میں ڈالنا شروع ہی کیے تھے۔۔کہ وہ فورا ہی آکر میرا ہاتھ روکتے ہوئے سختی سے گویا ہوئے۔۔۔۔۔

لڑ کر نہیں جارہی میں۔۔۔بے فکر رہیں۔۔۔بتا کر جارہی ہوں۔۔۔۔ " لڑائی کا سوال تو وہاں اٹھتا ناں۔۔۔جہاں امید ہوتی اور میں نے آپ کو پہلے ہی بتادیا ہے۔۔۔مجھے اب آپ سے کوئی امید نہیں ہے۔۔۔"میں نے ان کی نیلی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے۔۔۔سنجیدگی و برہمی سے جتائے ہوئے کہا۔۔۔

انھوں نے آہستگی سے اپنے ہاتھ کپڑوں پر سے ہٹا لیے۔۔ جیسے مجھے اجازت دی ہو جانے کی۔۔۔

رات کے سوا تین ہو رہے ہیں۔۔ابھی سو جاؤ۔۔۔ صبح ہوتے ہی میں " تمہیں ڈرائیور کے ہاتھوں تمہارے گھر بھجوا دوں گا۔۔۔"میں واش روم سے اپنا ٹوتھ پیسٹ اور برش اٹھا کر لائی بیگ میں پیک کرنے کے لیے ۔۔۔تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر روک۔۔۔ نرمی سے کہا۔۔۔

اسامہ

میں واقف تھا کہ لڑکیاں اپنے گھر رہنے جاتی ہیں۔۔۔ لیکن اس کے باوجود میرا دل اسے بھیجنے کے لیے راضی نہیں تھا۔۔۔شاید وجہ وقت کی کمی تھی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بہت کم وقت رہ گیا تھا ہمارے پاس۔۔اور میں اس وقت کے ایک ایک لمحے کو جی لینا چاہتا تھا۔۔۔

مجھے نہیں علم کے وہ سچ جاننے کے بعد میرے ساتھ رہنا چاہے گی یا نہیں۔۔۔لیکن دل کو کہیں نہ کہیں ایک آس تھی۔۔۔کہ وہ ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتی ہے اور مڈل کلاس فیملی کی لڑکیاں طلاق کو ایک بلا کی طرح مانتی ہیں۔۔۔وہ اپنی زندگیاں قربانیوں میں گزار دیتی ہیں مگر طلاق نہیں لیتیں۔۔۔اور بس یہی آس مجھے ہمت دے رہی تھی اسے روکنے کی۔۔۔اپنے پاس رکھنے کی۔۔۔

میں نے اس کے ہاتھ سے ٹوتھ برش اور پیسٹ لے کر سائیڈ پر رکھ۔۔۔اگلے ہی پل اس کے نازک سراپے کو باہوں میں بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں احتجاج ابھرا۔۔لیکن میں نے غور نہیں کیا۔۔۔اور نہ ہی میں کرنا چاہتا تھا۔۔۔میں صرف اسے محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔اپنے ہاتھوں میں اس کے نرم لمس کو چاہتا تھا۔۔اپنی آنکھوں میں اس کے خوبصورت وجود کو چاہتا تھا۔۔۔۔

اسے بیڈ پر لیٹاتے ہی میں نے جھک کر اس کے بازو کو نرمی سے چوما۔۔جہاں میرے سامنے عاشر نے اسے چھوا تھا۔۔۔اب جا کر میرے دل میں لگی آگ کو تھوڑا اقرار آیا تھا۔۔۔۔جب وہ میرے حصار میں جکڑی

ہوئی تھی۔۔۔جب اس کی سانسیں میری قربت میں بکھری ہوئی تھیں۔۔۔

میں واقف تھا وہ نہیں چاہتی اس لمحے میرا ہونا۔۔۔لیکن میں اسے ہر لمحے اپنا رکھنا چاہتا ہوں اب۔۔۔

میری نزدیکی بڑھاتے ہی۔۔۔وہ پرزور احتجاج پر اتر ئی۔۔۔اس نے اپنے دونوں ہاتھ میرے سینے پر رکھ کر خود سے دور دھکیلا۔۔لیکن اگلے ہی پل۔۔۔میں نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر سر سے اوپر لگا دیا۔۔

مجھے آج تک کسی لڑکی نے ریجیکٹ نہیں کیا تھا۔۔مگر وہ۔۔وہ ہمیشہ کر دیا کرتی تھی۔۔۔تعجب یہ تھا کہ میری انا وایگو ہرٹ ہونے کے باوجود میں برداشت کر جاتا تھا۔۔۔شاید وجہ میرے اندر کا گلٹ تھا۔۔۔۔

سوری۔۔۔"میں نے محسوس کیا میرے معافی مانگتے ہی اس کے احتجاج" میں فوری کمی آئی۔۔۔جس کا فائدہ اٹھاتے۔۔میں اس پر مکمل قابض ہو گیا۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

لائبہ

میں صبح ہوتے ہی اپنا سامان پورا پیک کر۔۔۔ٹیکسی میں بیٹھ کر اپنے گھر نکل گئی۔۔۔ان کے ڈرائیور نے مجھ سے کہا بھی۔۔کہ وہ مجھے چھوڑ دے گا لیکن میں نے منع کر دیا۔۔۔

Zubi Novels Zone

اپنے گھر سے ہی میں نے آفس میں لیف بھیج دی۔۔میں ویسے بھی ابھی کسی کو فیس نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔جو کل آفس میں ہوا اس کی وجہ سے میں ابھی تک بہت شرمندہ تھی۔۔۔

میں گھر میں امی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہی تھی۔۔۔جب مجھے اچانک الٹی آنے لگی۔۔۔

میں تو کل رات سے بھوکی تھی۔۔۔پھر الٹی آنا؟؟۔۔۔

میں الٹی کر کے واپس آئی۔۔۔تو مجھے چکر آنے لگے۔۔۔وہ تو اچھا ہوا کہ امی برابر میں ہی کھڑی تھیں۔۔۔انہوں نے مجھے تھام لیا۔۔۔ورنہ میں ضرور نیچے گر جاتی۔۔۔

میری آنکھ کھلی تو میں ہسپتال کے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔اور میری برابر چیئر پر سلمان بیٹھا ہوا نظر آیا۔۔۔

وہ خاصہ فکر مند نظر آرہا تھا۔۔۔

شکر ہے تجھے ہوش آگیا۔۔میں تو ڈر ہی گیا تھا جب انٹی نے مجھے بتایا کہ تو بے ہوش ہو گئی ہے۔۔۔" سلمان میرا ہاتھ پکڑ کر فکر مندی سے گویا ہوا۔۔۔

ابھی وہ بات کر ہی رہا تھا کہ میری امی اور ایک لیڈی ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

امی نے آتے ہی مجھے سینے سے لگا لیا اور بڑے مسرت بھرے انداز میں میری پیشانی کو چوما۔۔۔

"مبارک ہو بیٹا بہت بہت۔۔۔ تم ماں بننے والی ہو۔۔" یہ خبر سننے کے بعد اور عورتیں ضرور خوش ہوتی ہوں گی۔۔۔ لیکن میں۔۔۔ میں الجھ گئی تھی۔۔۔

وہ شخص جو ابھی تک مجھے دنیا کے سامنے نہیں اپنا رہا۔۔ کیا وہ میرے بچے کو اپنا نام دے گا؟؟؟؟۔۔۔ اس سوال نے مانو میرے جسم سے پوری جان کھینچ لی ہو۔۔۔۔

"کیا ہوا بیٹا؟؟۔۔۔ کیا تم خوش نہیں ہوا اتنی اچھی خبر سن کر؟؟۔۔" میرے چہرے پر بہت سے تاثرات ایک ساتھ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

جن میں پریشانی تھی فکر تھی الجھاپن تھا مگر نہیں تھی۔۔۔تو بس خوشی ہی نہیں تھی۔۔۔جو میری والدہ اور سلمان دونوں نے محسوس کر لیا تھا۔۔

"نہیں امی۔۔۔ایسی بات نہیں ہے۔۔میں بہت خوش ہوں۔۔۔"اپنی امی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی میں۔۔۔اس لیے فوراہی چہرے پر مصنوعی مسکان سجائے کہا۔۔۔

"پھر لگ کیوں نہیں رہا؟؟۔۔"سلمان عجلت سے تفتیشی افسران کی طرح۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔گویا ہوا۔۔۔

"شاید اس لیے کیونکہ میں نروس ہوں۔۔۔۔تجھے کیا پتا تیری شادی تھوڑی ہوئی اور نہ تیرے بچے ہیں۔۔۔تو سمجھ ہی نہیں سکتا اس نروسنس کو۔۔۔"میں نے اکڑ کر اس پر چڑھائی کی۔۔تو وہ بیچارہ خاموش ہو گیا۔۔۔

میں محسوس کر سکتی تھی وہ میرے جواب سے مطمئن نہیں ہوا ہے۔۔۔
لیکن وہ امی کے سامنے خاموش ہو گیا تھا۔۔۔یہ کافی تھا میرے لیے۔۔۔

ڈاکٹر سے دوائیاں وغیرہ لکھوا کر میں امی اور سلمان ٹیکسی میں بیٹھ کر گھر واپس آ گئے۔۔۔

میں جیسے ہی اپنے کمرے میں داخل ہوئی سلمان بھی میرے پیچھے پیچھے آ گیا۔۔۔

"تو مجھے بتائے گی چل کیا رہا ہے؟؟۔۔دیکھ۔۔ جھوٹ بولنے کی کوشش مت کرنا مجھ سے۔۔۔ میں بے وقوف نہیں ہوں اور نہ ہی اندھا ہوں جو دیکھ نہ سکوں کہ تو خوش نہیں ہے۔۔۔"اس کے سوال کرتے ہی میری

آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔۔۔ کیا بتاتی اسے ؟؟؟ میں تو خود الجھی ہوئی تھی ابھی تک۔۔۔ وہ شخص پل میں تولہ پل میں ماشہ ہوتا ہے۔۔ میں سمجھ ہی نہیں پاتی اس کی کسی بات کو۔۔۔ کبھی مجھ پر سب کے سامنے چیختا ہے۔۔۔ تو کبھی مجھ پر پیار نچھاور کرنے لگتا ہے۔۔۔

وہ مجھے دنیا کے سامنے اپنا نہیں رہا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ مجھے چھوڑ بھی نہیں رہا۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔ رو کیوں رہی ہے ؟؟۔۔"میری آنکھوں میں آنسو " دیکھ۔۔۔ وہ فوراً ہی فکر مند ہو کر میرے قریب آکر۔۔۔ میرے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

سلمان۔۔۔مجھے اپنا آپ پھنسا ہوا معلوم ہوتا ہے۔۔۔سر اسامہ اتنے "سیدھے بندے نہیں ہیں جتنے نظر آتے ہیں۔۔۔"

"کیا مطلب؟؟۔۔"

انہوں نے آج تک اپنے کسی رشتے دار کو یا کسی آفس کے بندے کو نہیں "بتایا کہ میں ان کی بیوی ہوں۔۔۔وہ مجھے لوگوں کے سامنے اجنبیوں کی طرح ٹریٹ کرتے ہیں۔۔۔اتنا ہی نہیں۔۔۔وہ تو اپنے ڈرائیور اور گارڈ تک مجھے یوز نہیں کرنے دیتے۔۔۔وہ شخص صرف گھر میں میرا شوہر ہوتا ہے گھر سے باہر نکلتے ہی وہ صرف ایک اجنبی ہے میرے لیے۔۔۔ایسے میں ایک بچے کو دنیا میں لانا بہت بڑی ذمہ داری ہے۔۔۔وہ مجھے قبول نہیں کر رہے۔۔کیا میرے بچے کو کریں گے؟؟۔۔۔یہی سوچ سوچ کر میں پاگل ہوئے جا رہی ہوں۔۔۔"میں مزید برداشت نہیں کر سکتی تھی اور نہ

ہی مزید خود میں ان سب باتوں کو گھونٹ کے رکھ سکتی تھی۔۔۔میں نے سلمان کو سب بتادیا۔۔۔ہر وہ حادثہ ہر وہ بات جو میرے ساتھ ہوئی۔۔۔

"تیری باتیں سننے کے بعد مجھے ایسا لگ رہا ہے۔۔۔اسامہ کسی مقصد کے تحت تیری زندگی میں آیا ہے۔۔۔" سلمان گمبھیر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

لیکن مجھے اس کی بات سے اتفاق نہیں تھا۔۔۔کیونکہ میرے پاس ایسا کچھ نہیں تھا جو سر اسامہ کے کام کا ہو۔۔۔

ہم دونوں دوست کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔۔۔لیکن نتیجہ زیرو ۔۔۔اتنی دیر دماغ لڑانے کے باوجود بھی ہم اس راہ کو نہیں تلاش کر پائے۔۔۔کہ سر اسامہ کیوں آخر میری زندگی میں آئے؟؟؟اور کیوں مجھے دنیا سے چھپا کر رکھ رہے ہیں؟؟؟۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ کوئی دنیا کا پہلا آدمی تو تھا نہیں۔۔جو امیر ہو اور اس نے شادی کی ہو اور اس کے پیچھے دشمن لگے ہوں۔۔۔ہر کامیاب آدمی کے پیچھے دشمن ہوتے ہیں۔۔۔تو اس کا مطلب یہ تو نہیں نہ کہ بیوی کو چھپا کے رکھ لیا جائے۔۔ مطلب صاف تھا۔۔۔وجہ دشمن نہیں تھے۔۔۔وجہ کچھ اور تھی اس رشتہ کو دنیا سے چھپانے کی۔۔۔ مگر کیا؟؟۔۔۔بس یہیں آکر ہم دونوں کا دماغ اٹک جاتا۔۔۔

Zubi Novels Zone

سلمان نے مجھے مشورہ دیا کہ میں اپنے گھر جاؤں واپس۔۔اور سر اسامہ سے فیس ٹو فیس اپنے بچے کے متعلق بات کروں۔۔اور ان کاری ایکشن چیک کروں۔۔۔مجھے اس کا یہ مشورہ سمجھ آیا اور میں ایک دن رات وہاں گزارنے کے بعد۔۔۔امی ابو سے بہانہ بنا کر۔۔۔کے سر اسامہ مجھے بلا رہے ہیں انہیں میری یاد آرہی ہے کہ کر۔۔۔اپنے گھر لوٹ گئی۔۔۔

گھر لوٹی۔۔ تو علم ہوا سر اسامہ تو وہاں ہیں ہی نہیں۔۔۔ بلکہ کمرہ ویسا ہی ملا جیسا میں چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔ جس سے مجھے احساس ہوا کہ وہ میرے جانے کے بعد یہاں آئے ہی نہیں۔۔۔

میں پورے دن گھر میں ان کا انتظار کرتی رہی۔۔۔ان کاری ایکشن دیکھنا تھا اسی لیے میسج یا کال پر گڈ نیوز کے بارے میں نہیں بتایا۔۔۔ہاں کال ضرور کی۔۔۔ لیکن انہوں نے ریسیو ہی نہ کی۔۔۔

دوسرے دن ان کے نہ گھر آنے کی وجہ سے میں آفس پہنچ گئی۔۔۔

وہاں جا کر پتہ چلا۔۔ کہ وہ تو دو دن سے آفس ہی نہیں آئے۔۔۔

بڑی عجیب بات تھی۔۔۔بندہ گھر نہیں آیا۔۔آفس بھی نہیں آیا۔۔
تو گیا کہاں؟؟؟۔۔۔

بریک کے وقت سب کینٹین میں لنچ کرنے گ ئے۔۔۔تو میں بھی ان
کے ساتھ پہنچ گئی۔۔۔لیکن ایک سینڈوچ کھاتے ہی۔۔۔مجھے الٹی آنے
لگی۔۔۔

طبیعت ٹھیک نہ ہونے کے سبب۔۔میں آفس سے ہاف ڈے لے
کر۔۔۔گھر جانے کے لیے نکلی۔۔۔

میں روڈ تک جیسے تیسے چل کر گئی۔۔۔مجھے اتنے زیادہ چکر آرہے تھے کہ
اپنے ارد گرد ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔میں نے فوراپاس کا ایک

پلر پکڑا۔۔تاکہ میں گر نہ جاؤں۔۔۔اسی لمحے میرے سامنے ایک ٹیکسی آکر رکی۔۔۔

ٹھیک تو ہو بیٹا؟؟۔۔۔کیا ڈاکٹر کے جانا ہے؟؟۔۔"وہ ٹیکسی ڈرائیور باہر " آکر بڑے فکر مند ہو کر پوچھنے لگا۔۔وہ خاصہ ایجڈ شخص تھا دیکھنے میں۔۔۔ بالکل میرے والد کی عمر کا۔۔۔

"جی انکل۔۔۔"

"آؤ بیٹھو۔۔۔میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔ "

چکرا اتنے زیادہ آرہے تھے کہ اس لمحے مجھے کچھ نہیں سوجھ رہا تھا۔۔۔میں فوراً ہی ان کی ٹیکسی میں بیٹھ گئی۔۔۔

مجھے اس قدر چکر آرہے تھے۔۔۔کہ لگ رہا تھا میں کسی لمحے بھی بے ہوش ہو جاؤں گی۔۔۔ لیکن میں خود کو جگائے ہوئی تھی۔۔۔اسی وجہ سے میں نے اپنے ناخن اپنی کھال میں گڑھا دیے۔۔۔تاکہ اس کی تکلیف کی شدت سے میں جاگتی رہوں۔۔۔میں کسی انجان آدمی کی ٹیکسی میں بے ہوش نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟۔۔"کچھ دیر آنکھیں بند کرنے کے بعد جب مجھے تھوڑی راحت محسوس ہوئی۔۔۔تو میں نے آنکھیں کھول کر ۔۔۔کھڑکی سے باہر جھانکا۔۔۔

وہ علاقہ جانا پہچانا نہیں تھا میرا۔۔۔میں عجلت سے پریشان ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔

"میں آپ کو ہسپتال لے کر جارہا ہوں۔۔بس آنے ہی والا ہے۔۔ "

لیکن آپ مجھے وہاں قریب میں بھی تو لے کے جا سکتے تھے۔۔۔اتنی دور کیوں لے کر آئے ہیں آپ؟؟۔۔"میں گھبرا کر تیزی سے بولی۔۔۔

مجھے اس آدمی سے اب خوف سہ آرہا تھا۔۔۔

آپ گھبرائیں نہیں بیٹا۔۔۔میں آپ کو ہسپتال ہی لے کر جارہا ہوں۔۔۔" چاہے تو آپ لوکیشن چیک کر لیں۔۔۔"یہ کہتے ہوئے اس ٹیکسی ڈرائیور نے اپنا سیل دکھایا۔۔۔جس میں لوکیشن ہسپتال کے روڈ کی شو ہو رہی تھی

۔۔۔

اسے دیکھنے کے بعد دل تھوڑا مطمئن ہوا۔۔ لیکن سمجھ نہیں آیا وہ مجھے اتنی دور ہسپتال کیوں لے کر آئے؟؟۔۔ جبکہ شہر میں ہسپتال موجود ہیں۔۔۔

جہاں تک مجھے محسوس ہو رہا تھا میں شہر کے دوسرے کونے پر آچکی تھی۔۔۔

کافی دیر بعد ہماری گاڑی ہسپتال کے آگے رکی۔۔۔ تب جا کے مجھے سکھ کا سانس آیا۔۔۔

" بیٹا آپ اندر سے چیک کرا کے آجائیں۔۔۔ میں باہر ہی آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔ یہ کافی اچھا اور بڑا ہسپتال ہے۔۔ میں اسی لیے اپ کو یہاں لایا "

"ہوں۔۔۔

میں نے جواب میں فقط اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے ٹیکسی سے اتر گئی۔۔۔

میں نے اندر جا کے اپوائنٹمنٹ لی اور ڈاکٹر کو چیک کرایا۔۔۔

ڈاکٹر نے کمزوری کہ سبب فوراہی ڈرپ لکھ دی۔۔۔

Zubi Novels Zone

تین گھنٹے کی ڈرپ کے بعد جب میں کمرے سے نکلی۔۔۔ تو میری نگاہ سامنے جاتے ایک نوجوان پر پڑی۔۔۔

یہ تو عبید ہے ناں۔۔۔ سر اسامہ کا رائٹ ہینڈ۔۔۔" وہ عبید تھا میں اسے" ایک نگاہ میں ہی پہچان گئی۔۔۔

میں نے اسے کافی وقت بعد دیکھا تھا۔۔۔ ورنہ پہلے میں اسے اکثر سر اسامہ کے ساتھ ہی دیکھتی تھی۔۔۔ اور مشہور تھا کہ وہ سر اسامہ کا رائٹ ہینڈ ہے۔۔۔ لیکن میری سر اسامہ سے شادی کے بعد وہ مجھے کبھی نظر نہ آیا۔۔

میں اس کے پیچھے پیچھے سڑھیوں سے اتری۔۔۔ میرا ارادہ واپس ٹیکسی میں جا کر بیٹھنے کا تھا۔۔۔ اگر وہ انکل ابھی بھی موجود ہوئے تو۔۔۔ ورنہ دوسری ٹیکسی لیتی۔۔۔

لیکن ایک منزلہ اترتے ہی۔۔۔ میری نگاہ عبید پر گئی۔۔۔ جو ایک وی ائی پی روم کے باہر جا کر رکا۔۔۔

عبید کو دیکھنے میں، میں ایسے مشغول ہوئی کہ بھول گئی۔۔۔کہ مجھے سامنے کی جانب جانا ہے۔۔

ابھی میں اسے دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کہ اچانک سامنے سے آتی نرس سے میری ٹکر ہوئی۔۔۔اور اس کے ہاتھ میں موجود دوائی کی شیشی میرے کپڑوں پر الٹ گئی۔۔۔

اللہ۔۔سوری سوری۔۔۔"وہ نرس میرے کپڑے خراب کرنے" پر۔۔۔فوری معذرت کرنے لگی۔۔۔ساتھ ہی وہ مجھے اپنے ساتھ ایک روم میں لے گئی۔۔تاکہ میں اپنے کپڑے صاف کر سکوں۔۔۔

اس کمرے کے واش روم میں اپنے کپڑے صاف کرنے کے بعد جب میں باہر نکلنے لگی۔۔۔تو دروازے کے بنے گول شیشے میں مجھے سر اسامہ باہر کھڑے نظر آئے۔۔۔

میں خاصہ حیران ہوئی تھی انہیں وہاں دیکھ۔۔۔

میں تیزی سے قدم لیتی دروازے کے پاس آئی۔۔۔

وہ اکیلے نہیں تھے۔۔۔ان کے ساتھ کوئی ڈاکٹر بھی تھا۔۔۔

ان کی باتیں سننے کے بعد میرے ہوش اڑ گئے۔۔۔مجھے لگا میرے پاؤں سے زمین نکل گئی ہو۔۔۔

"دیکھو اسامہ۔۔میں تمھیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ فرزین کو کڈنی ٹرانسفر کی ضرورت ہے اب۔۔۔ہم مزید انتظار نہیں کر سکتے۔۔۔اس لیے جلد سے جلد ڈونر کو لے کر آؤ۔۔تم کیوں نہیں لا رہے مس لائبہ کو اب تک یہاں پر؟؟؟۔۔۔۔۔"

انہیں نہیں خبر کہ دروازے کی دوسری جانب کھڑی میں ان کی ساری باتیں سن رہی تھی۔۔۔

"تو مجھ سے شادی فرزین کو کڈنی ٹرانسفر کے لیے کی گئی تھی۔۔۔"میں بے یقینی سے بڑبڑائی۔۔ساتھ ہی میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔۔۔

میں اب تک اس سے بات نہیں کر سکا اس بارے میں۔۔۔" سر اسامہ کی لچکدار آواز میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔ جو اس بات کی تصدیق تھی کہ ہاں میں کڈنی ڈونر ہوں۔۔۔

"تو کر و نا یار۔۔ وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔ تم جانتے ہو ہم اور زیادہ دن یہ بات فرزین کے بھائی سے نہیں چھپا سکتے کہ وہ ہسپتال میں ہے ۔۔۔" وہ ڈاکٹر سمجھانے والے انداز میں چیخا۔۔۔ ان کی باتوں سے محسوس ہوا جیسے وہ دوست ہوں۔۔۔

"میں نہیں کر پاتا اس سے بات۔۔۔ "

کیوں نہیں کر پاتے ؟؟۔۔۔ کیا بھول گئے تم نے اس سے شادی ہی اسی لیے کی تھی۔۔۔" بس یہ جملہ سننا تھا۔۔ کہ مجھے لگا میرا دل کرچی کرچی ہو کر بکھرا۔۔۔

تو میں صرف ایک کڈنی ڈونر تھی ان کے لیے۔۔ نہیں سوری۔۔ ان کی محبوبہ کے لیے۔۔۔ انہوں نے تو صرف میرا استعمال کرنے کے لیے مجھ سے شادی کی تھی۔۔۔ اس کے بعد شاید وہ مجھے پھینک دینے والے تھے۔۔۔ جیسے کسی ٹشو کو یوز کر کے پھینک دیا جاتا ہے۔۔۔ یہ سوچ۔۔۔ میرا دل چاہا میں چیخ چیخ کر روں۔۔۔

اب مجھے سمجھ آ رہا تھا کہ کیوں میری شادی چھپائی گئی۔۔۔ سمجھ آ رہا تھا کیوں ان کی دادی مجھے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں۔۔۔ سمجھ آ رہا تھا وہ کہاں راتوں میں غائب رہتے ہیں۔۔۔ سمجھ آ رہا تھا اصل میں مجھ سے

شادی کرنے کا مقصد کیا تھا۔۔اور ہر چیز سمجھ جانے کے بعد میں ٹوٹ گئی۔۔۔

میں ہر ممکنہ صورت سوچ رہی تھی لیکن سچ میری توقع سے کہیں زیادہ بھیانک نکل کر آئے گا۔۔۔یہ تو میرے خیالوں میں بھی نہیں گزرا تھا۔۔۔

سر اسامہ اتنے گرے ہوئے نکلیں گے۔۔۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔

پھر اچانک مجھے اپنے بچے کا خیال آیا۔۔۔اور میں ڈر گئی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کچھ لمحے تو میں بس یوں ہی ساکت کھڑی رہی۔۔۔ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کیا کرنا ہے۔۔۔ لیکن پھر میرا ہاتھ اپنے پیٹ کے مقام پر گیا اور مجھے اپنے ساتھ لاحق ننھی جان کا خیال آیا۔۔۔

نہیں وہ سامنے موجود شخص میرا شوہر نہیں۔۔ میرا محافظ نہیں۔۔ وہ تو کوئی دھوکے باز تھا۔۔۔

مجھے۔۔۔ مجھے بھاگنا چاہیے۔۔۔ بہت دور۔۔۔" میں فوراً ہی اپنے آنسو" صاف کر۔۔۔ تیزی سے پیچھے کے دروازے سے بھاگی۔۔۔ جہاں سے نرس مجھے کمرے میں لائی تھی۔۔۔۔

میں باہر پہنچی ہانپتی کانپتی۔۔۔ ٹیکسی والا ابھی بھی موجود تھا۔۔یہ دیکھ۔۔۔میرے دل کو تھوڑی راحت آئی۔۔میں فوراہی ٹیکسی میں بیٹھ گئی۔۔۔

پلیز۔۔۔جلدی یہاں سے چلیں۔۔۔"میرا ارادہ سر اسامہ کے گھر " پہنچ کر اپنا سارا سامان سمیٹ کر۔۔۔واپس اپنے گھر جانا تھا۔۔۔میں اور نہیں سہہ سکتی تھی۔۔۔میں نے سوچ لیا تھا میں اپنے والدین کو سب کچھ بتا دوں گی ہر ایک بات جو میں نے ان سے چھپائی اس رشتے کو برقرار رکھنے کے لیے۔۔۔

یہ رشتہ تو کبھی تھا ہی نہیں۔۔۔یہ تو فقط صرف ایک دھوکہ تھا۔۔۔

اسامہ

میں ڈاکٹر سے بات کر کے ابھی فارغ ہی ہوا تھا کہ عبید میرا رائٹ ہینڈ تیزی سے بھاگتا ہوا میری جانب آیا۔۔۔وہ مجھے فکر مند دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

"سر۔۔۔میں نے ابھی ٹیکسی میں مس لائبہ کو جاتے دیکھا ہے وہ بھی روتے ہوئے۔۔۔"عبید کی بات سن۔۔میں ایک دو ثانیوں کے لیے ساقط ہو گیا۔۔۔۔

میرے پاس دکھی ہونے کا وقت نہیں تھا۔۔۔فرزین کی زندگی خطرے میں تھی۔۔۔اور لائبہ واحد تھی جو اسے بچا سکتی تھی۔۔۔۔

میں فوراً ہی عبید کو فرزین کا خیال رکھنے کا کہہ کر۔۔۔ہاسپٹل سے نکلا۔۔۔

لائبہ

میں روتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی تھی۔۔

فوراہی اپنے کمرے میں جاکر میں نے ساراسامان پیک کیا۔۔

مجھے خوف آرہاتھاہر چیز سے۔۔۔مجھے ڈر لگ رہاتھا کہیں وہ آکر مجھے پکڑنہ لیں۔۔۔

میرے ارد گرد ہر چیز سوائے دھوکے کے اور کچھ نہ تھی۔۔۔یہ سوچ۔۔۔میرادل ٹوٹ گیاتھا۔۔۔

وہ محبت جو گھر کی چار دیواری میں وہ مجھ پر لٹاتے تھے۔۔۔جو میرا خیال رکھتے تھے۔۔وہ سب فقط ایک فریب تھا۔۔

میں بھاری ہوتے دل اور کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ اپنا سامان جلدی جلدی پیک کر رہی تھی۔۔۔

مجھے اب اس دھوکے باز آدمی کے ساتھ نہیں رہنا تھا۔۔۔ایک منٹ بھی نہیں۔۔۔

میں تیزی سامان پیک کر۔۔۔کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔

ابھی میں سیڑھیوں سے اترنے ہی لگی تھی۔۔۔کہ نہ جانے کہاں سے سر اسامہ آگئے۔۔۔اور انہوں نے میرا بیگ پکڑ لیا۔۔۔

Zubi Novels Zone

پہلی بار مجھے ان کے چہرے سے خوف آرہا تھا۔۔۔مجھے وحشت ہو رہی تھی اس شخص سے۔۔۔۔

"میں کوئی کڈنی ڈونیٹ نہیں کرنے والی۔۔اوکے۔۔۔میرا بیگ چھوڑیں۔۔۔"میرا پورا جسم مارے خوف کے لرز رہا تھا۔۔۔لیکن اس کے باوجود۔۔۔میں اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔جتاتے ہوئے بولی۔۔۔

"دیکھو لائبہ۔۔فرزین میری بہت اچھی دوست ہے۔۔۔"ابھی وہ بولنا شروع ہی ہوئے تھے۔۔۔کہ میں نے تیزی سے ان کے جملے کی تصیح کی۔۔۔"دوست یا محبوبہ؟؟۔۔

منگنی ہو چکی ہے ہماری۔۔۔شادی بھی بہت جلدی ہو جاتی اگر وہ بیمار نہ "
ہوتی۔۔۔اس کی کڈنی ٹرانسفر کے معاملات میں کچھ کمپلیکیشنز
ہیں۔۔۔ جس کی وجہ سے ہمیں ڈونر آسانی سے نہیں مل رہا تھا۔۔۔یہی
وجہ تھی کہ میں نے پورے آفس کے تمام افراد کا باڈی چیک اپ کے نام پر
ٹیسٹ کروایا۔۔۔اور تم واحد تھیں جس کی کمپلیکیشنز کے باوجود کڈنی
فرزین کو ٹرانسفر کی جاسکتی تھی۔۔۔"ان کی پوری بات سنتے ہی میرا سر
چکرانے لگا۔۔

کب سے پلاننگ چل رہی تھی یہ سب آخر؟؟۔۔

اب سمجھ آیا تھا کیسے مجھ جیسی مڈل کلاس لڑکی انہیں پسند آئی تھی شادی کے
لیے۔۔۔

میں پسند نہیں آئی تھی۔۔۔میری کڈنی پسند آگئی تھی۔۔۔اپنی منگیتر کے لیے انہوں نے صرف میرا استعمال کیا تھا۔۔۔میرے جذبات سے کھیلا تھا۔۔۔میری فیلنگس کا مذاق اڑایا تھا۔۔۔

میرے ساتھ اتنا برا کرنے کے باوجود وہ کیسے دھڑلے سے کھڑے ہو کر۔۔اپنی بات بتا رہے تھے۔۔۔کوئی شرمندگی نہیں۔۔۔

"میں تمہیں ہر چیز دینے کے لیے تیار ہوں لائبہ۔۔۔جتنا چاہے پیسہ مانگ لو۔۔۔گاڑی گھر جیولری۔۔۔جو چاہے مانگ لو۔۔۔بس بدلے میں فرزین کو کڈنی ٹرانسفر کر دو۔۔۔اسے بہت ضرورت ہے۔۔۔"میں اس شخص کا چہرہ دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

کیا یہ سامنے کھڑا شخص میرا شوہر تھا؟؟۔۔۔میرا محافظ ؟؟۔۔۔۔جو اپنی منگیتر کے لیے مجھ سے سودے کر رہا تھا کھڑے ہو کر۔۔۔

سوری۔۔۔میں پریگننٹ ہوں اس لیے میں کڈنی ٹرانسفر نہیں کر سکتی" آپ کی منگیتر کو۔۔۔"اس لمحے شدت سے دل چاہ رہا تھا کہ سامنے کھڑے شخص کا منہ نوچ لوں لیکن میں واقف تھی وہ بہت پاور فل ہیں۔۔۔میاں بیوی کا ڈرامہ اب ختم ہو چکا تھا اب ان کی حقیقت میرے روبرو تھی۔۔۔ کیا خبر وہ میرے ساتھ کیا کر جائیں؟؟۔۔۔اس خوف سے۔۔۔میں ان پر نہ چیخی۔۔۔نہ میں نے ان سے لڑنے کی کوشش کی۔۔۔میں صرف وہاں سے بھاگنا چاہتی تھی۔۔۔اس پنجرے سے نکلنا چاہتی تھی۔۔۔مجھے شدید خوف لاحق تھا کہ وہ شخص مجھے قید کر لے گا۔۔۔

میں نے گہرا سانس لے کر۔۔۔بمشکل اپنا جملہ ادا کیا۔۔۔

انہیں کوئی فرق نہیں پڑا میری پریگننسی کا سن کر۔۔۔وہ مجھے بے تاثر چہرے کے ساتھ کچھ لمحے یوں ہی تکتے رہے۔۔۔

ہم ابورشن کروائیں گے۔۔۔"ان کا جملہ تھا یہ ایٹم بم۔۔۔میرے " دماغ کے پرخچے اڑ گئے تھے۔۔۔کوئی اپنے ہی بچے کو کیسے مار سکتا ہے؟؟۔۔

مجھے یقین نہیں آ رہا تھا۔۔میں تو پرائی تھی۔۔مجھ سے دھوکہ کیا ۔۔۔لیکن جو میرے پیٹ میں تھا وہ تو ان کا اپنا خون تھا۔۔ان کا اپنا بچہ ۔۔۔وہ اسے کیسے مارنے کی بات کر سکتے تھے؟؟؟۔۔۔

اپنی منگیتر اتنی پیاری تھی کہ اپنی اولاد کو مارنے کے لیے تیار کھڑے تھے وہ۔۔۔

میں نے زندگی میں آج تک کبھی کسی سے اتنی نفرت نہیں کی ہو گی ۔۔۔ جتنی اس لمحے مجھے سامنے کھڑے شخص سے ہو رہی تھی ۔۔۔

"میں اپنا بچہ نہیں گرانے والی ۔۔۔ سمجھے آپ ۔۔۔ "اس بار میں چیخی ۔۔۔ مجھے نہیں پتہ مجھ میں ہمت کہاں سے آئی ۔۔۔ لیکن میں اپنے بچے کے لیے لڑی ۔۔۔۔

ایک عورت کمزور ہو سکتی ہے ۔۔ لیکن ایک ماں ہر گز نہیں ۔۔۔۔

میں اپنے لیے شاید کبھی نہ لڑتی اس آدمی سے ۔۔۔ لیکن اپنے بچے کے لیے میں اس کا قتل تک کر سکتی تھی ۔۔۔۔

یہ بچہ میرا ابھی ہے مت بھولو اور میں نے کہہ دیا۔۔۔۔ کے تم ابورشن کرا " رہی ہو۔۔ مطلب کروا رہی ہو۔۔۔ چلو میرے ساتھ ابھی ہسپتال ۔۔۔" وہ شخص لمحہ بہ لمحہ میری نگاہوں میں گرتا چلا جارہا تھا۔۔۔

مجھے نہیں لگتا میں اب اس شخص سے زیادہ دنیا میں کسی سے نفرت کر سکتی ہوں۔۔۔

انہوں نے میری کلائی پکڑ کر کھینچی تو میں فوراً اپنا ہاتھ ان کی پکڑ سے آزاد کرانے لگی۔۔۔

میری چیخیں سن۔۔ مہرو بی بی فوراً آ گئی تھیں۔۔۔

انھیں چھوڑ دیں۔۔۔آپ کوئی اور ڈونر ڈھونڈ لیں پلیز۔۔۔"وہ بھی میرے لیے روتے ہوئے التجا کرنے لگیں۔۔۔یہ دیکھ۔۔میری آنکھوں میں مزید آنسو آنے لگے۔۔کہ جس شخص سے میرا نکاح ہوا تھا۔۔جس شخص سے میرا رشتہ تھا۔۔۔اسے میری نہیں آئی نہ اپنی اولاد کی۔۔۔لیکن ایک غیر عورت کو آگئی۔۔۔

ان کی ملازمہ تک جانتی تھی۔۔۔کہ میں صرف ایک ڈونر ہوں بیوی نہیں۔۔۔مجھے اب سمجھ آیا تھا کیوں ان کے ارد گرد کے لوگ مجھے بڑی عجیب نگاہوں سے دیکھتے تھے۔۔۔کیونکہ وہ سب جانتے تھے۔۔۔میں بیوی نہیں تھی میں صرف ڈونر تھی ان کی منگیتر کی۔۔۔۔

جن لوگوں نے میری زندگی تباہ کی۔۔ میرے والدین کا اعتبار توڑا۔۔ میری فیلنگس کا مذاق بنایا۔۔ میرا محبت پہ سے اعتبار اٹھایا۔۔ میں انھیں اپنی کڈنی دوں۔۔۔ ہرگز نہیں۔۔۔ مر کر بھی نہیں۔۔۔

آپ ہٹیں مہرو بی بی۔۔۔"مہرو بی بی رستہ روک کر کھڑی ہو گئی" تھیں۔۔۔ کہ وہ مجھے جانے نہیں دیں گی ان کے ساتھ۔۔۔

سر اسامہ زور سے ان پر دھاڑے۔۔۔اور انھیں سامنے سے ہٹانے لگے۔۔۔

اسی لڑائی میں مجھے موقع ملا ان سے ہاتھ چھڑانے کا۔۔۔

یہ میں آپ کے لیے ہی کر رہی ہوں ماسٹر ۔۔۔آپ اپنی ہی اولاد کو " مارنے جا رہے ہیں شاید اس بات کا احساس نہیں ہے آپ کو ابھی ۔۔۔لیکن بعد میں جب ہو گا آپ بہت پچھتائیں گے ۔۔۔میں آپ کو اس پچھتاوے سے بچا رہی ہوں ۔۔۔"مہرو بی بی کی بات سن وہ جلال میں آ گئے ۔۔اور انہیں بازو سے پکڑ کر ایک سائیڈ کیا ۔۔لیکن اتنے میں ۔۔میں موقع پا کر ایک دو سیڑھیاں اتر چکی تھی ۔۔۔

میرے ذہن میں بس ایک ہی دھن تھی ۔۔یہاں سے نکلنا ۔۔۔تاکہ میں اپنے بچے کو بچا سکوں اس حیوان سے ۔۔۔۔

ابھی میں تین چار سیڑھیاں ہی اتر سکی تھی کہ انہوں نے میرا بازو پکڑ کر روکا ۔۔۔

تم میرے ساتھ چل رہی ہو ابورشن کرانے۔۔۔اور یہ فائنل ہے" لائبہ۔۔۔مجھے مجبور مت کرو مزید سختی کرنے پر۔۔۔"وہ سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں بولے۔۔۔

میں نہیں جانے والی۔۔۔چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔۔"ان کی اور میری لڑائی میں کب میرا ہاتھ ان کے ہاتھ سے آزاد ہوا۔۔۔اور کب میں پیچھے کی جانب گرگئی۔۔۔مجھے خود نہیں خبر۔۔۔سب کچھ دو تین لمحوں میں ہوا۔۔۔میں سیڑھیوں سے لڑکتی ہوئی فرش پر گری۔۔۔اور میری آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔

ٹیکسی ڈرائیور

اس لڑکی کے گاڑی سے اترتے ہی میں نے فوری گاڑی چلائی اور گاڑی کو مینشن سے دور لے گیا۔۔۔ پھر ایک سنسان سڑک پر جا کر میں نے گاڑی روکی اور اپنے باس کو کال کی۔۔۔

"سر کام ہو گیا۔۔۔ اس لڑکی کو اسامہ وجدان احمد کی حقیقت پتہ چل گئی۔۔۔ جیسا آپ چاہتے تھے۔۔۔"

"گڈ۔۔۔ پیسے تمھیں مل جائیں گے۔۔۔ پھر غائب ہو جانا۔۔۔ اگر تم یہاں رہے اور اسامہ وجدان کے ہاتھ لگ گئے تو یاد رکھنا وہ ڈیول ہے۔۔۔ وہ تمھیں جان سے مار دے گا۔۔۔ پھر ہم سے گلہ مت کرنا کہ بتایا نہیں۔۔۔" دوسری جانب سے سرد آواز میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔ اور پھر کال ڈسکنیکٹ ہو گئی۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

لائبہ

میری آنکھ کھلی۔۔تو میں ہسپتال کے ایک روم میں تھی۔۔۔

ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے مجھے اپنے بچے کی فکر لاحق ہوئی۔۔میں نے فوراً ہی اپنے پیٹ کے مقام پر ہاتھ رکھا۔۔اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔ کہ کوئی نظر آئے تو اس سے پوچھوں۔۔۔کہ کیا ہوا ہے؟؟۔۔میں یہاں کیوں لیٹی ہوئی ہوں؟؟۔۔میرا بچہ ٹھیک ہے یا نہیں؟؟؟۔۔۔

کچھ لمحے ہی گزرے تھے کہ مہرو بی بی کمرے میں داخل ہوئیں۔۔

"آپ کو ہوش آگیا؟؟۔۔" ان کی آنکھوں میں افسردگی تھی اور چہرے پر مسکراہٹ۔۔۔

"میرا بچہ ؟؟۔۔وہ ٹھیک تو ہے نا؟؟۔۔" بس میرا سوال کرنا تھا۔۔وہ فوراشرمندگی سے نگاہ جھکا گئیں۔۔۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے۔۔آپ جواب کیوں نہیں دے رہیں؟؟۔۔۔ میرا بچہ ٹھیک ہے ناں؟؟۔۔" ان کی خاموشی اور شرمندگی مجھے ہولا رہی تھی اندر سے۔۔۔

میرا دل بیٹھا جارہا تھا۔۔۔

سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے۔۔۔آپ کا مس کیرج ہو گیا۔۔۔" "

ان کا جواب سن۔۔۔مجھے لگا میں مر گئی۔۔۔۔

جینے کی مانو کوئی امنگ ہی نہ بچی ہو۔۔۔

اس لمحے میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی کھو بیٹھی۔۔۔

میرے بچے کو مارنے والا کوئی غیر نہیں تھا۔۔۔اس کا اپنا باپ تھا۔۔۔

میری اولاد کو مار دیا تھا ظالم نے۔۔۔۔

مجھے اپنے اندر اب جینے کی کوئی تمنا محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔میں مردوں کی طرح لیٹی رہی۔۔۔میری آنکھوں سے آنسو بہہ بہہ کر ۔۔کانوں سے ہوتے بیڈ کے گدے میں سمونے لگے۔۔۔

میرے سر ہاتھ اور پیروں پر چوٹیں آئی تھیں۔۔سر پر زیادہ آئی تھی۔۔۔اس لیے بڑی پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔لیکن مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔میری روح زخمی تھی۔۔۔اس قدر زخمی۔۔۔کہ اس کا میرے جسم کے زخموں سے کوئی موازنہ ہی نہیں تھا۔۔۔

دو دن گزر گئے۔۔۔میں نے کچھ کھایا پیا نہیں۔۔۔

مجھے ڈرپس کے ذریعے خوراک دی جارہی تھی۔۔۔مجھے صدمہ پہنچا تھا۔۔۔شدید صدمہ۔۔۔کے میں زندہ ہو کر بھی مر چکی تھی۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

اسامہ

میں دو دن تک اس کے کمرے کے باہر بیٹھا رہا۔۔۔آفس بھی گیا تو صرف کچھ دیر کے لیے۔۔۔اپنے ضروری کام نمٹا کر واپس آ گیا۔۔۔

مہرو بی بی میرے پاس بہت پریشان ہو کر آئیں۔۔۔اور انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ کھانا نہیں کھارہی۔۔۔کھانا تو دور کی بات وہ پانی تک نہیں پی رہی۔۔۔ایسے تو وہ مر جائے گی۔۔۔

صرف اسے کھانا کھلانے کے لیے میں اس کے روم میں داخل ہوا۔۔

وہ بے سُت سی پڑی تھی۔۔۔

اس کی خوبصورت سبز آنکھیں آج بالکل بے رونق تھیں۔۔۔ جیسے کوئی زندگی ہی نہ ہو ان میں۔۔۔

مجھے دیکھتے ہی ان میں کدورت ابھری۔۔۔ شدید کدورت۔۔۔ اور وہ فوراً اپنا رخ موڑ گئی۔۔ جیسے مجھے دیکھنا تک نہ چاہتی ہو۔۔۔

مہر و بی بی آپ کھانا لے کر آئیں۔۔۔" میرے کہتے ہی۔۔۔ وہ فوراً " اثبات میں۔۔ سر ہلا کر چل دیں۔۔۔

ان کے جاتے ہی۔۔میں نے بیڈ کے برابر والی چیئر کھسکائی اور بیٹھا۔۔

جو کچھ ہوا اسے ایک برا حادثہ سمجھ کر بھول جاؤ۔۔۔تم میرے ساتھ " ویسے ہی رہو گی جیسے ہم پہلے رہتے تھے۔۔۔پیسہ گھر جیولری جو تمہیں چاہیے۔۔۔میں دینے کے لیے تیار ہوں۔۔۔میں۔۔۔" ابھی میں بول ہی رہا تھا۔۔کہ میں نے دیکھا اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔۔

اپنے لب بھینچ گیا تھا میں۔۔۔

تمھیں یہاں نہیں رہنا تو ہم گھر چلتے ہیں۔۔۔میں نرس وغیرہ کا انتظام گھر " پر ہی کر دوں گا تمہارے لیے۔۔۔" میرے تحمل سے کہتے ہی۔۔۔اس نے اپنی آنسوؤں سے تر آنکھوں سے میری جانب دیکھا۔۔۔

ان آنکھوں میں میرے لیے بلا کی نفرت تھی۔۔

مجھے طلاق دیں۔۔۔"اس کے خشک ہونٹ بمشکل ہلے۔۔۔"

محسوس ہو رہا تھا کہ وہ بہت مشکل سے بول رہی ہے۔۔۔لیکن جو اس نے جملہ ادا کیا۔۔۔وہ مجھے منجمد کر گیا۔۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

مجھے لگا تھا وہ مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتی ہے۔۔اس لیے یہ شادی قائم رکھے گی۔۔۔مگر اس نے جو سب سے پہلی بات کی۔۔وہ طلاق کی تھی۔۔۔میری توقع کے بالکل برعکس۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کہ مجھے جھٹکا لگا تھا۔۔۔

لائبہ

"مجھے ابھی اسی وقت آزاد کریں۔۔۔میں آپ کے نکاح میں ایک لمحے مزید نہیں رہنا چاہتی۔۔۔"میرا منہ بالکل خشک پڑھ رہا تھا۔۔۔میں زبان خشک ہونٹوں پر پھیرتی۔۔دوبارہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

مجھے اس شخص سے نفرت ہو رہی تھی۔اس قدر نفرت۔۔۔کہ اگر ایک قتل کی اجازت ہو تو میں اسی کا کروں۔۔۔۔

کیسے کوئی اتنا بے شرم، بے لحاظ اور بے غیرت ہو سکتا ہے؟؟؟۔۔۔میرا بچہ دوسری عورت کے لیے مار دیا۔۔اور مجھ سے کہتے ہیں کہ ہم پہلے کی طرح رہیں گے۔۔۔۔

شرمندہ ہونے یا معافی مانگنے کے بجائے۔۔۔الٹا مجھے لالچ دے رہے ہیں سامان کا۔ پیسوں کا۔۔ جیولری کا۔۔۔ گھر کا۔۔ گاڑی کا۔۔۔ اتنی بے حسی؟؟؟؟۔۔۔۔اس شخص کے سینے میں دل تھا بھی یا نہیں؟؟؟۔۔۔

"سوچ لو۔۔۔میری زندگی سے ایک بار چلی گئی تو میں واپسی کا راستہ نہیں دوں گا۔۔" وہ چیئر سے اٹھ کر۔۔۔ برہمی سے بولے۔۔۔ تو میں ان کا چہرہ تکتی رہ گئی۔۔۔ کون چاہے گا اس گھٹیا و دھوکے باز شخص کی زندگی میں دوبارہ جانا؟؟ میں تو مر کے بھی نہ چاہوں۔۔۔

"مجھے آزاد کریں۔۔۔" کھانا نہ کھانے اور پانی نہ پینے کے سبب۔ میرے پورے وجود میں ہمت نہیں تھی ہلنے تک کی۔۔۔ میں نے بمشکل اپنا جملہ دوبارہ دہرایا۔۔۔

میری آنکھیں مارے طیش کے جل رہی تھیں۔۔۔پوراوجود گرم پڑنے لگا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے اگر تم ایسا چاہتی ہو تو ایسا ہی صحیح۔۔۔میں تمھیں طلاق" وہ " بے تاثر چہرے کے ساتھ ابھی بول ہی رہے تھے کہ مہرو بی بی اسی لمحے کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔

ماسٹر۔۔۔" وہ چیخیں۔۔۔۔"

سر۔۔۔فرزین میڈم کی طبیعت اچانک سے خراب ہو گئی ہے۔۔۔وہ" آپ کو بلا رہی ہیں۔۔۔" مجھے مردانہ آواز آئی۔۔۔میرے اندر اتنی بھی طاقت نہیں تھی کہ گردن موڑ کر دیکھ لوں۔۔۔کہ کون بول رہا ہے۔۔۔

اور نہ ہی میں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔وہ بس مجھے طلاق دیں اور معاملہ ختم ہو ۔۔۔یہی میری چاہت تھی فقط۔۔۔۔

فرزین کی طبیعت خراب ہو رہی ہے یہ سن ۔۔وہ فوری وہاں سے چلے گئے۔۔۔جب کہ میں رونے لگی تھی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

عبید

سر اسامہ مس لائبہ کے کمرے میں جانے سے پہلے ۔۔مجھے آرڈر دے کر گئے تھے ۔۔کہ جیسے ہی میں طلاق کا لفظ ادا کروں ۔۔فوراً تم اندر آجانا۔۔

اور کچھ ایسا کہنا۔۔ جس سے میں اپنی بات ادھوری چھوڑ۔۔ فوری تمہارے ساتھ چل دوں۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آیا وہ ایسا کیوں کر رہے تھے؟؟۔۔۔

کیا وہ مس لائبہ کو اپنے نکاح میں رکھنا چاہتے تھے؟؟۔۔ مگر کیوں؟؟۔۔۔ کیا وہ نہیں جانتے تھے کے میڈم فرزین ان کے لیے کس قدر پوزیسو ہیں۔۔۔۔ وہ انہیں کسی اور کے ساتھ دیکھ تک نہیں سکتیں۔۔۔ شادی کا پتہ چل گیا تو یقیناً قیامت آجائے گی۔۔۔

فلحال میرا کام میرے باس کے حکم کی تابعداری کرنا ہے۔۔۔ اور میں نے ایسا ہی کیا۔۔۔

Husny Kanwal

لائبہ

نرس میری ڈرپ چینج کرنے آئی۔۔۔تو میں نے دیکھا اس نے میرے تکیے کے نیچے کچھ رکھا مہر و بی بی کی نظروں سے چھپا کر۔۔۔اور پھر آنکھوں ہی آنکھوں میں مجھے اشارہ کر کے چلی گئی۔۔۔

مجھے نہیں پتہ وہ میرے تکیے کے نیچے کیا رکھ کر گئی تھی۔۔۔لیکن اس کی آنکھوں کے اشاروں سے مجھے لگا کوئی خاص چیز ہے۔۔۔لیکن مجھے سمجھ نہیں آیا۔۔۔بھلا ایک نرس کو مجھ سے کیا ضروری کام ہو سکتا ہے؟؟۔۔۔

میں مہر و بی بی کے کمرے سے جانے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

جیسے ہی وہ کچھ دیر کے لیے باہر گئیں۔۔۔میں نے فوراہی اپنے تکیے کے نیچے ہاتھ مارا۔۔۔

مجھے کوئی کاغذ کا گولا محسوس ہوا۔۔

میں نے اسے نکال کر۔۔۔مارے تجسس کے تیزی سے کھولا۔۔۔

Zubi Novels Zone

لائبہ۔۔۔تمہارا مس کیرج نہیں ہوا ہے۔۔۔تمہارا بچہ زندہ ہے۔۔۔" یقین نہ آئے تو کسی اور ڈاکٹر کے پاس جا کر چیک اپ کرا لینا۔۔۔لیکن اس وقت مجھ پر بھروسہ کرو۔۔۔چونکہ میں واحد ہوں جو تمہاری مدد کر سکتا ہوں ان سب سے نکلنے میں۔۔۔وہ میں ہی ہوں جس نے پیسے کھلا کر ڈاکٹر سے جھوٹ بلوایا ہے اسامہ وجدان احمد کے سامنے۔۔۔اسامہ کچھ

دن تک تمہارے ٹھیک ہونے کا انتظار کرے گا۔۔تاکہ تم کڈنی ٹرانسفر کرنے کے قابل ہو جاؤ۔۔ لیکن یہی وہ وقت ہے جب تم بھاگ سکتی ہو یہاں سے خود کو اور اپنے بچے کو بچا کر۔۔۔۔ آج رات 12 بجے کے قریب۔۔۔ میں ٹیکسی پہنچا دوں گا ہسپتال کے باہر۔۔۔ اگر تمہیں اپنی اور اپنے بچے کی جان پیاری ہے اور اسامہ سے تم آزادی چاہتی ہو۔۔۔ تو اس ٹیکسی میں بیٹھ جانا۔۔۔ وہ ٹیکسی تمھیں ایک محفوظ مقام پر پہنچا دے گی۔۔۔ کچھ وقت وہاں رہنا۔۔۔ اور اس کے بعد جہاں چاہے۔۔۔ چلی جانا لیکن واپس اسامہ وجدان احمد کی زندگی میں مت آنا۔۔۔ وہ ایک ڈیول ہے۔۔۔۔ اور اگر تم واپس آئیں۔۔ تو اپنی ذمہ داری پر آنا۔۔۔ کیونکہ ہر بار میں تمہیں نہیں بچا پاؤں گا اس ڈیول سے۔۔۔۔۔ یاد رکھو تمہارے پیٹ میں اسامہ وجدان کی اولاد ہے۔۔ اگر اسے اس بات کی بھنک بھی لگی۔۔۔ تو وہ کبھی بھی تمہیں اپنی قید سے آزاد نہیں کرئے گا۔۔۔

بالکل آخر میں۔۔۔ صفحے کے کونے پر۔۔ چھوٹا سہ (تمہارا عاشق) لکھا تھا۔۔۔

اس خط کو پڑھنے کے بعد میرا دماغ سن سی کیفیت کا شکار ہوا۔۔

سمجھ نہیں آیا میرے ارد گرد چل کیا رہا ہے؟؟۔۔ کون ہے جو مجھے بچا رہا ہے؟؟۔۔۔اور کیوں؟؟۔۔۔

کیا واقعی میرا بچہ زندہ تھا؟؟۔۔۔کیا میں اس اجنبی پر یقین کر سکتی تھی؟؟۔۔۔

جسے میں نے کبھی دیکھا نہیں۔۔۔ جس کے بارے میں، میں کچھ جانتی نہیں۔اس پر کیسے یقین کر لوں؟؟۔۔۔۔

میں بہت الجھی ہوئی تھی۔۔ لیکن پھر میں نے اپنے پیٹ کے مقام پر ہاتھ رکھا۔۔ کہ اگر میری اولاد زندہ ہے۔۔۔اور میں اسے مزید اپنے ساتھ تاحیات رکھنا چاہتی ہوں۔۔۔ تو پھر مجھے یہ جوکھم لیناپڑے گا۔۔۔مجھے اس اجنبی پر اعتبار کرناپڑے گا۔۔۔۔

میرا جسم تو سن پڑ چکا تھا۔۔۔۔مجھے بستر سے اٹھنے کے لیے بھی طاقت کی ضرورت تھی۔۔۔اسی لیے میں نے جب مہرو بی بی آئیں۔۔۔ توان سے فوراکھانا مانگا۔۔۔

وہ مجھے پہلے تو تعجب سے دیکھنے لگیں۔۔۔ کہ اچانک سے۔۔میں ان سے کھانا کیوں مانگ رہی ہوں۔۔۔ لیکن پھر وہ مسکرائیں اور میرے لیے کھانا لے کر آگئیں۔۔۔

انہوں نے مجھے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا۔۔۔

رات کے 11 بج گئے۔۔۔میں واپسی کا انتظار کر رہی تھی سر اسامہ کی۔۔۔

میرا ارادہ ان سے طلاق لے کر جانے کا تھا۔۔۔تاکہ میں زندگی بھر کے لیے ان سے آزاد ہو جاؤں۔۔۔میں نے دیکھا تھا دوپہر میں۔۔وہ طلاق دینے کے لیے بالکل تیار تھے۔۔۔پھر میں کیوں خود کو ان کے ساتھ باندھے رکھوں؟؟۔۔۔پھر کیوں میں زندگی بھر نکاح کے بوجھ تلے رہوں؟؟۔۔۔میں آزاد ہو جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

میں کمزور عورت ضرور تھی لیکن ایک کمزور ماں کبھی نہیں بنوں گی یہ سوچ لیا تھا میں نے۔۔۔میں اپنے بچے کو اکیلے پال لوں گی۔۔۔میں کسی کو بھنک تک نہیں لگنے دوں گی اپنی اولاد کی۔۔۔میں یہاں سے بہت دور چلی جاؤں گی۔۔بہت دور۔۔۔

مگر میں انتظار ہی کرتی رہی۔۔وہ آئے ہی نہیں۔۔۔۔

12 بجنے کے قریب تھے۔۔۔مہرو بی بی سو چکی تھیں روزانہ کی طرح ۔۔۔

میں نے بمشکل اپنے پاؤں بیڈ سے اتارے۔۔۔

میرے پاؤں سن ہو رہے تھے۔۔۔

بہت مشکل تھا میرے لیے ایک قدم بھی لینا۔۔ لیکن میں نے لیا۔۔۔
چونکہ مجھے اپنا بچہ پیارا تھا۔۔اس کی زندگی پیاری تھی۔۔۔

میں دبے پاؤں کمرے سے نکلی۔۔۔ میرا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ کہ کہیں میں پکڑی نہ جاؤں۔۔۔ کہیں کوئی مجھے دیکھ نہ لے۔۔۔

شکر تھا کہ باہر کوریڈور میں کوئی نہیں تھا۔۔۔

میں فورا دبے پاؤں چلتی باہر پہنچی۔۔۔ وہاں واقعی ایک ٹیکسی میرا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

ٹیکسی ڈرائیور نے مجھے دیکھتے ہی۔۔۔"آئیں میم" کہتے ٹیکسی کا پیسنجر سیٹ کا ڈور کھولا۔۔

میں ایک دو ثانیوں کے لیے سوچ میں پڑی۔۔ سر اسامہ ہمیشہ کہتے تھے کہ ان کے دشمن ہیں۔۔۔ کہیں یہ ان کے دشمن تو نہیں جو میری مدد کر رہے ہیں؟؟؟۔۔۔ اگر یہ ان کے دشمن ہیں تو کیا میرا ان کے ساتھ جانا سیف ہے؟؟؟۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

میم چلیں۔۔۔ زیادہ وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔ جلد سے جلد نکلنا" ہے یہاں سے ہمیں۔۔۔ اسامہ وجدان کے گارڈز نے اگر مجھے دیکھ لیا تو میں بھی پھنس جاؤں گا۔۔۔" وہ ڈرائیور سر کی کیپ سے اپنی پیشانی اور آنکھیں کور کیے ہوئے تھا۔۔ اور باقی نیچے کے چہرے پر اس نے ماسک لگا رکھا تھا بلیک رنگ کا۔۔

میں نے دیکھا اس کے ہاتھوں میں دستانے تھے بلیک رنگ کے۔۔۔

اس نے ہڑبڑاہٹ میں کہا جیسے وہ ڈرا ہوا ہو۔۔۔۔

میں نے محسوس کیا اس کی آواز بہت بھاری تھی جیسے بناوٹی ہو۔۔۔

ڈرئیں مت۔۔۔ میں آپ کو سیف پہنچا دوں گا۔۔۔" مرتا کیا نہ کرتا "۔۔۔ مجھے تو ان لوگوں پہ اعتبار کرنا ہی تھا سر اسامہ کے چنگل سے نکلنے کے لیے۔۔۔ میرا تعلق ایک مڈل کلاس فیملی سے تھا۔ میرے والدین اتنے پاورفل نہیں تھے کہ اسامہ وجدان احمد جیسے لوگوں سے لڑ سکیں۔۔۔۔

میں خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

وہ ڈرائیور گاڑی میں آ کر بیٹھا اور اس نے گاڑی تیزی سے سٹارٹ کی۔۔۔
اور ہماری گاڑی وہاں سے چل دی۔۔۔

سر اسامہ کے چنگل سے نکلنے کے باوجود میرے دل میں کوئی اطمینانی نہیں چھائی۔۔۔ بلکہ میں خوف میں تھی۔۔۔ شدید خوف میں۔۔۔ کہ کیا میں نے اس اجنبی پر اعتبار کر کے ٹھیک کیا؟؟؟؟۔۔۔

کہیں میں نے خود کو کسی بڑے خطرے میں تو نہیں ڈال لیا؟؟؟؟۔۔۔

خوف کی شدت سے میں نے آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا۔۔۔

گاڑی چلتی رہی۔۔۔میں ان نئے علاقوں سے انجان تھی جہاں وہ ڈرائیور مجھے لے کر جا رہا تھا۔۔۔

میں محسوس کر رہی تھی وہ ڈرائیور ہر تھوڑی دیر بعد بیک ویو مرر سے مجھے دیکھ رہا تھا۔۔۔

میری پیشانی پر پسینہ آ رہا تھا۔۔۔اور میری کمر پسینوں سے تر بہ تر تھی۔۔۔لیکن اس کے باوجود میں نے اس ڈرائیور کے سامنے خود کو مطمئن دکھانے کی کوشش کی۔۔تاکہ اسے یہ نہ لگے۔۔۔کہ میں ڈر رہی ہوں۔۔۔

گاڑی چلتی رہی۔۔۔بس چلتی رہی۔۔۔

ہر کچھ دیر بعد میں اس ڈرائیور کی نظر خود پر محسوس کرتی۔۔ لیکن میں نے اس کی جانب ایک بار بھی نہ دیکھا۔۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟۔۔۔" میں نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔۔

"ملتان۔۔۔۔"

"مگر ملتان میں، میں کہاں رہوں گی؟؟۔۔ میرا تو کوئی رشتہ دار یا جاننے والا نہیں وہاں۔۔۔اوپر سے میرے پاس پیسے بھی نہیں ہیں" میں نے پریشان ہو کر کہا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔"اس نے تحمل سے فقط اتنا جواب دیا "

۔۔۔لیکن میں کیسے پریشان نہ ہوتی ؟؟؟۔۔۔۔

ہماری ٹیکسی ٹرین اسٹیشن پر جا کر رکی۔۔۔

"اس ڈرائیور نے آکر میری سائیڈ کا ڈور کھولا۔۔۔" چلیں۔۔۔

وہ ڈرائیور آگے آگے چلنے لگا اور میں اس کے پیچھے پیچھے۔۔۔میں نے اس لمحے غور کیا وہ اتنی گرمی میں بہت موٹا کوٹ پہنا ہوا تھا بلیک رنگ کا۔۔۔

وہ ٹرین میں پہلے خود چڑھا اور پھر اس نے میرے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا ۔۔۔میں اس کا دستانے والا ہاتھ دیکھنے لگی۔۔۔وہ اجنبی تھا میرے لیے ۔۔۔کیا مجھے اس پہ اعتبار کرنا چاہیے ؟؟۔۔۔میں اتنی دور آکر بھی ابھی تک

یہی سوچ رہی تھی۔۔۔کیونکہ میں جانتی تھی ابھی میں عوام میں ہوں۔۔۔پبلک پلیس میں۔۔۔جہاں میں چیخ سکتی ہوں۔۔۔اپنی مدد کے لیے لوگوں کو پکار سکتی ہوں۔۔لیکن بعد میں کیا ہوگا میں نہیں جانتی۔۔۔

میں ابھی یہی سوچ رہی تھی کہ ٹرین چلنا شروع ہوگئی۔۔۔اس ٹیکسی ڈرائیور نے فوراً ہی میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔۔۔

پھر وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اندر کی جانب لے جانے لگا۔۔۔

سامنے سے ہمارا ٹکراؤ دو لڑکوں سے ہوا۔۔تو اس ٹیکسی ڈرائیور نے فوراً ہی مجھے اپنے پیچھے چھپا لیا جیسے میرا محافظ ہو۔۔۔

مجھے لگا تھا وہ مجھے ٹرین میں چھوڑ کر چلا جائے گا مگر ایسا نہ ہوا۔۔۔میری توقع کے بر عکس۔۔۔وہ میری سامنے والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔

ٹیکسی میں تو وہ ڈرائیور مجھے بار بار دیکھ رہا تھا لیکن ٹرین کے اندر جب ہم آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے تو اس نے ایک بار بھی نگاہ نہ اٹھائی۔۔۔

میری نگاہ اس کے موزوں پر گئی۔موزے تو مکمل بلیک تھے لیکن ان پر ایک چھوٹا ڈالر ایس بنا ہوا تھا۔۔۔میں نے سر سری سہ دیکھ کر نگاہ ہٹالی۔۔۔وہ بہت پرانے جوتے پہنا ہوا تھا۔۔۔جو پھٹے ہوئے بھی تھے۔۔۔

میں بہت کمزور ہو چکی تھی۔۔شاید یہی وجہ تھی کہ مجھ پہ ہر تھوڑی دیر بعد غنودگی چھا رہی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مجھے لگا مجھے سلمان کو اس بارے میں بتا دینا چاہیے۔۔۔تا کہ کوئی تو جانتا ہو میرے متعلق اگر خدا نخواستہ میرے ساتھ کچھ ہوا۔۔تو کوئی تو ہو گا جو میری مدد کرنے آئے گا۔۔۔لیکن میرے پاس سیل نہیں تھا۔۔۔

"کیا مجھے سیل ملے گا؟؟۔۔مجھے اپنے دوست سے رابطہ کرنا ہے۔۔۔ "

میرے کہتے ہی اس ٹیکسی ڈرائیور نے اپنے کوٹ میں سے سیل نکال کر میرے آگے کر دیا۔۔۔

ڈیڈ اور سلمان یہ وہ لوگ تھے جن کا نمبر میں منہ زبانی یاد رکھتی تھی ہمیشہ ۔۔اور آج مجھے اس کا فائدہ ہوا۔۔۔

میں نے عجلت سے سلمان کو کال کی۔۔۔

رات کے دو بجنے والے تھے۔۔۔ سلمان کا سیل رنگ ہوتا رہا۔۔۔ مگر کال ریسیو نہ ہوئی۔۔۔ شاید وہ سو گیا ہو گا یہ سوچ۔۔۔ میں نے میسج چھوڑ دیا۔۔۔ جس میں، میں نے اپنے ساتھ ہونے والے پورے حادثے کے متعلق مختصر سے الفاظ میں آگاہ کر دیا۔۔۔اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ میں ملتان جا رہی ہوں۔۔۔

فجر کی آذان ہو رہی تھی جب ہماری ٹرین رکی۔۔۔ ہم ملتان پہنچ چکے تھے۔۔۔

ہم ریلوے اسٹیشن سے باہر نکلے۔۔۔ تو ایک ٹیکسی ہمارا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

وہ ٹیکسی خالی تھی۔۔اسے بھی اسی ٹیکسی ڈرائیو نے ڈرائیو کیا اور میں پیسنجر سیٹ پر بیٹھی۔۔۔مجھے اس بات سے احساس ہوا کہ ہر چیز پلان ہو پہلے سے ہی۔۔جیسے اس اجنبی کو پہلے سے خبر ہو۔۔۔کہ میں اس پر اعتبار کروں گی۔۔۔مگر کیسے؟؟؟۔۔۔۔

ٹیکسی ایک گلی میں جا کر رکی۔۔۔

"وہ سامنے کالے رنگ کا دروازہ دیکھ رہی ہیں۔۔۔وہ آپ کا گھر ہے۔۔۔یہ لفافہ رکھ لیں۔۔۔یہ آپ کے کام آئے گا۔۔۔۔"وہ گاڑی کا ڈور کھول کر مجھے اتارتے۔۔۔لفافہ میرے ہاتھ میں پکڑا کر آہستگی سے گویا ہوا۔۔۔اور پھر گاڑی کے اندر بیٹھ کر۔۔میرے سامنے ہی وہاں سے چلا گیا

۔۔۔۔

میں نہیں جانتی کیوں؟؟؟۔۔۔ لیکن اس ڈرائیور کے جانے سے مجھے بہت ڈر لگنے لگا۔۔ جیسے میرا محافظ چلا گیا ہو۔۔۔

پہلے تو میں گھبرا گئی۔۔۔ مجھے ڈر لگنے لگا۔۔۔ لیکن پھر میں نے خود کو ہمت دی۔۔ میں اکیلی نہیں۔۔۔ میرا بچہ میرے ساتھ ہے۔۔۔ میں ایک ماں ہوں۔۔۔ اور ایک ماں کبھی کمزور نہیں ہوتی۔۔۔ کبھی بزدل نہیں ہوتی اگر اسے لڑنا نہ بھی آتا ہو ناں۔۔۔ تو بھی وہ اپنی اولاد کے لیے لڑ جاتی ہے۔۔۔

اس لفافے کے اندر پیسے سیل اور چابی موجود تھے۔۔۔

چابی سے دروازہ کھول کر میں گھر میں داخل ہوئی۔۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔ وہ صرف تین کمرے کا گھر تھا۔۔۔ لیکن اچھا بنا ہوا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں نے سب سے پہلے پورا گھر چیک کیا۔۔۔کہ کوئی موجود تو نہیں ہے گھر میں۔۔۔

جب مکمل اطمینان ہو گیا کہ میں اکیلی ہوں تو پھر میں نے سیل اون کیا۔۔ جو وہ ڈرائیور مجھے دے کر گیا تھا لفافے میں۔۔۔

میں نے سب سے پہلے سلمان سے رابطہ کیا۔۔۔

" کہاں ہو لائبہ ؟؟؟۔۔۔ تمہیں پتہ بھی ہے میں کتنا پریشان ہوں تمہارے لیے جب سے مجھے تمہارا میسج موصول ہوا ہے۔۔۔تم کیسے کسی اجنبی پر اعتبار کر سکتی ہو؟؟۔۔۔"بس میری آواز کا سننا تھا۔۔کہ دوسری جانب سے وہ برسنا شروع ہو گیا۔۔۔

اس کی آواز ہی بتانے کے لیے کافی تھی کہ وہ میرے لیے کتنا فکر مند ہے۔۔۔

"میں بہت ڈر گئی تھی۔۔وہ میرا ابورشن کرا رہے تھے اور پھر میرا پاؤں پھسلا اور میں گر گئی اور میرا بچے کا بتایا گیا کہ مس کیرج ہو گیا ہے۔۔لیکن وہ خط جو تھا اس میں پتہ چلا کہ نہیں۔۔مس کیرج نہیں ہوا ہے میرا بچہ زندہ ہے۔۔۔میں بہت کنفیوز ہوں اور کنفیوز سے کہیں زیادہ ڈری ہوئی۔۔کچھ نہیں سمجھ آرہا مجھے سلمان۔۔پلیز تو یہاں آجا۔۔۔پلیز۔۔۔"

میں ہڑبڑاہٹ میں کیا بول رہی تھی شاید میں خود بھی نہیں جانتی۔۔۔بس میں بولے چلی جا رہی تھی۔۔میں منتیں کر رہی تھی اس سے۔۔کہ وہ یہاں پر آجائے۔۔ابھی آجائے۔۔۔اسی وقت آجائے۔۔کیونکہ خوف سے میرا دل بند ہو رہا تھا۔۔۔

"پہلے تو ریلیکس۔۔۔ریلیکس کرو۔۔۔گہرا سانس لو۔۔۔سانس چھوڑو۔۔۔"

"نہیں تو یہاں پر آ۔۔۔پلیز جلدی آ۔۔۔" میں بچوں کی طرح روتے ہوئے بولنے لگی۔۔۔

دماغ میں ان گنت وسوسے چل رہے تھے۔۔کہ کہیں سر اسامہ کے دشمنوں نے آکر مجھ پر حملہ کردیا تو۔۔۔کہیں سر اسامہ یہاں پہنچ گئے تو۔۔۔

میں اس قدر خوفزدہ تھی کہ میرا پورا وجود لرزنے لگا تھا۔۔۔

ویسے تو میں اپنے آپ کو اتنا حوصلہ اور ہمت دینے کی کوشش کر رہی تھی لیکن جب میں نے سلمان کی اواز سنی۔۔اپنے بچپن کے دوست کی ۔۔۔اپنے ساتھی کی۔۔۔تب میں ٹوٹ گئ۔۔۔میں بکھر گئ۔۔۔۔

"تو بے فکر ہو۔۔مجھے جب سے تیرا میسج ملا ہے۔۔۔میں تب سے ہی گھر سے نکل گیا تھا۔۔۔میں پہنچنے والا ہوں۔۔۔تو ٹینشن نہ لے۔۔۔میں پیچھے پیچھے آرہا ہوں تیرے ملتان۔۔۔بس تو ریلیکس ہو۔۔۔اور مجھے اپنی لوکیشن سینڈ کر۔۔۔"وہ مجھے فون پر ہی کمفرٹیبل کرنے لگا۔۔جس کی مجھے بہت ضرورت تھی۔۔۔

چار گھنٹے۔۔میں ایک ہی جگہ پر ایک ہی مقام پر بیٹھی رہی۔۔۔منجمد۔۔۔بالکل ساکت۔۔۔یہ سر اسامہ کا خوف تھا جو ابھی بھی

میرے دل میں موجود تھا۔۔۔جو ابھی بھی میری روح کو جکڑے ہوئے تھا۔۔۔

سلمان کے آنے کے بعد سب سے پہلے میں قریب کے کلینک گئی ۔۔تاکہ میں اپنا چیک اپ کراؤں۔۔اور پتہ کروں میرے بچے کے متعلق ۔۔۔آیا وہ خط والا شخص سچا تھا بھی یا نہیں؟؟۔۔

میری خوشی کی انتہا نہیں رہی جب ڈاکٹر نے مجھے الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ چیک کرنے کے بعد بتایا۔۔کہ میرا مس کیرج نہیں ہوا ہے۔۔۔

میرا بچہ زندہ ہے یہ سننے کے بعد جیسے مجھ میں ایک نئی زندگی آگئی تھی۔۔۔

میں نہیں جانتی وہ خط والا شخص کون تھا لیکن میں اس کی بہت مشکور تھی ۔۔۔میرے دل سے اس کے لیے دعاؤں کے سوا کچھ نہیں نکل رہا تھا ۔۔کہ اللہ اس کی ہر خواہش کو پورا کرے۔۔۔میں خواہش سے پہلے جائز کی قید لگانا بھول گئی تھی اور یقیناً یہ میری غلطی تھی۔۔۔

سلمان کے کہنے پر میں نے اپنے والدین کو کال کی۔۔۔اور جھوٹ کہا۔۔۔کہ سر اسامہ کے والد کی اچانک بہت طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔اور ہم راتوں رات دبئی جا رہے ہیں ان کی طبیعت پوچھنے۔۔۔اور اب کچھ وقت وہیں رکیں گے۔۔۔

سلمان کے نزدیک میں ابھی بھی سر اسامہ کے نکاح میں تھی اور میرے والدان کے دھوکہ کے متعلق جاننے کے بعد یہ صدمہ برداشت نہیں کر پاتے۔۔اور یقیناً ان سے کیس لڑنے کی کوشش کرتے۔۔۔مجھے آزاد

کرانے کی کوشش کرتے۔۔اوران عدالتوں کے چکروں میں وہ اپنا بچا کچا بھی سب لوٹا دیتے۔۔۔اس لیے بہتر یہی تھا کہ میں انھیں ابھی اندھیرے میں رکھوں۔۔جب تک میں سر اسامہ کے نکاح سے نہیں نکل جاتی۔۔۔ اور مجھے یقین تھا میں بہت جلد اس ڈیول کے نکاح سے خود کو آزاد کرا لوں گی۔۔

اس ڈیول کو میری ضرورت فقط اپنی محبوبہ کے لیے تھی۔۔اس کا مطلب صاف تھا کہ مجھے انتظار کرنا تھا اس کی محبوبہ کے ٹھیک ہونے کا۔۔اور مجھے یقین تھا میرے بھاگ جانے کے بعد وہ نیا ڈونر ڈھونڈنا شروع کر چکے ہوں گے۔۔۔مجھے بس کچھ وقت چھپ کے رہنا تھا۔۔جیسے ہی معاملات سارے بہتر ہوں گے۔۔۔۔میں نے سوچ لیا تھا میں واپس جا کر ان سے ڈیورس مانگ لوں گی۔۔۔اور مجھے یقین تھا وہ مجھے دے بھی دیں گے۔۔۔

میں نہیں جانتی وہ شخص کون تھا لیکن اس نے مجھے اتنے پیسے دیے تھے کہ میں دو مہینے تک سکون سے بیٹھ کر گھر میں کھا سکتی تھی مگر پھر بھی میں نے جاب تلاش کرنا شروع کر دی۔۔۔

صبح میں، میں اسکول پڑھاتی۔۔اور شام میں اسکول کے اور کچھ گلی کے بچے مجھ سے ٹیوشن پڑھنے آجاتے۔۔۔ میرا گزارا اچھا چل رہا تھا۔۔۔

سلمان میرے ساتھ نہیں رہ سکتا تھا۔اسی لیے وہ اپنی والدہ کو میرے ساتھ چھوڑ گیا۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

اذلان

میں ویل چیئر پر بیٹھا اپنے پاؤں کو تک رہا تھا جب میرا اسیکرٹری پریشان حال میرے پاس آیا۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔ہوائیاں کیوں اڑی ہوئی ہیں تمہاری؟؟۔۔۔"میں نے" مضحکہ خیز انداز میں پوچھا۔۔

اسامہ وجدان کی بیوی لائبہ اچانک سے غائب ہو گئی ہے سر۔۔۔"بس" اس کا جملہ سننا تھا کہ میرا دماغ گھوم گیا

کیا بکواس کر رہے ہو؟؟۔۔۔"میں غصے سے دھاڑا۔۔۔ "

میرا چہرہ انگارے کی مانند لال ہو چکا تھا۔۔۔اور کیوں نہ ہوتا اب جا کے تو اسامہ کی کوئی کمزوری میرے ہاتھ لگی تھی۔۔۔

فرزین مجھ پر کبھی یقین نہیں کرے گی۔۔ لیکن اس لڑکی پر کرتی۔۔۔وہ واحد سہارا تھی میرا اس وقت۔۔۔ڈیڈ کے سامنے اسامہ کو گرانے کا۔۔۔

"ان گدھوں کا کیا ہوا جسے ہم نے اس کے پیچھے لگا رکھا تھا؟؟۔۔"میں حلق کے بل چیخا۔۔۔

"سر انھیں کسی نے بے ہوش کر دیا تھا۔۔جب تک وہ ہوش میں آئے۔۔۔وہ لڑکی غائب ہو چکی تھی۔۔۔"

یعنی تم کہنا چاہتے ہو کوئی ہم پہ بھی نظر رکھے ہوئے تھا۔۔"میں ترچھی" نگاہ سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔اور پھر مسکرادیا۔۔۔میں اچھے سے جانتا تھا یہ کس کا کام ہے۔۔۔

پہلے تو میں صرف اس لیے اسے ٹارگٹ بنائے ہوئے تھا کیونکہ مجھے فرزین اور اسامہ میں لڑائی کروا کر۔۔۔فرزین کو اپنے حق میں لینا تھا۔۔لیکن اب۔۔۔اس لڑکی کا اچانک غائب ہونا۔۔۔میرے شیطانی دماغ کو کھٹکا گیا تھا۔۔۔۔

ڈھونڈو اس لڑکی کو۔۔۔"میرے حکم صادر کرتے ہی۔۔۔میرا کم " عقل سیکرٹری فورا بولا۔۔"سر اس کا تو بچہ بھی مر گیا ہے۔۔۔اب وہ عورت ہمارے کسی کام کی نہیں۔۔۔اسامہ پلٹ جائے گا اگر وہ سامنے آ

بھی گئی تو۔۔اور ظاہر سی بات ہے ایک اجنبی عورت کی نسبت فرزین میم "اسامہ وجدان پر ہی یقین کریں گی۔۔۔۔

"بے وقوف۔۔۔تم سے جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔سارے گدھوں کی " ٹولی پال رکھی ہے میں نے۔۔۔۔مجھے وہ لڑکی چاہیے کسی بھی قیمت پر۔۔۔ کسی بھی صورت میں۔۔۔سمجھے۔۔۔۔"میں جزبز ہو کر چیخا۔۔۔۔پھر اپنی پیشانی مسلنے لگا۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

اسامہ

فرزین کے لیے نیا ڈونر مل گیا تھا۔۔۔اس کا اپریشن کامیاب ہوا اور وہ اب کافی بہتر تھی۔۔۔

کہیں جا رہے ہو؟؟۔۔۔"میں واپس جانے کی نیت سے ابھی کھڑا ہی " ہوا تھا۔۔ کہ اس نے میرے کوٹ کی استین پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔کچھ کام تھا آفس میں۔۔۔"میں نے نرمی سے جواب دیا تو وہ" منہ بسورنے لگی۔۔۔

میرے پاس ہی رک جاؤناں آج"اس کے محبت سے کہتے ہی۔۔۔میں " واپس بیٹھ گیا۔۔۔میں اسے انکار نہیں کر سکتا تھا۔۔۔میں اسے کبھی انکار کرتا بھی نہیں تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"بھائی کو کچھ پتہ تو نہیں چلانا؟؟۔۔"وہ ہر بار کی طرح فکر مند ہو کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

"تم کیوں فکر کرتی ہو؟؟۔۔کچی گولیاں نہیں کھیلتا اسامہ وجدان۔۔۔ پوری دنیا کے نزدیک اس وقت تم امریکہ کی یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہوں۔۔"میرا جواب سن۔۔۔وہ مطمئن ہو کر مسکرائی۔۔۔

"مجھے اپنی فکر نہیں ہے اسامہ۔۔۔کبھی تھی بھی نہیں۔۔۔مجھے صرف تمہاری فکر ہے۔۔۔۔مجھے صحت بھی صرف اسی لیے چاہیے تاکہ میں بورڈ اف ڈائریکٹرز کی میٹنگ میں تمہارے لیے ووٹ دے سکوں۔۔۔اگر میرے بھائی کو ذرا بھی بھنک لگ جاتی میری بیماری کی۔۔۔تو وہ یقیناً مجھے بیمار قرار دے کر میرے سارے شیرز چھین لیتا۔۔۔اور بورڈ اف ڈائریکٹرز کی میٹنگ میں وہ اذلان کا ساتھ دیتا۔۔۔میں سب برداشت کر

سکتی ہوں اسامہ لیکن کوئی تمہارا حق چھینے۔۔۔یہ مجھ سے برداشت نہیں۔۔۔میں تمہارے لیے جان دے بھی سکتی ہوں اور جان لے بھی سکتی ہوں۔۔۔"اس نے میرے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالوں میں قید کرتے۔۔جنونی انداز میں آخری جملہ ادا کیا۔۔۔میں جانتا تھا وہ مجھ سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔

فرزین کی بے پناہ محبت دیکھ۔۔۔۔میں بہت گلٹ میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔۔لیکن میں نے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دی۔۔۔کہ لائبہ میرا ماضی ہے اب۔۔۔وہ بھاگ چکی ہے۔۔۔اس نے کبھی میری زندگی میں دوبارا لوٹ کر نہیں آنا۔۔۔اور نہ ہی کبھی فرزین کو اس متعلق پتہ چلے گا۔۔۔

میں واقف تھا لائبہ کے متعلق فرزین سے چھپانا۔۔اسے دھوکہ دینے کے ہی مترادف ہے۔۔ لیکن یہ دھوکہ بہتر تھا اسے لائبہ کے متعلق بتا کر تکلیف دینے سے۔۔۔

فرزین کو صرف اتنا پتہ تھا کہ لائبہ نامی لڑکی جو میرے افس کی ورکر ہے۔۔ وہ اس کی ڈونر ہے۔۔اس کے علاوہ اسے کچھ خبر نہیں تھی۔۔۔اور نہ ہی میں نے اسے کچھ پتہ چلنے دیا تھا۔۔۔

فرزین کے صحت مند ہوتے ہی۔۔میں نے واپس اسے۔۔۔اس کی یونیورسٹی پہنچا دیا۔۔۔

ہم ویڈیو کال پر ویسے ہی بات کرنے لگے جیسے پہلے کیا کرتے تھے۔۔۔

میں ابھی ویڈیو کال پر فرزین سے بات کر ہی رہا تھا کہ میری نظر اس کی روم میٹ پر گئی جو چلتے چلتے اچانک گری تھی۔۔۔بس اس کا گرنا تھا کہ میری آنکھوں میں لائبہ آ گئی۔۔۔اور پھر جیسے میرے دل کو کچھ ہو گیا۔۔۔

بے قراری۔۔۔بے چینی۔۔۔میں نہیں سمجھ پایا وہ کیا فیلنگس تھیں۔۔۔

تم میری روم میٹ کو کیوں دیکھ رہے ہو اسامہ؟؟۔۔"میں تو اپنی ہی " دنیا میں مگن تھا مجھے نہیں علم تھا کہ میری نگاہیں اس کی روم میٹ پر ہی اٹک گئی ہیں۔۔۔۔جیسے ہی فرزین نے مجھے ٹوکا۔۔۔میں حواسوں میں لوٹا۔۔۔

میں نے دیکھا فرزین کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بھول کیسے گیا میں ؟؟۔۔۔ کتنی پوزیسو ہے وہ مجھے لے کر۔۔۔ وہ مجھے کسی لڑکی کو دیکھتا ہوا بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

"اف۔۔۔ میں اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔ میں کچھ سوچ رہا تھا۔۔"

اور کیا سوچ رہے تھے ؟؟۔۔۔"اس نے فورا تجسس سے پوچھا۔۔۔ "

کہیں نہ کہیں مجھے محسوس ہوا جیسے اسے یقین نہ ایا ہو میری بات پر۔۔۔اور یہ صرف اسی کا خاصہ تھا ہر چیز کی مجھ سے ڈیٹیل لینا۔۔۔اور میں دیتا بھی تھا ۔۔۔میں اس کا مان کبھی نہیں توڑتا تھا۔۔۔

یہی۔۔۔کہ دن بدن تم کتنی خوبصورت ہوتی جارہی ہو۔۔۔اور میں" یہاں کتنا تنہا ہوں۔۔"میرے آخری جملہ معنی خیزی سے ادا کرتے ہی وہ شرما گئی۔۔۔

بس کچھ ماہ اور برداشت کرلو۔۔۔پھر ہم ہمیشہ کے لیے ساتھ ہوں " گے۔۔۔"وہ سرخ ہوتے گالوں کے ساتھ گویا ہوئی۔۔۔اور میں اس کی شرمیلی ادا پہ مسکرادیا۔۔۔

Zubi Novels Zone

❤*Husny Kanwal*❤

لائبہ

نوماہ کیسے گزرے پتہ ہی نہیں چلا۔۔اگر میں یہ کہوں۔۔تو سوائے جھوٹ کے کچھ نہ ہوگا۔۔۔

میں نے نوماہ میں جیسے نو صدیاں جی ہوں۔۔۔

ہم نے گھر بدل لیا تھا۔۔۔میں ملتان سے جہلم شفٹ ہو گئی تھی سلمان کی والدہ کے ساتھ۔۔۔

اس اجنبی نے جو مجھے پیسے دیے تھے انہیں سلمان نے مجھے استعمال کرنے سے سختی سے منع کر دیا تھا۔۔۔اس کے نزدیک کوئی بھی شخص بے وجہ مدد نہیں کرتا اگر اس شخص نے مدد کی ہے۔۔۔تو وہ اس کا بدل ضرور لے گا ایک ناں ایک دن۔۔۔اس لیے بہتر یہی تھا کہ میں اس کی کوئی چیز استعمال ہی نہ کروں۔۔۔

سیل پیسے اور چابی میں تینوں لفافے میں رکھ کر۔۔۔اسی گھر میں چھوڑ آئی تھی۔۔

سلمان اور اس کی والدہ نے میری بہت مدد کی تھی۔۔ لیکن اس کے باوجود زندگی کی سختیاں دیکھنا ہی پڑیں مجھے۔۔۔۔کہتے ہیں ناں۔۔۔جو انسان کے نصیب میں لکھا ہوا سے مل کر ہی رہتا ہے۔۔میرے ماں باپ نے تو بہت اچھے کی خواہش کی تھی۔۔اور اس اچھے کی خواہش میں انہوں نے مجھے ایک ڈیول سے بیا دیا۔۔۔۔

ان نو ماہ میں۔۔میں نے اپنے والدین سے اتنے جھوٹ بولے جتنے اپنی پوری زندگی میں کبھی نہیں بولے ہوں گے۔۔۔

میرے یہاں بیٹی کی ولادت ہوئی تھی۔۔۔ جس پر میں بہت روئی۔۔۔ کیونکہ میری بیٹی کا باپ کسی دوسری عورت کے ساتھ ٹی وی پہ ہیڈلائنز پر آرہا تھا۔۔۔

نیوز چینل پر ان دونوں کی شادی کی نیوز چل رہی تھی۔۔ جس پر ان دونوں نے ایئرپورٹ پر یہی بیان دیا۔۔۔ کہ وہ دونوں جلدی ہی گڈ نیوز دیں گے۔۔۔ جس سے مجھے اندازہ ہوا فرزین ٹھیک ہو چکی ہے۔۔۔ یعنی اب میں واپس جا سکتی تھی۔۔۔

مانا اس اجنبی نے منع کیا تھا اس ذلیل آدمی کی زندگی میں دوبارہ جانے سے۔۔۔ لیکن مجھے ہمیشگی کے ساتھ آزادی چاہیے تھی۔۔ اس لیے واپس جانا میری مجبوری تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

Husny Kanwal

اسامہ

آج پہلی بار فرزین میری منگیتر کی حیثیت سے میرے آفس میں انٹر ہوئی تھی۔۔سب اس کا ویلکم کرنے کے لیے کھڑے تھے۔۔۔

ویلکم میم۔۔۔"جہاں ویلکم کرنے کے لیے لوگوں کی قطار موجود تھی" ۔۔وہیں میں نے ایک ایسا چہرہ بھی دیکھا۔۔جو مجھے منجمد کر گیا۔۔۔

وہ وائٹ کلر کی شرٹ و بلیک جینز میں ملبوس تھی۔۔اس کے بالوں میں پونی بندھی تھی۔۔پہلے کے مقابلے کافی خوبصورت و اسمارٹ لگ رہی تھی

وہ۔۔۔۔

اس کے شربتی سرخ ہونٹ میری ساری توجہ اپنی جانب مبذول کر چکے تھے۔۔

مجھے اپنے ارد گرد ہوا تنگ ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔

لائبہ "میں نے دیکھا عاشر نے اس کے پیچھے سے آکر۔۔ سیدھے کندھے" پر ہلکا سہ تھتھپایا۔۔ وہ جیسے ہی سیدھی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔ وہ الٹے کندھے کی جانب سے آکر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔ جسے دیکھ۔ وہ ایسے مسکرائی۔۔ جیسے کوئی قیمتی خزانہ ہاتھ لگ گیا ہو۔۔۔

اسامہ۔۔۔مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔" مجھے علم ہی نہیں ہوا کہ کب" انہیں دیکھتے ہوئے میں نے فرزین کا ہاتھ۔۔جو میری پکڑ میں تھا اتنی زور سے بھینچا۔۔کہ اسے تکلیف ہونے لگی۔۔۔

اس کے آہستگی سے میرے کان میں کہتے ہی۔۔۔میں نے فوراً اس کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔

اب جب میں نے سامنے کی جانب دیکھا۔۔۔تو عاشر ولائبہ دونوں غائب تھے۔۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

عاشر

جب سے میں نے نیوز میں خبر سنی تھی سر اسامہ اور ان کی منگیتر کی۔۔۔ میں تب سے بہت الجھ کر رہ گیا تھا۔۔۔ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا چل کیا رہا ہے؟؟۔۔لائبہ ان کی بیوی ہے لیکن ان کی منگیتر کی نیوز چل رہی تھی اور لائبہ کا کہیں ذکر ہی نہیں تھا اور سب سے بڑھ کر۔۔۔لائبہ ایک سال سے غائب تھی۔۔۔

سر اسامہ روزانہ آفس آتے تھے اس لیے مجھے لگا شاید لائبہ نے اپنی شادی شدہ لائف میں بیزی ہو کر آفس آنا خود چھوڑ دیا ہے۔۔۔ لیکن آج جب وہ مجھے اچانک نظر آئی تو میری خوشی کا ٹھکانہ ہی نہیں رہا۔۔۔

کہیں نہ کہیں مجھے محسوس ہو گیا تھا کہ لائبہ و سر اسامہ کا رشتہ عام میاں بیوی جیسا نہیں ہے خاص طور پر تب۔۔۔ جب میں نے اسے سر اسامہ کی منگیتر کو ویلکم کرتے دیکھا وہ بھی ایک معمولی ورکرز کی طرح۔۔۔

"کہاں تھی تم؟؟۔۔۔ تمہیں پتہ ہے ایک سال میں میں نے کتنی کالز کی ہیں تمہیں۔۔۔ کتنے میسجز۔۔۔ کتنی میلز تمہاری ائی ڈی پر لیکن تم نے کبھی کوئی جواب نہیں دیا" ابھی میں بول ہی رہا تھا کہ اس نے تیزی سے سوال کیا۔۔۔

"جب تم کال کرتے تھے تو کیا بیل جاتی تھی؟؟۔۔" بہت تجسس سے پوچھ رہی تھی جیسے اسے خود خبر نہ ہو اپنے سیل کی۔۔۔

"ہاں۔۔۔" میں نے اس کے جواب میں۔۔۔ اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

"آخری بار میرا اسیل سر اسامہ کے گھر پر ہی چھوٹ گیا تھا۔۔ "

آخری بار؟؟۔۔کیا مطلب اب تم ان کے ساتھ نہیں ہو؟؟۔۔"میں" نے تیزی سے پوچھا۔۔

کہنے کو مجھے غم ہونا چاہیے تھا۔۔اس بیچاری کا گھر ٹوٹا تھا۔۔لیکن مجھے خوشی تھی کیونکہ میں سر اسامہ جیسی شخصیات کو بہت اچھے سے جانتا ہوں۔۔اور میں سمجھ سکتا تھا کہ انہوں نے لائبہ کو صرف سائیڈ بزنس کے طور پر استعمال کیا۔۔اور جب دل بھر گیا تو اسے پھینک دیا جیسا کہ یہ امیر زادے کرتے ہیں۔۔۔

نہیں ایک سال سے ہم الگ ہیں۔۔۔دیکھا نہیں تم نے۔۔ان کی منگنی ہو" چکی ہے۔۔۔"اس نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔۔۔اس کے لہجے میں مجھے کوئی غم محسوس نہیں ہوا ایسا لگا جیسے وہ کسی اجنبی کے بارے میں بات کر رہی ہے۔۔۔

طلاق ہو گئی؟؟۔۔"میری زبان پھسل گئی۔۔۔ "

اگلے ہی پل۔۔۔میں نے اپنی زبان تیزی سے دانتوں میں دبائی۔۔۔یہ میں کیا پوچھ بیٹھا تھا؟؟۔۔مجھے اتنا ڈائریکٹ سوال نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔

اف۔۔۔۔وہ کیا سوچے گی میرے بارے میں؟؟۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نہیں۔۔۔وہ ہی لینے واپس آئی ہوں۔۔۔مگر کیا خبر تھی کہ ان کی منگیتر "کا ویلکم دیکھنے کو مل جائے گا۔۔۔"وہ مسکرا کر بولی۔۔۔بہت رنجیدہ سی مسکراہٹ تھی وہ۔۔۔میں اسے بغور دیکھتا رہا۔۔۔وہ بہت دبلی ہو چکی تھی۔۔۔لیکن بہت میچور۔۔۔

اس کے بات کرنے کے انداز میں بہت پر اعتمادی تھی اب۔۔۔۔

میں ابھی اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ سر اسامہ کی سیکرٹری ایک فائل لے کر آئی۔۔اور اسے لائبہ کو پکڑاتے ہوئے بولی۔۔کہ اسے سر اسامہ کے افس میں پہنچائے۔۔۔

لائبہ نے بھی خاموشی سے وہ فائل لے لی۔۔۔میں واقف تھا یہ فائل صرف ملنے کا بہانہ ہے۔۔۔لائبہ یہاں کام نہیں کرتی۔۔اور نہ ہی سر اسامہ کی فائلز پہنچانا اس کا کام تھا۔۔۔

"تم کہاں رہ رہی ہو؟؟۔۔۔مجھے اپنا ایڈریس دو۔۔یا فون نمبر یا کوئی بھی ایسی چیز جس سے میں تم سے رابطے میں رہ سکوں۔۔۔میں نہیں چاہتا تم دوبارہ غائب ہو جاؤ اور میں تمہیں ڈھونڈتا ہی رہ جاؤں۔۔۔"وہ فائل لے کر جانے لگی تو میں نے فوراً اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔میں نہیں جانتا مجھ میں اتنی ہمت کہاں سے ائی۔۔۔لیکن میں نے اسے ہاتھ تھام کر روکا۔۔۔کیونکہ میں اسے دوبارہ کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

آخری جملے پر۔۔۔بے بسی اتر آئی تھی میرے لہجے میں۔۔۔بلا کی بے بسی۔۔۔

صرف میں جانتا ہوں اس ایک سال میں، میں کتنا تڑپا ہوں اس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے۔۔۔

لائبہ

ہمیشہ میری دوست مذاق میں کہا کرتی تھی۔۔ لیکن آج میرا دل کہہ رہا تھا کہ وہ صرف دوستی کی حد تک میرے لیے فکرمند نہیں ہے۔۔۔اس کے جذبات بہت گہرے ہیں۔۔۔

اس نے میرا ہاتھ بڑی مضبوطی سے تھاما۔۔۔اور میں صرف اس تھامے ہوئے ہاتھ کو دیکھنے لگی۔۔۔

سر اسامہ نے جو میرے ساتھ کیا اس کے بعد میرے اندر کا جو سیلف کانفیڈنس تھا وہ بالکل زیرو تھا۔۔۔اور اپنی زندگی میں جو میں مشکلات دیکھ رہی تھی اس کے بعد میں اپنے آپ کو بے کار و عبث سمجھنے لگی تھی۔۔۔اگر میری بیٹی نہ ہوتی تو شاید میں جینا بھی نہ چاہتی۔۔۔

چلیں۔۔۔ سر ویٹ کر رہے ہیں اس فائل کا۔۔۔"میں نے تو نوٹ ہی نہیں کیا تھا۔ان کی سیکرٹری ابھی تک گئی نہیں تھی۔۔۔"

اس کے ٹوکنے پر جب میں نے اسے بغور دیکھا۔تو ایک لمحے کے لیے میں حیران ہوئی۔۔۔وہ ماہین تھی۔۔۔ سر اسامہ کی پرانی سیکرٹری۔۔۔جسے انہوں نے نکال دیا تھا کام سے۔۔۔

تم جاؤ۔۔فائل پہنچانا میرا کام ہے۔۔میں پہنچادوں گی۔۔۔"اس کی "
موجودگی ایسے تھی جیسے سر اسامہ کی نظریں
۔اور میں نہیں چاہتی تھی وہ وہاں کھڑے ہو کر ہم دونوں پر نظر رکھے۔۔

میں نے تیزی سے تیکھے لہجے میں بھرم سے کہا۔۔

وہ فالتو نہیں ہیں اور لوگوں کی طرح۔۔جو ایک فائل کے لیے پورے "
دن بیٹھے رہیں گے انتظار میں۔۔۔"وہ نک چڑھی دوبدو بولی۔۔۔

اپنا سیل دو۔۔۔"مجھے اس نک چڑی بندریہ کے منہ لگنا بیکار لگا۔۔اس"
لیے میں نے اسے مکمل اگنور کر۔۔عاشر کی جانب متوجہ ہو کر۔اس سے
سیل مانگا۔۔۔اس کے سیل دیتے ہی میں نے اس میں اپنا نمبر سیو کیا۔۔اور
اسے واپس لوٹا دیا۔۔۔

فری ہو کر بات کرتے ہیں۔۔اللہ حافظ "میں عاشر سے الوداع کر۔۔۔" اس سیکرٹری کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔۔۔ہم دونوں وی ائی پی لفٹ میں داخل ہوئے۔۔۔اور سر اسامہ کے افس پہنچے۔۔۔وہاں اس نے مجھے باہر ویٹنگ پر بیٹھادیا۔۔۔۔

میرے پاس اب کچھ نہیں تھا کھونے کے لیے۔۔۔میرے سر پر وہ نکاح ایک بوجھ کی مانند تھا۔۔۔جس سے بس میں آزادی چاہتی تھی۔۔۔

مانا میرا کوئی فیوچر نہیں تھا لیکن اس ادمی کے ساتھ میں کوئی پاسٹ بھی نہیں رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

مجھے نفرت تھی اس شخص کے چہرے سے بھی۔۔۔

کافی دیر ویٹ کرنے کے بعد جب مجھے اندر بلایا گیا۔۔ تو میں نے گہرا سانس لیا اور پر اعتمادی سے چلتی۔۔۔ اندر داخل ہوئی۔۔۔

مجھے اندازہ نہیں تھا اس گھٹیا شخص کی منگیتر بھی موجود ہو گی آفس میں۔۔۔

میں طلاق مانگنے گئی تھی۔۔۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا ان کی محبوبہ کی موجودگی سے۔۔۔

ایک وقت تھا جب میں انہیں کسی اور لڑکی کے ساتھ اسی آفس میں دیکھ کر تڑپ اٹھی تھی اور آج۔۔۔ مجھے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں بہت چپک کر بیٹھے ہوئے تھے صوفے پر۔۔۔ جیسے میاں بیوی ہوں۔۔۔

سر اسامہ کی نگاہیں اپنے سیل میں مگن تھیں۔۔ جبکہ ان کی منگیتر مجھے ہی سر تا پاؤں بغور تک رہی تھی۔۔۔

وہ ہر جائی ہر بار کی طرح اجنبی بنا بیٹھا تھا۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

شریعت میں منگیتر کی کوئی حیثیت نہیں۔ہے وہ ابھی بھی ان کے لیے اجنبی عورت۔۔ جبکہ میں، میں اس ستمگر کے نکاح میں تھی۔۔اس کی حق حلال کی بیوی۔۔ لیکن میں کھڑی ہوئی تھی اجنبیوں کی طرح۔۔اور وہ غیر عورت ان سے لگ کر بیٹھی ہوئی تھی میرے سامنے۔۔وہ بھی

دھڑلے سے۔۔۔مجھے اپنی حالت پر جیسے ہنسی آرہی تھی اور رونا بھی۔۔۔ رونا کہ کبھی میں نے اس شخص کو اپنا سمجھا

ا۔۔"ابھی میں نے طلاق مانگنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا۔۔کہ ان کی" منگیتر کھڑے ہو کر میری جانب ائی۔۔۔

اور پھر اس نے میرے دونوں ہاتھ بڑی گرم جوشی سے پکڑ لیے۔۔

بہت بہت شکریہ لائبہ۔۔تمہاری وجہ سے مجھے نئی زندگی ملی ہے۔۔۔ " میں تمہارا احسان کبھی نہیں بھول سکتی۔۔۔زندگی میں تمہیں کبھی بھی کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھ سے کہنا۔۔۔میں تمہاری فورا مدد کروں گی۔۔۔ویسے شادی ہو گئی تمہاری؟؟ اگر نہیں تو پھر بس لڑکا پسند کرو باقی ساری ذمہ داری میری۔۔۔میں تمہاری شادی دیکھنا کتنی دھوم دھام

سے کرواؤں گی۔۔۔"فرزین کی باتوں سے مجھے احساس ہوا۔ کہ وہ تو جانتی تک نہیں کہ میں سر اسامہ کی بیوی ہوں۔۔۔

وہ میری بہت مشکور و احسان مند دکھائی دے رہی تھی۔۔۔اس کی انکھوں میں انسو تھے۔۔۔

" کیا ہو گیا ہے فرزین فری میں نہیں کیا اس نے کچھ بھی۔۔اچھی خاصی رقم دی ہے میں نے اس کام کے لیے اسے۔۔۔ تمھیں زیادہ مشکور ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"وہ ڈیول نہایت کڑوے و بیزاریت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

اس کے جملوں نے جیسے میرے تن بدن میں اگ لگا دی تھی۔۔۔

کوئی اتنا بے حس و بے غیرت بھی ہو سکتا ہے۔۔۔مجھے یقین نہیں ارہا تھا۔۔۔لیکن میں اس شخص سے توقع بھی اور کیا کر سکتی تھی؟؟؟۔۔

جو شخص اپنی ہی اولاد کو مارنے چل پڑے۔۔۔اس سے آپ کیا امید رکھو گے بھلا۔۔۔

۔۔۔اس Don't Be Cruel ڈونٹ بی کرول اسامہ۔۔۔ "لڑکی کی وجہ سے اج میں زندہ ہوں اور تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔۔میں اس کا جتنا احسان مانوں اتنا کم ہے۔۔۔لائبہ تم اس کی بات کا برا مت ماننا۔۔یہ شروع سے ایسا ہی ہے۔۔۔"ایک غیر عورت مجھے بتا رہی تھی کہ میرا شوہر کیسا ہے۔۔۔ہا۔۔۔۔کیا مزاق ہے۔۔۔

فرزین چھوٹے لوگوں کو اتنا سر نہیں چڑھاتے۔۔کچھ پیسے دے کر " نمٹاؤ اسے۔۔۔" سر اسامہ کا مجھے دیکھ۔۔۔ حقارت سے کہنا تھا کہ میں اپنی جگہ پتھر کی مورت بن گئی۔۔۔

مجھے محسوس ہوا جیسے میرے پورے جسم میں کسی نے سوئیاں چبھا دی ہیں۔۔۔

اتنی تذلیل۔۔۔وہ تو مجھے کسی روڈ پر چلتی فقیرنی کی طرح ٹریٹ کر رہے تھے۔۔۔

کاٹو تو خون نہ نکلے۔۔۔کچھ ایسا حال تھا پھر میرا۔۔۔

میں نے ان کی جانب شدید کدورت سے دیکھا۔۔

اسامہ۔۔۔"وہ میرے سامنے پھر سر اسامہ کو ڈپٹنے والے انداز میں" پکارنے لگی۔۔۔

اوکے۔۔۔میں اندر ریسٹ کرنے جارہاہوں۔۔جب فری ہو جاؤتو آ" جانا۔۔"وہ منہ بسور کر کہتے۔۔خاصہ بیزاریت کے ساتھ کھڑے ہو کر۔۔۔روم کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

لائبہ۔۔۔میں واقعی بہت مشکور ہوں تمہاری۔۔۔پتہ ہے میری زندگی" میرے لیے کبھی امپورٹنٹ تھی ہی نہیں۔۔۔وہ اسامہ ہے۔۔۔جو میری محبت میں کچھ بھی کر گزرے۔۔۔۔وہ بچپن سے مجھ پہ جان لوٹاتا ہے شاید یہی وجہ ہے کہ مجھ میں بھی جینے کی کچھ خواہش پیدا ہو گئی ہے اب۔۔۔پتہ ہے وہ کیا کہتا ہے۔۔۔کہتا ہے میں مر جاؤں گا اگر تم نہ ملیں۔۔۔ایک پل

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نہیں جی سکتا میرے بغیر۔۔۔اتنی محبت کرنے والے ساتھی کو بھلا میں کیسے چھوڑ کر چلی جاتی۔۔۔"فرزین بہت شرماتے ہوئے مجھے اپنی محبت کی داستان سنا رہی تھی۔۔۔جبکہ اس کی باتیں میری حسرتیں بڑھا رہی تھیں۔۔۔تکلیف بڑھا رہی تھیں۔۔۔میرے غم بڑھا رہی تھیں۔۔۔ مجھے لگ رہا تھا جیسے میرے سینے پر کوئی چاکو چلا رہا ہو۔۔۔بار بار خنجر گھونپ رہا ہو۔۔۔بہت اذیت میں آگئی تھی میں۔۔۔لیکن اس کے باوجود میری آنکھوں میں آنسو نہ آئے۔۔۔

"یہ میری طرف سے تحفہ سمجھو۔۔۔"پھر وہ میرا ہاتھ چھوڑ کر۔۔اپنے پرس کے پاس گئی۔۔اور پرس سے کچھ پیسے نکال کر میرے ہاتھ میں تھمانے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔"میں نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔۔"

" ارے رکھ لو یار۔۔میں بہت محبت سے اور بہت مشکور ہو کر دے رہی ہوں۔۔اسے پیسے مت سمجھو۔۔۔اسے میری محبت سمجھو۔۔میرا شکریہ سمجھو۔۔اسامہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے وہ مر جاتا میرے بغیر تم نے صرف مجھے نہیں۔۔۔اسامہ کو بھی زندگی دی ہے مجھے اپنی کڈنی ڈونیٹ کر کے۔۔۔"ایک غیر عورت آپ کو بتائے کہ آپ کا شوہر اس پہ مر رہا ہے تو آپ کیسا محسوس کریں گے۔۔۔یقیناً سینے میں آگ لگ جائے گی۔۔۔میرے بھی لگی ہوئی تھی۔۔۔

مجھے لگا۔۔۔مجھے سانس نہیں آ رہا ہے غم و غصے کی شدت سے۔۔۔

پلیز رکھو۔۔۔"اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ پیسے تھما دیے۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں اسے بتانا چاہتی تھی میں کوئی عام ڈونر نہیں ہوں۔۔۔میں سر اسامہ کی بیوی ہوں لیکن کون جانے وہ شخص اس بات کا اقرار کرتا یا نہیں۔۔۔

وہ لڑکی بہت پیاری تھی۔۔۔بہت اچھے دل کی مالک۔۔۔مجھے اس کی باتوں سے محسوس ہو گیا تھا کہ وہ بھی اندھیرے میں ہے۔۔اسے پتہ ہی نہیں۔۔۔کہ اس کے ارد گرد ہو کیا رہا ہے۔۔۔وہ تو بیچاری بیمار پڑی تھی بستر پر۔۔۔اس کے پیچھے کیا کیا ہوا۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔ایسے میں اسے سچ بتانا۔۔۔کے میں کون ہوں۔۔۔اسے تکلیف دینا تھا اور وہ جتنا میرا شکر ادا کر رہی تھی۔۔۔میں اتنا ہی اپنے آپ کو شرمندہ ہوتا پا رہی تھی۔۔۔وہ جتنی گرم جوشی سے میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھی اور مجھ سے محبت سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔اتنا ہی میں اپنے آپ کو گلٹ میں مبتلا پا رہی تھی۔۔۔

کیاہم ساتھ کھانا کھا سکتے ہیں ؟۔۔۔مجھے بہت اچھا لگے گا اگر تم میری "
دعوت قبول کرو گی۔۔۔"بس کرمائی کیوں میرے پیچھے پڑے جارہی
ہے۔۔۔دل تو شدت سے چاہ رہا تھا یہ کہوں۔۔۔

کیا اسے میری آنکھیں نظر نہیں آرہی تھیں جو سرخ ہوتی جارہی
تھیں۔۔بہنے کے لیے کسی لمحہ بھی تیار۔۔۔۔

نہیں۔۔مجھے۔۔مجھے ایک بہت ضروری کام ہے۔۔۔میں چلتی"
ہوں۔۔۔"میں فوراہی وہاں سے باہر نکلی۔۔

بس آفس سے باہر نکلنا تھا۔۔کہ میری ؤنکھوں سے آنسو جھر جھر
موتیوں کی طرح بہنے لگے۔۔۔

میں کیوں رو رہی ہوں؟؟؟۔۔۔کیوں مجھے ابھی بھی تکلیف ہو رہی ہے " اس شخص کو کسی اور کے ساتھ دیکھ کر؟؟؟۔۔۔"میں بچوں کی طرح کچھ لمحے وہاں کھڑے روتی رہی۔۔۔

نہیں لائبہ وہ ڈیول تمہارے آنسوؤں کے قابل نہیں۔۔۔مت بھولو " اس نے تمہارے ساتھ کیا کیا ہے۔۔۔مت بھولو اس حال میں جو تم اور تمھاری بیٹی ہیں وہ اسی کی وجہ سے ہیں۔۔۔"میں خود ہی کو سمجھاتی اپنے آنسو صاف کر۔۔۔ایک گہرا سانس لے کر۔۔۔وہاں سے چل دی۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

فرزین

اس لڑکی کے کمرے سے باہر جاتے ہی میرے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ بکھر ئی۔۔۔

پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ اسامہ میرے ساتھ تھا لیکن اس کی نظریں کسی اور کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔میں کیسے نہ دیکھتی؟؟۔۔۔کیسے محسوس نہ کرتی؟؟؟۔۔۔

مجھے عادت ہے اس کی ساری توجہ کی۔۔۔شراکت داری برداشت نہیں اس معاملے میں مجھے۔۔۔۔

وہ اتنا اس لڑکی کو دیکھنے میں محو تھا کہ اسے احساس ہی نہیں ہوا۔۔۔کہ وہ میری مٹھی کو بھینچ گیا ہے۔۔۔

مجھے مٹھی کے بھینچنے کی تکلیف نہیں تھی۔مجھے تواس لڑکی کو دیکھنے کی تکلیف تھی۔۔۔

جو میرا ہے۔۔وہ صرف میرا ہے۔۔۔وہ کسی اور کو دیکھے۔۔۔تو کیوں دیکھے؟؟؟۔۔۔

جب ڈونر کے روپ میں وہی لڑکی میرے سامنے آئی۔۔۔تو مجھے سمجھ آیا اسامہ اسے اس طرح کیوں دیکھ رہا تھا شاید مجھے کڈنی دینے کے سبب اسامہ کے دل میں اس لڑکی کے لیے ہمدردی پیدا ہو گئی تھی۔۔۔نرم گوشہ۔۔۔ اور میں نہیں چاہتی تھی ایسا ہو۔۔۔

میں اسامہ کو نہیں روک سکتی۔۔ لیکن ہاں۔۔ میں اس لڑکی کو اس کی اوقات ضرور یاد دلا سکتی تھی۔۔اسی لیے میں نے اس کو چند پیسے دے کر ۔۔۔اس کی اوقات دکھائی۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

لائبہ

میں گھر پہنچی۔۔۔تو ہاجرہ انٹی (سلمان کی والدہ) بہت پریشان ہو کر میرے پاس آئیں۔۔۔ان کے ہاتھ میں میری بیٹی تھی۔۔۔میں نے فورا ہی اپنی بیٹی کو اپنی گود میں لیا۔۔۔

"اس کے بخار میں کمی آئی؟؟۔۔۔ "

نہیں بیٹا۔۔۔اسی لیے تمہارا انتظار کر رہی تھی۔۔۔اسے ڈاکٹر کے لے "کر چلتے ہیں۔۔۔بخار بہت تیز ہو رہا ہے۔۔"ان کے بتانے سے پہلے ہی۔۔۔میں اپنی بیٹی کی پیشانی پر اپنے ہاتھ کی پشت رکھ کر چیک کر چکی تھی۔۔۔

اس کی ننھی پیشانی جل رہی تھی۔۔۔

میں اور ہاجرہ انٹی اسے لے کر ڈاکٹر کے یہاں بھاگے۔۔۔۔

گھر واپس آ کر میں نے فوراً ہی اپنی ننھی پری کو دوائی پلائی۔۔۔

Zubi Novels Zone

جس سے اس کا بخار تھوڑا ہلکا ہوا۔۔۔اور اس نے رونا بند کیا۔۔۔اور وہ کچھ وقت کے لیے سو گئی۔۔

کیونکہ ہم کافی وقت بعد واپس اپنے شہر آئے تھے اس لیے ہاجرہ انٹی اپنے گھر جانا چاہتی تھیں۔۔

" آج میں گھر جانے کا سوچ رہی تھی اپنے لیکن اب آمنہ کی طبیعت دیکھ۔۔۔دل نہیں چاہ رہا جانے کا۔۔۔"

" انٹی اگر آپ کو گھر جانا ہے تو ضرور جائیں۔۔۔آمنہ کی فکر نہ کریں۔۔میں ہوں نا اور ویسے بھی وہ سو گئی ہے دوائیاں پی کر۔۔۔" ان کی ہچکچاہٹ محسوس کر لی تھی میں نے۔۔کہ وہ جانا چاہتی ہیں لیکن صرف

آمنہ کی فکر میں جانہیں رہیں۔۔۔اس لیے میں نے ان سے کہا۔۔۔کہ وہ چلی جائیں۔۔۔

ان کے جانے کے بعد میں آمنہ کے برابر میں بیٹھ کر اسے پیار کرتی رہی ۔۔اپنی ننھی پری کو باہوں میں بھر کر۔۔ہولے ہولے سے جھولا جھولاتی رہی۔۔۔اور ایسے ہی کرتے کرتے مجھے خبر نہیں ہوئی کب میری آنکھ لگی۔۔۔

میری آنکھ پھر آمنہ کے رونے پر کھلی۔۔۔میں نے دیکھا اسے بہت تیز بخار ہو رہا تھا۔۔۔

میں نے اسے دوائی پلادی تھی اس کے باوجود اس کا بخار دوبارہ تیز ہوا تو میں گھبرا گئی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

روتے روتے ایک دم اس کی آواز بند ہونے لگی۔۔۔اور بس اس لمحے مجھے لگا میری جان نکل گئی ہو۔۔میں بہت گھبرا گئی۔۔بہت خوفزدہ ہو گئی۔۔۔

میں اپنی ننھی پری کو لے کر۔۔فوراً ہی چادر اوڑھ۔۔۔پرس اٹھا کر باہر کی جانب بھاگی۔۔۔ارادہ اسے ہسپتال لے جانے کا تھا۔۔۔

اس نے آنکھیں چڑھالی تھیں۔۔۔میرا دماغ بالکل کام نہیں کر رہا تھا اپنی بچی کی حالت دیکھنے کے بعد۔۔۔۔۔

میں ننگے پاؤں بھاگتی ہوئی اپنی گلی سے باہر نکل کر۔۔۔مین روڈ پر پہنچی۔۔۔

میں اتنا گھبرا گئی تھی اس لمحے۔۔۔کہ مجھے خیال ہی نہیں آیا کہ سلمان کو مدد کے لیے بلا لوں۔۔۔

اس لمحے جب میں اپنی بیمار بچی کو گود میں پکڑے رکشہ روکنے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔اور کوئی رک نہیں رہا تھا۔۔۔تب میں نے بے بسی سے اپنی بیمار بچی کی جانب دیکھا۔۔۔

میری آنکھوں سے آنسو جھر جھر بہ رہے تھے۔۔۔اس لمحے بس اچانک ہی خیال آیا کہ اس کے باپ کو تو خبر بھی نہیں ہوگی کے اس کی بیٹی بیمار ہے۔۔وہ تو اپنی عیاشیوں میں مگن ہوگا دوسری عورت کے ساتھ۔۔۔ اور اس خیال کے آنے سے۔۔۔مانو میرا دل چیرنے لگا۔۔۔

میں نے اپنے آنسو ہاتھوں کی پشت سے بے دردی سے رگڑتے۔۔۔
ایک ٹیکسی والے کو روکنے کی کوشش کی۔۔۔اور قسمت کا کرنا ایسا ہوا۔۔۔
کہ وہ رک بھی گیا۔۔۔

میں فوراً اپنی بچی کو لے کر ٹیکسی کی پیسنجر سیٹ پر بیٹھی۔۔۔۔

"پلیز جلدی سے قریب کے ہسپتال لے چلیں۔۔۔" میں نے ہڑبڑا کر۔۔۔ عجلت سے کہا۔۔۔ لیکن اگلے ہی پل میری نظر اس ٹیکسی ڈرائیور پر گئی اور میں ایک لمحے کے لیے ساکت ہوئی۔۔۔

میں اس کوٹ کو کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔۔۔نہ ہی اس ماسک کو
۔۔۔نہ ہی اس کیپ کو۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یہ کوئی اتفاق تھا یا واقعی وہ میری اس مشکل وقت میں مدد کرنے آن پہنچا تھا۔۔۔

میں نے دیکھا گاڑی چل نہیں رہی تھی۔۔۔وہ تو ہواؤں سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

آدھے گھنٹے کا سفر صرف 10 منٹ میں طے ہو گیا تھا اس قدر تیز گاڑی چلائی تھی اس ٹیکسی ڈرائیور نے۔۔۔

میرے پاس زیادہ سوچنے سمجھنے یا بولنے کا وقت نہیں تھا۔ ٹیکسی ہسپتال پہنچی۔۔تو میں فوراہی اتر کر بھاگی اپنی بچی کو لے کر۔۔

سوری بچے کی حالت زیادہ خراب ہے اپ اسے کہیں اور لے جائیں۔۔۔" ہسپتال والوں نے جب لینے سے انکار کیا تو مانو میرے جسم سے جان نکل گئی ہو۔۔۔

میری بچی بالکل سفید پڑ گئی تھی۔۔۔

ابھی میں کچھ کہتی۔۔۔اس سے قبل ہی ایک نرس آئی۔۔اور اس نے ڈاکٹر کے کان میں کچھ کہا۔۔۔جس کے بعد ڈاکٹر نے میری جانب بڑی تعجب بھری نگاہ سے دیکھا۔۔۔

"ان سے بچی کو لو۔۔"ڈاکٹر نے اگلے ہی لمحے۔۔عجلت سے کہا۔۔۔

پھر وہ میری گود سے میری تین ماہ کی بچی کو لے کر چلے گ ےئے۔۔

اسے وینٹیلیٹر پر لیٹا دیا گیا تھا۔۔۔میں دروازے کے گول شیشے سے اپنی بچی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ بے بسی کی انتہا تھی میری۔۔۔

صرف ایک ماں جانتی ہے کہ جب اس کی اولاد وینٹیلیٹر پر پہنچ جائے تو اس کے دل کا کیا عالم ہوتا ہے۔۔۔

میں نے اپنے والد کی صحت کے پیش نظر اتنے جھوٹ بولے تھے۔۔۔کہ آج میں اس مشکل وقت میں انہیں اپنے پاس نہیں بلا سکتی تھی۔۔۔

اس مشکل وقت میں مجھے کسی اپنے کی ضرورت تھی جو مجھے سہارا دے۔۔۔۔جو مجھے دلاسا دے۔۔۔جو مجھے حوصلہ دے۔۔۔۔

جلد بازی میں، میں اپنا سیل تک لانا بھول گئی تھی۔۔اس لیے سلمان و باجرہ انٹی سے رابطے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔۔

میں ابھی اپنی بے بسی پر ماتم کر رہی تھی کے اچانک کسی نے میرے پیچھے سے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

میں ہلکے سے مڑی تو میری نظر کوٹ پر گئی۔۔۔وہی کالا کوٹ۔۔۔وہی کالے جوتے اور وہی ڈالر ایس والے موزے۔۔۔

آج میں نے دیکھنا چاہا تھا اس شخص کو جو میرا محسن بنا تھا دوسری بار۔۔۔ لیکن اس کے بلیک کیپ اور ماسک نے اس کا مکمل چہرہ کور کیا ہوا تھا۔۔۔ جس کے سبب میں اس کا چہرہ نہ دیکھ سکی۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ہمت رکھو۔۔۔"بس اس ڈرائیور کا حوصلہ" دینا تھا کہ میں بکھر گئی۔۔۔

میں اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ۔۔بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگی تھی۔۔۔کے اچانک میرے محسن نے آگے بڑھ کر مجھے سینے سے لگایا۔۔۔

اس لمحہ میں ایک ٹوٹی اور بکھری ہوئی ماں تھی۔۔جسے حوصلے کی ضرورت تھی۔۔۔اور وہ مجھے حوصلہ دے رہا تھا۔۔۔

وقت جیسے تھم گیا تھا۔۔۔ہر چیز جیسے ارد گرد کی رک سی گی ٔہو۔۔۔میں اس کے حصار میں خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی۔۔۔

میں نہیں جانتی کیوں لیکن وہ مجھے اپنا لگا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا آمنہ کو۔۔۔"جب اس کی بھاری آواز میں کہا جملہ۔۔۔" میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرایا۔۔۔تو مجھے علم ہوا۔۔۔کہ اس کا ملنا اتفاق نہیں۔۔۔

ابھی میں اپنے غموں میں سرشار۔۔۔جذبات میں بہہ کر اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔۔۔کہ مجھے محسوس ہوا کے اس اجنبی لڑکے نے میرے سر کا بوسہ لیا ہے۔۔بس اس لمحے۔۔۔میں حواسوں میں لوٹی۔۔اور فوراً ہی جھٹکا کھا کر اس اجنبی سے دور ہٹی۔۔۔

"تم ہی ہو ناں وہ۔۔۔جس نے مجھے خط لکھا تھا؟؟؟۔۔۔"

ہاں۔۔۔"بغیر ایک لمحے کی دیری کے جواب دیا اس شخص نے۔۔۔"

کیا میں تمہیں جانتی ہوں؟؟؟۔۔۔"بہت تجسس تھا میرے لہجے میں یہ " سوال کرتے وقت۔۔۔

میں واقعی جاننے میں بڑا اشتیاق رکھتی تھی۔۔کہ ہے کون وہ اجنبی ؟؟۔۔۔آخر کیوں وہ میرا محسن بنے ہوئے ہے؟؟؟۔۔۔

ابھی وہ کوئی جواب دیتا اس سے قبل میں نے ڈاکٹر کو کمرے سے باہر آتے دیکھا۔۔اور میں فوراً ہی ڈاکٹر کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔ڈاکٹر نے بتایا کہ اب میری بیٹی کا بخار اتر گیا ہے۔۔۔جسے سن۔۔۔میری آنکھیں مارے سکون کے بند ہوئیں۔۔اور میں نے خدا کا شکر ادا کیا۔۔۔

ڈاکٹر سے بات کرنے کے بعد۔۔ جیسے ہی میں نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔وہ ٹیکسی ڈرائیور غائب تھا۔۔۔

کون تھا وہ ٹیکسی ڈرائیور؟؟۔۔۔اور اسے کیسے پتہ چلا۔۔ کہ مجھے مدد کی ضرورت ہے؟؟۔۔۔وہ ہر بار صحیح وقت پر میری مدد کرنے کیسے پہنچ جاتا ہے؟؟۔۔۔

میں پوری رات ہسپتال میں اپنی بیٹی کے ساتھ رہی۔۔۔

پورے ایک دن کے بعد میری بیٹی کو ڈسچارج کر دیا گیا۔۔۔

میں بل بھرنے جب کاؤنٹر پر پہنچی۔۔۔تو پتہ چلا کہ بل تو پہلے سے ہی پے کر دیا گیا ہے۔۔۔

میں سمجھ گئی تھی یہ کام اس اجنبی محسن کا ہے۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

کچھ دنوں بعد جب میری بیٹی کی طبیعت بہتر ہو گئی تو میں پھر آفس گئی۔۔۔

اس بار میں ڈائریکٹ وی ائی پی لفٹ میں داخل ہو گئی تھی۔۔۔۔

میرا ارادہ اس ڈیول سے دو ٹوک بات کرنے کا تھا۔۔۔

"تم یہاں؟؟؟۔۔"ان کی سیکرٹری مجھے دیکھ۔۔۔فوراََ ہی ابرو اچکا کر منہ بسور کر پوچھنے لگی۔۔۔

"اپنے سر سے کہو۔۔کہ مجھے ان سے ملنا ہے۔۔ابھی۔۔اسی وقت۔۔۔"

میں اس شخص سے نفرت کرتی تھی۔۔۔اور یہ نفرت اب شدید کدورت کی صورت اختیار کر چکی تھی۔۔۔اور کیوں کر نہ کرتی اس کی اولاد مر رہی تھی ہسپتال میں۔۔۔اور وہ دوسری عورت کے ساتھ عشق لڑانے میں مشغول تھا۔۔۔۔

"وہ فری نہیں ہیں۔۔۔ابھی تم جاؤ۔۔۔"اگلے پل میرا سر تا پاؤں بغور جائزہ لے کر۔۔۔وہ منہ بگاڑتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کی بات سن۔۔۔میں ہلکا سہ مسکرائی۔۔۔میرا ارادہ آج واپس جانے کا نہیں تھا۔۔۔

صرف ایک سیکنڈ لگا تھا مجھے اسے دھکا دے کر ڈائریکٹ آندھی طوفان کی طرح ان کے آفس کا ڈور کھول کر اندر داخل ہونے میں۔۔۔

اسامہ۔۔۔"میں شیرنی کی طرح دھاڑی۔۔۔"

میری دھاڑ سن۔۔۔وہ اپنی فائلوں کو چھوڑ میری جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

سوری سر۔۔یہ مجھے دھکا دے کر اندر آ گئیں۔۔۔"میرے پیچھے پیچھے " ان کی سیکرٹری بھی چلی آئی تھی اس نے فوراً ہی میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے باہر کی جانب واپس کھینچنے لگی۔۔۔ساتھ ساتھ اس نے سر اسامہ سے معذرت بھی کی۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔میں کہیں نہیں جانے والی۔۔۔"میں نہایت " جھنجھلا کر اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔۔۔میرا شدت سے دل چاہا کہ کچھ اٹھا کر اسے مار دوں۔۔۔میں نے کچھ اٹھا کر مارنے کی نیت سے فوراً ہی پورے روم میں نظر دوڑائی۔۔۔

تم جاؤ۔۔۔"ان کا دو لفظی کلمہ۔۔۔میرے کان تک تو رسائی حاصل " کر چکا تھا۔۔لیکن میرے دماغ تک نہیں۔۔۔کیونکہ وہ تو سن سی کیفیت کا شکار ہو چکا تھا۔۔۔

میں جھوٹ نہیں کہوں گی مجھے واقعی اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا جب میں نے سامنے صوفے پر اس کوٹ کو رکھے دیکھا جو اس ٹیکسی ڈرائیور کا تھا۔۔۔

"یہ کوٹ یہاں کیا کر رہا ہے؟؟۔۔۔"میں زیر لب بے یقینی سے بڑبڑائی۔۔۔

"واپس کیوں آئیں؟؟"میں ابھی اس کوٹ کو حیرت سے دیکھ ہی رہی تھی کہ اچانک میرے کان کے پاس آکر۔۔۔انہوں نے سختی سے سرگوشی کی۔۔۔

میں چونک کر پیچھے مڑی۔۔۔تو وہ بالکل میرے پیچھے کھڑے تھے۔۔۔

انہوں نے ہمارے درمیان اتنی بھی جگہ نہیں چھوڑی تھی کہ ہوا پاس ہو سکے۔۔۔

بہت وقت بعد میں اس ڈیولش ہینڈ سم بندے کو اتنے نزدیک سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

میں نے فوراً ہی ان کے موزوں پر نگاہ ڈالی اور پھر جیسے میری حیرت اور بے یقینی دوسرے لیول پر پہنچ گئی۔۔۔

کیونکہ سراسامہ ہی وہ ٹیکسی ڈرائیور تھے۔۔۔ان کے پاؤں میں وہی موزے تھے جو اس ٹیکسی ڈرائیور کے تھے۔۔۔

ہا؟؟۔۔۔آخر چل کیا رہا تھا؟؟؟۔۔۔میں جس سے بھاگ رہی تھی۔۔۔ اصل میں، میں اسی کے ساتھ بھاگ رہی تھی۔۔۔کیا مزاق تھا یہ؟؟؟۔۔۔اب یہ کون سہ نیا کھیل کھیلا گیا تھا میرے ساتھ اور کیوں ؟؟۔۔۔

ابھی میں اپنی سوچوں میں ہی مگن تھی اپنے سوالوں میں الجھی ہوئی سی۔۔۔کہ اچانک انہوں نے اپنی انگلیاں میری جبڑوں میں گڑھائیں۔۔۔

میں نے ان کی آنکھوں کو حد درجے تک سرخ ہوتے دیکھا۔۔۔

میں نے پوچھا۔۔۔واپس کیوں آئیں؟؟؟۔۔۔کیا میں نے نہیں " وارن کیا تھا کہ واپس نہیں آنا۔۔۔" وہ اپنی نیلی سمندر جیسی خوبصورت

آنکھوں سے میری آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر
۔۔۔جزبز ہو کر استفسار کرنے لگے۔۔

تو آپ جانتے ہیں کہ آپ کی ایک بیٹی بھی ہے؟؟۔۔"میں کیا پوچھتی "
اس شخص سے۔۔جو پہلے سے ہی سب کچھ جانتا تھا۔۔۔پھر بھی میں
تصدیق چاہتی تھی۔۔۔باپ تو بیٹیوں پر جان لٹاتے ہیں۔۔انہیں
شہزادیوں کی طرح رکھتے ہیں۔۔۔اور وہ بے مروت و مغرور آدمی
۔۔اس نے تو آج تک اپنی بیٹی کو گود تک میں نہیں اٹھایا تھا۔۔۔

وہ انسان نہیں تھا۔۔وہ تو پتھر تھا۔۔دل نہیں رکھتا تھا وہ اپنے سینے
میں۔۔۔ورنہ اپنی بیٹی کا ذکر سن کر۔۔۔کون سہ باپ نہیں جھمتا۔۔۔

ان کی انگلیاں جو میرے جبڑوں کو اپنی پکڑ میں جکڑے ہوئے تھیں۔۔
ان میں ذرا بھی لرزش نہیں آئی تھی۔۔۔ حتی کے ان کی نیلی آنکھوں میں
کوئی تاثر تک نہیں ابھرا تھا۔۔۔ جیسے میری بات سنی ہی نہ ہو۔۔۔

آخری بار پوچھ رہا ہوں۔۔ واپس کیوں آئیں؟؟۔۔۔" اس بار ان کا ہاتھ "
میرے جبڑوں کو چھوڑ۔۔۔ زلفوں میں جا کے الجھا۔۔ اور اگلے ہی
پل۔۔۔ انہوں نے اتنی زور سے میری جڑوں کو جکڑا۔۔۔ کے میرے منہ
سے بے ساختہ سسکی نکلی۔۔

تکلیف کی شدت سے آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔۔

ڈیورس لینے۔۔۔" بس میرا جواب دینا تھا کہ ان کے ہونٹوں کے "
کناروں پر ہلکی سی تبسم بکھری۔۔۔

وہ بہت معنی خیز مسکراہٹ تھی۔۔۔

ڈیورس۔۔۔" وہ مجھے دیکھتے ہوئے دوبارہ دہرانے لگے۔۔ ساتھ ساتھ" میں نے محسوس کیا کہ ان کا ہاتھ میرے کوٹ کا بٹن کھول رہا ہے۔۔۔

میں نے فوراہی ان کا ہاتھ روکنا چاہا۔۔

یہ۔۔یہ۔۔"ابھی میں کچھ بولتی اس سے پہلے انہوں نے مجھے اتنی زور" سے دھکادیا۔۔ کہ میں پیچھے صوفے پر جا کر گری۔۔۔ مجھے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر۔۔۔ وہ میرے اوپر کسی کالی گھٹا کی طرح چھا گئے۔۔۔

خوف سے میری جان نکلی۔۔۔میرا پورا جسم سفید پڑ گیا تھا مارے دہشت کے۔۔۔

انھوں نے پھر میرے کوٹ کے بٹن پر حملہ کیا۔۔۔میں ان کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

انہوں نے اپنے ایک ہاتھ سے میرے دونوں ہاتھوں کو قابو کیا۔۔۔اور سر کے اوپر لگا دیا۔۔۔پھر تیزی سے میرا کوٹ کھول کر۔۔۔مجھ سے جدا کرنے لگے۔۔۔اس پروسس میں میرا ایک ہاتھ آزاد کرا نہوں نے فورا آستین اتاری کوٹ کی۔۔۔اور پھر دوبارہ اپنی پکڑ میں قید کر لیا۔۔اور اسی طرح دوسرے ہاتھ کے ساتھ کیا۔۔۔

پھر میرا کوٹ نیچے پھینک دیا۔۔۔

میں خود کو بچانے کے لیے بن پانی کی مچھلی کی طرح پھڑ کنے لگی تھی۔۔

کوٹ اترنے کے بعد۔۔میرے لائٹ لیمن کلر کی کرتی اب ان کے روبرو تھی۔۔۔

تمھیں ڈیورس دوں۔۔۔تاکہ تم عاشر کے پاس جا سکو۔۔۔"میرے " چہرے کے قریب اپنا چہرہ لا کر۔۔۔وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال پوچھنے لگے۔۔۔

ان کی سانسوں کی گرمی میرے چہرے کو جھلسا رہی تھی۔۔۔

ان کی بات سن۔۔۔میں تعجب سے انھیں دیکھنے لگی۔۔

" میں آپ کے لیے صرف کڈنی ڈونر تھی۔۔بیوی تو کبھی مانا ہی نہیں آپ نے مجھے۔۔۔پھر آپ کو کیا فرق پڑتا ہے۔۔میں آپ سے ڈیورس لے کر کس سے شادی کرتی ہوں۔۔۔"

وہ اپنی ناک وہونٹ مسلسل میرے گالوں سے مس کر کے ہولے ہولے ونرمی سے مسل رہے تھے۔۔۔جس کے سبب میرے پورے جسم میں بجلی دوڑئی۔۔۔

جیسے کوئی پرندہ قید میں پھڑ پھڑاتا ہے بالکل اسی طرح پھڑ پھڑاتے۔۔۔خود کو ان کی جکڑ سے آزاد کرانے کی کوشش کر۔۔۔میں جزبز ہو کر چیخی۔۔۔

"شاید تم نے وہ خط ٹھیک طرح نہیں پڑھا تھا۔۔۔میں نے تمہیں خود وارن کیا تھا کہ اسامہ وجدان ایک ڈیول ہے۔۔۔اگر تم واپس آئیں۔۔۔تو میں بھی تمھیں اس سے بچا نہیں پاؤں گا۔۔۔۔لیکن تم پھر بھی واپس آگئیں۔۔۔"جنونیت بھرے انداز میں کہتے۔۔۔وہ مجھ پر جھکتے چلے گئے ۔۔۔

پہلی بار مجھے ان کے چھونے سے خوف آرہا تھا۔۔گھبراہٹ ہو رہی تھی ۔۔۔میں بس بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔

جیسے جیسے ان کے اعمال میں بیباکی آتی جارہی تھی ویسے ویسے میری سانس رکتی جارہی تھی۔۔۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔میں صرف یہاں آپ سے ڈیورس لینے آئی ہوں۔۔""""

ان کی بے باکیاں میرا خون جلا رہی تھیں۔۔ان کی قربت پہلی بار مجھے کراہت میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔

جس شخص کو میں دور سے ایک آئیڈیل کے روپ میں دیکھا کرتی تھی ۔۔۔ایک خوبصورت یونانی شہزادے کے روپ میں۔۔وہ شخص ایک جانور اور وحشی نکلے گا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔

وہ غلط نہیں کہتے۔۔وہ واقعی ایک ڈیول ہیں۔۔۔

میرے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے مگر اس شخص کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

"اگر دوبارہ یہ معیوب لفظ ادا کیا ناں۔۔ تو جان نکال لے گا یہ اسامہ وجدان تمہاری۔۔۔ زندگی میں آنے کا اختیار تمہارے پاس تھا۔۔ جانے کا نہیں ہے۔۔۔" سرخ چہرے کے ساتھ۔۔۔ دانت پیستے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہتے۔۔ وہ میری ٹھوڑی پر زور سے کانٹ گئے۔۔۔

تکلیف کی شدت سے میں کراہ اٹھی۔۔۔

کچھ لمحوں تک میں بے بسی سے بس پھڑ پھڑاتی رہی ان کی قید میں۔۔۔ پھر اچانک ان کا سیل رنگ ہوا۔۔

انہوں نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیکھتے۔۔۔ کال ریسیو کی۔۔۔

ہیلو سویٹ ہارٹ۔۔۔"اپنے کان پر لگے بلوٹوتھ پر شہادت کی انگلی جماتے۔۔انہوں نے بڑی محبت سے کہا۔۔۔ساتھ ساتھ ان کے ہونٹوں پر بڑی خوبصورت سی مسکراہٹ تھی۔۔جیسے مجھے جلا رہے ہوں۔۔۔مگر جلتی ہے میری جوتی۔۔۔

کیسے وہ میرے پورے وجود پر قابض ہونے کے باوجود کسی دوسری عورت سے بات کر سکتے تھے۔۔۔

جو ان کے نزدیک ہمت و جرات تھی وہ میرے نزدیک صرف ان کی بے غیرتی کی انتہا تھی۔۔۔

آفس میں ہوں اور بہت بیزی ہوں کچھ پرانے پروجیکٹس رہ گئے تھے "۔۔انہیں ٹھیک طرح نمٹا رہا ہوں اب۔۔۔۔"مانا مجھے دوسری جانب سے

آواز نہیں آرہی تھی لیکن میں 100 پرسنٹ شور تھی کہ دوسری جانب فرزین ہے۔۔۔

اس ڈیول نے میری جانب دیکھتے۔۔ معنی خیزی سے جملے ادا کیے۔۔۔

میں انہیں کھا جانے والی نگاہ سے گھور رہی تھی۔۔ لیکن اس کے باوجود وہ بڑے فخرانہ و بے نیاز انداز میں لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے نظر آرہے تھے ۔۔۔۔ جیسے میں کوئی بے ضرر سہ وجود ہوں۔۔۔ جسے وہ جب چاہیں چونٹی کی طرح مسل کر رکھ دیں۔۔۔

اہ۔۔ سر۔۔ پلیز۔۔ ہلکے۔۔۔۔۔"سو سنار کی ایک لوہار کی۔۔۔ وہ کیا" سمجھتے تھے میں کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔ ہونہہ۔۔۔ صرف ان کے خوابوں

میں۔۔۔مانا میں بے وقوف سی نادان سی جھلی سی لڑکی تھی۔۔لیکن تھی۔۔۔۔ان کی مہربانیوں سے اب نہیں ہوں۔۔۔

طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔جب میں نے لہکتے انداز میں ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔تواس ڈیول کے ہوش اڑے۔۔۔

اہ۔۔۔۔بہت مزا آر۔۔۔"مانا دکھ کی بات ہے مگر دل خراش حقیقت" یہی تھی۔۔۔کہ ان کی نزدیک فرزین کی بڑی اہمیت تھی۔۔۔اوراس بات کامیں جتنافائدہ اٹھاسکتی تھی میں نے اٹھانے کی کوشش کی۔۔۔

گہری آہیں بھر۔۔۔۔میں بھرائی آواز میں بولنے لگی۔۔تاکہ دوسری جانب غلط تاثر جائے۔۔۔اور مجھے یقین ہے گیا بھی ہوگااور جس طرح سر

اسامہ کی آنکھیں باہر ابل کر آنے کو تھیں مارے خوف کے۔۔۔وہ لمحہ آہا آہا۔۔۔

اب آیاناں مزہ۔۔۔

پینک ہو کر انہوں نے تیزی سے میرے منہ پر ہاتھ رکھ کر میری آواز دبائی۔۔۔

نہیں۔۔۔سویٹ ہارٹ یہاں کوئی نہیں ہے۔۔۔ٹی وی ان ہو گیا تھا" غلطی سے مجھ سے۔۔۔فرزین۔۔۔فر۔۔۔"ان کا جواب سن۔۔۔مجھے محسوس ہو گیا تھا کہ دوسری جانب سے کال ڈس کنیکٹ کر دی گئی ہے بغیر یقین کیے۔۔۔

Zubi Novels Zone

کال ڈس کنیکٹ ہونے کے بعد۔۔۔انہوں نے آگ بگولہ ہو کر میری جانب دیکھا۔۔۔ایک لمحے کے لیے لگا جیسے زندہ نگل جائیں گے مجھے۔۔۔

تم سے تو میں بات میں نمٹوں گا۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے کہتے۔۔۔" فوراً ہی مجھ پر سے اترے۔۔۔

ان کے اترتے ہی میں عجلت سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

وہ میرے سامنے ہی تیزی سے باہر چل دیے۔۔۔وہ ایسے ہڑبڑاہٹ میں بھاگے تھے جیسے ان کی زندگی اور موت کا سوال ہو۔۔۔میں سمجھتی تھی میں مر گئی ہوں اندر سے۔۔لیکن اس لمحے مجھے احساس ہوا میں کتنا ہی خود کو مار لوں لیکن وہ ڈیول مجھ پر اثر انداز ہوتا ہے۔۔۔جب وہ کسی دوسری

عورت کے لیے میرے سامنے بھاگے۔۔تو مجھے تکلیف ہوئی۔۔۔اذیت ہوئی۔۔میرا دل جلنے لگا۔۔۔اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔

وہ میری بچی کا باپ تھا جو اس لمحے کسی دوسری عورت کے لیے بھاگ رہا تھا۔۔۔

میں نے کرب سے اپنی آنکھیں بند کیں کچھ ثانیوں کے لیے۔۔۔

تم ابھی تک یہاں ہو؟؟۔۔"اچانک میرے کانوں کی سماعت سے ان کی" سیکرٹری کی آواز ٹکرائی۔۔۔اس کا لہجہ بہت حقارت بھرا تھا۔۔۔

اس لمحے میں اس نک چڑی کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے فورا ہی وہاں سے اٹھ کر باہر آ گئی۔۔۔

میں اپنی سوچوں میں مگن ابھی پارکنگ ایریا میں چل ہی رہی تھی۔۔۔
کے سامنے سے کسی نے آکر مجھ پر کوٹ ڈالا۔۔۔

یہ پہن لو۔۔۔"میں نے چونک کر نگاہ اٹھائی تو سامنے عاشر کھڑا تھا وہ بھی"
نظریں نیچے جھکائے۔۔۔

اس کی جھکی نظریں۔۔۔مجھے بتانے کے لیے کافی تھیں کہ معاملہ کیا
ہے۔۔۔

کرانے والی ماں تھی اور کام کے سبب اپنے بچے feed کیونکہ میں فیڈ
سے دور رہتی۔۔اس لیے مجھے اکثر دودھ آتا۔۔۔۔جس کے سبب

میرے کپڑے بھی گیلے ہو جاتے۔۔۔یہی وجہ تھی کے میں کافی موٹا کوٹ پہن کر باہر نکلتی تھی۔۔۔

میں بہت شرمندہ ہوگئی تھی۔۔۔بلکہ شرمندگی تو ایک بہت چھوٹا سہ لفظ ہے جو میں اس لمحے محسوس کر رہی تھی۔۔دل چاہ رہا تھا کے بس زمین پھٹے اور میں اس میں سما جاؤں۔۔۔میں نے فوراً اس کی جانب اپنی پشت کر۔۔۔ اس کا دیا کوٹ پہنا۔۔۔کیونکہ اپنا کوٹ تو میں اس ڈیول کے آفس میں ہی بھول آئی تھی۔۔۔

شرمندگی سے پانی پانی ہوتے جب میں نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا ۔۔تو وہ اب بھی نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔

وہ نہیں جانتا۔۔۔اس کی جھکی نگاہوں نے میرے دل میں اس کے مقام کو بہت بلند کر دیا تھا۔۔۔

عاشر

وہ مجھے دیکھ رہی تھی۔۔اس کی نگاہوں کی تپش کو میں اپنے چہرے پر محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

میں نے ہلکا سہ نگاہ اٹھا کر دیکھا۔۔۔ارادہ واپس جھکا لینے کا تھا ایک نگاہ دیکھنے کے بعد۔۔۔لیکن نظر اٹھنے کے بعد۔۔وہ فقط ارادہ ہی رہ گیا۔۔۔۔

اس کی محبت بھری نگاہوں کو اپنے چہرے پر دیکھ۔۔میں واپس نگاہ جھکانا بھول گیا تھا۔۔۔

کراتی ہوں تو۔۔۔"میرے دیکھنے پر feed وہ۔۔م۔۔۔می۔میں فیڈ"
۔۔وہ فوراہی ہڑبڑا کر نظر جھکا گئی۔۔

اگلے پل۔۔۔سرخ ہوتے گالوں ولڑکھڑاتی زبان میں گویا ہوئی۔۔۔

میں اس کی آواز سے محسوس کر سکتا تھا کہ وہ شرمندہ ہورہی ہے میرے سامنے۔۔۔

Zubi Novels Zone

اس لیے میں پھرتی سے اس کی بات کاٹ گیا۔۔۔"اٹس اوکے۔۔۔ ویسے پرنس ہے یا پرنسس؟؟۔۔"میں نے مسکرا کر موضوع کو بدلنے کے لیے سوال کیا۔۔میں صرف اس کی ہچکچاہٹ اور شرمندگی کو دور کرنا چاہتا تھا۔۔۔

پرنس۔۔آمنہ نام ہے۔۔تین ماہ کی ہے ابھی۔۔۔"اس نے " مسکراتے ہوئے جواب دیا اور وہ مسکراہٹ بہت پیاری تھی۔۔۔اتنی پیاری کہ میں دن رات اسے دیکھ سکتا تھا بغیر بور ہوئے۔۔۔بغیر اکتائے۔۔۔۔۔

او۔۔ماشاءاللہ۔۔تو پھر کب شرف مل رہا ہے مجھ ناچیز کو پرنس آمنہ " سے ملنے کا؟؟۔۔"میرے سوال پر وہ مجھے بڑی گہری نگاہوں سے دیکھنے لگی۔۔۔ان سبز خوبصورت آنکھوں میں کچھ تھا۔۔۔کیا؟؟۔۔میں نہیں جانتا۔۔۔

"ملوا تو میں ابھی سکتی ہوں۔۔بس آپ کے پاس ٹائم ہونا چاہیے۔۔۔ "

لونیکی اور پوچھ پوچھ۔۔ چلو پھر۔۔۔"میں جھوٹ نہیں کہوں گا "

۔۔۔ہاں مجھے دکھ ہوا تھا یہ سوچ۔۔۔ کے اس کی ایک بیٹی بھی ہے۔۔۔

لیکن وہ دکھ اس لمحے غائب ہو گیا جب وہ ننھی پری میری گود میں آئی۔۔۔

وہ ہوٹل میں رکی ہوئی تھی وہ بھی صرف کچھ دنوں کے لیے۔۔۔

لائبہ میرے لیے چائے بنا رہی تھی اور میں کاؤنٹر کے پاس کھڑا آمنہ کو گود میں لیے اس سے باتیں کر رہا تھا جب اس نے مجھے بتایا کہ وہ یہاں صرف ڈیورس لینے آئی ہے سر اسامہ سے۔۔۔

واقعی؟؟۔۔"ٹیکنیکلی سچویشن کے مطابق تو مجھے غمزدہ ہونا چاہیے تھا۔۔"

لیکن میں بے وقوف اپنی ایکسائٹمنٹ نہ چھپا سکا۔۔۔

میں نے اتنے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔۔۔ جیسے پاکستان انڈیا سے ورلڈ کپ جیت گیا ہو۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔ وہ مجھے تعجب بھری نگاہ سے دیکھنے لگی۔۔۔ اور میں گدھا ،الو کا پٹھا۔۔۔ شرمندہ سہ ہو کر۔۔ نظر جھکائے اپنے ہونٹ چبانے لگا

۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے دل میں خیال آیا وہ کیا سوچے گی میرے بارے میں۔۔ لیکن پھر میں نے یہ سوچ کر اس خیال کو جھٹک دیا۔۔۔ کہ اچھا ہے اسے پتہ ہو۔۔ کہ وہ کتنی انمول ہے۔۔ کہ وہ ایک بچے کی ماں ہو کر بھی اتنی ہی خوبصورت ہے جتنی پہلے تھی اور سب سے بڑھ کر آج بھی میں اس کا منتظر بیٹھا ہوں وہ مطمئن ہو کر اس گھٹیا مرد سے ڈیورس لے سکتی ہے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہاں۔۔۔بس ان سے ڈیورس لے لوں پھر یہاں سے واپس جہلم چلی" جاؤں گی۔۔وہاں مجھے سرکاری اسکول میں جاب مل گئی ہے۔۔اس سے اتنا "اچھا کما لیتی ہوں کہ اپنا اور اپنی بیٹی کا خرچہ خود اٹھا سکوں

"اور تمہارا کیا؟؟۔۔ "

مطلب؟؟۔"الجھ کر پوچھنے لگی اور مجھے اس کی معصومیت پر شدت سے" رونا آیا۔۔کیا اسے میں نظر نہیں آرہا تھا؟؟۔۔وہ کیوں اکیلی رہنا چاہتی تھی زندگی بھر۔۔۔جب کے میں تھا اس کا منتظر۔۔۔

زندگی بہت بڑی ہے لائبہ۔۔اسے یوں اکیلے نہیں گزارا جا سکتا۔۔۔ " کل کو تمہاری بیٹی بڑی ہو جائے گی اس کی شادی ہو جائے گی پھر تمہارا

کیا؟؟؟۔۔۔اپنے بارے میں بھی تو کچھ سوچو۔۔۔اور اپنے نہیں۔۔۔تو کم از کم میرے بارے میں۔۔۔"میں نے بول دیا۔۔۔مجھے یقین نہیں آیا میں نے۔۔۔مجھ جیسے ڈرپوک نے واقعی بول دیا۔۔۔میں نے بول دیا لائبہ سے آج آخر۔وہ بھی صاف لفظوں میں کہ اس کا منتظر بیٹھا ہوں۔۔۔میرا بھی تو سوچے۔۔۔میں تو اس کی فقط ایک نظر کا طالب بیٹھا ہوں۔۔۔

لائبہ

تمھارے؟؟۔۔"میں جھٹپٹا گئی۔۔۔اتنے ڈائریکٹ جواب کی امید نہیں" تھی مجھے اس سے۔۔ہاں میں جانتی ہوں۔۔۔بلکے بہت پہلے سے جان چکی تھی کہ وہ میرے لیے فیلنگس رکھتا ہے۔۔۔مگر جب تک نظر انداز کر سکتی تھی۔۔کر رہی تھی کیونکہ میں اپنا ایک اچھا دوست نہیں کھونا چاہتی تھی ایک مخلص دوست۔۔۔جو مشکل کے وقت میرے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔۔۔

ہاں۔۔میرے۔۔۔میں آمنہ کا باپ بن کر زندگی بھر اس کی ذمہ داری" اٹھانا چاہتا ہوں۔۔۔جب وہ پہلی بار اپنے پاؤں پر تمہاری انگلی پکڑ کر چلے گی تو اس لمحے کو سیلیبریٹ کرنے کے لیے میں تمہارے ساتھ ہونا چاہتا ہوں

۔۔۔

جب وہ پہلی بار سکول جائے گی تو اسے اسکول کے دروازے تک چھوڑنے کے لیے میں تمہارے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔۔

Zubi Novels Zone

جب وہ پہلی بار اپنے ہاتھ سے کچھ لکھے گی اور تمہاری آنکھوں میں آنسو آئیں گے تو میں اس لمحے تمہارے آنسوؤں کو مسکراتے ہوئے صاف کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جب وہ یونیورسٹی سے کامیاب ہو کر ڈگری لے کر آئے گی تب میں تمہارے ساتھ مل کر اس پہ فخر کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

آمنہ کی شادی کے بعد جب تم اکیلی ہو جاؤ گی تو تمہارے اس اکیلے پن کا ساتھی بننا چاہتا ہوں۔۔۔"میں جانتی تھی یہ غلط ہے۔۔۔میں جانتی تھی سر اسامہ کے نکاح میں ہوں ابھی تک لیکن جب وہ اتنے خوبصورت و محبت سے لبریز جملے ادا کرتے ہوئے میری جانب آرہا تھا تو میں چاہ کر بھی پیچھے نہ جا سکی۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا ہوتا کوئی مجھے بھی چاہ سکتا ہے۔۔ مجھ جیسی جھلی کو جسے ٹھیک سے دو قدم چلنا بھی نہیں آتا ابھی تک۔۔۔

میری آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے چونکہ دل بھر آیا تھا۔۔۔اس کے الفاظ تھے ہی اتنے پیارے۔۔۔

میں نہ صرف شادی شدہ بلکہ ایک بچے کی ماں تھی اس کے باوجود اس کی محبت میں کوئی کمی نہ تھی۔۔۔وہ پھر بھی میرا ہاتھ تھامنے کے لیے تیار کھڑا تھا۔۔۔

اسامہ

میں پھولوں کا گلدستہ اور بہت ساری چاکلیٹس لے کر فرزین کو منانے پہنچا۔۔۔

میں اس کے گھر نہیں جاتا تھا کیونکہ اس کے والد اور بھائی سے میری بنتی نہیں تھی۔۔ فرزین کے لاکھ کہنے کے باوجود میں نے ابھی تک باقاعدہ اس کے گھر جا کر رشتہ نہیں مانگا تھا۔۔۔ جس کے سبب وہ مجھ سے تھوڑی خفا خفا رہنے لگی۔۔ لیکن میں اس کی خفگی کو منظور کر سکتا تھا مگر اپنی ناک کے جھکنے کو نہیں۔۔۔ اور اپنے دشمنوں کے سامنے تو ہر گز نہیں۔۔۔

لیکن آج جو لائبہ نے حرکت کی تھی اس کی وجہ سے فرزین کا غصہ ساتویں آسمانوں پر تھا۔۔۔ میں نے اسے جیسے تیسے قائل کر ہی لیا تھا۔ کہ وہ صرف ایک فلمی سین تھا جس کی آواز اس نے سنی۔۔۔ مگر اسے تو جیسے موقع مل گیا تھا اپنی بات منوانے کا۔۔۔۔ اور اس نے منوائی بھی۔۔۔ وعدہ لیا مجھ سے کہ اس ویک اینڈ میں اس کے پیرنٹس سے ملاقات کر کے اس کا باقاعدہ رشتہ مانگوں گا وہ بھی اس کے گھر آکر۔۔۔

ڈنر کرنے کے بعد ہم دونوں لانگ ڈرائیو پر نکلنے والے تھے۔۔۔کافی لووی ڈووی ماحول تھا اس لمحے۔۔۔اور کیوں کر نہ ہوتا میں اس کی خاطر اپنی ناک جھکانے کے لیے جو تیار ہو گیا تھا۔۔۔

ہم کار میں آکر بیٹھے تو اس نے فوراً ہی اپنی دونوں باہیں میرے گلے میں ڈالیں۔۔۔مجھے اگلے ہی پل۔۔۔ڈرائیور کے گاڑی میں موجود ہونے کا خیال آیا۔۔۔اور نہ جانے کیوں میرا دل موازنہ کرنے لگا۔۔۔اس نادان سی لڑکی سے اپنی محبت فرزین کا۔۔۔۔۔۔وہ ہوتی تو ہاتھ بھی نہ پکڑنے دیتی۔۔۔وہ تو تنہائی میں بھی جھیپ جایا کرتی تھی۔۔۔اتنی سرخ کے ٹماٹر بھی کیا ہو گا۔۔۔اور میں ہمیشہ اس کی ادا پر مسکرانے لگتا۔۔۔میں ماننا نہیں چاہتا۔۔لیکن شاید میرے دل کو اس کی وہ شرمیلی ادائیں ہی یاد رہ گئی تھیں۔۔۔

فرزین۔۔میری محبت۔۔میرے اتنے قریب تھی۔۔جسے پانے کے لیے میں تڑپتا تھا۔۔۔کہ جب وہ بیمار ہوئی تو میں پاگل ہو گیا تھا اور میں نے ایک معصوم لڑکی کی زندگی تباہ کرنے سے پہلے سوچا بھی نہیں۔۔۔۔

میں نے محسوس کیا اس لمحے۔۔کہ میں فرزین کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی اس کے ساتھ نہیں ہوں۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے اپنی ناک میری ناک سے مس کی۔۔تو میں حواسوں میں لوٹا۔۔۔

"کہاں کھو گئے تھے؟؟۔۔"اس نے میری آنکھوں میں جھانکتے بڑی محبت سے پوچھا۔۔۔

تمہاری خوبصورتی میں۔۔۔"میں نے مسکرا کر جواب دیا اور پھر اس کی پیشانی کو چوما۔۔۔

وہ میرے مزید نزدیک ہوئی۔۔۔تو میری مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔ہم دونوں ابھی ایک دوسرے کو دیکھنے میں محو تھے۔۔۔کہ اچانک میرے سیل پر میسج آیا۔۔۔اسے پڑھنے کے بعد میرے تن بدن میں آگ لگی ہو جیسے۔۔۔میرا سارا خوشگوار موڈ ایک لمحے میں چھو منتر ہوا۔۔۔

"یہ عاشر کر کیا رہا ہے لائبہ کے روم میں دو گھنٹوں سے؟؟؟۔۔۔"میں دل ہی دل کڑکڑایا۔۔۔

"میری بیٹی تو صرف تین ماہ کی ہے اس کا ہونا نہ ہونا تو برابر ہے۔۔۔اگر عاشر نے کچھ ایسا ویسا کیا تو۔۔۔لائبہ تو عورت ہے۔۔۔عورت تو بہت

جلدی بہک جاتی ہے۔۔۔ پھر وہ تو ہے بھی اللہ کی گائے۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہ میں کیا سوچ رہا ہوں۔۔۔ اچھا سوچو اسامہ۔۔۔ اچھا سوچو۔۔۔ نہیں سوچ پا رہا۔۔۔ وہ عاشر۔۔۔ وہ تو میرے سامنے کھڑے ہو کر میری بیوی پہ ڈورے ڈالتا تھا۔۔۔ میرے پیچھے تو اسے فل چھوٹ مل گئی ہو گی۔۔۔ اوف۔۔۔ اسامہ اپنا دماغ گٹر سے نکالو۔۔۔ تمہاری محبت فرزین ہے۔۔۔ جو اس لمحے بہت رومینٹک موڈ میں ہے۔۔۔"فرزین مجھ سے کیا باتیں کر رہی تھی مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔ میرا ذہن تو اپنی ہی جنگ میں غرق تھا۔۔۔

فرزین۔۔۔ میری طبیعت اچانک سے خراب ہو رہی ہے۔۔۔"میں نے" اس کے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر۔۔۔ خود سے دور کرتے ہوئے۔۔۔ نرمی سے کہا۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔"وہ پریشان ہوئی۔۔اتنی پریشان۔۔کہ ایک ہی لمحے میں " اس کے چہرے کے رنگ بدل گئے۔۔ایسا لگا جیسے اس کی جان نکل رہی ہو۔۔۔

کچھ خاص نہیں بس ہلکا سہ سر میں درد ہے سو جاؤں گا تو سکون آجائے گا۔۔اچانک ہی شروع ہوا ہے۔۔۔تم ایک کام کرو۔۔تم ڈرائیور کے ساتھ گھر چلی جاؤ۔۔۔میں ذرا ایک ضروری کام نمٹا کر آتا ہوں اور پھر گھر جا کر دوائی کھا کے سو جاؤں گا۔۔۔۔"صرف میرا دل جانتا ہے کہ میں کس طرح صبر کر کے فرزین کو قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا اس لمحے۔۔۔ورنہ بس نہیں چل رہا تھا میرا۔۔میں اڑ کر لائبہ کے روم میں پہنچ جاؤں۔۔۔

پہلے ڈاکٹر کو دکھا دیتے ہیں۔۔۔ میٹنگ تو بعد میں بھی ہو جائے گی۔۔ "
تمہارے لیے تو ویسے بھی ہر وقت کام ضروری ہوتا ہے اسامہ سوائے اپنی صحت کے تم ہر چیز کو امپورٹنٹ دیتے ہو۔۔۔" میرا دماغ شاید کام نہیں کر رہا تھا اسی لیے میں بھول گیا کہ میں فرزین سے اپنی بیماری کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ فرزین سے۔۔۔ جو اگر مجھے ذرا سا کانٹا بھی چبھ جائے تو دیوانی ہو جاتی ہے۔۔۔

اُفف۔۔۔ یہ میں کیا بے وقوفی کر بیٹھا تھا۔۔۔

فرزین میرے سر میں بس ہلکا سا درد ہے جو نہ سونے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔ تم جاؤ۔۔ میں دیکھ لوں گا۔۔ مجھے ویسے بھی میٹنگ میں جانا ہے دیر ہو رہی ہے۔۔۔" مجھے خود علم نہیں ہوا میرے لہجے میں کب اتنی

جھنجھلاہٹ آئی کہ فرزین کو برا لگ گیا۔۔اور وہ مجھے بے یقینی سے دیکھنے لگی۔۔۔اور پھر ناراض ہو کر گاڑی سے اتر گئی۔۔۔

میں فوراً ہی اسے منانے کے لیے گاڑی سے اترا۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

Zubi Novels Zone

لائبہ

میں نہا کر نکلی تھی کے اچانک اپنے سامنے ڈیول کو کھڑا دیکھ۔۔۔مارے شاکڈ کے ساکت ہوئی۔۔۔وہ شخص میرے روم میں کیسے آیا؟؟۔۔۔

ابھی میں ساکت ہی کھڑی تھی مارے خوف و وحشت کے۔۔کے اچانک اس نیلی آنکھوں والے ڈیول نے میرا گلا پکڑا۔۔اور مجھے پیچھے دیوار سے چپکا دیا۔۔۔

تم نہائی کیوں؟؟۔۔۔"وہ غرا کر پوچھنے لگے۔۔۔"

ان کا انداز تفتیشی تھا۔۔۔لیکن کیوں؟؟۔۔کیا ایک بندہ اپنے کمرے میں نہا بھی نہیں سکتا؟؟۔۔۔

میں نے پوچھا نہائی کیوں؟؟۔۔۔"میرے گلے پر اپنے ہاتھ کا دباؤ " بڑھاتے۔۔۔وہ چیخے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دماغ خراب ہو گیا ہے کیا آپ کا؟؟۔۔۔یافرزین نے بریک اپ کر لیا" اس لیے صدمے سے دیوانے ہوئے جا رہے ہیں۔۔۔ایک تو رات کے گیارہ بجے آپ میرے کمرے میں گھس کر آئے ہیں اوپر سے مجھ سے پوچھ رہے ہیں کے میں نہائی کیوں۔۔۔"میں خاصہ جھنجھلا کر جواب دہ ہوئی۔۔۔

بکواس نہیں سننا چاہتا میں تمہاری۔۔۔جواب دو بس میرے سوال کا۔۔" تم اتنی رات میں کیوں نہائی؟؟۔۔۔ورنہ۔۔۔"عجیب پاگل انسان تھا ۔۔۔طوطے کی طرح ایک ہی رٹ لگائے چلے جا رہا تھا نہائی کیوں؟؟۔۔ نہائی کیوں؟؟۔۔ارے بھئی گرمی ہے۔۔پسینہ آتا ہے تو بد بو آتی ہے جسم سے۔۔ہر انسان نہاتا ہے دن میں دو بار۔۔کیا ہو گیا ہے اگر میں نہالی تو۔۔۔

ورنہ کیا؟؟۔۔"میں نے بے خوف ہو کر ان کی آنکھوں میں آنکھیں" ڈال۔۔۔ان کی دھمکی کو چیلنج کیا۔۔۔اور یہی میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔۔کہ میں نے اسامہ وجدان کو۔۔۔اس ڈیول کو ہلکے میں لیا۔۔۔

ورنہ ابھی کے ابھی شوٹ کر دوں گا تمہیں۔۔کیونکہ جو اسامہ وجدان کی" امانت میں خیانت کرے اسے جینے کا کوئی حق نہیں۔۔۔"انہوں نے اگلے ہی پل۔۔اپنا کوٹ ہٹا کر۔۔۔پینٹ میں لگی گن نکالی اور میرے سر پر لگا دی۔۔۔

بس گن کا لگنا تھا میرے سر سے۔۔۔کہ میرے اوسان خطا ہوئے۔۔۔

بس میں اس ڈیول کا پہلا جملہ سن سکی تھی آگے کے جملوں پر تو جیسے میرا دماغ مفلوج ہو گیا۔۔اور مجھے نہیں پتہ انہوں نے کیا بکواس کی۔۔۔میں تو صرف اس گن کو دیکھ رہی تھی جو میرے سر سے لگی ہوئی تھی۔۔۔

میں نے زندگی میں پہلی بار گن کو اتنے قریب سے دیکھا تھا۔۔۔

می۔۔میں۔۔"میری آنکھوں سے آنسو جھر جھر موتیوں کی طرح بہنے لگے۔۔۔خوف کی شدت سے میری تو زبان بھی ساتھ چھوڑ گئی تھی۔۔۔

سراسامہ ایک ہاتھ سے میرا گلا دبائے۔۔۔اور دوسرے ہاتھ سے گن میرے سر پر لگائے کھڑے تھے۔۔۔

میں تو وہ لڑکی تھی کہ کوئی زور سے مجھ پر چیخ بھی دے تو میں ڈر کے مارے بولنا بھول جاتی تھی۔۔۔کوئی گھور کے دیکھ بھی لے۔۔تو دماغ مفلوج ہو جاتا تھا۔۔۔اور انہوں نے۔۔انہوں نے تو ڈائریکٹ میرے سر پہ گن لگادی تھی۔۔۔پینک اٹیک آنا تو اب فرض بنتا تھا۔۔۔مگر کم بخت آیا ہی نہیں۔۔سالا اینڈ وقت پہ دھوکہ دے گیا۔۔۔ہیروئنوں کو تو چھوٹی چھوٹی باتوں پہ آجاتا ہے مجھے گن لگنے پر بھی نہ آیا۔۔۔اس لیے جھوٹا ناٹک کرنا پڑا۔۔۔

بچپن میں ایک بار امی کو ڈرانے کے لیے ایکٹنگ کی تھی میں نے۔۔بس وہی دماغ میں آئی اور میں نے اپنی آنکھیں اوپر چڑھا لیں۔۔۔

اور بس میری آنکھوں کا چڑھانا تھا۔۔کہ انہوں نے فورا میری گردن چھوڑی اور گن نیچے پھینک کر مجھے گلے سے لگا لیا۔۔۔

میں کچھ ثانیے تک تو سن ذہن کے ساتھ ان کے سینے سے لگی رہی۔۔۔

میرا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ کہ لگ رہا تھا کسی لمحے میں بھی باہر نکل آئے گا۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔ دماغی مریض ہیں کیا آپ؟؟۔۔۔ کیوں میری زندگی میں گھسے چلے آ رہے ہیں جب میں آپ سے بار بار کہہ رہی ہوں کہ مجھے صرف آپ سے ڈیورس چاہیے۔۔۔ میں اپنے اسکول سے چھٹیاں لے کر صرف اس جھوٹے فریبی رشتے سے آزاد ہونے آئی ہوں۔۔۔ اس لیے پلیز مجھے آزاد کریں اور جان چھوڑیں میری" اس لمحے اپنی جان بچانے کے لیے جو ذہن میں آیا وہ کرلیا۔۔ لیکن اس کے بعد میرا ذہن مکمل سن ہو گیا تھا۔۔۔

کچھ دیر کے بعد جب میں واپس حواسوں میں لوٹی تو میں نے اگلے ہی پل ۔۔۔انہیں زور سے خود سے دور دھکیلا۔۔۔اور حلق کے بل احتجاجا چیخی۔۔۔

آواز نیچے کر کے بات کرو۔۔۔۔"مجھے لگا تھا وہ مجھے آزاد کریں گے مگر" میری توقع کے برعکس۔۔۔انہوں نے میرا بازو پکڑ کر مضبوطی سے اپنی جانب کھینچا۔۔جس کے سبب میں اگلے ہی پل ان کے سینے سے جالگی تھی۔۔۔۔

میں نے جیسے ہی نگاہ اٹھائی۔۔۔وہ ہرجائی مجھے غراتے ہوئے حکم صادر کرنے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔ می۔۔" "
ابھی میں بول ہی رہی تھی۔۔ کہ انہوں نے فوراً ہی میرا منہ دبوچا۔۔۔

ان کی چاروں انگلیاں میرے سیدھے رخسار پر اور انگوٹھا الٹے رخسار پہ گڑھ گیا تھا۔۔۔

تمہیں میرے ساتھ نہیں رہنا؟؟۔۔ تمہیں؟؟۔۔ تم ہو کیا " چیز؟؟۔۔۔" ان کا لہجہ نہایت حقارت بھرا تھا۔۔۔ جیسے میں کوئی رینگنے والا کیڑا ہوں جس کی کوئی اہمیت نہیں۔۔۔ کوئی حیثیت نہیں۔۔۔ کوئی عزت نہیں۔۔۔

میری کمپنی میں معمولی سی ورکر ہو کر تم مجھ سے۔۔ اسامہ وجدان سے " کہہ رہی ہو کہ تمہیں اکیلا چھوڑ دوں۔۔۔ وہ لڑکی جسے ٹھیک طرح چلنا تک

نہیں آتا۔۔۔جو پہلی ملاقات میں میرے قدموں میں آ گرئی تھی۔۔وہ اسامہ وجدان سے کہہ رہی ہے کہ اسے اکیلا چھوڑ دے۔۔۔میں نے ذرا سی توجہ کیا دے دی تمہیں۔۔تم تو کچھ زیادہ ہی خود کو ہائی پروفائل گمان کرنے لگیں۔۔۔کیا بھول گئی وہ وقت جو میرے قریب آنے کے لیے تڑپ رہی تھیں۔۔۔"سر اسامہ کے وہ الفاظ نہیں تھے۔۔۔زہر بھرے تیر تھے۔۔۔اور ہر تیر میں نے اپنے دل کے آر پار ہوتے محسوس کیا۔۔۔

میری آنکھوں میں نمکین پانی بھر آیا تھا۔۔۔لیکن میں انھیں اجازت نہیں دے رہی تھی باہر آنے کی۔۔اس شخص کے سامنے خود کو کمزور دکھانے کی۔۔۔

"بالکل اسی طرح ناں۔۔۔جس طرح اس وقت آپ تڑپ رہے ہیں۔۔میرے قریب آنے کے لیے۔"مجھے نہیں پتہ میرا ہوا میں پھینکا تیر

۔۔۔کتنا جگہ پر جا کر لگا۔۔۔بس مجھے محسوس ہوا کہ اس بار میں نہیں وہ میرے قریب آرہے ہیں اس لیے میں نے فل کانفیڈنس میں ان کے منہ پر تڑاک سہ جواب دیا۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے وہ مسکرانے لگے اور ان کی وہ مسکراہٹ۔۔۔میرے سارے کانفیڈنس کی ماں و بہن جوائنٹ کر گئی۔۔۔

تمہارے قریب آنے کے لیے اسامہ وجدان تڑپ رہا ہے؟؟۔۔۔" تمہیں واقعی اتنی بڑی خوش فہمی ہے اپنے لیے؟؟۔۔۔چیز کیا ہو تم؟؟۔۔ کچھ پیسے پھینکوں گا اور تم جیسی ہزاروں آکر کھڑی ہو جائیں گی لائن میں۔۔"وہ خاصہ مغرور لہجے میں بولے۔۔۔

"تو جائیں پھینکیں پیسے۔۔کرلیں ہزاروں مجھ جیسی کھڑی۔۔۔ "

تو جائیں پھینکیں پیسے۔۔ کر لیں ہزاروں مجھ جیسی کھڑی۔۔۔ کس نے "
روکا ہے آپ کو؟؟۔۔۔ پر پلیز۔ میرا پیچھا چھوڑیں۔۔۔ مجھے آزاد
کریں۔۔۔ میں ہاتھ جوڑتی ہوں آپ کے آگے۔۔۔۔۔" دونوں ہاتھ ان
کے سامنے جوڑ کر۔۔ جب میں نے نہایت بیزاریت اور التجائی لہجے میں
کہا۔۔۔ تو بجائے غیرت میں آکے مجھے طلاق دینے کے۔۔ الٹا میرے
گالوں کو مزید سختی سے دبوچا۔۔۔

اس ڈیول نے میرے چہرے کو اپنے چہرے کے اتنا قریب کر لیا تھا۔۔ کہ
ان کی سانسوں کی گرمی۔۔ میرا چہرہ جھلسانے لگی۔۔۔

میری سانسیں اب گہری ہوتی جا رہی تھیں۔۔

Zubi Novels Zone

وہ مجھے غضب ناک نگاہوں سے تک ہی رہے تھے ابھی۔۔کے کمرے سے آمنہ کے رونے کی آواز آئی۔۔۔

مجھے نہیں لگا تھا کہ وہ مجھے چھوڑیں گے۔۔میری بچی سے ان کو کیا لگاؤ؟؟۔۔لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔۔جب میں نے دیکھا۔۔کہ اس کے رونے کی آواز پہ۔۔وہ مجھ سے پہلے کمرے کی جانب دوڑے۔۔۔

اسامہ

سلام۔۔۔بھولی تو نہیں ہو ناں مجھے؟؟۔۔۔اگر بھول گئی ہو تو یاد دلا دیتا" ہوں۔۔رشتے میں باپ ہوں تمھارا۔۔۔"میں نے آمنہ کو فوراً ہی گود میں بھر اتھا۔۔

وہ میری گود میں آتے ہی چپ ہو گئی۔۔ جیسے ہسپتال میں ہو گئی تھی۔۔
جب میں نے اسے پہلی بار گود میں لیا تھا۔۔۔

لائبہ کو علم نہیں۔۔۔ لیکن ہم باپ بیٹی پہلے بھی مل چکے تھے۔۔۔ جب
وہ پیدا ہوئی تھی تو لائبہ سے پہلے میری گود میں آئی تھی۔۔۔

وہ ننھی پرنسس آج بھی مجھے دیکھ کر اسی طرح آنکھیں ٹمٹمارہی تھی۔۔
جیسے پہلی ملاقات میں۔۔۔

" ایسے کیوں کھڑی ہو؟۔۔۔ جاؤ دودھ لے کر آؤ۔۔ دیکھ نہیں
رہیں۔۔۔ اسے بھوک لگ رہی ہے تبھی تو رو رہی ہے وہ۔۔۔" لائبہ کبھی
حیرت سے مجھے دیکھتی۔۔۔ تو کبھی میری گود میں مسکراتی ہوئی آمنہ کو

۔۔ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ ایسے کیوں دیکھ رہی ہے ؟؟؟۔۔ میں کوئی پہلا باپ تو نہیں تھا جس نے اپنی بیٹی کو گود میں لیا تھا۔۔۔

نٹ بالکل ڈھیلا ہے تمہاری ماں کا۔۔۔ تم ذہانت میں مجھ پہ جانا۔۔۔"""

میں نے اپنی ننھی پرنسس کے کان میں ہلکے سے سرگوشی کی۔۔ تو وہ پہلے سے زیادہ کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔ جیسے میری بات اسے سمجھ آگئی ہو۔۔۔

کیا؟؟۔۔ دودھ لے کر آؤ۔۔ "وہ اب بھی وہیں کھڑی تھی۔۔ اسی طرح" منجمد۔۔۔اسی طرح آنکھوں میں حیرت لیے۔۔۔ جس کے سبب۔۔ میں نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔

میں خود فیڈ کراؤں گی۔۔۔ آپ باہر جائیں۔۔۔ " نظر جھکائے۔۔۔ وہ" لچکدار لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔ تو میرے ہونٹ ٹوسٹ ہوئے۔۔۔

کیا وہ بھول گئی تھی کے میں اس کا شوہر ہوں ؟؟۔۔۔۔۔۔

زہر لگتی تھی وہ مجھے۔۔جب وہ خود کو مجھ سے دور کرتی۔۔۔

میں ہسبینڈ ہوں تمھارا۔۔۔۔"خاصہ جتاتے ہوئے یاد دہانی کرائی میں" نے۔۔۔

میں نہیں مانتی۔۔۔"اس کا ادا کیا اگلا جملہ۔۔میرے تن بدن میں آگ" لگا گیا تھا۔۔۔۔۔

تمھارے نہ ماننے سے حقیقت نہیں بدلنے والی۔۔۔"میں اس کی جانب" اپنے قدم بڑھاتے۔۔۔اس کی سبز رنگ آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔۔ایک

ایک لفظ جتا جتا کر ادا کر رہا تھا۔۔۔تا کے دماغ کے ہر کونے میں بیٹھا لے وہ۔۔کے وہ اسامہ وجدان کی ہے۔۔اور اسامہ وجدان کی ہی رہے گی۔۔۔

آپ کو چاہیے کیا آخر مجھ سے ؟؟۔۔"وہ مجھ سے دو قدم کی دوری پر " تھی۔۔جب اس کہ سوال نے میرے قدموں کو اپنی جگہ منجمد ہونے پر مجبور کر دیا۔۔۔

اس سوال کا جواب تو میں خود بھی نہیں جانتا۔۔۔اسے کہاں سے دوں۔۔۔

شروع سے سب کلیئر تھا۔۔۔میرے مقاصد و منزل دونوں۔۔لیکن اس جھلی سی لڑکی کی میری لائف میں انٹری کے بعد۔۔۔بیڑا غرق ہوا پڑا ہے۔۔۔

مجھے جو چاہیے میں خود لے لوں گا۔۔۔ تم اپنا کام کرو۔۔۔ فیڈ کراؤ میری" بیٹی کو۔۔۔"میں نے برہمی سے حکم صادر کیا۔۔تو وہ پھر مجھے اچھنبے سے دیکھنے لگی۔۔۔

سمجھ نہیں آرہا تھا وہ مجھے اتنی حیرت و بے یقینی سے کیوں دیکھ رہی ہے بار بار۔۔۔

لائبہ

میری بیٹی؟؟؟کیا میرے کان بج رہے تھے؟؟۔۔

جس شخص نے کبھی مجھے نہیں اپنایا۔۔۔وہ آج میری بیٹی کو اپنا رہا تھا۔۔۔میں کیسے حیران نہ ہوتی؟؟۔۔۔میں کیسے بے یقینی کی کیفیت میں نہ آتی؟؟۔۔۔

مجھے تو لگا تھا وہ دیکھیں گے بھی نہیں آمنہ کی جانب۔۔۔۔ان کے لیے تو وہ صرف ایک کڈنی ڈونر کی بیٹی تھی۔۔۔۔اس لڑکی کی بیٹی جسے وہ دو کوڑی کا بھی نہیں سمجھتے۔۔۔۔لیکن انھوں نے نہ صرف دیکھا۔۔۔بلکے گود میں اٹھائے بڑی محبت سے بات کر رہے تھے۔۔۔جیسے نہ جانے کتنی محبت کرتے ہوں اس سے۔۔۔

مجھے دیں اسے۔۔۔اور پلیز آپ جائیں۔۔"میں نے نروٹھے لہجے میں" کہتے۔۔ان سے اپنی بچی لینی چاہیے۔۔۔

ایک لمحے کے لیے انہوں نے مجھے گھور کر دیکھا۔۔ لیکن پھر اگلے ہی پل
۔۔نہ جانے ان کے دل میں کیا سمائی۔۔ کہ آمنہ کو میرے حوالے کر
دیا۔۔۔

ان کی گود سے جب آمنہ میری گود میں آئی۔۔ تو نہ جانے کیوں رونا
شروع ہو گئی۔۔۔وہ بھی اتنی زور زور سے۔۔ جیسے میں اسے مار رہی
ہوں۔۔۔

وہ ابھی شاید اپنے بابا کے ساتھ رہنا چاہتی ہے تم بعد میں فیڈ کرا "
لینا۔۔۔" خاصہ جتا کر کہتے۔۔انہوں نے فوراہی آمنہ کو میری گود سے
واپس لے لیا۔۔۔ تعجب بھری بات یہ تھی کہ آمنہ ان کی گود میں جاتے
ہی چپ ہو گئی۔۔۔اور میں دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

آمنہ 1510 منٹ سے زیادہ کسی کی گود میں نہیں ٹکتی۔۔ سوائے ہاجرہ انٹی کے۔۔۔ لیکن سراسامہ کی گود میں وہ سکون سے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

سراسامہ کوئی اس سے بات نہیں کر رہے تھے۔۔ کوئی اسے جھولا نہیں جھلا رہے تھے۔۔ صرف اسے گود میں لے کر۔۔۔ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے لیکن اس کے باوجود آمنہ خاموش تھی۔۔۔ اور ان کی گود میں خوش۔۔۔

اس کے ننھے چہرے پہ جو بار بار مسکراہٹ آ رہی تھی ناں۔۔۔ وہ مجھے احساس دلا رہی تھی کہ خون کے رشتے بڑے گہرے ہوتے ہیں۔۔۔ خون خون کو کھینچ ہی لیتا ہے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں آمنہ کے رونے کا انتظار کر رہی تھی۔۔تاکہ اس ڈیول کو باہر کا راستہ دکھا سکوں۔۔۔لیکن آج میری چھوٹی محترمہ کو اپنی دودھ کی فیکٹری یاد ہی نہیں آ کر دے رہی تھی۔۔۔

باپ بھی بڑی عجیب شے ہوتے ہیں۔۔کبھی کبھار ان کی صرف موجودگی ہی کافی ہوتی ہے سکون بخشنے کے لیے۔۔۔

میں آتا ہوں۔۔۔"اچانک خاموش کمرے میں ان کے سیل کی رنگ " ٹون گونجی۔۔۔

میں ان کی جانب اپنی پشت کیے بیٹھی۔۔اپنا سیل چلا رہی تھی۔۔میں نے صرف ان کی آواز سنی۔۔۔

چلو بابا جا رہے ہیں۔۔۔خیال رکھنا اپنا بھی اور اپنی ماما کا بھی۔۔۔کوئی بھی" انکل اگر آپ کی ماما کے پاس آنے کی کوشش کریں۔۔تو زور زور سے رونا شروع کر دینا۔۔اوکے۔۔۔۔پرومس؟؟۔۔"انہوں نے یہ کہہ کر میرے سامنے ہی آمنہ کو اپنی شہادت کی انگلی پکڑائی اور آمنہ نے پکڑ بھی لی ۔۔۔

"یہ کیا سکھا رہے ہیں آپ میری بچی کو؟؟۔۔۔"وہ آدمی حد پار کر رہا تھا " اپنی۔۔۔

مجھے غصے کی شدت سے اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہوا۔۔۔

Zubi Novels Zone

دیں میری بچی آپ۔۔۔"میں نے منہ بسور۔۔ جز بز ہو کر ان سے اپنی بیٹی کو مانگا۔۔ میں نے دونوں ہاتھ ان کے آگے کیے تھے تا کہ وہ میری بچی دیں اور دفع ہو میری نظروں کے سامنے سے...

"تم مجھ سے میرے جگر کا ٹکڑا مانگ رہی ہو۔۔۔ پیار سے نہ صحیح۔۔۔ تھوڑا تمیز سے تو مانگو۔۔۔" وہ ہلکی سی گردن موڑ۔۔ بڑے اکڑ کر بولے۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

"جگر کا ٹکڑا؟؟۔۔" ایک دو لمحوں کے لیے تو میں ان کا چہرہ دیکھنے لگی ۔۔۔ میں چاہ کر بھی اپنی زبان روک نہیں سکی تھی۔۔۔ ان کے ادا کیے ہوئے جملے میں سے۔۔ سب سے قابل اعتراض لفظ پر طنز کرنے سے۔۔

وہ ہی ناں۔۔۔ جسے پیدا ہونے سے پہلے ہی اپنی محبوبہ پر قربان کرنے چلے" تھے آپ۔۔۔وہ۔۔۔"ابھی میں بول ہی رہی تھی کہ انہوں نے فوراہی میرے سامنے اپنی بچی کے کان پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔"ششش۔۔۔بچوں کے سامنے اس طرح کی باتیں نہیں کرتے۔۔ان کی ذہنیت پر برا اثر پڑتا ہے۔۔۔کیا اتنا بھی نہیں سکھایا پروفیسر نے تمہیں؟؟۔۔"

ہیں؟؟؟۔۔اور جو پہلے آپ اسے سکھا رہے تھے اس کا کیا؟؟"میں فورا" دونوں ہاتھ سینے پر باندھتی۔۔۔جز بز ہوکر استفسار کرنے لگی۔۔

"وہ تو میرا فرض بنتا ہے اپنی بیٹی کو حفاظت کرنا سکھانا۔۔اس کی بھی اور اس کی کم عقل ماں کی بھی۔۔"وہ تو مجھے کھڑے کھڑے منہ پر ذلیل کر رہے تھے۔۔۔

دفع ہونے کا کیا لیں گے آپ؟؟۔۔"مزید اس شخص کے وجود کو " برداشت کرنا میرے لیے ناممکن ہوتا جا رہا تھا۔۔۔میں نے دانت پیستے ہوئے بمشکل اپنا غصہ قابو کر پوچھا۔۔۔

ہمم۔۔۔"انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔۔بس آمنہ کو میری جانب بڑھا" دیا۔۔میں نے جیسے ہی اسے گود میں لیا۔۔انہوں نے فوراً ہی آمنہ کہ آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔ابھی میں پوچھتی کہ وہ کیوں اس کی آنکھوں کو کور کر رہے ہیں۔۔اس سے قبل ہی۔۔۔وہ میرے گال کو نرمی سے چوم گئے۔۔۔

اس بار تو میں نے اپنی بیٹی کی خاطر تمہیں معاف کیا۔۔۔لیکن اگلی بار " اگر تمہارے روم میں میرے علاوہ کوئی اور آیا تو میں برداشت نہیں کروں

گا۔۔۔"میرے کانوں میں دھمکی آمیز لہجے میں سرگوشی کر۔۔۔مجھے غضب ناک نگاؤں سے تکتے۔۔۔ایک قدم پیچھے ہو کر کھڑے ہوئے۔۔۔

ان کی دھمکی سے مجھے اندازہ ہوا کہ وہ مجھ پہ نظر رکھوا رہے ہیں۔۔مگر کیوں؟؟۔۔۔

سامنے کھڑا شخص میرے لیے ایک پہیلی کی مانند تھا۔۔جسے میں سلجھا نہیں پا رہی تھی۔۔۔

ویسے۔۔۔اپنا اتنا بڑا گھر چھوڑ کر ایک چھوٹے سے ہوٹل کے روم میں" کیوں رہ رہی ہو؟؟۔۔"انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ پوکٹ میں ڈالتے۔۔۔بہت لاپرواہی وانجان لہجے میں پوچھا۔۔۔جیسے وجہ نہ جانتے ہوں۔۔

وہ کون سی دنیا میں جی رہے تھے؟؟۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔کیا انہوں نے مجھے اتنی گری ہوئی لڑکی سمجھ رکھا تھا کہ سب کچھ ہو جانے کے باوجود۔۔میں ان کے پاس دوبارہ جاؤں گی۔۔ان کے گھر میں دوبارہ جا کر ۔۔۔چھپ کر زندگی گزاروں گی۔۔۔پاکیزہ رشتہ ہوتے ہوئے بھی دنیا کی نظر میں گالی بن کر رہوں گی۔۔۔

اپنا سامان پیک کرو۔۔۔میں ملازم کو بھیج دوں گا کل۔۔۔گھر آجاؤ " واپس۔۔۔۔۔"میں ابھی اپنی سوچوں میں ہی ڈوبی تھی۔۔جب انہوں نے نہایت برہمی سے حکم صادر کیا۔۔

اوو۔۔۔تو آپ چاہتے ہیں کہ ہم دوبارہ پہلے جیسی زندگی گزاریں۔۔۔""" میں نے نہایت طنزیہ انداز میں۔۔۔ہونٹوں کو گول کرتے۔۔۔انجان لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔کیا خرابی ہے اُس زندگی میں؟؟۔۔۔زندگی کی ہر آسائش " دوں گا میں تمہیں۔۔جو تمہاری اوقات سے تو کہیں زیادہ ہوگی۔۔۔وہ آسائشیں تمہارا وہ سڑک چھاپ عاشق کبھی نہیں دے سکتا تمہیں۔۔۔" ان کے لہجے میں جو غرور جھلک رہا تھا۔۔وہ آگ لگا رہا تھا میرے تن بدن میں۔۔۔

میری اوقات؟؟۔۔کیا تھی ان کی نظر میں میری اوقات؟؟۔۔۔۔میں اس لمحے طنزیہ مسکرا دی خود پر۔۔۔۔

مجھے نفرت ہو رہی تھی سامنے کھڑے اس ڈیول سے۔۔ جو مجھے حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن میری اوقات دکھا کر۔۔۔ نہ کے عزت دے کر۔۔۔

ہمم۔۔۔ہاں۔۔وہ واقعی نہیں دے سکتا۔۔ لیکن پتہ ہے کیا۔۔۔ میری" بیٹی کو نام دینے کے لیے تیار ہے وہ اپنا۔۔ کیا آپ دے سکتے ہیں؟؟؟۔۔۔ یا پھر وہاں بھی کسی ملازم کا نام لگوادیں گے؟؟۔۔۔" ایک قدم ان کے نزدیک آکر۔۔ان کے چہرے کو کدورت سے دیکھتے۔۔ میں نے چوٹ کرنے والے انداز استفسار کیا۔۔۔

مجھے یقین تھا۔۔ اگر ذرہ برابر بھی غیرت ہوئی ناں اس شخص میں۔۔۔ تو تلملائے گا ضرور۔۔۔

Zubi Novels Zone

لائبہ۔۔۔آخری بار وارن کر رہا ہوں۔۔اپنی لمٹس میں رہو۔۔۔"ان" کی نیلی آنکھیں بدل میں مجھ پر آگ برسانے لگیں۔۔لیکن میں نہیں ڈری۔۔۔

کل ملازم کو بھیجوں گا۔۔چپ چاپ آجانا ورنہ جو ہو گا۔۔۔اس کی خود " ذمہ دار ہو گی تم۔۔۔"میں یہاں سب کچھ ختم کرنے آئی تھی۔۔۔اس ڈیول سے آزاد ہونے۔۔۔نہ کہ دوبارہ اس کے پنجرے میں جا کر قید ہو جانے کے لیے۔۔۔

دروازہ سامنے ہے سر۔۔۔"اس شخص سے بات کرنا بیکار تھا۔۔اس لیے " میں نے اسے ڈائریکٹ باہر کا دروازہ دکھایا۔۔۔

کچھ لمحے وہ مجھے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورتے رہے اور پھر آمنہ کی پیشانی چوم کر۔۔۔وہاں سے چل دیے۔۔۔

ان کے کمرے سے نکلتے ہی۔۔میں نے فورا دروازہ لاک کیا۔۔۔اور ہوٹل مینجمنٹ کو کال کی۔۔اور سختی سے پوچھا وہ شخص میرے کمرے میں آیا کیسے ؟؟۔۔لیکن ان کے پاس کوئی صحیح طرح کا جواب نہیں تھا۔۔جس کے سبب مجھے محسوس ہوا میں یہاں سیف نہیں ہوں۔۔اور نہ ہی میری بیٹی۔۔۔میں نے راتوں رات اپنا سامان پیک کیا اور دوسرے ہوٹل میں اپنی بکنگ کروائی۔۔۔

رات کا ایک بج رہا تھا۔۔میں اپنی بیٹی کو لے کر ہوٹل سے چیک اوٹ کر گئی۔۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

میری آنکھ آج آمنہ کے رونے کے بجائے سیل کے رنگ ہونے کے سبب کھلی۔۔

کال میرے اسکول کی جانب سے آرہی تھی اس لیے میں نے فوراریسیو کی۔۔

مجھے انفارم کیا گیا کہ مجھے جاب سے نکال دیا گیا ہے۔۔۔میں حیران رہ گئی تھی۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟۔۔میں تولیف پر تھی۔۔وہ لوگ مجھے بغیر کسی سبب کے...ایسے کیسے نکال سکتے ہیں؟؟۔۔۔

اتنی دیر میری پرنسپل سے بحث ہوتی رہی۔۔ لیکن انہوں نے کوئی صحیح جواب نہیں دیا۔۔ بس یہ کہہ کر آخر میں کال کاٹ دی کہ انہیں اوپر سے آرڈر ہے۔۔۔

وہ جاب میرے لیے بہت امپورٹنٹ تھی۔۔۔اس سے میرا اور میری بیٹی کا گزر بسر ہو رہا تھا۔۔۔اس کے اچانک چلے جانے کے بعد۔ میں کیا کروں گی؟؟۔۔یہ سوچ۔۔میں اپنا سر پکڑ کے بیٹھی۔۔۔

ابھی میں اپنا سر پکڑے ہوئے ہی بیٹھی تھی۔۔کہ میرا سیل پھر رنگ ہوا۔۔اور اس بار کال ایک ان نون نمبر سے آ رہی تھی۔۔۔

میں نے کچھ دیر سوچنے کے بعد...کال ریسیو کی۔۔۔

"میرے سمجھانے کے باوجود اتنا احمقانہ قدم اٹھایا تم نے۔۔۔" ان کی بھاری بھر کم آواز جب میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔ تو مجھے اپنے پسینے چھوٹتے محسوس ہوئے۔۔۔ میں خوفزدہ ہوگئی تھی اب اس شخص سے۔۔۔۔

"تو یہ آپ نے کروایا ہے۔۔" میرے لہجے میں کہیں بھی شک و شبہ نہیں تھا۔۔۔ اور ہوتا بھی کیوں؟؟۔۔ مجھے 100 پرسنٹ یقین تھا یہ سب انہوں نے ہی کروایا ہے۔۔۔

"یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ اگر تم نے میری بات نہیں مانی اور واپس گھر نہیں آئیں آمنہ کو لے کر۔۔۔ تو یقین جانو۔۔ پورے شہر میں تو کیا۔۔۔ پوری دنیا میں کہیں جاب نہیں ملے گی تمھیں پھر۔۔۔"

کہاں پھنس گئی تھی میں؟؟۔۔یہ شخص تو سائیکو ہے۔۔۔

میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے۔۔۔کتنی مشکل سے مجھے وہ گورنمنٹ جاب ملی تھی۔۔۔جو اس ڈیول نے ایک لمحے میں چھین لی۔۔۔

جب کہا تھا کہ واپس نہ آنا تب تم واپس آ گئیں۔۔۔جب کہا واپس آ جاؤ" ۔۔تو تم واپس نہ آئیں۔۔۔کیا قسم کھا رکھی ہے میرے فیصلوں کے خلاف جانے کی؟؟؟۔۔اگر یہ کوئی کھیل ہے تمہارا۔۔۔میری توجہ اپنی جانب راغب کرنے کے لیے۔۔۔۔تو الگ بات ہے پھر شوق سے کھیلو۔۔۔ لیکن یاد رکھنا۔۔۔آج تک اسامہ وجدان سے کوئی جیت نہیں سکا ہے۔۔۔"آخری جملہ انہوں نے خاصہ مغرور اور فخرانہ لہجے میں ادا کیا ۔۔۔جیسے وہ فاتح ہوں بغیر کھیل کھیلے ہی۔۔۔

مگر سارا دکھ یہی تو تھا۔۔ جسے وہ کھیل بول رہے تھے۔۔وہ زندگی تھی میری۔۔۔زندگی۔۔۔

میں نے ایک گہری آہ بھری۔۔اور کال ڈس کنیکٹ کر دی۔۔۔مجھ میں اور ہمت نہیں تھی اب اس نیلی آنکھوں والے ڈیول سے لڑنے کی۔۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

اسامہ

میں آج جلدی گھر آگیا تھا۔۔ایک ہفتہ ہو گیا تھا لائبہ کو وارننگ دیے۔۔ اور اس ایک ہفتے میں وہ مسلسل جاب ڈھونڈتی پھر رہی تھی۔۔ لیکن میرے ہوتے اسے اس شہر میں جاب مل جائے۔۔یہ کہاں ممکن؟؟۔۔۔

میں نے خود دیکھا تھا اپنی آنکھوں سے۔۔اسے رکشے میں بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے۔۔۔

وہ کیا سمجھتی ہے۔۔مجھے اکڑ دکھائے گی۔۔اور میں بار بار اس کے پاس جا کے۔۔۔اسے واپسی بلاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔ہونہہ۔۔اسامہ وجدان کو اور بھی طریقے آتے ہیں اپنی بات منوانے کے۔۔۔

میں اسے اتنا توڑ دینا چاہتا تھا کہ وہ خود آئے روتی ہوئی میرے پاس واپس۔۔۔۔مجھے یقین تھا وہ دن زیادہ دور نہیں ہے اب۔۔۔۔جب وہ روتی ہوئی آئے گی۔۔اور میرے قدموں میں بیٹھ کر واپس اپنانے کی بھیک مانگے گی۔۔۔

ابھی میں صوفے پر بیٹھ کر۔۔۔چائے پیتے ہوئے اپنی سوچوں میں ہی مگن تھا۔۔۔کہ مجھے ملازم نے آکر خبر دی کہ لائبہ آئی ہے۔۔۔

میرے چہرے پر یہ سنتے ہی اطمینان بھری مسکراہٹ بکھری۔۔۔

آخرکار۔۔۔وہ آگئی تھی میرے پاس واپس۔۔۔میں بتا نہیں سکتا۔۔ میرے دل کو کیا ہو گیا تھا۔ایک عجیب سی خوشی میرے دل کو جکڑ رہی تھی۔۔۔

"سر مس لائبہ کو اندر آنے دوں؟؟۔۔ "

یہ اسی کا گھر ہے۔۔۔ تم روکنے والے کون ہوتے ہو۔۔۔۔۔"میں نے " رعب دار انداز میں کہا۔۔ چہرے پر سوائے فتح کے کسی تاثر کو جھلکنے نہ دیا۔۔۔

میرے کان اب دروازے پر ٹکے تھے۔۔۔ میں اس کے قدموں کی آہٹ سننا چاہتا تھا۔۔۔

اس لمحے بس ایک ہی چاہت تھی کے وہ جلدی سے اندر آجائے۔۔۔ میرے پاس۔۔۔۔ اپنی منزل کے پاس۔۔ کیونکہ یہ اسامہ وجدان ہی اب اس کی منزل تھا اور یہ فیصلہ میں کر چکا تھا اور میرے فیصلے ۔۔۔ بدلا نہیں کرتے۔۔۔

وہ اندر آئی۔۔۔ تو کافی برے حال میں تھی۔۔۔

پسینہ پسینہ ہو رہا تھا اس کا پورا وجود۔۔۔ جیسے کہیں بہت دور سے بھاگ کر آ رہی ہو۔۔۔

اس کا چہرہ سرخ تھا۔۔اور سبز رنگ آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی۔۔۔

ابھی میں چائے کا کپ سائیڈ پہ رکھ کر کھڑا ہی ہوا تھا۔۔یہ پوچھنے۔۔۔ کے معاملہ کیا ہے۔۔۔

اس سے قبل کہ میں پوچھتا۔۔۔ایک زوردار طمانچہ میرے چہرے پہ رسید ہوا۔۔۔

اپنے ڈیڈ کے بعد میں نے پہلی بار کسی کے ہاتھ سے تھپڑ کھایا تھا۔۔وہ بھی ایک لڑکی کے ہاتھ سے۔۔۔۔

مجھے اس قدر غصہ آیا۔۔۔کہ اپنے دماغ کی رگیں پھٹتی محسوس ہوئیں۔۔۔

اس لڑکی کی ہمت بھی کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی؟؟؟۔۔اسامہ وجدان پہ ہاتھ اٹھانے کی؟؟؟۔۔۔

میں نے محسوس کیا۔۔میرے خوف سے سارے ملازمین سکتے میں آگئے تھے۔۔سوائے اس لڑکی کے۔۔جو مجھ پہ کھڑے ہو کر چیخ رہی تھی

خود کو سمجھتے کیا ہیں آپ؟؟۔۔ہاں؟؟۔۔۔اگر آپ کو لگتا ہے آپ کی ان گھٹیا حرکاتوں سے میں ڈر جاؤں گی۔۔اور آپ کے پاس واپس آجاؤں گی۔۔تو یہ صرف آپ کی بھول ہے۔۔۔میں نہیں ڈرتی اب آپ سے۔۔۔سنا آپ نے۔۔۔بلکے آپ سے ڈرتی میری جو۔۔۔" ابھی وہ چیخ ہی رہی تھی۔کہ میں نے تلملا کر۔۔۔فوراہی اگلے پل جھک کر اسے بوری کی طرح اپنے کندھے پہ لا دلیا۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔چھوڑیں میں نے کہا۔۔" وہ حلق کے چیخ رہی تھی اس کے ہاتھوں کے مکے اپنی کمر پہ مسلسل احتجاجا محسوس کر رہا تھا میں۔۔۔

لیکن میں اس کے احتجاج کو خاطر میں نہ لایا۔۔اسے سبق سکھانا بہت ضروری تھا اب۔۔۔اس نے ایگو ہٹ کیا تھا میرا۔۔۔

وہ تھی کیا چیز؟؟؟۔۔کس بات کا غرور تھا اسے؟؟؟؟۔۔۔ایک معمولی سی ورکر ہو کر اس نے مجھ پر۔۔۔اسامہ وجدان پہ ہاتھ اٹھانے کی جرات کی۔۔۔میں اسے نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔ہر گز نہیں۔۔۔آج میرے عتاب و قہر سے اسے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔۔۔

کمرے میں لا کر۔۔۔میں نے زور سے اسے بیڈ پہ پھینکا۔۔جیسے وہ کوئی بے جان گڑیا ہو۔۔

پھر فوراً ہی دروازے کو لاک کر دیا۔۔۔

خود کو سنبھالتی۔۔وہ جیسے ہی ہراساں آنکھوں کے ساتھ مجھے تکتی اٹھنے لگی۔۔۔میں فوراً ہی اس پہ چھا گیا۔۔۔

میں اتنا غضب ناک حد تک پاگل ہو چکا تھا کہ اب کوئی بھی میرے راستے میں آئے۔۔ تو میں اسے فنا کر دوں۔۔۔

کتنے وقت سے میں چاہ رہا تھا۔۔ کہ ہر چیز نرمی سے ہو جائے۔۔ لیکن اس نے مجھے مجبور کیا۔۔۔

جب تک عتاب تھا بات ٹھیک تھی۔۔۔ لیکن جب معاملات جذبات پر پہنچے تو مجھے اس کی پرانی عادتیں یاد آئیں۔۔۔ کہ کیسے وہ جھیپ جایا کرتی تھی۔۔۔ کیسے اس کی انکھوں میں شرمگی ہوتی تھی۔۔ کیسے اس کے گال لال ہوا کرتے تھے۔۔ کیسے وہ میرے سینے پر سر رکھ کے سو جایا کرتی تھی۔۔۔ مگر آج۔۔۔ آج وہ بہت الگ تھی۔۔ بالکل ایک مردہ سہ جسم۔۔۔ وہ صرف بے ست ہو کر چھت کو تکتی رہی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔ جنہیں صاف کرنے تک کی وہ زحمت نہیں کر رہی تھی اب۔۔۔

اس لمحے مجھے پہلی بار احساس ہوا۔۔۔ میں نہیں جیت سکتا جبراً اسے واپس۔۔۔

وہ وہی تھی۔۔۔ میں وہی تھا۔۔۔ لیکن پہلے جیسا پھر بھی کچھ نہیں تھا ہمارے درمیان۔۔۔

میں نے دراز سے سگریٹ کا باکس نکالا اور اس میں سے ایک نکال کر ہونٹوں میں دباتے۔۔ اس کے برابر میں بیٹھ کر ہی سلگانے لگا۔۔۔

اسے دھانس لگی۔۔۔ تو میں نے فوراً ہی سگریٹ بجھا دی۔۔

وہ ایسے ہی لیٹی رہی۔۔ کمبل تک نہیں اڑا تھا اس نے۔۔اس لیے میں نے اسے کمبل اڑایا۔۔۔مجھے یقین تھا وہ ایک دو دن میں نارمل ہو جائے گی۔۔۔

آمنہ کی فکر نہیں تھی مجھے۔۔کیونکہ میں جانتا تھا وہ سلمان کی والدہ کے پاس ہو گی۔۔۔ویسے بھی میرے گارڈز تھے اس کی حفاظت کرنے کے لیے۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

ازلان

"سر۔۔۔جیسا کہ آپ نے کہا تھا یہ رہا اس لڑکی کا سیل۔۔یہ رہے اس کے سارے ڈاکومنٹس۔۔۔یہ کچھ رقم ہے جو ڈکیتی کی واردات کے دوران اس کے کمرے سے ملی"اس لڑکی کا سیل ہاتھ میں لیتے ہی۔۔جب میں نے اسکرین دیکھی۔۔۔تو میری آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

اس میں وہ لائبہ نامی لڑکی۔۔ایک بچی کو گود میں لیے ہوئے نظر آ رہی تھی۔۔۔

"یہ بچی؟؟؟"

"سر۔۔۔ہمیں نہیں پتہ اس کا باپ کون ہے۔۔۔۔"

اسامہ کی اولاد تو مر گئی تھی۔۔ہاسپٹل کہ ریکارڈز میں یہ بات کلیئر موجود ہے پھر یہ بچی کہاں سے آئی ؟؟۔۔۔۔

" سر ایک بات سمجھ نہیں آ رہی۔۔اسامہ وجدان جیسا نوجوان اس عام سی لڑکی کے پیچھے کیوں پڑا ہے ہاتھ دھو کر۔۔۔اسے کہیں بھی جاب ملنے نہیں دے رہا وہ۔۔بلکہ جہاں یہ پہلے جاب کرتی تھی وہاں سے بھی اسامہ نے ہی اسے نکلوایا ہے۔" اپنے کم عقل سیکرٹری کی بات سن میرے ہونٹوں پہ بڑی سی مسکراہٹ آئی۔۔

" تم یہی سوچ رہے ہو بس ؟؟۔۔یہ نہیں سوچ رہے کہ یہ ایک عام سی لڑکی ہو کر ہمارے کسی بندے کے ہاتھ نہیں لگی ایک سال تک۔۔نہ اس کی کوئی انفارمیشن۔۔۔جیسے دنیا سے غائب ہو گئی ہو۔۔پھر اچانک ایک دن

یہ خود نکل کر آئی باہر اور ہمارے بندوں کو آفس میں نظر آئی۔۔۔تو ہم اس تک پہنچ سکے۔۔۔۔"

"ہاں سر یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔۔اچھی توجہ دلائی آپ نے۔۔۔" اس کم عقل کی بات سن۔۔میرا دل چاہا اپنا سر پیٹ لوں۔۔۔

"اس کا مطلب تو یہی ہوا ناں سر۔۔کہ اس کی حفاظت کی جا رہی تھی۔۔۔"

بالکل۔۔۔اب سمجھ آیا ناں تمہیں۔۔۔کہ میں کیا کہنا چاہ رہا تھا۔۔۔اگر ازلان وجدان سے بڑی اس ملک میں کوئی طاقت ہے۔۔تو وہ صرف اسامہ وجدان ہے۔۔۔۔یہ بچی اسی کی ہے۔۔۔"

Zubi Novels Zone

"تو سر۔۔پھر کیا کرنا ہے اس بچی کا؟؟۔۔ "

ابھی تو تیل دیکھو اور تیل کی دھار دیکھو۔۔۔"میں نے مفاہمانہ انداز میں" اسے اشارہ دیا۔۔تو میرا اسیکرٹری مسکرا دیا۔۔وہ خوب جانتا تھا اسے کیا کرنا ہے۔۔۔

ابھی ہم دونوں باتیں کر ہی رہے تھے کہ دروازہ نوک ہوا۔۔۔

Zubi Novels Zone

سر میں تو بتانا بھول ہی گیا۔۔۔ڈاکٹر زرناب آگئیں ہیں۔۔۔وہ باہر" انتظار کر رہی ہیں۔۔۔میں چلتا ہوں۔۔۔"میرا اسیکرٹری فوراً ہی دروازے کی جانب بڑھا۔۔اس نے دروازہ کھولا تو ڈاکٹر زرناب کا خوبصورت چہرہ نمودار ہوا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔سوری لیٹ ہو گئی سر۔۔وہ پیشنٹ بہت تھے ناں کلینک میں۔۔۔"وہ سب سے پہلے آتے ہی معذرت کرنے لگی۔۔۔

وہ ہر بار کی طرح بالکل نارمل ہو کر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

تھکن کی شدت سے اس نے صوفے سے سر ٹکا کر آنکھیں موندلی تھیں۔۔میں اس کا خوبصورت چہرہ ہی دیکھتا رہا۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

پھر وہ انرجیٹک انداز میں اٹھی جیسے دو منٹ میں چارج ہو گئی ہو اس کی بیٹری۔۔۔

میرے قدموں میں آکر بیٹھ۔۔۔وہ روزانہ کی طرح میرے پاؤں کی ایکسرسائز کرانے لگی۔۔۔

اور آپ کی امی کی طبیعت کیسی ہے اب؟؟۔۔"کمرے میں چھائی" خاموشی کو میرے سوال نے توڑا۔۔۔

اللہ کا شکر کافی بہتر ہے اب۔۔۔آپ کو یاد تھا؟؟۔۔"وہ جیسے حیران" ہوئی۔۔۔

میں ہلکاسہ مسکرادیا جواب میں۔۔۔

میں کب تک اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاؤں گا؟؟۔۔"پندرہ سے بیس دن ہو" چکے تھے مجھے ایکسر سائز کرتے کرتے۔۔اس دوران کوئی پروگریس سامنے نہیں آئی تھی۔۔میں دل برداشتہ ہو چکا تھا۔۔۔لیکن پھر بھی ہمت نہیں ہارئی۔۔۔یہ کوئی پہلی ڈاکٹر نہیں تھی جس سے میرا علاج شروع ہوا

ہو۔۔۔مام ڈیڈ بھی ان گنت ڈاکٹرز کو دکھا چکے تھے۔۔۔وہ بھی شروع میں ایسے ہی امیدیں دلاتے جیسے ڈاکٹر زرناب دلا رہی تھی۔۔ لیکن بعد میں سب ختم۔۔۔

اب تو جیسے امیدوں سے بھی دل بھاگنے لگا تھا۔۔۔

کبھی کبھار میں سوچتا تھا کاش اسامہ پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔۔نہ وہ پیدا ہوتا۔۔ نہ میں اس کی جان بچانے کے لیے اس کے پیچھے بھاگتا۔۔۔اور نہ ہی اس حال کو پہنچتا۔۔۔

بہت جلد۔۔۔بس امید نہیں چھوڑنی آپ نے۔۔"وہ مسکرا کر دلجوئی" کی نیت سے بولی۔۔وہ حوصلہ بڑھا رہی تھی۔۔ہر بار وہ یہی کرتی تھی۔۔

کوئی بڑی بات نہیں تھی میرے لیے۔۔ہر ڈاکٹر یہی کہتا۔۔۔۔مجھے تو جیسے یہ جملے بھی منہ زبانی یاد ہو چکے تھے۔۔۔

میں جواب میں ہلکا سہ پھر مسکرا دیا۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

اسامہ

میں بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے سو گیا تھا۔۔جب آنکھ کھلی۔۔تو سر شدید بھاری ہو رہا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

میں نے فوراً ہی اپنے برابر میں دیکھا۔۔۔لائبہ وہاں موجود نہیں تھی اب۔۔۔

مجھے لگا وہ واش روم میں ہو گی۔۔لیکن وہ وہاں بھی نہیں تھی۔۔

میں فوراً ہی اسے ڈھونڈتے ہوئے نیچے آیا۔۔۔

میں ہر کمرے میں دیکھ رہا تھا اسے۔۔۔

مہرو بی بی۔۔۔"میں نے بلند آواز میں انہیں پکارا۔۔۔جب لائبہ کو کہیں" نہ پایا۔۔۔

"جی ماسٹر؟؟۔۔"

لائبہ کہاں ہے؟؟۔۔"میں نے فورا استفسار کیا۔۔ "

وہ۔۔وہ تو صبح ہی چلی گئ تھیں۔۔۔"مجھے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔۔"

وہ ڈری سہمی سی لڑکی۔۔جس سے میں ذرا سہ بلند آواز سے بات کرتا ۔۔۔تو وہ رو دیتی تھی۔۔وہ لڑکی میرے سزا دینے کے باوجود چلی گئ تھی ۔۔کیسے؟؟۔۔۔۔ہونا تو یہ چاہیے تھا کے وہ ڈر کر میرے پاس خاموشی سے رہنے لگتی۔۔۔مگر نہیں۔۔وہ تو باغی ہو گئ۔۔۔لائبہ میری
چڑیا۔۔۔میری چڑیا باغی ہو گئ۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا میں کیا کروں جو اسے واپس لا سکوں اپنی زندگی میں؟؟۔۔۔۔

کیا کروں؟؟۔۔جو وہ پہلے کی طرح رہنے لگے میرے ساتھ۔۔۔

میں جتنا اسے توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔یہ سوچ۔۔کے وہ قریب آئے گی۔۔وہ اتنا ہی الٹا مجھ سے دور جاتی جا رہی تھی۔۔۔

میں اپنا سر پکڑ کر۔۔۔کچھ دیر کے لیے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

میری ضروری میٹنگ تھی۔۔۔مجھے جلدی پہنچنا تھا آج آفس۔۔۔لیکن میرا ذہن۔۔وہ تو صرف ایک ہی شخص پہ چل رہا تھا۔۔لائبہ۔۔۔

ابھی میں اپنا سر پکڑے ہی بیٹھا تھا کہ عبید پریشانی کے عالم میں چلتا ہوا میری جانب آیا۔۔میں نے دیکھا اس کے چہرے کے رنگ اڑے ہوئے ہیں۔۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔ "

"سر۔۔وہ۔۔"

کیا؟؟۔۔"میں نے محسوس کیا۔۔وہ ہچکچاہٹ کا شکار تھا مجھے بتانے میں۔۔۔

میں اسے اچھی طرح جانتا تھا۔۔۔ بڑی سے بڑی بری خبر وہ یوں ہی بتا دیا کرتا تھا۔۔ لیکن آج وہ ہچکچاہٹ کا شکار تھا۔۔۔اس کا مطلب صاف تھا۔۔ معاملہ بہت سنگین ہے۔۔۔

میں فوراً اس کے روبرو کھڑا ہوا۔۔ میری پیشانی پہ بل نمودار ہوئے۔۔۔

"سر۔۔۔ کل رات میم کے ہوٹل کے روم میں کچھ لوگ گھس گئے تھے۔۔۔ انہوں نے نہ صرف مس لائبہ کو ہراساں کیا۔۔ بلکہ ان کا سارا سامان بھی لوٹ کے لے گئے۔۔۔ حتی کے ان کے ڈاکومنٹس و سیل بھی۔۔۔"بس اتنا سننا تھا کے میرے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

"تو وہ اس لیے کل اتنے غصے میں آئی تھی۔۔"میں سوچ میں پڑا۔۔۔"

یہ سب ہوا کیسے؟؟۔۔۔گارڈز کہاں تھے؟؟۔۔اور آمنہ؟؟۔۔اس کا "
"کیا؟؟۔۔

میرا دماغ جیسے بھک سے اڑ گیا تھا۔۔۔

بس اِس دن سے ڈرتا تھا میں۔۔۔

سر ہمارے گارڈز کو مار پیٹ کر اسٹور روم میں بند کر دیا تھا ان لوگوں "
نے۔۔۔"بس اتنا سننا تھا کہ میرا دل چاہا۔۔آگ لگا دوں سب کو۔۔۔۔۔

"آمنہ۔۔میری بیٹی کا کیا؟؟۔۔"

وہ۔۔ہاجرہ انٹی کو دے کر آئی تھیں مس لائبہ۔۔۔یہی وجہ ہے کہ جب "
"کمرے میں وہ لوگ گھسے تم مس لائبہ اکیلی تھی۔۔۔

کیا اور بھی کوئی بات ہے؟؟۔۔"میں نے محسوس کیا عبید کچھ بتا نہیں "
رہا۔۔جو اسے اندر ہی اندر پریشان کر رہا ہے۔۔وہ نظریں چرا رہا تھا مجھ
سے۔۔۔

"سر۔۔وہ۔۔وہ۔۔وہ۔۔"

وہ۔۔وہ کیا؟؟۔۔اسپیک ڈیمٹ۔۔"میں بے صبرا ہو کر چیخا۔۔۔"

سر۔۔مس لائبہ نے اپنے ہاتھ کی نس کاٹ لی ہے۔۔"ایک لمحے کے "
لیے مجھے لگا۔۔۔میرے ارد گرد اندھیرا چھا گیا ہو۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یہ ہولناک اطلاع میرے دماغ کے پرخنچے اڑا گئ تھی۔۔۔

اس کی مسکراتی سبز رنگ آنکھیں۔۔۔میری آنکھوں میں گھومنے لگیں۔۔۔

Zubi Novels Zone

خودکشی؟؟۔۔۔"مجھے جیسے اپنے دل میں سب کچھ بکھرتا محسوس" ہوا۔۔۔

میرے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔جب میں اسے ہسپتال دیکھنے جانے کے لیے گاڑی میں بیٹھا۔۔۔

پورے راستے اس جھلی و نادان سی لڑکی کا۔۔۔ مسکراتا ہنستا کھیلتا۔۔ گرتا ۔۔ ٹکراتا وجود میری آنکھوں میں گھومتا رہا۔۔

لگا جیسے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ میری جان نکل رہی ہو۔۔۔ وہ کب میرے لیے اتنی خاص ہوئی؟؟۔۔ میرا دماغ بار بار بس ایک ہی سوال کر رہا تھا مجھ سے۔۔۔

جب میں اس کے روم میں پہنچا۔۔ تو وہ سفید پھول جیسی گڑیا بے جان سی لیٹی نظر آئی۔۔۔

اس کا چہرہ بالکل سفید پڑ گیا تھا۔۔۔

بہت زیادہ خون بہہ جانے کے سبب۔۔۔اسے خون چڑھایا جارہا تھا۔۔۔اس لمحے۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا تھا اس نے اپنی جان لینے کی کوشش کی۔۔۔کیا اسے ایک بار بھی آمنہ کا خیال نہیں آیا؟؟۔۔۔

اسے میرے پاس واپس آنے سے کہیں بہتر اپنی جان دینا لگا ہے۔۔یہ خیال ہی میری روح کو چھلنی کر رہا تھا۔۔۔میری سلف رسپیکٹ وایگو کی دھجیاں اڑاتا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔لیکن اس کے باوجود میرا دل اسے چھوڑ کر جانے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔

اس کا سفید بے رونق چہرہ میرے ضمیر کو مسلسل جھنجھوڑ رہا تھا۔۔"۔یہ "میں نے کس مقام پر پہنچا دیا ایک ہنستی مسکراتی نادان سی لڑکی کو؟؟۔۔۔

شاید میں قبول نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ مگر سچ یہی تھا کے میں پہلے سے زیادہ خوف محسوس کر رہا تھا اسے کھونے کا۔۔۔ اسی خوف کے سبب۔۔۔ میں نے اس کا ہاتھ چادر سے نکال کر۔۔۔ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں قید کیا۔۔۔

میں اس کے ہاتھ کو پکڑ کر۔۔۔ اپنے چہرے پر لگانے لگا۔۔۔ کبھی اپنے گالوں پر تو کبھی بالوں پر۔۔۔ تو کبھی اپنے ہونٹوں سے مس کیے۔۔۔۔ اس کے ہاتھوں کا نرم لمس مجھے اعتماد و سکون دے رہا تھا کے وہ میرے پاس ہے۔۔۔ میرے نزدیک۔۔۔

❤ *Husny Kanwal* ❤

عبید

سر اسامہ کاری۔ایکشن میری توقع سے کہیں زیادہ خطرناک تھا۔۔ان کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔میں نے کبھی انھیں اتنا بے بس و کمزور نہیں دیکھا تھا جتنا وہ اس لمحے لگ رہے تھے مجھے۔۔۔ایسا تو ان کا حال فرزین میم کی بیماری کے متعلق جاننے کے بعد بھی نہیں تھا۔۔۔

اس لمحے مجھے احساس ہوا۔۔سر اسامہ کے لیے مس لائبہ فرزین میم سے زیادہ اہمیت رکھتی تھیں۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔ورنہ سر کبھی ان کی اتنی حفاظت نہ کرواتے۔۔۔نہ کبھی انھیں اپنی اولاد کی ماں بننے کی اجازت دیتے۔۔۔اور نہ انھیں دوبارا اپنی زندگی میں لانے کی کوشش میں لگے ہوتے۔۔۔

Zubi Novels Zone

میں دیکھ سکتا تھا کیسے وہ پوری رات ایک کرسی پر بیٹھے رہے مس لائبہ کا ہاتھ پکڑے۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

ازلان

سر...اسامہ وجدان تو پاگل ہے اس لڑکی کے پیچھے۔۔آپ یقین نہیں کریں گے۔۔وہ پوری رات اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھا رہا ہے۔۔۔"جب میرے سیکرٹری نے مجھے یہ گرما گرم مصالحے دار نیوز دی۔۔تو میرے چہرے پر مفاہمانہ مسکراہٹ بکھر ئی۔۔۔

تواسامہ وجدان کی آخر کار کمزروی ہاتھ لگ ہی گئ۔۔۔چی چی "
چی۔۔۔۔بیچاری۔۔۔وہ نہیں جانتی اسامہ وجدان کی محبت اس کے لیے
موت کا فرمان ہے۔۔بھیانک موت کا۔۔۔روح کانپ جائے ایسی موت
کا۔۔"میری آنکھوں میں خون اترا۔۔۔جنونی انداز میں کہتا۔۔۔میں
اپنے سیکرٹری تک کو خوف زادہ کر گیا تھا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

لائبہ

مجھے ہوش آیا۔۔۔تو خود کو ہسپتال کے بیڈ پر لیٹا پایا۔۔۔

کیا میں زندہ ہوں؟؟۔۔۔"میں افسردگی سے بڑبڑائی۔۔۔"

مجھے شدید رنج پہنچا تھا اپنے زندہ رہ جانے کا۔۔۔ میں زندگی سے تھک چکی تھی۔۔۔ میرا پور پور تھکن میں مبتلا تھا۔۔۔ نہیں مل رہی تھی مجھے کوئی جاب۔۔ اور اوپر سے وہ ڈیول مجھے مسلسل تنگ کر رہا تھا۔۔۔ وہ چاہتا تھا میں بھیک مانگتی ہوئی اس کے پاس پہنچ جاؤں۔۔۔۔ کہوں کے مجھے اپنا لے۔۔۔ مگر میں کیوں کہوں؟؟۔۔۔ کیوں مانگوں بھیک؟؟؟۔۔۔ نہیں چاہیے مجھے وہ ڈیول اپنی اور اپنی بیٹی کی زندگی میں۔۔۔ لیکن میری چاہت سے ہوتا کیا ہے؟؟۔۔۔ ہو تو وہی رہا ہے جو اس ڈیول کی چاہت ہے۔۔۔

میں اپنے گھر اس حال میں نہیں لوٹ سکتی تھی۔ میرے ڈیڈ تو مجھے دیکھ کے ہی مر جاتے۔۔۔۔۔ اور پھر کیا گارنٹی تھی وہ ڈیول مجھے واپس اپنے پنجرے میں قید کرنے کے لیے میرے والدین کو تکلیف نہ پہنچاتا۔۔ مجھے تو بلکے یقین تھا کے وہ اس شیطان کے شر سے تب تک ہی محفوظ ہیں جب

تک وہ اندھیرے میں ہیں۔۔۔ مجھ سے لاتعلق۔۔۔اور میں انھیں لاتعلق ہی رکھنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اب۔۔۔ مجھ سے اور نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ مجھے میری ماں کی گود چاہیے تھی رونے کے لیے۔۔۔اپنے باپ کا شفقت سے بھرپور ہاتھ چاہیے تھا سر پر حوصلے کے لیے۔۔۔

ہوش میں آتے ہی میں نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔

اب اس ڈیول کی منگیتر کو مجھ سے کڈنی کی ضرورت نہیں تھی پھر کیوں پیچھے پڑا تھا وہ میرے؟؟۔۔کیوں مجھے واپس اپنے گھر میں قید کرنے پر تلا تھا؟؟۔۔

مجھے اچھے سے اندازہ تھا وہ کمینا شخص نہیں اپنانے والا مجھے دنیا کے سامنے۔۔دنیا کے سامنے اس کی شریک حیات ہونے کا حق صرف فرزین

کو ہو گا۔۔۔میرا وجود تو لوگ گندی عورت سے تعبیر کرا کریں گے پیٹھ پیچھے۔۔۔اور میں گندی نہیں۔۔۔اور نہ ہی میں گندی عورت کے اسٹیٹس کو خود پر قبول کر سکتی ہوں۔۔۔مر کے بھی نہیں۔۔۔

مس لائبہ۔۔۔اب کیسی طبیعت ہے آپ کی؟؟۔۔۔"میں رو ہی رہی تھی جب عبید کی آواز میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

کیوں بچایا مجھے اس ڈیول نے؟؟۔۔دل نہیں بھر رہا اس کا مجھے اذیتیں دے دے کر ابھی؟؟۔۔کیا چاہتا ہے آخر وہ مجھ سے؟؟۔۔۔کیوں نہ مجھے جینے دے رہا ہے نہ مجھے مرنے دے رہا ہے؟؟۔۔کیوں ؟؟۔۔کیوں؟؟۔۔"میں کسی پاگل عورت کی طرح چیخنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔میں اٹھ کر بیٹھ۔۔۔اپنے بال نوچ۔۔خون آلود آنکھوں سے اس ڈیول کے بندے کو تکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں بس جاننا چاہتی تھی کب ملے گی مجھے رہائی؟؟۔۔۔

کیا قصور تھا میرا؟؟۔۔کیوں ہو رہا ہے یہ سب میرے ساتھ؟؟؟۔۔۔

جب وہ ظالم ہرجائی۔۔میرے پیسے ڈاکومنٹس و سیل بھی چھین چکا ہے تو میں کیسے پالوں گی اپنی دودھ پیتی بچی کو اب؟؟؟۔۔۔میں اسے بھوک سے بلکتا نہیں دیکھ سکتی؟؟۔۔اس سے بہتر ہے میں مر جاوں۔۔۔۔

مس۔۔۔میرا کام صرف آپ کو سر کا پیغام پہنچانا ہے۔۔۔۔یہ کچھ پیسے" ہیں اور یہ ٹرین کی ٹکٹ۔۔۔آپ واپس جہلم چلی جائیں۔۔اور۔۔"ابھی عبید مجھے اس ڈیول کا حکم سنا ہی رہا تھا کے میرا دماغ گھوم گیا۔۔۔

آخر اسامہ وجدان خود کو سمجھتا کیا ہے؟؟۔۔

کیا وہ ڈیول مجھے ڈیورس دینے کے لیے راضی ہے اب؟۔۔ کیونکہ میں" جہلم صرف اسی شرط پہ واپس جاؤں گی۔۔ کہ وہ مجھے آزاد کرے۔۔۔ میں اتنی دور یہاں صرف اس سے اپنی آزادی لینے آئی ہوں۔۔اور بغیر آزادی لیے میں کہیں نہیں جانے والی۔۔۔ وہ میری زندگی پہ حکومت نہیں کر سکتا۔۔۔اسے کوئی اختیار نہیں میری زندگی میں حکومت کرنے کا۔۔ سمجھے۔۔۔اب دفع ہو یہاں سے اپنے پیسے اور ٹکٹ لے کر۔۔" میں نے وہ لفافہ اٹھا کر۔۔۔اسی کے منہ پہ کھینچ مارا تھا۔۔۔

عبید بغیر مزید کوئی بات کیے چپ چاپ وہاں سے چل دیا۔۔۔

جبکے میں کڑکڑاتی و بلکتی۔۔۔واپس لیٹ گئی تھی۔۔۔

دوائیوں کے زیر اثر۔۔۔مجھے واپس نیند آگئی تھی۔۔۔پھر جب میری آنکھ کھلی تو شام کا وقت ہو رہا تھا۔۔۔میری کھڑکی سے ڈھلتا ہوا سورج میں صاف دیکھ سکتی تھی۔۔۔

ابھی میں ڈھلتے سورج کو دیکھ ہی رہی تھی۔۔کہ سلمان اور ہاجرہ انٹی آمنہ کو گود میں لیے کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ہاجرہ انٹی کو میرے حال پہ بہت رونا آرہا تھا۔۔۔وہ بہت روئیں بیچاری۔۔۔اور میں انہیں چپ کرانے لگی۔۔۔

سلمان غصے سے لال پیلا ہو کر کہنے لگا۔۔کہ وہ اس ڈیول کو جان سے مار دے گا۔۔۔لیکن ہاجرہ انٹی نے فوراً ہی اسے اپنی قسم دے کر بٹھایا۔۔۔۔

میں بھی اسے مسلسل ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتی رہی۔۔۔کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی میری وجہ سے وہ اپنی زندگی خطرے میں ڈالے۔۔۔سر اسامہ ایک ڈیول تھے اور اس ڈیول سے مجھے کسی اچھائی کی امید نہیں۔۔۔ میں نہیں چاہتی ہاجرہ انٹی اپنے بوڑھاپے میں جوان اولاد کے لیے روئیں وہ بھی صرف میری وجہ سے۔۔۔

میں دو دن تک ہسپتال میں رہی۔۔۔اور پھر ہاجرہ انٹی کے ساتھ اپنے ہوٹل پہنچی۔۔۔۔

انٹی کا کہنا تھا کے مجھے ہوٹل چینج کر لینا چاہیے۔۔۔یہ سیو نہیں ہے میرے لیے۔۔۔مگر میں جانتی تھی اس کا کوئی فائدہ نہیں۔۔

کیا بگاڑ سکتا ہے وہ زیادہ سے زیادہ میرا؟؟۔۔جس شخص کو موت کا ڈر نہ رہا ہو۔۔۔اسے پھر کسی چیز کا ڈر نہیں رہتا۔۔۔

میں اپنی بیٹی کے ساتھ اسی ہوٹل میں رہی۔۔۔

ہاجرہ انٹی میرا حال دیکھ بہت خوفزدہ ہو گئی تھیں۔۔

میں نے ہسپتال میں ہی نوٹ کر لیا تھا۔۔۔وہ بہت کھینچی کھینچی سی تھی مجھ سے۔۔جیسے انہیں ڈر ہو کہ اسامہ وجدان انہیں یا ان کے بیٹے کو نقصان نہ پہنچا دے میری مدد کرنی کی وجہ سے۔۔۔

مجھے ہوٹل میں چھوڑنے کے بعد سلمان دوبارہ واپس نہیں آیا۔۔اور مجھے اندازہ تھا کہ وہ آنا تو چاہتا ہو گا لیکن ہاجرہ انٹی نے اپنی قسم دے کر روک لیا

ہو گا۔۔۔مجھے اس سے کوئی شکوہ نہیں تھا اس متعلق۔۔۔اور نہ ہی ہاجرہ انٹی سے۔۔۔۔وہ اپنی جگہ بالکل صحیح تھی۔۔۔میں بھی تو اپنے والدین کو تکلیف سے بچائے رکھنے کے لیے۔۔۔خود سے دور رکھ رہی تھی۔۔۔

سلمان نے جاتے وقت میرے ہاتھ میں ایک لفافہ پکڑا دیا تھا جس میں کچھ پیسے تھے۔۔جن سے میرا ایک دو دن کا گزر بسر آرام سے ہو گیا۔۔ لیکن اب آگے کا کیا؟؟۔۔۔یہی سوچ سوچ کر میں پاگل ہوئے جا رہی تھی ۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

میں بہت گہری نیند میں تھی جب اچانک مجھے اپنی سانسوں پر کوئی قابض ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

وہ شدت اتنی زیادہ تھی کہ میں گہری نیند میں ہوتے ہوئے بھی اس سے آزادی کی کوشش میں ہاتھ چلانے لگی۔۔ لیکن میں نے محسوس کیا۔۔اگلے ہی پل میرے ہاتھ بھی جکڑ لیے گئے ہوں۔۔۔

میں نے آنکھ کھولنا چاہی۔۔ تو محسوس ہوا کہ سوائے اندھیرے کے مجھے کچھ نظر ہی نہیں آ رہا۔۔۔

میں اپنا منہ پھیر لینا چاہتی تھی۔۔ سانس لینا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن میں کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ وہ اس قدر قابض تھا مجھ پر۔۔۔

جب مجھے بالکل سانس آنا بند ہونے لگا۔۔ تو میں نے احتجاج میں اس شخص کو زور سے کاٹا۔۔۔

اگلے ہی پل میں نے اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس کیا۔۔۔ جس سے مجھے احساس ہوا۔۔ کہ میں کوئی خواب نہیں دیکھ رہی۔۔۔ یہ ایک حقیقت ہے۔۔۔ کوئی واقعی اس وقت میرے کمرے میں موجود ہے۔۔۔

اس خوف سے میں پہلے سے زیادہ پھڑ پھڑانے لگی۔۔۔ لیکن میری ہر کوشش رائیگا تھی۔۔۔

پھر جیسے میں آزاد ہوئی۔۔۔ میں نے فوراً اٹھ کر گہرے گہرے سانس لیے۔۔۔

مجھے بری طرح دھانس لگ گئی تھی۔۔۔

میں نے سائیڈ لیمپ کی جیسے ہی لائٹ ان کی۔۔مجھے سر اسامہ کا چہرہ چمکتا ہوا نظر آیا۔۔۔اور میری سانس تھم گئ مارے خوف و وہشت کے۔۔۔

تیار ہو جاؤ۔۔۔میں تمھیں لے جانے آیا ہوں۔۔۔"مجھے سمجھ نہیں آیا " ان کی بات سن کر ہنسوں یا روں؟؟

کون سی زبان سمجھتے ہیں آپ؟؟۔۔کہاناں میں نے۔۔۔مجھے نہیں رہنا " آپ کے ساتھ مجھے صرف آپ سے آزادی چاہیے۔۔سمجھے آپ؟۔۔"میں غصے سے چیخنا چاہتی تھی۔۔لیکن مجھے اپنی بیٹی کا خیال تھا جو برابر میں ہی جھولے میں سو رہی تھی۔۔۔اس لیے آواز کو آہستہ مگر غصیلی رکھ۔۔میں نے انہیں پھر سے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔کے مجھے ان سے آزادی چاہیے۔۔۔

نہیں۔۔۔کیونکہ مجھ سے آزادی صرف موت ہے تمہاری۔۔۔اور یہ "
بات اب تم اچھی طرح سمجھ لو کے کہیں نہیں جاسکتی تم مجھے چھوڑ کر۔۔۔
ایک بار تو تم غلطی کر چکی ہو اپنی زندگی ختم کرنے کی۔۔ لیکن اگر دوبارہ کی
ناں۔۔۔ تو یقین جانو تمہارے والدین کو بھی تمہارے پاس جلدی پہنچا
دوں گا میں۔۔۔"ان کے دھمکی آمیز لہجے میں کہتے ہی۔۔۔میں انہیں بے
یقینی سے دیکھنے لگی۔۔ وہ اس حد تک بھی گر سکتے تھے۔۔۔کہ اپنے ہی
پروفیسر۔۔اپنے ہی استاد کو مارنے کی بات کریں۔۔۔

آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔"میں دانت پیستے ہوئے چیخی۔۔۔میرا "
بس نہیں چل رہا تھا۔۔اس ڈیول کا اپنے ہاتھوں سے گلا دبا دوں۔۔۔

ایک لمحے۔۔۔میں اس شخص کا خوبصورت چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔کیا واقعی
مجھے کبھی اس شخص پر محبت آیا کرتی تھی؟؟۔۔۔کیا واقعی کبھی میں اس

شخص کے خواب دیکھا کرتی تھی۔؟؟۔۔۔کیا واقعی میں نے اس شخص کو اپنا پرنس چارمنگ گمان کیا تھا؟؟۔۔۔اسے؟؟۔۔۔جو انسان کہلانے کے بھی لائق نہیں تھا۔۔۔

یقین نہ آئے تو آزما کے دیکھ لینا جان۔۔"وہ شیطانی مسکراہٹ ہونٹوں " پر سجائے۔۔چیلنجنگ لہجے میں گویا ہوئے۔۔۔اور میں ان کا چہرہ دیکھ کے رہ گئی۔۔۔مجھے خوف آرہا تھا۔۔۔

کچھ دیر تک ہم دونوں بس ایک دوسرے کا چہرہ دیکھتے رہے۔۔۔میری آنکھوں میں جہاں غصہ کدورت خوف و خفگی تھی۔۔۔وہیں ان کی آنکھیں بے تاثر۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تمہارااور آمنہ کا یہاں رہنا سیو نہیں۔۔۔تم گھر آ جاؤ۔۔۔اور آرام سے " وہاں رہو۔۔۔میں وہاں نہیں آؤں گا۔۔۔"مجھے ان سے زیادہ کس سے خطرہ بھلا؟؟؟۔۔۔ہونہہ۔۔۔

اور کل کو اگر آپ کی بیوی آتی ہے وہاں۔۔۔اور مجھ سے پوچھتی ہے " میں وہاں کس حیثیت سے رہ رہی ہوں۔۔تو کیا جواب دوں؟؟۔۔" میرے کیے سوال پر۔۔۔وہ اپنے زخمی ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگے۔۔ لیکن جواب نہ دیا۔۔۔بس مجھے گھورتے رہے۔۔۔

پھر کچھ دیر بعد بڑے ٹھنڈے لہجے میں بولے۔۔۔"وہ کبھی نہیں آئے گی وہاں۔۔"

واہ کیا جواب دیا تھا بندے نے۔۔۔ جیسے خود بے غیرت تھا۔۔ سمجھتا تھا شاید سب ایسے ہی بے غیرت ہیں۔۔۔

" پلیز دفع ہو جائیں یہاں سے۔۔۔اس سے پہلے میں آپ کا سر پھاڑ دوں۔۔۔"میں دانت پیستے ہوئے انھیں وارن کرنے لگی۔۔۔ میرا واقعی بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔ کہ پاس رکھا لیمپ اٹھا کر ان کے سر پہ دے ماروں۔۔۔

" میں تمہارے ساتھ کبھی زبردستی نہیں کرتا۔۔۔اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم اور آمنہ یہاں سیو ہو لیکن میں جانتا ہوں تم دونوں نہیں ہو۔۔۔ میرے دشمن صرف موقع کی فراق میں بیٹھے ہیں۔۔۔"میں ان کی بات سن مسکرا دی۔۔۔

میں سیریس ہوں لائبہ۔۔۔"وہ مجھے مسکراتا دیکھ۔۔۔ جز بز ہو کر "
دھاڑے۔۔۔

اچھا۔۔۔ تو کیا مجھے بتانا پسند کریں گے۔۔ کہ آپ کے سارے دشمن" صرف میرے ہی پیچھے کیوں پڑیں ہیں؟؟۔۔۔ جبکہ آپ کی محبوبہ و منگیتر کھلے عام گھوم رہی ہے۔۔ منگیتر ہونے کے باوجود کوئی اس کے پیچھے کیوں نہیں جارہا؟؟۔۔ سب میرے ہی پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں؟؟؟۔۔۔"

پہلے بھی وہ یہی ڈرامہ کرتے تھے میرے سامنے۔۔۔ کہ میرے دشمن ہیں اس لیے لوگوں کے سامنے ہمارے رشتے کو ظاہر نہیں کر رہا۔۔۔ جبکہ سچائی کچھ اور نکل کرائی۔۔۔اور اب بھی وہ یہی ڈرامہ کھیل رہے تھے۔۔۔ اس دھوکے باز آدمی کو کیا لگتا ہے؟؟؟۔۔۔ کہ میں اتنی بے وقوف ہوں کہ اس کے ایک ہی گیم میں دوبار پھنس جاؤں گی؟؟۔۔۔

میں نے نہایت جھنجھلا کر پوچھا۔۔۔

"کیونکہ وہ ایک امیر باپ کی بیٹی ہے۔۔۔فرزین عدنان احمد نام ہے اس کا۔۔۔اس کے باپ کا انڈر ورلڈ تک سے تعلق ہے۔۔۔جبکہ اس کے مقابلے تم۔۔۔تم کون ہو؟؟۔۔۔ایک معمولی سے پروفیسر کی بیٹی۔۔۔ جس کی گردن پتلی ہوتی ہے ناں۔۔پھنستا وہی ہے۔۔۔۔تم ایک آسان نشانا ہو سب کے لیے۔۔۔۔اس لیے میری بات مانو اور میرے ساتھ گھر چلو"۔۔۔

اسامہ

میں الفاظوں سے کھیل گیا تھا اس لمحے۔۔۔میں نے اسے آسان نشانا کہا ۔۔۔جبکہ میں جانتا تھا۔۔وہ آسان نشانہ نہیں ہے۔۔۔وہ اہم نشانہ ہے اس وقت۔۔۔

ایک سال میں نے اسے غائب رکھا۔۔خود سے دور۔۔۔اس کے باوجود میرے دشمن اس کے پیچھے لگے رہے۔۔اس کا مطلب صاف تھا وہ جان چکے ہیں۔۔۔وہ کیا اہمیت رکھتی ہے میری زندگی میں۔۔۔۔

میں اسے کافی دیر تک فورس کرتا رہا۔۔۔کے وہ میرے ساتھ چلے۔۔۔مگر وہ کسی صورت ماننے کے لیے تیار نہ ہوئی۔۔۔

یہ جاننے کے باوجود کے وہ میرے دشمنوں کے نشانے پر بیٹھی ہے۔۔میں کیسے اسے اور اپنی بیٹی کو چھوڑ کر چلا جاتا۔۔۔

وہ تیار نہیں تھی جانے کے لیے۔۔۔اس لیے میں آرام سے اس کے برابر میں ہی لیٹ گیا۔۔۔

اس کی شدید کدورت بھری آنکھیں مجھے ہی تک رہی تھیں لیکن میں انھیں اگنور کر۔۔۔۔سکون سے آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد جب میں نے حالات کا جائزہ لینے کے لیے آنکھ کھولی۔۔۔تو اسے فرش پر چادر بچھا کر لیٹتا ہوا پایا۔۔۔

اس لمحے مجھے احساس ہوا کے وہ کتنے چیپ ہوٹل میں اسٹے کر رہی تھی۔۔۔۔جہاں کمرے میں ایک صوفہ یا کاوچ تک نہیں تھا۔۔۔

میرے اندر کانٹے نہیں لگے ہوئے۔۔"میں نے دانت پیستے ہوئے۔۔" اس کی جانب دیکھ۔۔ جز بز ہو کر کہا۔۔۔

مگر مجھے پھر بھی چبھ رہے ہیں۔۔۔"وہ خاصہ جتا کر۔۔۔ منہ بسور کر" جواب دہ ہوئی۔۔

ہونہہ۔۔۔ لڑکیاں مرتی ہیں اس چبھن کی خواہش میں۔۔۔ تمھیں مل" رہی ہے اس لیے قدر نہیں۔۔۔"میں اس کی ناقدری پر کہیں ناں کہیں صدمے سے دوچار ہو گیا تھا۔۔

دنیا کی حسین سے حسین لڑکی اس چبھن کی خواہش میں مرتی ہے ۔۔۔ لیکن وہ۔۔ وہ تو بڑی بے نیاز سی تھی۔۔۔ اور اس کی یہ بے نیازی مجھے زہر لگتی۔۔۔۔

میں نے فخرانہ و مغرورانداز میں اسی کی طرح جتاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔ جس پر وہ ہونٹ سکیڑ کر۔۔۔ تیزی سے بولی۔۔۔ "تو جائیں ناں اپنے قدردانوں کے پاس۔۔ مجھ جیسی ناقدری کے پاس کیوں اپنا وقت ضائع کررہے ہیں؟؟؟"

اس کا بے نیاز لہجہ۔۔ میرے ایگو کو پھر ہرٹ کررہا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

میں چند لمحے غصے سے اسے تکتا رہا۔۔۔ پھر سر جھٹک گیا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔ چھوڑئیں۔۔۔ "وہ ابھی چادر پر بیٹھ کر۔۔۔ بیڈ سے کمبل" کھینچنے ہی لگی تھی۔۔۔ کے میں نے تیزی سے کمبل پکڑ لیا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔شادی میں آئی ہو کیا؟؟۔۔۔۔شوق ہے ناں بڑا نیچے "سونے کا۔۔اب سو۔۔"

ہاں تو سو رہی ہوں۔۔کمبل تو دیں۔۔ویسے بھی یہ میرا ہے۔۔۔"وہ جھنجھلا کر گویا ہوئی۔۔۔

جی نہیں۔۔۔یہ بیڈ پر تھا۔۔اس لیے میرا ہے۔۔۔۔"مجھے خود پر ہی حیرانگی ہو رہی تھی اس لمحے۔۔۔میں زندگی میں پہلی بار کسی سے ایک کمبل پر لڑ رہا تھا۔۔۔

میں نے پورا کمبل خود پر لپیٹ کر۔۔۔اعلانیہ کہا۔۔۔جس پر وہ جز بز ہو کر اٹھی۔۔۔اور مجھ سے کمبل چھیننے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

چھوڑئیں۔۔۔میں نے کہا چھوڑئیں۔۔" وہ مسلسل جان لگا رہی تھی۔۔۔مگر حال تو یہ تھا کے وہ میرے پاوں کے نیچے سے بھی کمبل نکالنے سے قاصر تھی۔۔۔جس کی وجہ سے میرے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔

مر جائیں آپ۔۔۔"کڑکڑا کر بے بسی سے کہتی وہ میرے سامنے ہی ہار کر" بستر پر لیٹ گئ۔۔۔

Zubi Novels Zone

کچھ دیر میں اسے یوں ہی دیکھتا رہا اور سوچتا رہا۔۔۔کیا ہے اس معمولی سی لڑکی میں ایسا؟؟؟۔۔۔جو میرا دل اسے چھوڑنے کے لیے راضی نہیں۔۔۔جبکے میں جانتا ہوں اسے ساتھ رکھنا فرزین کو دھوکہ دینا ہے۔۔۔

میں آہستگی سے بیڈ سے اترا۔۔۔چادر بیڈ سے جدا کر۔۔۔اس سفید کنول کے پھول کے برابر میں بچھائی۔۔۔اور آرام سے تکیہ لگا کر لیٹ گیا۔۔۔پھر بیڈ سے کمبل کھینچ کر دونوں پر ڈال لیا۔۔۔

اب وہ میرے ساتھ ایک ہی کمبل میں تھی۔۔

میں اس لمحے بہت نزدیک تھا اس کے۔۔۔وہ گہری نیند سو چکی تھی۔۔

یہ کیسے ممکن تھا کے وہ دشمن جاں میرے ساتھ ہو۔۔۔میرے پاس ہو۔۔میرے قریب ہو۔۔۔۔اور مجھے نیند آجائے۔۔۔میں پہلے سے واقف تھا نیند نہیں آئے گی آج رات مجھے۔۔۔اور سونے کی چاہ تھی بھی اس کم بخت کو۔۔۔۔

Husny Kanwal

میں آفس میں تھا۔۔۔جب مجھے فرزین کے آفس آنے کی اطلاع ملی۔۔۔

"سر میم کو آنے دوں؟؟"

ہمم۔۔"میں فائل کو لاسٹ بار چیک کرتے۔۔۔اثبات میں سر ہلا کر" جواب دے چکا تھا۔۔۔۔

میرے پاس نظر اٹھا کر دیکھنے تک کی فرصت نہیں تھی۔۔۔

میں نے آفس کا دروازہ بند ہونے کی آواز سنی جس سے مجھے محسوس ہوا ۔۔کہ میری سیکرٹری جا چکی ہے۔۔اور کچھ دیر بعد ہی آفس کا دروازہ پھر

کھلا اور کافی مسرت و پیاری آواز میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔"سلام"۔۔

وعلیکم اسلام "بغیر دیکھنے کی زحمت کیے میں نے جواب دیا۔۔"

گڈ مارننگ سر۔۔۔"اور پھر اچانک مجھے لائبہ کی نرم آواز آئی۔۔۔مجھے" لگا شاید میرے کان بج رہے ہیں۔۔اس لیے کام چھوڑ۔۔۔میں نے فورا نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

مجھے یقین نہ آیا۔۔۔وہ واقعی میرے آفس میں فرزین کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔

پنک رنگ کی سادہ سی کرتی پر بلیک رنگ کے کوٹ اور سفید ٹراوزر میں وہ خاصہ جچ رہی تھی۔۔۔

اک نگاہ دیکھ کر میں نے فوراً نگاہ ہٹالی۔۔۔

کیسے آنا ہوا سویٹ ہارٹ؟؟۔۔"میں نے فرزین کو دیکھ۔۔۔خاصہ محبت" سے پوچھا۔۔۔

کیونکے مجھے ایک کام تھا۔۔"وہ مسکرا کر میری جانب آتے ہوئے" بولی۔۔۔

جی حکم۔۔۔۔"میں نے اسے اپنے پاوں پر بیٹھاتے۔۔۔بڑی محبت سے" استفسار کیا۔۔۔

وہ لائبہ ہے۔۔ تم اسے جانتے تو ہو۔ میری کڈنی ڈونر۔ اس کے پاس ناں" نوکری نہیں ہے۔۔۔ اس لیے پلیز اسے اپنے پاس کوئی نوکری پر رکھ لو۔۔۔" وہ منتی لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔ تو میں نے ایک دوثانیے سوچنے کے بعد فقط اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

شکریہ سویٹ ہارٹ۔۔۔ دیکھا لائبہ۔۔ میں نے کہا تھا ناں۔۔۔ اسامہ " میری بات کبھی نہیں ٹالتا۔۔۔ اب تم یہاں میرے منگیتر کے پاس آرام سے جاب کرو۔۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے تمھیں پمفلیٹ بیچنے کی اب روڈ پر کھڑے ہو کر۔۔۔" فرزین کے کہنے پر۔۔ میں نے فقط ایک بار سرسری سی نگاہ اٹھا کر لائبہ کی جانب دیکھا۔۔۔ اور پھر واپس فرزین کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔

مجھے یہ بات خاصہ تعجب میں مبتلا کر رہی تھی کے فرزین کسی خوبصورت لڑکی کو خود میرے پاس جاب کے لیے لائی ہے۔۔۔۔میں اس کے پوزیسیو نیچر سے باخوبی واقفیت رکھتا تھا۔۔۔اس لیے دماغ نہ چاہتے ہوئے بھی کھٹکا۔۔۔۔ لیکن پھر اس خیال کے ساتھ ذہن میں آنے والے وسوسے کو جھٹکا کے لائبہ اس کی ڈونر ہے شاید اس لیے وہ ایک سوفٹ کورنر رکھتی ہے اس کے لیے اپنے دل میں۔۔۔

لائبہ

مجھے سمجھ نہیں آتا ساری مصیبتوں کو کیا کسی نے میرا ہی پتہ دے دیا ہے؟؟۔۔۔

آج کا تو دن ہی خراب ہے۔۔۔اور خراب کیوں نہ ہوتا۔۔۔آخر اس نیلی آنکھوں والے ڈیول کا چہرہ دیکھ کر جو اٹھی تھی۔۔۔

اچھے خاصے روڈ پر کھڑے ہو کر پمفلیٹ بیچ رہی تھی۔۔۔کے یہ فرزین نامی بلا مجھے زبردستی یہاں کھینچ لائی۔۔۔میں مانتی ہوں وہ تو صرف میرے اچھے کے لیے کر رہی ہے لیکن وہ نہیں جانتی۔۔۔اس کا یہ ڈیول منگیتر خوامخواہ میری زندگی پر اب اور قابض آنے کی کوشش کرے گا۔۔۔

کبھی کبھار لوگوں کا حد سے زیادہ اچھا ہونا بھی آپ کے لیے مصیبت ثابت ہوتا ہے۔۔جیسے میرے لیے ہو رہا تھا۔۔۔

سمجھ نہیں آ رہا تھا مجھے۔۔۔اس ڈیول کو اتنی اچھی اور محبت کرنے والی لڑکی کہاں سے مل گئی؟؟؟۔۔۔جبکے وہ تو قابل بھی نہیں تھا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ان کا مجھے اگنور کرنا میرے لیے کوئی نئی بات نہیں تھا۔اور نہ ہی اس بار مجھے برا لگا۔۔۔

وہ میرے سامنے ہی اپنی منگیتر کو اپنی گود میں لیے بیٹھے رہے۔۔مجھے وہ بھی برا نہیں لگا۔۔میں انہیں ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کسی اجنبی کو دیکھ رہی ہوں۔۔۔کوئی کہ سکتا ہے یہ منظر دیکھ کر۔۔۔کے کل رات یہ ہی شخص میرے ساتھ تھا۔۔۔۔۔۔۔یہ سوچ میں طنزیہ مسکرائی۔۔۔۔"دوغلہ آدمی"۔۔۔

میں باہر ویٹ کرتی ہوں۔۔"مانا مجھے برا نہیں لگ رہا تھا۔۔لیکن گھن" ضرور آرہی تھی۔۔۔میں نظر جھکا کر کہتی۔۔۔فورا باہر جانے لگی۔۔۔

ویٹ۔۔۔"فرزین کی آواز پر۔۔میرے قدم رکے۔۔۔"

میں جا رہی ہوں تم بات کرلو اپنے کام کی۔۔ویسے بھی میرے مسٹر اس" وقت بہت بیزی ہیں۔۔۔اوکے سویٹ۔۔۔گڈ بائے۔۔۔رات کو ملتے ہیں پھر۔۔۔"وہ میرے سامنے سر اسامہ کے گال کو چومتی ۔۔۔اٹھی۔۔۔اور مسکراتی ہوئی۔۔میرے برابر سے گزر کر باہر چلی گئی۔۔۔

میرے پاس اس وقت کوئی خاص جاب نہیں ہے تمھارے لیے۔۔۔"" وہ بے تاثر لہجے میں کہتے۔۔۔اپنی ٹائی سیٹ کرتے۔۔واپس اپنا کام شروع کرنے لگے۔۔۔

میں بس یہی دیکھ رہی تھی فرزین کے لیے وہ کتنے الگ تھے۔۔۔اور میرے لیے کتنے الگ۔۔۔

اس کے لیے ان کے لہجے میں نرمی بھی تھی اور محبت بھی۔۔۔جبکہ میرے لیے صرف بے رخی۔۔۔

اوکے۔۔۔"میں پہلے سے علم رکھتی تھی کہ وہ مجھے جاب نہیں دینے" والے۔۔۔وہی تو تھے جن کی وجہ سے مجھے کہیں جاب نہیں مل رہی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے آج میں روڈ پر پمفلٹ بیچنے پر مجبور تھی۔۔۔

مجھے کوئی ناامیدی نہیں ہوئی ان کا جواب سن۔۔۔بلکے اچھا ہی تھا۔۔ورنہ پھر مجھے اس شخص کے انڈر کام کرنا پڑتا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سوائے سیکرٹری کے۔۔۔"ابھی میں مڑ کر ایک قدم بھی نہ چلی تھی"
۔۔کہ ان کی رعب دار آواز میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

اس لیے آج سے تم میری پرسنل سیکرٹری کے طور پر جاب کروُ"
گی۔۔۔آمنہ کو بھی ساتھ لے آیا کرنا۔۔۔ریسیٹ روم میں آرام سے رہ
لے گی وہ۔۔۔میں اس کے لیے مہرو بی بی کو آفس بلالوں گا۔۔۔"ان کی
بات سن۔۔۔میں نے پلٹ کر انھیں حیرت سے دیکھا۔۔۔

کیا آپ کو ڈر نہیں لگتا کے فرزین کو شک ہو جائے گا جب آپ مجھ جیسی "
عام ورکر کو اتنی زیادہ سہولیات دیں گے۔۔۔"میں چاہ کر بھی خود کو روک
نہیں سکی تھی ان سے یہ سوال کرنے سے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کون سی عام ورکر؟؟۔۔سب گواہ ہیں میری منگیتر لائی ہے"
تمھیں۔۔۔میں جو تمھیں سہولیات دوں گا لوگوں کے نزدیک وہ اسی سے
محبت کا ثبوت ہوں گی۔۔"

ہونہہ۔۔۔اور میں سمجھ رہی تھی کے فرزین سے سچی محبت کرتے ہیں"
آپ۔۔۔لیکن میں بھول کیسے گئ۔۔آپ جیسا ڈیول دل ہی کب رکھتا ہے
جو کسی سے محبت کرے۔۔"میں طنزیہ کہتی۔۔۔سر جھٹک کر چل
دی۔۔۔

مس لائبہ۔۔۔جانے کا کس نے کہا آپ کو؟؟۔۔ادھر آکر۔۔۔کافی"
بنائیں میرے لیے۔۔۔"ان کے حاکمانہ انداز میں کہتے ہی۔۔۔میں دانت
پیستے ہوئے ان کے لیے کافی بنانے پر مجبور ہوئی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ایک ہفتے تک میری جاب سکون سے گزرئی۔۔۔ سر اسامہ بھی کام میں
اس قدر بیزی رہتے تھے کہ مجھے کم ہی بلایا کرتے۔۔۔ان کے زیادہ تر کام
ان کی دوسری سیکرٹری کرتی۔۔۔

ان کے نہ کام کروانے کے سبب۔۔ میرا زیادہ تر وقت آمنہ کے ساتھ
گزرتا۔۔۔ جس کی وجہ سے میں بہت خوش تھی۔۔اور دل سے ان گنت
بار فرزین کو دعادیتی۔۔۔ جس کی وجہ سے مجھے نوکری بھی مل گئی تھی اور
اپنی بیٹی کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع بھی۔۔۔

ایک دن سر اسامہ نے مجھے اپنے آفس بلا کر ایک فائل ہاتھ میں تھمائی اور
پھر بڑی سنجیدگی سے گویا ہوئے "یہ بہت اہم فائل ہے۔۔۔اسے ہوٹل
اسکائے اپ میں روم نمبر دو سو سات میں مسٹر اقبال کو دے کر آؤ۔۔۔اس

میں ہمارے نئے پروجیکٹ کا بہت ضروری ڈیٹا ہے۔۔۔اس لیے اس فائل کا اپنی جان سے زیادہ خیال رکھنا ہے تم نے۔۔۔"

اس فائل کی امپورٹنس کا اندازہ مجھے بھی تھا۔۔میں جانتی تھی کتنے وقت سے پورا اسٹاف اسی پروجیکٹ پہ کام کر رہا ہے۔۔۔یہ سب کی محنت کا پھل تھا۔۔اس لیے میرے ہاتھ لرز رہے تھے ان کے ہاتھ سے فائل لیتے ہوئے۔۔۔

آپ یہ اتنی بڑی ذمہ داری مجھے کیوں دے رہے ہیں؟؟۔۔"میں چاہ کر" بھی اپنی نروسنس چھپا نہیں پا رہی تھی۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا تھا اس فائل سے۔۔۔اس ذمہ داری سے جو وہ میرے کندھوں پر ڈال رہے تھے۔کیونکہ میں نے کبھی اس طرح کا کام نہیں کیا تھا۔۔۔

کیونکے یہ کام میں اپنے سب سے بھروسے مند آدمی سے ہی کروا سکتا"
ہوں۔۔" وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر۔۔۔ میرے کندھے پر اپنا بھاری
ہاتھ رکھ۔۔ خاصہ پر اعتمادی سے بولے۔۔۔

اوکے۔۔" میں اپنے ہونٹ چباتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔ اور"
پھر فورا فائل لے کر وہاں سے چل دی۔۔۔ مجھے دو بجے مسٹر اقبال تک یہ
فائل پہنچانی تھی۔۔۔

راستے میں اچانک آفس کی دی گاڑی خراب ہو گئ۔۔۔ ڈرائیور نے بہت
کوشش کی گاڑی اسٹارٹ کرنے کی۔۔ مگر گاڑی اسٹارٹ نہ ہوئی۔۔۔
کیونکہ صرف ایک گھنٹہ رہ گیا تھا اس لیے میں فورا گاڑی سے اتری۔۔ تاکہ
ٹیکسی لے لوں۔۔۔ لیکن مجھے ٹیکسی بھی نہیں مل رہی تھی۔۔ اور پھر
اچانک فرزین کی گاڑی میرے پاس آ کر رکی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

لفٹ چاہیے؟؟۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔"میں نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔۔اس نے" میرے لیے فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولا۔۔اور میں تیزی سے اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئ۔۔۔

کہاں جانا ہے؟؟۔۔"اس کے پوچھتے ہی میں نے اسے ہوٹل کا ایڈریس" دیا۔۔

اس فائل کو میں نے اپنے سینے سے لگائے رکھا تھا یہ دیکھ۔۔فرزین مسکراتے اس فائل کے متعلق پوچھنے لگی۔۔۔میں نے بھی بتادیا۔۔آخر اس سے کیا خطرہ؟؟۔وہ تو سر اسامہ کی منگیتر تھی۔۔۔

فرزین

جب اس نے مجھے بتایا کہ یہ فائل بہت امپورٹنٹ ہے۔۔تو میرا دماغ کھٹک گیا۔۔میں سمجھ گئی تھی یہ اسامہ کے نئے پروجیکٹ کی فائل کا ڈیٹا ہے۔۔۔۔

او۔نو۔۔۔"میں نے فوراہی اپنا سر پکڑ کر۔۔گاڑی کو اچانک سے بریک" لگایا۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔"وہ چڑیل جو اپنے بھولے پن سے میرے اسامہ کے دل پر قابض آنے کی کوشش میں لگی ہے۔۔فوراہی پریشان ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔

"وہ دراصل مجھے اپنے ڈیڈ کی دوائیاں دینی تھی اور میں دینا بھول گئی۔۔۔سوری یار۔۔۔بس دو منٹ کا کام ہے۔۔۔اگر تم برا نہ مانو تو میں گاڑی گھما لوں۔۔بس اپنے ڈیڈ کے آفس کے گارڈز کو میں دوائی باہر سے ہی دے کر آجاؤں گی۔۔۔پھر اس کے بعد ہم چلتے ہیں۔۔۔"

میری بات سن۔۔۔وہ کچھ پریشان نظر آئی۔۔اس نے ایک دو لمحے سوچا۔۔۔اور پھر فوراہی اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

میں نے مسکراتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔۔اور گاڑی گھما لی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"بس پانچ منٹ لگیں گے۔۔۔تم فکر مت کرو۔۔بلکہ میں ایک کام کروں گی۔۔میں گاڑی کو سٹارٹ رکھوں گی۔۔تم گاڑی سے اترنا اور دوائی دے کر آجانا گارڈ کو۔۔۔اس طرح ٹائم بچ جائے گا ورنہ میں اتروں گی پھر گارڈ کو دوائی دے کر آؤں گی۔۔۔پھر واپس آ کے بیٹھوں گی۔۔گاڑی سٹارٹ کروں گی۔۔اس میں ٹائم لگ جائے گا ناں۔۔تمھیں ہی دیر ہو جائے گی۔۔۔"میں نے حتی الامکان کوشش کی تھی کہ اسے اپنی بات سے کنونس کروں۔۔کہ دوائی دینے وہی جائے۔۔اور میں نے دیکھا وہ فوراً ہی مان گئی۔۔۔

صرف تین چار منٹ ہی لگے تھے کہ ہم ڈیڈ کے آفس کے نیچے پہنچ گئے۔۔

میں نے گاڑی روکی۔۔۔اور وہ فوراً ہی فائل اپنی سیٹ پر رکھ کر۔۔دوائی لے کر اتر گئی۔۔۔

میں نے گاڑی دانستہ طور پر دور پارک کی تھی۔۔تاکہ اسے گارڈ تک پہنچنے میں تھوڑا وقت لگے۔۔۔پھر تیزی سے میں نے فائل کھولی۔۔۔

ان پیپرز کی جلدی جلدی پکس بنانے لگی۔۔۔

گارڈ کو دوائی دے کر جب وہ واپس لوٹی تو پانچ منٹ گزر چکے تھے۔۔۔اس دوران میرا کام آرام سے ہو چکا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

شکریہ پیاری۔۔۔"میں نے بڑی محبت سے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔اور " وہ بھی مجھے ویلکم کہتے ہوئے مسکرانے لگی۔۔۔اس بات سے بالکل بے خبر کے کتنی بڑی قیامت اب اس کا انتظار کر رہی ہے۔۔۔

یہ تو گئی اب۔۔۔"میں مسکراتے ہوئے زیر لب بڑبڑائی۔۔"

اسامہ کو دنیا میں کوئی اتنا پیارا نہیں۔۔۔ جتنی اپنی سیٹ پیاری تھی۔۔ اور اس سیٹ کا دشمن اگر کوئی بن جائے۔۔تو وہ اسامہ وجدان کے قہر سے نہیں بچ سکتا۔۔۔

دل لگی تک تو ٹھیک تھا۔۔لیکن میں نے محسوس کیا یہ اسامہ کے دل کو لگنے لگی ہے۔۔۔یہ چڑیل کیا سمجھتی ہے میں نہیں جانتی۔۔۔کے میرا منگیتر اتنے دنوں سے کس ہوٹل میں اپنی راتیں رنگین کر رہا ہے۔۔۔

ان جیسیوں کو ان کی اوقات دیکھانا اچھے سے آتا ہے فرزین عدنان کو۔۔۔۔

میں اچھے سے واقف تھی اگر میں اسے اسامہ سے دور کرنے کی کوشش کروں گی۔۔ تو اسامہ کوئی نہ کوئی راہ ڈھونڈ ہی لے گا واپس اس چڑیل کے پاس جانے کی۔۔۔اس لیے میں خود سے اسے اسامہ کے پاس لے کر گئی۔۔تاکہ جب یہ پھنسے۔۔۔تو اسامہ کو مجھ پر ذرا بھی شک نہ ہو۔۔۔اور اب جو موقع ملا ہے اس کے بعد تو اس پہ اللہ ہی رحم کرے تو یہ بچے۔۔۔

میں خاصہ خوشگوار موڈ میں اب گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی۔۔میں نے اسے ہوٹل چھوڑا۔۔وہ شکریہ ادا کرتی ہوئی۔۔۔وہاں سے جلدی سے بھاگی۔۔۔

سوری چڑیل جی۔۔۔لیکن اسامہ وجدان کے قریب جانے کی سزا تو تمہیں ملنی ہی ہے۔۔۔تمہارے پاؤں اتنے تیز نہیں جتنی میری انگلیاں ہیں۔۔۔اب دیکھو تمہارے ساتھ ہوتا کیا ہے۔۔۔" میرے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھری۔۔

ایک لمحہ لگا تھا مجھے بس۔۔۔ان تصویروں کو اس کے صحیح حقدار تک پہنچانے میں۔۔۔۔

"یہ کہاں سے ملی تمہیں؟؟۔۔" فوراً ہی میرے بھائی کا میسج موصول ہوا۔۔۔

مل گئی بس۔۔۔تم اپنا کام نکالو۔۔وہ بھی جلدی۔۔۔"میں نے" مسکراتے ہوئے میسج ٹائپ کیا۔۔اور سینڈ کر دیا۔۔دوسری جانب سے ہارٹ ایموجی بنا آیا۔۔۔

سارے ثبوت مٹانے کے بعد میں نے سیل واپس پرس میں رکھ لیا ۔۔اور مسکراتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

ویسے تو اسامہ مجھے تم سے بہت محبت ہے۔۔۔میں تمہارا ہر گناہ معاف " کر سکتی ہوں۔۔۔مگر تم مجھ سے بے وفائی کرو۔۔۔یہ معاف نہیں کر سکتی ۔۔۔سوری۔۔۔لیکن یہ تمہاری سزا ہے مجھے دھوکا دینے کی۔۔۔میرے پیٹھ پیچھے دوسری عورتوں سے عشق لڑانے کی۔۔۔"میری ﺅنکھوں میں جنون اترا تھا۔۔۔

میں تصوراتی طور پہ اسامہ سے مخاطب ہو کر۔۔۔اسے بتا رہی تھی
۔۔۔کے فرزین عدنان کو دھوکا دینے کی وہ کتنی بڑی قیمت چکانے والا
ہے۔۔۔۔

"__تم اسی قابل ہو میری جان "

اپنے سرخ ہونٹوں پر دل جلی مسکراہٹ سجائے۔۔۔میں زیر لب
بڑبڑائی۔۔۔

❤ *Husny Kanwal* ❤

لائبہ

میں پانچ منٹ پہلے ہی لیٹ ہو چکی تھی اس لیے میں بھاگتے ہوئے ہوٹل میں داخل ہوئی۔۔۔ریسپشنسٹ سے روم نمبر 207 کے متعلق پوچھ کر۔۔۔میں فورا لفٹ کی جانب بڑھی۔۔۔

تم کر سکتی ہو لائبہ۔۔"دروازے کے باہر کھڑے ہو کر۔۔۔جیسے میں " نے خود ہی کو ہمت دی۔۔

۔مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔میرے تو ہاتھ پیر بھی جیسے کپکپا رہے ہوں۔۔کیونکہ اپنی زندگی میں پہلی بار میں اتنی بڑی ذمہ داری کا کام کرنے جا رہی تھی۔۔۔

ایک گہرا سانس لے کر۔۔۔میں نے آہستگی سے دروازہ نوک کیا۔۔۔

آپ؟؟۔۔"دروازہ کھولتے ہی ایک نہایت حسین چہرہ نمودار ہوا"
۔۔میں تو بس دیکھتی ہی رہ گئی۔۔۔اتنا خوبصورت نوجوان تھا وہ۔۔۔
میرے اقبال نام پر امیجن کیے ہوئے شخص سے تو بالکل الگ۔۔۔۔

"میں لائبہ۔۔۔آپ مسٹر اقبال؟؟۔۔"

"جی۔۔۔آپ کو مسٹر اسامہ وجدان نے بھیجا ہے؟؟۔۔"

جی جی سر۔۔۔"میں نے فوراً ہی اثبات میں سر ہلایا۔۔۔تو انہوں نے"
میرے لیے راستہ ہموار کیا۔۔۔مجھے تھوڑا ڈر لگ رہا تھا۔۔۔لیکن میں
مسکراتے ہوئے۔۔۔خاموشی سے کمرے میں داخل ہو گئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

کمرہ کافی لگژری تھا۔۔انہوں نے مجھے صوفے پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا ۔۔۔میں ان کا خوبصورت کمرہ دیکھنے میں اتنا مگن ہوئی۔۔کہ میں نے دیکھا ہی نہیں کہ بیچ میں ٹیبل رکھی ہے۔۔اگلے ہی پل میرا پاؤں زور سے ٹیبل سے ٹکرایا اور میں صوفے پر منہ کے بل گری۔۔۔

لائبہ۔۔۔ڈوب مرو تم چلو بھر پانی میں۔۔۔تم سے ایک کام ٹھیک نہیں" ہوتا۔۔۔"میرا دل چاہا اس لمحے تو جیسے خود کو آگ لگا دوں۔۔میں کبھی کوئی کام ٹھیک سے کیوں نہیں کر پاتی؟؟۔۔۔

لوگوں کو میرا دشمن بننے کی ضرورت نہیں۔۔۔میں خود ہی اپنی کامیابیوں کی دشمن ہوں۔۔۔

اٹھنے کا ارادہ ہے یا نہیں؟؟۔"ابھی میں خود سے ہی الجھ رہی تھی کہ " پیچھے سے نہایت سرد آواز میں استفسار کیا گیا۔۔۔

سوری سر۔۔۔"میں فوراً خود کو سنبھالتی سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔میرے " بال سارے خراب ہو گئے تھے۔۔۔میں تیزی سے اپنے بال کان کے پیچھے کر کے سیٹ کرنے لگی۔۔۔

میں بہت شرمندہ ہو گئی تھی اس شخص سے۔۔شاید یہی وجہ تھی کہ مجھے اپنے گل جلتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔میں نے پھر ایک بار بھی نگاہ نہ اٹھائی۔۔

انہوں نے میری جانب ہاتھ بڑھایا۔۔تو مجھ بے وقوف نے بجائے فائل دینے کے ہڑبڑاہٹ میں اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیا۔۔۔

فائل؟؟۔۔"اگلے ہی پل۔۔ان کی سرد آواز میرے کان کی سماعت سے" ٹکرائی۔۔۔

سوری سر۔۔۔یہ۔۔یہ رہی فائل۔۔۔"میں نے ان کے ہاتھ سے۔۔اپنا" ہاتھ ہٹا کر۔۔۔پھرتی سے فائل پکڑائی۔۔تو وہ فائل دیکھنے کے بجائے کچھ لمحے میرا چہرہ گھورنے لگے۔۔۔

تم اسامہ وجدان کی سیکرٹری ہو؟؟۔۔"انہوں نے چھوٹی آنکھیں " کر۔۔۔خاصہ عجیب لہجے میں یہ سوال پوچھا۔۔۔

ج۔۔۔جی سر۔۔"میں نے فورا سر ہلایا۔۔۔"

ہونہہ۔۔۔کافی یونیک ٹیسٹ ہے اسامہ وجدان کا۔۔۔"انھوں نے" طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔ایک ہاتھ میں فائل اور دوسرے ہاتھ سے اپنی ٹھوڑی مسلتے۔۔۔جب یہ جملہ معنی خیز انداز میں ادا کیا۔۔تو میرے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

کیا مطلب؟؟؟۔۔۔"مجھے خود بھی نہیں پتا کتنا غصہ در آیا تھا میرے لہجے" میں۔۔شاید وہ غصہ۔۔۔جو میں کب سے چھپا رہی تھی اپنے اندر۔۔۔اور کیوں کر نہ آتا۔۔۔مجھے زہر لگتا تھا جب کوئی اس ڈیول سے مجھے غلط رشتے کے ساتھ منسوب کرتا۔۔۔۔

اپنی ساری نروسنس ایک سائیڈ میں رکھ کر۔۔میں اس شخص کے روبرو کھڑی ہو گئی تھی لڑنے۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔" وہ مجھے بغور دیکھتے۔۔۔ہلکاسہ مسکرادیا۔۔۔وہ" مسکراہٹ کوئی طنز بھری نہ لگی مجھے۔۔۔نہ ہی چوٹ کرنے والی۔۔۔ نارمل لگی۔۔۔بلکے بہت پیاری تھی۔۔۔ لیکن کیوں؟؟؟۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آیا۔۔۔

اوکے۔۔۔آپ جاسکتی ہیں مس لائبہ۔۔۔میں باقی باتیں مسٹر اسامہ " سے خود کرلوں گا۔۔۔"انہوں نے میرے سامنے ہی کھڑے کھڑے فائل کے کچھ ورق پلٹے۔۔۔اور پھر میری جانب دیکھ۔۔ مطمئن لہجے میں گویا ہوئے۔۔۔

اوکے۔۔سر۔۔۔" مجھے بہت غصہ تھا اس اکڑو شخص پر۔۔۔اور میرا غصہ " اس کی مسکراہٹ سے کم نہیں ہوا تھا۔۔۔اس لیے میں دانستہ طور پر اس سے زور سے اپنا کندھا ٹکراتی۔۔۔ برابر سے گزر گئی۔۔۔

لیکن اگلے پل۔۔میری نگاہ آئینے پر پڑھی۔۔۔جس میں اقبال کا عکس نمایاں تھا۔۔۔اور میں نے دیکھا وہ مسکرا رہا تھا۔۔مجھے سمجھ نہیں آیا۔۔ اب کس بات پہ مسکرا رہا تھا وہ؟؟۔۔۔

شکل سے تو اتنا خوبصورت ہے مگر اوپر کی منزل کا نٹ اچھا خاصہ ڈھیلا ہے۔۔۔"میں کڑ کڑاتی ہوئی باہر آگئی تھی۔۔۔

باہر آتے ہی میرے چہرے پہ بڑی سی مسکراہٹ بکھر ئی۔۔۔کیونکہ میں نے اپنا کام بخوبی انجام دیا تھا۔۔۔

میں نے خوشی کے مارے ان کے کمرے کے باہر ہی ڈانس کرنا شروع کر دیا۔۔۔

اپنی ہی دھن میں مگن۔۔مجھے نہیں پرواہ تھی اس لمحے دنیا کی۔۔۔

لیکن جیسے ہی میرے برابر سے ایک سرونٹ اچھنبے سے تکتا ہوا گزرا۔۔۔میں فورا سٹیچو ہو گئی۔۔۔

سرونٹ کے گزرنے کے بعد میں نے تیزی سے زبان اپنے دانتوں میں دبائی۔۔۔اور پھرتی سے وہاں سے دوڑ گئی۔۔۔۔

😊*Husny Kanwal*😊

میں بے فکر ہو کر خوشی خوشی واپس لوٹی۔۔۔

کمنگ۔۔۔"میں نے آفس کا دروازہ آہستگی سے نوک کیا۔۔۔اندرا نے" کی اجازت ملی۔۔۔تو میں داخل ہو گئی۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔میری آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔کہ سر اسامہ کی گود میں آمنہ ہے۔۔۔اور وہ اس سے بیٹھ کے مزے سے کھیل رہے تھے۔۔۔

کام ہو گیا؟؟۔۔"انھوں نے سرسری سہ میری جانب دیکھتے۔۔۔ گمبھیر" لہجے میں پوچھا۔۔۔

جی سر۔۔۔"میں نے فوراً مطمئن انداز میں جواب دیا۔۔"

گڈ۔۔۔"وہ ہلکا سہ مسکرائے۔۔۔میں صرف انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔۔" اگر میں ان کی حقیقت نہ جانتی۔۔تو یقیناً اس لمحے مجھے وہ دنیا کے سب سے

خوبصورت مرد لگتے۔۔۔اوران کی گود میں اپنی بیٹی کو دیکھ۔۔۔میں اش اش کرا ٹھتی۔۔۔

ہمم۔۔۔اور کوئی کام سر؟؟؟۔۔"سر اسامہ کی وجہ سے مجھے کہیں پر بھی جاب نہیں مل رہی تھی۔۔۔اور پمفلٹ بیچ کر میں اتنا نہیں کما پا رہی تھی کہ اپنی بیٹی کا پیٹ پال سکوں اور اپنا گھر بھی چلا سکوں۔۔۔میں مزید ایک ہوٹل کے کمرے میں نہیں رہ سکتی تھی۔۔کیونکہ وہ مجھے مہنگا پڑ رہا تھا۔۔۔ لیکن میرے پاس اتنے پیسے بھی نہیں تھے کہ کرائے کے گھر پہ جا سکوں۔۔اس لیے یہ جاب میرے لیے بہت اہمیت کی حامل تھی۔۔یہی وجہ تھی کہ جب فرزین نے مجھے بتایا کہ وہ مجھے اپنے منگیتر کے پاس جاب دلا دے گی۔۔۔تو میں خاموش رہی۔۔۔میں نے اسے بتادیا تھا کہ سر اسامہ نے ہی مجھے جاب سے نکالا ہے۔۔اس نے کہا کہ وہ اپنے منگیتر سے خود بات کر لے گی۔۔۔اور اس کا منگیتر اس کی کوئی بات نہیں ڈالتا۔۔یہ

جملا ادا کرتے وقت۔۔جو مان تھا ناں اس کے لہجے میں۔۔۔وہ مجھے بہت خاموش رہی۔۔۔ چبھ سہ رہا تھا لیکن میں پھر بھی

کاش اتنا فرمانبردار تم کمرے میں بھی ہوتیں۔۔۔"وہ میری جانب " دیکھ۔۔۔شوخی سے بولے۔۔۔جس پر میں نے منہ بسور کر انہیں دیکھا۔۔۔

ان دنوں میں یہ پہلی بار ہے جب میں نے ان کی آنکھوں میں شوخی دیکھی ہو۔۔۔ورنہ وہ اکثر کام میں بیزی رہتے تھے۔۔۔اگر کسی کام کے لیے مجھے بلاتے بھی۔۔تو بہت پروفیشنلی انداز میں بات کرتے۔۔۔

اس کا مطلب کوئی کام نہیں ہے۔۔گڈ ڈے سر۔۔"میں انہیں ناک " منہ چھڑا کر۔۔۔فوراً ہی اکڑ کر پلٹ گئی تھی واپس جانے کے لیے۔۔۔

سنو۔۔۔آلو کے پراٹھے تیار رکھنا۔۔۔میں گھر پر ہی کھانا کھاؤں گا۔۔۔""""

افففف۔۔۔یہ چپکو آدمی۔۔پہلے ہی یہ فری میں رہ رہا ہے۔۔۔کیا یہ کم ہے؟؟؟۔۔کہ اب اسے فرمائشیں بھی سوجھ رہی ہیں۔۔۔

کیوں؟؟۔۔کیوں بنانے لگی میں آپ کے لیے الو کے پراٹھے؟؟۔۔۔جا" کے اپنی فرزین سے بنوائیں۔۔اپنی منگیتر سے۔۔جس کی آپ کوئی بات نہیں ٹالتے۔۔۔"میں خود بھی نہیں جانتی۔۔کس قدر میرے لہجے میں جلن ابھر آئی تھی۔۔۔

میں مانتی ہوں فرزین بہت اچھی لڑکی ہے

بہت پیاری ہے۔۔۔دوسری امیر زادیوں جیسی غرور پیٹی تو بالکل بھی نہیں۔۔۔لیکن ان ساری اچھی کوالٹیز کے باوجود حقیقت یہی ہے کے وہ

میرے ہسبینڈ کی منگیتر ہے جس کی وجہ سے اس کا وجود ہی میرے لیے ناقابل برداشت ہے۔۔ مجھے اس سے جلن ہوتی ہے۔۔۔ حسرت ہوتی ہے۔۔

اسے سر اسامہ کے ساتھ لووی ڈووی دیکھ کے۔۔۔ مجھے دکھ ہوتا ہے۔۔۔ مجھے اپنے زخم پھر سے ہرے ہوتے۔۔۔ محسوس ہوتے ہیں۔۔۔

لگتا ہے آمنہ۔۔ آپ کی ماما جل رہی ہیں۔۔۔ آپ کو اسمیل آ رہی ہے ؟؟۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ اپنا کان اس کے لبوں تک جھکا گئے۔۔ اور پھر واپس چہرہ اونچا کر میری جانب دیکھ۔۔ مضحکہ خیز انداز میں بولے۔۔۔ "دیکھ لو۔۔۔ میری بیٹی کو بھی آ رہی ہے۔۔ اتنی جیلسی اچھی بات نہیں ہے۔۔ خدا نے آدمی کو چار شادیوں کی اجازت دی ہے۔۔ تھوڑا دل بڑا کرو۔۔"۔۔

اسی خدانے عورت کو زبردستی و جبراخود سے باندھ کے رکھنے کا منع کیا"
ہے۔۔آپ بھی تھوڑادل بڑا کریں۔۔۔"میں نے بھی انہی کی طرز میں
جواب دیا۔۔اور میں نے دیکھا۔۔ان کے چہرے کے رنگ تیزی سے
بدلے۔۔۔

نہیں کر سکتا۔۔۔تمام جائزاعمال میں سب سے ناپسندیدہ عمل خداکو"
طلاق ہی لگتا ہے۔۔"مجھے یقین نہیں آیااس جیساڈیول بھی اس طرح کی
باتیں کر سکتا ہے۔۔۔

ہونہہ۔۔۔اور پھراپنے دھوکا دینے کے متعلق کیا کہیں گے آپ؟؟۔۔"
ڈونٹ سے۔۔۔کے آپ اتنے معصوم ہیں کہ اپ کو پتہ ہی نہیں ہے کہ
دھوکہ بھی ایک فعل ہے جس کا شمار ہی خدانے ناجائزاعمال میں رکھا

ہے۔۔۔" میں نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے۔۔۔ طنزیہ لہجے میں۔۔۔ اسمارٹ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے پوچھا۔۔۔

لگتا ہے ماما کی اچھی خاصی تپی ہے۔۔ تب ہی آپ کے بابا سے لڑؤ لڑو" کرئے جا رہی ہیں۔۔۔" وہ بجائے جوابی کاروائی کرنے کے۔۔۔ نہایت معصومانہ و مظلومانہ چہرہ بنا کر۔۔ آمنہ سے مخاطب ہو کر۔۔ بڑے پیارے سے طرز میں میری شکایت کرنے لگے۔۔۔

حد ہو گئ۔۔۔ بہت ہی مکار آدمی ہیں آپ۔۔۔" میں دانت پیستے ہوئے" بولی۔۔۔ تو وہ مسکرا دیے۔۔۔ ان کے سفید موتیوں جیسے دانت ہلکے سے نمایاں ہوئے۔۔۔ جو مجھے اور جلاتے معلوم ہوئے۔۔۔

اچھا۔۔لو۔۔۔میری پرنسس کو لے جاؤ۔۔۔میری اگلے پانچ منٹ میں" میٹنگ ہے مجھے اس کی تیاری کرنی ہے۔۔۔"ان کے کہتے ہی میں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔اور فوراہی ڈیسک کے پاس سے ہوتی ان کے قریب جا پہنچی۔۔۔

اس لمحے میری نگاہ ان کے لمبے لمبے پاوؤں پر گئ۔۔۔افف۔۔بلا کے سیکسی ۔۔۔کے اک لمحے کے لیے میں محو ہوئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

لو۔۔"انہوں نے تو کھڑے ہونے کی زحمت بھی نہ کی۔۔۔جس کی وجہ " سے مجھے ہی جھکنا پڑا آمنہ کو لینے کے لیے۔۔۔

او۔۔۔پرنسس ماما کے پاس آجاؤ۔۔۔"میں بڑے پیار سے کہتے ہوئے" جھکی۔۔۔جھکنے کے سبب۔۔۔میرے بال چہرے پر آگئے تھے۔۔۔انھیں

کان کے پیچھے کرتے۔۔۔اسے گود میں لیا۔۔۔بس میرا اسے گود میں لینا تھا۔۔۔کہ سر اسامہ نے تیزی سے میرے گال کو کس کیا۔۔۔بدلے میں۔۔۔میں نے خار بھری نگاہ سے دیکھا۔۔۔لیکن میں نے محسوس کیا ان پہ کوئی اثر نہ تھا میری غراتی نگاہوں کا۔۔۔

ان کی نیلی سمندر جیسی گہری آنکھیں ابھی بھی مجھے ہی تک رہی تھیں۔۔۔اور وہ بہت پلے فل تھیں۔۔۔بہت شرارتی سی۔۔۔شوخی بھری۔۔۔ان خوبصورت آنکھوں کو نظر انداز کر پانا بڑا ہی مشکل عمل تھا۔۔۔

انھوں نے مسکراتے ہوئے ہلکا سہ اپنا نچلہ ہونٹ دبایا۔۔۔تو میں فورا نظر چرا گئی۔۔۔اور آمنہ کو لے کر فورا ہی وہاں سے چل دی۔۔۔

ابھی میں دروازے تک ہی پہنچی تھی کہ انہوں نے پیچھے سے آواز دے کر کہا۔۔"لائبہ آلو کے پراٹھے تیار رکھنا۔۔۔نو بجے تک پہنچ جاؤں گا۔۔۔"ان کی بات سن۔۔ایک لمحے کے لیے مجھے فیملی والی فیلنگس آئیں۔۔

اگلے ہی پل میں نے فوراً ہی اس فیلنگس کے خیال کو جھٹکا۔۔۔اور خود کو یاد دلانے لگی کہ وہ ڈیول ہے۔۔۔وہ ڈیول جس نے میری زندگی کی ساری خوشیاں چھین کر اسے اندھیروں میں دھکیل دیا ہے۔۔۔ایسے اندھیروں میں جن میں۔۔۔میں بھٹکتی پھر رہی ہوں اور کوئی راہ نہیں پا رہی۔۔گھوم پھر کر صرف اسی شخص کے پاس پہنچ جاتی ہوں جس سے بھاگ رہی ہوں۔۔۔۔

میں نے فوراہی اپنا سر جھٹک کر۔ان کی بات کو سنی ان سنی کر۔۔۔۔دروازہ کھولا۔۔۔

میں بتارہاہوں مسز اسامہ وجدان۔۔۔اگر مجھے رات کوالو کے پراٹھے نہیں ملے تو بھول جایئے گا کے آپ سو سکیں گی رات بھر۔۔۔"یہ پہلی بار تھاجب انھوں نے مجھے مسز اسامہ وجدان کہہ کر مخاطب کیا ہو۔۔۔

لیکن ان کی آگے کی ذو معنی انداز میں دی گئی دھمکی سن۔۔۔میرے پاوں لرزنے لگے۔۔۔میں نے ڈرتے ڈرتے انھیں پلٹ کر دیکھا۔۔۔ان کی نیلی آنکھیں مجھ پر ہی گڑھی تھیں۔۔۔

مر جائیں آپ۔۔۔"ان کی آنکھیں مجھے وارننگ دیتی معلوم ہوئیں"
۔۔۔کے لائبہ میری بات ٹال کر دیکھاؤ۔۔۔اور پھر میں تمھیں بتاتا ہوں
میں کیا کیا کر سکتا ہوں۔۔۔

میں جھنجھلا کر کہتی۔۔۔پاوں پٹکتی ایک قدم ہی چلی تھی۔۔۔کے وہ
"بولے۔۔۔"تم پر؟؟۔۔۔

ان کا انداز سوالیہ تھا۔۔۔۔

لیکن میں مزید اپنا بلڈ پریشر ہائی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے بغیر ان کا
سوال کا جواب دیے۔۔۔انہیں مکمل اگنور مارتی۔۔۔باہر نکل گئی۔۔۔

ہائے دو قدم بھی نہیں چلی تھی۔۔ کہ میرا ٹکراؤ اس نکچڑی سے ہوا۔۔
لیکن میں نے اسے بھی اگنور کیا۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

میں ہوٹل کے روم میں رہ رہی تھی۔۔ لیکن اس کے باوجود میں نے ہوٹل کے مینجمنٹ سے ریکویسٹ کر کے کچن استعمال کرنے کی اجازت مانگی۔۔ جس کی مجھے اجازت ملنے پر میں نے اپنے دشمن جان کے لیے مجبوراً آلو کے پراٹھے بنائے۔۔۔

میں نے جھولا اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا۔۔۔ ہر تھوڑی دیر بعد میں آمنہ کو جھولا دیتی اور اپنا کام بھی کرتی رہتی۔۔۔

نو بجنے کے قریب تھے۔۔اس لیے میں پراٹھے لے کر اپنے کمرے میں آگئی۔۔اور ان کا انتظار کرنے لگی۔۔تاکہ یہ ٹھنڈے ہونے سے پہلے وہ کھا لیں۔۔۔ورنہ مزہ نہیں آئے گا انھیں۔۔لو جی میں اور میری مشرق بیوی والی عادات۔۔۔میں اس ڈیول کو خوش کرنے کی سوچ رہی تھی۔۔۔حد ہے مجھ سے۔۔۔اگلے ہی پل۔۔۔میں نے اپنے سر پہ زور سے دھپ ماری۔۔۔اور خود کو یاد دلایا کہ مجھے اس کی کوئی خاطر مدارت نہیں کرنی ۔۔اور نہ ہی اسے خوش کرنا ہے۔۔۔مجھے تو صرف اپنی جان بچانی ہے اس ڈیول سے۔۔۔اور رات سکون سے سو کر گزارنی ہے۔۔۔

اسامہ

میں بہت خوش اور مطمئن تھا دو سال کی محنت کے بعد آخر کار مجھے مسٹر اقبال سے نہ صرف اپوائنٹمنٹ ملی تھی بلکہ وہ میرے پروجیکٹ میں

انویسٹمنٹ کرنے کے لیے بھی تیار تھے۔۔۔بس مجھے کل کا انتظار تھا جب وہ سائن کریں پیپرز پر۔۔۔اور ہم لوگ کانٹریکٹ میں بن جائیں۔۔۔

میری بیٹی واقعی میرے لیے رحمت بن کر آئی تھی۔۔۔اس کے آفس میں قدم پڑتے ہی مسٹر اقبال جن کا مجھے اتنے سالوں سے ایک اپوائنٹمنٹ نہیں مل رہا تھا۔۔۔وہ خود پاکستان چل کر آگئے۔۔۔

میں کبھی مسٹر اقبال سے ملا نہیں تھا لیکن مجھے یقین تھا وہ ایک اچھی خاصی عمر کے بندے ہوں گے میرے ڈیڈ کی طرح۔۔۔کیونکہ جتنے وہ کامیاب تھے آج اس دور میں۔۔۔وہ کوئی تجربے کار۔۔۔ذہین و فتین بندہ ہی ہو سکتا ہے۔۔۔میں نے سن رکھا تھا وہ بہت عیاش آدمی ہے۔۔۔اس لیے میں مطمئن نہیں تھا لائبہ کو اس کے پاس بھیجتے ہوئے۔۔۔لیکن مجھے اپنے سب سے زیادہ بھروسے مند بندے کو ہی بھیجنا تھا اس کام کے لیے۔۔۔

میرے پورے آفس میں میرے دشمن کے بندے پھیلے ہوئے ہیں۔۔
اس لیے میں سوائے لائبہ اور عبید کے کسی پہ اعتبار نہیں کر سکتا تھا اس
معاملے میں۔۔۔خاص طور پر تب جب میرا خود کا فیوچر بھی اس ڈیل سے
جڑا ہے۔۔۔

میں ہوٹل کے روم میں پہنچا تو بہت مزیدار خوشبو نے میرا استقبال
کیا۔۔۔

مجھے کہہ لینے دیں۔۔وہ سبز رنگ آنکھوں والی گڑیا بہت خوبصورت لگ
رہی تھی اس لال رنگ کی کلیوں والی سادہ سی فراک میں۔۔۔۔اتنی
خوبصورت کہ اسے دیکھنے کے بعد۔۔بھوک کس کمبخت کو لگنی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

کبھی کبھار تو مجھے لگتا تھا وہ دانستہ طور پر بہکاتی ہے مجھے اپنی جانب۔۔۔
اتنی مشکل سے پرہیز کر رہا تھا کیا یہ کم تھا۔۔ کہ اتنی خوبصورت بن کے
کھڑی ہو گئی میرے سامنے۔۔۔

کھانا لگا دوں۔۔ایسے میں گرم۔۔۔"وہ ابھی مجھے دیکھ کر۔۔۔ کھلے"
بالوں کو لپیٹ کر جوڑے میں قید کر رہی تھی۔۔کے میں ایک جست
میں اس تک پہنچا۔۔۔

مزید لفظوں کو اس کے لبوں سے ادا کرنے کا موقع نہیں دیا تھا میں
نے۔۔۔

Husny Kanwal

مر جائیں آپ۔۔"وہ پھر جل بھون کر۔۔۔اپنا تکیہ کلام بولی۔۔۔جسے" میں اگنور کرتا۔۔۔فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

ہماری بات آلو کے پراٹھوں کی ہوئی تھی۔۔"میں نہا کر نکلا۔۔تو وہ " جز بز ہو کر۔۔جتاتے ہوئے بولی۔۔۔

تو کس نے کہا تھا تمھیں پراٹھوں سے پہلے پیش ہونے کے لیے؟؟۔۔۔"""" میں بال سو کھانے کے بعد۔۔اپنی سفید شرٹ پہنتے ہوئے۔۔۔لاپرواہی سے جواب دہ ہوا۔۔۔

اس کی سبز رنگ آنکھیں سرخ ڈوروں سے سجی تھیں۔۔۔جن کے سبب وہ خاصہ نشیلی سی معلوم ہوئیں مجھے۔۔۔اس قدر نشیلی کہ میرا دل چاہا ایک بار پھر اس نشے میں ڈوب کر دیکھوں۔۔۔

آپ کو صرف بہانا چاہیے ہوتا ہے۔۔"وہ خاصہ خفگی سے بولی۔۔۔ "میری چوری پکڑ ئی گی ُکچھ ایسا محسوس ہوا مجھے۔۔۔

اس لیے میں خاموش رہا۔۔۔۔

چلو اٹھو۔۔۔ کھانا کھاتے ہیں۔۔۔"اس کی حالت نہیں رہی تھی اب"۔۔ کہ وہ بستر سے ہل بھی سکے۔۔اس لیے میں ہی اس کے لیے بیڈ پر کھانا لے آیا۔۔۔

وہ اٹھ نہیں رہی تھی۔۔۔ کسی ضدی بچے کی طرح کمبل کو پکڑ کے لیٹی رہی۔۔۔اس لیے میں نے زبردستی اس کا بازو پکڑ کر۔۔۔اٹھا کے بیٹھایا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یہ لو۔۔" جیسے پچھلی بار اس نے مجھے اپنے ہاتھ سے لقمے بنا کے کھلائے" تھے۔۔ بالکل اسی طرح میں نے اس کے لیے لقمہ تیار کیا۔۔اور اس کے زخمی لبوں سے لگایا۔۔۔

اس کے زخمی ہونٹوں کو دیکھ۔۔مجھے تھوڑا سہ گلٹ محسوس ہوا۔۔ لیکن پھر میرے دل نے کہا۔۔۔ غلطی اسی کی ہے۔۔۔کیوں ہر وقت دعا دیتی ہے کہ مر جائیں آپ۔۔اب مر رہا ہوں اس پر۔۔۔تو برداشت نہیں ہو رہا؟؟۔۔۔

کھالو۔۔" وہ ایک دو ثانیوں تک مجھے گھورتی رہی۔۔اور اس کے بعد" خاموشی سے لقمہ لیا۔۔۔

زندگی میں پہلی بار (میں) اسامہ وجدان کسی کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلا رہا تھا۔۔۔یہ احساس بہت نیا تھا میرے لیے۔۔۔لیکن مجھے اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

پراٹھے بہت مزے دار تھے۔۔۔کھانا کھانے کے بعد۔۔۔سب کچھ میں نے ہی سمیٹا۔۔۔وہ تو آرام سے لیٹ گئی تھی۔۔۔

کوئی دیکھتا تو یقین نہ کرتا اسامہ وجدان اس طرح کے معمولی گھریلو کام بھی کر سکتا ہے۔۔۔یقیناً یہ وہ میرا امیج تھا ہی نہیں۔۔جو باہر کی دنیا کے سامنے تھا۔۔یہ تو میں صرف اس کے لیے بنا تھا۔۔۔ایک سیدھا سادہ معمولی سہ لڑکا۔۔جو اس کے ساتھ ہوٹل کے ایک چھوٹے سے کمرے میں رہ رہا تھا۔۔چیپ سے روم میں۔۔۔

مجھے کبھی کبھار خود یقین نہیں آتا تھا کہ میں اپنے بیڈ کے بجائے ہوٹل کے بیڈ پہ سو رہا ہوں اور مجھے پھر بھی نیند آ رہی ہے۔۔۔ کیسے؟؟۔۔ میں خود تعجب میں ہوں۔۔ کیونکہ میں بڑے سے بڑے لگژری ہوٹل میں رہا ہوں شروع سے اور مجھے کبھی وہاں نیند نہیں آئی۔۔۔۔۔ یہ بات مجھے حیران کرتی تھی لیکن مجھے لگتا تھا کہ اس سبز رنگ آنکھوں والی لڑکی کی موجودگی۔۔۔ ہر چیز کو خود ہی اچھا کر دیتی ہے میرے لیے۔۔۔ سکون والا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

میں اس کے ساتھ یوں ہی ایک سادہ سی زندگی گزارنے کی خواہش کرنے لگا تھا۔۔ جہاں کوئی گندی سیاست نہ ہو۔۔ جہاں کوئی کاروباری معاملات کی وجہ سے مداخلت نہ ہو۔۔۔۔

میں چھپا لینا چاہتا تھا اپنی اس چھوٹی سی دنیا کو باہری دنیا سے۔۔۔۔

میں نے جھولے سے اپنی لٹل پرنسس کو اٹھایا۔۔وہ سو رہی تھی۔۔
لیکن مجھے اتنا پیار آ رہا تھا اس پر۔۔کہ میں مزید اسے جھولے میں سوتا ہوا دیکھ نہیں پایا۔۔

اسے اپنے سینے سے لگا کر۔۔بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر پر سکون انداز میں بیٹھ گیا۔۔۔

میں نے دیکھا وہ ماں بیٹیاں دونوں سو چکی تھیں۔۔میں ہی جاگ رہا تھا بس۔۔۔اور جاگنا تھا بھی مجھے۔۔۔چونکہ سونے تھوڑی آتا تھا میں یہاں۔۔۔میں تو ان دونوں ماں بیٹی کی حفاظت کرنے آتا تھا۔۔۔

Husny Kanwal

لائبہ

میں آفس پہنچی۔۔تو بہت گرما گرمی کا ماحول تھا۔۔۔

وی آئی پی لفٹ سے میں ڈائریکٹ سر اسامہ کے آفس پہنچی۔۔۔

آج پہلی بار ان کے آفس کے باہر میں نے بہت سارے لوگوں کو کھڑا دیکھا۔۔۔

سائیڈ پلیز۔۔۔"ابھی میں سامنے کی جانب دیکھ ہی رہی تھی۔۔کہ پیچھے" سے کسی نے ہٹنے کا کہا۔۔۔میری گود میں آمنہ تھی۔۔۔میں نے فوراپلٹ کر پیچھے دیکھا۔۔۔

او۔۔سوری۔۔۔"بس پلٹ کر دیکھنا تھا کے ویل چیئر پر ایک حسین سہ "
لڑکا بیٹھا نظر آیا۔۔۔

وہ دیکھنے میں بہت زیادہ سر اسامہ میں مل رہا تھا۔۔۔خاص طور پہ اس کی
ناک اور ہونٹوں کا حصہ۔۔۔

میں فوراً ہی معذرت کرتی۔۔۔ان کے سامنے سے ہٹ گئی۔۔اور راستہ
ہموار کیا۔۔۔

اس ویل چیئر پر موجود نوجوان۔۔۔مجھ سے زیادہ میری گود میں موجود
آمنہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

ان کے پیچھے کھڑا نوجوان ویل چیئر کو کھسکاتا ہوا آگے لے گیا۔۔۔

تو دکھادی ناں تم نے آخر اپنی اوقات۔۔۔ لیکن بہت غلط جگہ دکھائی " ہے۔۔ یقین کرو اب تمہارا مقدر زندگی بھر کے لیے جیل کی تاریکی ہے۔۔۔" وہ نک چڑھی بندریا مجھے دیکھ۔۔۔ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔ جب کہ میں سمجھنے سے قاصر تھی وہ کیا بکواس کر رہی ہے۔۔۔

کچھ نہ کچھ تو گڑبڑ چل رہی تھی وہاں۔۔ مگر کیا؟؟۔۔ مجھے نہیں خبر۔۔۔

پھر مجھے سر اسامہ اور ان کے پیچھے عبید آتا نظر آیا۔۔۔

عبید آمنہ کو لو اور مہر و بی بی کو دو جا کر۔۔۔ اور تم میرے پیچھے آؤ۔۔۔" " عبید کو حکم دینے کے بعد۔۔۔ وہ میری جانب متوجہ ہوئے۔۔۔ اور پھر

سرسری سی مجھ پر نگاہ ڈالنے کے بعد۔۔۔وہ آگے بڑھ گئے۔۔۔میں ہڑبڑا کر فوراان کے پیچھے چل دی۔۔۔

وہ مجھے لے کر میٹنگ روم میں پہنچے۔۔۔لیکن میٹنگ روم بالکل خالی تھا ۔۔۔سوائے ہم دونوں کے وہاں کوئی موجود نہ تھا۔۔۔

میٹنگ روم میں پہنچتے ہی وہ میری جانب پلٹے۔۔۔

تب میں نے ان کا چہرہ بغور دیکھا۔۔۔وہ بہت سنجیدہ نظر آرہے تھے۔۔ مانا وہ تو سنجیدہ ہی رہتے تھے۔۔۔لیکن آج۔۔۔آج معاملات کچھ زیادہ سنگین لگے۔۔۔

کل جو میں نے تمہیں فائل دی تھی۔۔تم نے اس کا کیا کیا؟؟۔۔"ان کا " سوال مجھے بہت عجیب لگا۔۔۔

کیا مطلب کیا کیا؟؟۔۔۔میں اس فائل کو مسٹر اقبال کو دے کر آئی " ۔۔جو آپ نے کہا تھا۔۔۔"میں تیزی سے جواب دہ ہوئی۔۔۔

کیا اس دوران کسی سے ملی تھی تم؟؟۔۔"انھوں نے چھوٹی آنکھیں " کر۔۔۔ تفتیشی انداز میں استفسار کیا۔۔۔

پہلے مجھے بتائیں گے ہوا کیا ہے؟؟۔۔۔آپ مجھ سے اس طرح سوالات" کیوں کر رہے ہیں جیسے میں کوئی مجرم ہوں۔۔۔"میں بہت پریشان ہو گئ تھی۔۔۔آخر مجھ سے وہ اس طرح سوالات کر ہی کیوں رہے ہیں؟؟۔۔۔

ہمارے پروجیکٹ کا ڈیٹا لیک ہوا ہے۔۔۔یہ دیکھو۔۔۔"میرے پاس تو" سیل تھا نہیں۔۔۔اس لیے مجھے تو کوئی خبر ہی نہیں تھی کے نیٹ کی دنیا میں کیا تہلکا مچا ہوا ہے۔۔۔

ہمارے پروجیکٹ کی ساری انفارمیشن لیک ہو چکی تھی۔۔۔جو ٹرینڈنگ نیوز بنی ہوئی تھی پورے پاکستان کی اس وقت۔۔۔۔میرا تو نیوز دیکھ۔۔۔سر چکرانے لگا۔۔۔

یہ۔۔۔یہ کیسے؟؟۔۔"میں نے شاکڈ کے مارے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ" کر۔۔ہکلاتی زبان کے ساتھ پوچھا۔۔۔

یہ تو آپ ہمیں بتائیں گی مس لائبہ۔۔۔" پیچھے سے عبید نے آکر " ۔۔۔مشکوک نظروں سے مجھے تکتے۔۔۔جتائے ہوئے کہا۔۔

میں ؟؟۔۔مگر میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔یقین کریں آپ لوگ" میرا۔۔۔"میں جان گئی تھی یہ سارا ذمہ اب میرے سر ہی آنا ہے۔۔۔

توپھر آپ بتائیں یہ سب کیسے ہوا؟؟۔۔پروجیکٹ کی کوئی کاپی نہیں " ہے اس کی واحد اوریجنل فائل آپ کے پاس تھی۔۔۔سر نے آپ پر بھروسہ کیا تھا۔۔۔"عبید کا لہجہ کافی سخت ہو گیا تھا۔۔۔

میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔میں نے فوراً ہی سر اسامہ کی جانب دیکھا۔۔لیکن وہ میری جانب نہیں دیکھ رہے تھے۔۔اپنی پیشانی مسلتے

ہوئے۔۔۔ان کی نظریں نیچے کی جانب تھیں۔۔۔جیسے کچھ سوچ رہے ہوں۔۔۔

مجھے محسوس ہوا۔۔انہیں بھی مجھ پر یقین نہیں ہے۔۔اسی لیے عبید کو عدالت لگانے کی اجازت دی ہے مجھ پر۔۔۔

" میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔مجھے نہیں پتہ پروجیکٹ کا ڈیٹا کیسے اوٹ ہوا۔۔۔میں نے خود اپنے ہاتھوں سے فائل کو اقبال سر کو دیا تھا۔۔۔"

" تو آپ کہنا چاہ رہی ہیں مسٹر اقبال نے یہ سب کیا؟؟۔۔کچھ جانتی بھی ہیں آپ مسٹر اقبال کے بارے میں؟؟۔۔۔ان کی ایک اپوائنٹمنٹ کے لیے لوگ سالوں انتظار کرتے ہیں پھر جا کے صرف ان کی ایک اپوائنٹمنٹ نصیب ہوتی ہے۔۔۔ان کے پاس کوئی وجہ نہیں ہے اس پروجیکٹ کے

ڈیٹا کو لیک کرنے کی۔۔۔جب کہ آپ کے پاس۔۔۔آپ کے پاس بہت سارے ہیں مس لائبہ۔۔"عبید کے جملے مزید سخت ہوئے تو مجھے اپنی جان سولی پہ لٹکی محسوس ہوئی۔۔

یہ سب کیا ہو گیا تھا؟؟۔۔مجھے اچھے سے یاد تھا میں نے پروجیکٹ کی فائل خود مسٹر اقبال کو دی ہے۔۔

میں نے اسے پورے راستے اپنے سینے سے لگائے رکھا ہے پھر ڈیٹا کیسے لیک ہو سکتا ہے؟؟۔۔۔

سوچتے سوچتے پھر جیسے اچانک سے میرے دماغ میں ایک مسکراتا ہوا چہرہ نمودار ہوا۔۔۔وہ تھا فرزین کا چہرہ۔۔۔

میں نے وہ فائل سوائے فرزین کے اور کسی کے پاس نہیں چھوڑی تھی۔۔۔ مگر فرزین نہیں ہو سکتی ان سب کے پیچھے۔۔۔وہ تو سر اسامہ سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔اور اسے کیا ملے گا یہ سب کر کے؟؟؟۔۔۔

اب آپ خاموش کیوں ہیں؟؟۔۔بولیں مس لائبہ کس کے کہنے پر کیا "آپ نے یہ سب کچھ؟؟۔۔۔

"آپ زیادتی کر رہے ہیں اب میرے ساتھ۔۔۔میں کہہ رہی ہوں میں نے کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔"میں پھر اپنی صفائی میں بولی۔۔۔

میں نے ایک بار امید سے پھر سر اسامہ کی جانب دیکھا۔۔۔کہ شاید وہ میری بات پہ یقین کریں۔۔۔لیکن ان کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔۔

وہ سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ مجھے تکتے رہے۔۔۔

"توبتائیں پھر کس نے کیا ہے؟؟۔۔۔کیونکہ بورڈ اف ڈائریکٹرز باہر کھڑے ہیں۔۔۔وہ جواب مانگ رہے ہیں سر سے۔۔ میٹنگ بیٹھنے کو ہے اور یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہورہا ہے۔۔۔۔"عبید مجھے پریشرائز کرنے لگا تھا کے میں اس گناہ کو قبول کروں۔۔۔جو میں نے کیا ہی نہیں۔۔۔جب میں جانتی ہی نہیں کہ یہ سب کیسے ہوا۔۔۔تو میں کیسے جواب دوں؟؟۔۔۔۔

میرا دماغ بار بار کہہ رہا تھا کہ یہ سب فرزین کا کارنامہ ہے۔۔ لیکن وہ یہ سب کیوں کرے گی؟؟؟۔۔اور اگر اس نے کیا بھی ہے اور میں سر اسامہ کو بتاتی ہوں۔۔۔تو کیا وہ میری بات پر یقین کریں گے؟؟۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

فرزین کے مقابلے وہ مجھ پر یقین کریں؟؟۔۔۔ہونہہ۔۔۔۔۔کیا میں خواب دیکھ رہی تھی دن میں؟؟؟۔۔۔

ان کی محبوبہ کا نام لینا ایسا ہی تھا جیسے اپنے گلے میں خود پھانسی کا پھندہ ڈالنا۔۔۔اگر مزید غصہ بڑھ گیا تو کہیں ایسا نہ ہو۔۔۔وہ خود مجھے پولیس کے حوالے کر دیں۔۔۔ویسے بھی میں کون سہ کوئی خاص تھی ان کی۔۔جو وہ مجھے بچانے کی کوشش کرتے۔۔۔

" میں نے نہیں کیا۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں میرا اعتبار کریں۔۔۔مجھے نہیں پتہ یہ سب کیسے ہوا۔۔۔میرے پاس تو سیل تک نہیں ہے۔۔۔اور اگر یہ سب میں نے کیا ہوتا تو میں بجائے راہ فرار اختیار کرنے کے کیوں آتی آفس میں اپنی بیٹی کو لے کے دوسرے ہی دن۔۔۔"میں منطقی دلیل دے

کر قائل کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔کہ یہ سب میں نے نہیں کیا۔۔۔

کیونکہ تمہیں اعتبار ہے۔۔کہ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔"وہ " جوڈیول اتنی دیر سے خاموش کھڑا تھا۔۔مجھے گہری نگاہوں سے دیکھتے۔۔۔دانت پیستے ہوئے گویا ہوا۔۔۔ساتھ ساتھ انہوں نے عبید کو اشارہ کیا ۔۔اور وہ فوراً وہاں سے چل دیا۔۔۔

پہلی بار مجھے ان سے اس قدر ڈر لگ رہا تھا۔۔۔کہ لگا جان نکل جائے گی۔۔۔

اگلے ہی پل وہ میرے قریب آئے۔۔۔اور میرے بالوں کو(گدی کے حصے کی)جڑوں سے پکڑ کر زور سے جھنجھوڑا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میری آنکھوں سے درد کی شدت سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

لیکن یہ صرف خوش فہمی ہے تمہاری۔۔۔اسامہ وجدان اور اس کی " منزل کے درمیان جو بھی آج تک آیا ہے وہ صرف فنا ہوا ہے دنیا سے۔۔۔ میں تمہارے ساتھ کوئی سختی نہیں کرنا چاہتا لائبہ۔۔۔اس لیے سچ سچ بتاؤ۔۔۔پروجیکٹ کی انفارمیشن کیسے لیک ہوئی؟؟۔۔۔۔یہ تمہارے پاس آخری موقع ہے سچ بتانے کا۔۔۔اس لیے سچ بولو۔۔۔کسی سے ملی تھی تم۔۔۔جب فائل تمہارے پاس تھی؟؟۔۔" تفتیشی نظروں سے مجھے تکتے۔۔۔انہوں نے نہایت سختی سے استفسار کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔"میں نے درد کی شدت سے کراہ بھر۔۔۔اس نیلی انکھوں" والے ڈیول کا سرخ چہرہ تکتے۔۔۔صاف انکار کیا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

پھر انفارمیشن لیک کیسے ہوئی؟؟۔۔"انہوں نے پہلے سے زیادہ شدت" سے میرے بال جھنجوڑ دیے تھے۔۔۔جس کے سبب اب میں مزید تکلیف میں مبتلا ہوئی۔۔

میری آنکھیں اب سرخ پڑ گئی تھی کرب کی شدت سے۔۔۔

مجھے نہیں پتا"میں جانتی تھی میری فرزین کے مقابلے کوئی اوقات نہیں" ہے۔۔میں تو صرف اس کی ایک معمولی سی کڈنی ڈونر تھی۔۔۔اگر یہ سب فرزین نے کیا ہے۔۔تو بھی سر اسامہ اسے ضرور بچالیں گے اتنی والہانہ محبت کرتے ہیں اس سے۔۔۔لیکن میرا کیا؟؟۔۔کہیں ایسا نہ ہو ۔۔کہ میں اس کا نام لوں اور وہ الٹا مجھے ہی پھنسادیں اپنی محبت کو بچانے کے لیے۔۔۔

میں تو اس حال کو پہنچی ہوئی تھی کہ آگے کنواں اور پیچھے کھائی۔۔۔

" سر سارے بورڈ اف ڈائریکٹرز آچکے ہیں میٹنگ سٹارٹ کرنی ہے ۔۔آپ کا انتظار ہو رہا ہے۔۔۔" عبید نے دروازہ ناک کر کے آہستگی سے اطلاع دی۔۔ جس پر مقابل نے ایک جھٹکے سے مجھے آزاد کیا۔۔۔

" ٹائم ختم۔۔۔اب اگر بورڈ اف ڈائریکٹرز تمہاری چمڑی ادھیڑنے کی بھی ڈیمانڈ کریں گے ناں۔۔۔ تو میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اجازت دے دوں گا۔۔۔"۔۔ان کی بات سن۔۔ میری روح تک کانپ اٹھی تھی۔۔۔

اسامہ

میں میٹنگ روم میں داخل ہوا۔۔تو سب میرے ہی منتظر نظر آئے۔۔۔
میں اپنے انداز میں چلتا ہوا رعب و دبدبے کے ساتھ جا کر اپنی کرسی پر بیٹھا۔۔۔

میرے بیٹھتے ہی میٹنگ کا آغاز ہوا۔۔۔۔

"۔۔۔آپ کی سیکرٹری کے انفارمیشن لیک کرنے کے سبب ہماری کمپنی کو اس قدر نقصان ہوا ہے۔۔۔آپ کیا وضاحت دیں گے اس کی۔۔۔" مجھ سے ایک کے بعد ایک سوالات کیے جا رہے تھے لیکن میں خاموش رہا۔۔۔۔

بلکہ ایک کام کرتے ہیں۔۔سب سے پہلے تو اس لڑکی کو بلاتے ہیں۔۔ "
اور خود اس سے سوال کرتے ہیں۔۔۔دیکھیں تو صحیح۔۔کہ وہ کیا جواب
دیتی ہے۔۔۔"ازلان کے کہتے ہی۔۔۔سب اس کی بات سے اتفاق کرنے
لگے۔۔جبکہ میں۔۔۔میں اپنی مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔۔۔

لائبہ کے کمرے میں آتے ہی بورڈ اف ڈائریکٹرز کا غصہ مزید بڑھا۔۔۔

"تو کس کے کہنے پر کیا تم نے یہ سب لڑکی؟؟۔۔ "

"کتنے پیسے ملے تمھیں؟؟۔۔"

"کون ہے تمھارا باس؟؟۔۔"

سچ سچ بتادو۔۔تو تمہاری سزا میں کمی آجائے گی۔۔ورنہ زندگی بھر جیل " میں سڑو گی۔۔۔"دو کوڑی کے ورکرز۔۔جو میرے لیے کام کرتے تھے۔۔۔جو میرا دیا کھا رہے تھے۔۔وہ آج میری بیوی پہ غرا رہے تھے اور میری بے بسی کا عالم یہ تھا کے میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔میں نے بس نظر اٹھا کے ازلان کی جانب دیکھا۔۔جس کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔۔۔

تم بولتی ہو یا اپنے طریقے سے بلواؤں؟؟۔۔"مسٹر خرم نے جب لائبہ " کے قریب کھڑے ہو کر چڑھائی کی۔۔۔تو میں نے اپنے ناخن غصے کی شدت کے سبب اپنی کھال میں گڑھا دیے۔۔۔

یہ ایسے نہیں بولے گی۔۔اس کی تو میں۔۔"جب ایک اور بندے نے "
اٹھ کر لائبہ پر چڑھائی کرنا چاہی۔۔۔اور اس کا بازو پکڑا۔۔بس یہ میری انتہا تھی۔۔۔

دور رہ کر بات کرو۔۔۔"میں نے فوراً ہی مسٹر شہباز کا ہاتھ لائبہ کے بازو" سے چھڑایا۔۔وہ رو رہی تھی۔۔اس کی سبز رنگ آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھیں۔۔۔

میں نے مسٹر شہباز کو انگلی دکھا کر۔۔چنگھاڑتے ہوئے کہا۔۔تو سب میرا چہرہ دیکھنے لگے۔۔

ٹھیک ہے کوئی بات نہیں کرو اس لڑکی سے۔۔کچھ نہ پوچھو۔۔۔مسٹر "
اسامہ وجدان کی بہت خاص ہیں یہ۔۔۔۔"ازلان نے دانستہ طور پر بہت

معنی خیزی سے جملہ ادا کیا۔۔۔جس کے بعد سبھی لائبہ کو بڑی عجیب نگاہوں سے دیکھنے لگے۔۔ان کی نگاہوں میں جو تھا وہ میں باخوبی پہچان سکتا تھا۔۔اس لیے میں فوراً ہی اس کے آگے ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

میں نے آنکھوں کی آنکھوں میں ازلان کو وارننگ دی۔۔۔

" میں نے ڈیڈ کو بلا لیا ہے۔۔۔اب ڈیڈ ہی فیصلہ کریں گے۔۔۔بچاتے رہو تم اس عورت کو۔۔۔جس کی وجہ سے ہم سب اس وقت اتنے خسارے میں آ گئے ہیں۔۔۔"

" ڈیڈ کو بلانے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔میں خود سنبھال لوں گا سب کچھ۔۔۔اب تک بھی میں ہی سنبھالتا آیا ہوں۔۔۔" میں دونوں ہاتھ ٹیبل پر ٹکاتا۔۔۔ذرا جھک کر۔۔۔سب کے سامنے برہمی سے گویا ہوا۔۔

"وہ تو نظر آ ہی رہا ہے تم کتنا سمبھال پا رہے ہو۔۔ایک معمولی سی لڑکی اتنی بڑی انفارمیشن لیک کرنے کا سبب بن گئی۔۔اور تم اسے کسی کو چھونے تک نہیں دے رہے ہو۔۔۔"

"ہاں۔۔کیونکہ ابھی تک میری سیکرٹری پر انفارمیشن لیک کرنا ثابت نہیں ہوا ہے۔۔۔"میں نے خاصہ جتاتے ہوئے جواب دیا۔۔

"کمپنی کے اتنے بڑے نقصان کے باوجود تمھیں صرف اس لڑکی کی پڑی ہے۔۔۔"وہ چیخا۔۔۔بس نہ چلتا ہو۔۔ویل چیئر چھوڑ کر کھڑا ہو جائے لڑنے۔۔۔

Zubi Novels Zone

" مجھے صرف سچ کی پڑی ہے۔۔" میں نے تیزی سے جتاتے ہوئے برہمی سے کہا۔۔۔

"سچ سب کے سامنے ہے۔۔۔بس یہ کہو تم دیکھنا نہیں چاہ رہے۔۔"

" اکثر آنکھوں دیکھا جھوٹ نکل آتا ہے۔۔۔میں صرف ثبوت پر یقین کرتا ہوں۔۔۔" رعب دار انداز میں کہتا۔۔میں آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے وارن کر رہا تھا۔۔کے باز آجائے اپنی حرکتوں سے۔۔۔ورنہ میں اسے چھوڑنے والا نہیں ہوں۔۔۔

" ثبوت بھی مل جائیں گے۔۔پہلے اس لڑکی کو پولیس کے حوالے تو کرنے دیں۔۔۔" مسٹر شہباز دو بدو گویا ہوئے۔۔۔

مجھے لائبہ پر شدید غصہ آرہا تھا اور کیوں کر نہ آتا۔۔۔یہ سب اسی کی بے وقوفی کی وجہ سے ہو رہا تھا۔۔۔وہ مجھ پہ اتنا بھی اعتبار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ کہ سچ بتا دے۔۔۔میں جانتا ہوں کچھ نہ کچھ چھپا رہی ہے مجھ سے وہ۔۔۔ لیکن کیا؟؟؟۔۔۔کون ہے جسے وہ بچانے کے لیے اتنی بڑی قربانی دے رہی ہے؟؟؟۔۔اور کیوں؟؟۔۔۔

یقین نہیں آرہا تھا خود پر اس لمحے۔۔۔کے جب مجھے اپنی سیٹ کی پرواہ ہونی چاہیے تھی۔۔اپنے لوگوں کی پرواہ ہونی چاہیے تھی۔۔۔جو شدید نقصان پہنچا میری کمپنی کو اس کی پرواہ ہونی چاہیے تھی۔مگر نہیں تھی۔۔۔تھی تو صرف و صرف اس ایک لڑکی کی۔۔۔اس لڑکی کی جو مجھ پہ اتنا بھی اعتبار نہیں کر رہی تھی کہ سچ بتائے۔۔۔تاکے میں لڑ سکوں۔۔۔۔

"آپ لوگ مجھ پر بس تھوڑا سہ اعتبار کریں۔۔مجھے تھوڑا سہ وقت دیں۔۔۔میں خود اس معاملے کو ہینڈل کر کے آپ لوگوں کو رپورٹ دیتا ہوں۔۔۔"میں اپنی جانب سے پوری کوشش کر رہا تھا بورڈ اف ڈائریکٹرز کا غصہ کم کرنے کا۔۔۔انہیں خود پر اعتبار و یقین دلانے کا۔۔۔تاکہ مجھے اس معاملے کو سمبھالنے کا وقت مل سکے۔۔۔۔

اس لمحے مجھے صرف وقت درکار تھا۔۔اتنا وقت۔۔۔کہ میں لائبہ کو بچا سکوں۔۔۔حیرانگی تھی مجھے۔۔۔بہت حیرانگی۔۔۔کہ کب وہ میرے لیے اتنی امپورٹنٹ ہوئی۔۔کہ اپنی سیٹ بچانے کے بجائے۔۔میں اسے بچانے کی کوشش میں لگا۔۔۔

"اتنا امپورٹنٹ ڈیٹا تم نے اس کل کی آئی معمولی سی لڑکی کے ہاتھ میں دیا کیسے اسامہ؟؟۔۔۔۔۔"ابھی میں بول کر خاموش ہی ہوا تھا کے میٹنگ

روم کا دروازہ کھلا۔۔۔اور وجدان احمد اپنے پر وقار انداز میں چلتے ہوئے میری جانب آئے۔۔۔انھیں دیکھ۔۔۔ایک لمحے کے لیے میں خوفزدہ ہوا۔۔۔

انھوں نے سب کے سامنے میرے روبرو آکر۔۔۔نہایت غصیلے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

ڈیڈ کے اچانک وہاں آجانے سے۔۔۔معاملات مزید میرے لیے خطرناک ہوئے۔۔۔

ان کا اتنی جلدی یہاں آنا۔۔۔محض ایک اتفاق نہیں ہو سکتا۔۔۔۔یقیناً یہ سب ایک منصوبہ بندی کے تحت ہو رہا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا ڈیڈ کے سوال کا۔۔۔

کیا بتاتا۔۔۔ جسے وہ ایک معمولی سی لڑکی بول رہے ہیں۔۔۔ وہ دراصل ان کی بہو ہے۔۔۔

دونوں مٹھیاں کس کر بھینچتا۔۔۔ میں نظر جھکا گیا۔۔۔۔

بتاؤ اسامہ وجدان۔۔۔ میں جواب چاہتا ہوں۔۔۔ کس کے کہنے پر اتنے" عقلمندانہ فیصلے لے رہے ہو۔۔"وہ دھاڑے۔۔۔

نہایت غصے میں نظر آرہے تھے وہ۔۔۔

میرے کہنے پر۔۔۔" باہر سے ایک آواز آئی۔۔اور سب اس جانب متوجہ ہوگئے۔۔۔

لائبہ

میرے ہاتھ پاؤں لرز رہے تھے بری طرح۔۔۔

میں کانپ رہی تھی۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔یہ سب میرے ساتھ کیا ہوگیا۔۔۔

میں نہ جانے کتنی بار کہہ چکی تھی۔۔کہ میں نے کچھ نہیں کیا مگر کوئی بھی میری بات کا اعتبار کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔اوپر سے وہ لوگ مجھے

پولیس کے حوالے کرنے کی باتیں کر رہے تھے۔۔۔ جس کے سبب میری جان نکلے جا رہی تھی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ۔۔۔

کوئی بھی میری بات نہیں سن رہا تھا۔۔۔ حتیٰ کہ سر اسامہ کے ڈیڈ بھی۔۔۔ اور پھر اچانک جیسے کوئی رحمت کا فرشتہ بن کر آیا۔۔۔

آپ کون؟؟۔۔"اس خوبصورت شخص کے میٹنگ روم میں داخل" ہوتے ہی سب ہی اس جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔

اسے دیکھ۔۔۔ ہر کسی کا ایک ہی سوال تھا۔۔۔

میرے سامنے ہی ازلان نے اس لڑکے کو دیکھ۔۔ ابرو اچکا کر سوال کیا۔۔۔

اقبال۔۔۔نام تو علم میں ہو گا آپ لوگوں کے۔۔میں ہی وہ ہوں جس کی" غلطی کی وجہ سے بیچاری مس لائبہ کو یہ سب فیس کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔"بس ان کا اعلانیہ کہنا تھا۔۔کہ میں نے دیکھا سر اسامہ سے لے کر روم میں موجود ہر شخص ہی ان کی جانب تعجب سے دیکھنے لگا۔۔۔میں خود بھی حیران تھی۔۔۔

" دراصل میں صرف یہ بتانے یہاں آیا تھا۔۔۔کہ مس لائبہ کی کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔وہ پروجیکٹ کا ڈیٹا میری غلطی سے لیک ہوا ہے۔۔۔ کل رات میرے روم میں کچھ لوگ گھس آئے تھے اور فائل لے گئے ۔۔۔صبح جب تک میرے علم میں یہ بات آئی۔۔ڈیٹا لیک ہو چکا تھا۔۔۔ کیونکہ غلطی میری ہے میں نے اپنے سیفٹی کا صحیح طرح انتظام نہیں کیا تھا۔۔اسی لیے لوگوں کو موقع ملا میرے کمرے میں گھس کر آنے اور

آپ کی کمپنی کو نقصان پہنچانے کا۔۔۔اس لیے معافی مانگنے بھی میں خود آیا ہوں۔۔۔" مسٹر اقبال نے نہ صرف سب کے سامنے کھلی معذرت کی ۔۔بلکہ ایک فائل بھی سر اسامہ کی جانب بڑھا دی۔۔۔

میں تھوڑا الجھ کر رہ گئی تھی۔۔مجھے تو لگا تھا یہ کام فرزین کا ہے۔۔۔۔

فائل پڑھنے کے بعد۔۔سر اسامہ نے حیرت سے میری جانب دیکھا ۔۔مجھے ان کی آنکھیں بہت الجھی ہوئی لگیں۔۔جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو۔۔۔

سر اسامہ نے وہ فائل اپنے والد کے حوالے کی۔۔میں نے دیکھا وہ بھی اتنے ہی حیران نظر آ رہے تھے۔۔جتنے سر اسامہ تھے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

انھوں نے بھی پلٹ کر مجھے بڑی تعجب بھری نگاہ سے دیکھا۔۔

"اگر آپ راضی ہیں میرے ساتھ کام کرنے کے لیے۔۔تو پھر سائن کر دیجیے۔۔۔باقی ڈیٹیل پر بات۔۔ہم آرام سے بیٹھ کر لیں گے۔۔"مسٹر اقبال نے ہلکا سہ مسکراتے ہوئے کہا۔۔ان کا انداز بہت پلے فل تھا۔۔

اوکے۔۔"کچھ لمحوں پہلے جو ماحول مجھے آگ برساتا معلوم ہو رہا تھا۔۔" وہی ماحول مسٹر اقبال کی ایک معذرت سے اب پر سکون سہ ہو چکا تھا۔۔

سر اسامہ کے والد نے فوراہی ان سے ہاتھ ملاتے ہوئے ڈیل ڈن کی۔۔ جبکہ سر اسامہ کچھ سوچ میں ڈوبے ہوئے نظر آرہے تھے۔۔۔

مس لائبہ۔۔۔ کیا مجھے باہر تک چھوڑ دیں گی آپ؟؟؟۔۔"اس حسین " نوجوان نے سب کے سامنے بڑی نرمی اور احترام مجھ سے استفسار کیا۔۔۔

ان کے سوال پر۔۔۔ میں نے سر اسامہ کی جانب دیکھا۔۔۔وہ مجھ سے نظر چرا گئے تھے۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آیا۔۔۔ایسا کیوں کیا انھوں نے؟؟؟۔۔۔ لیکن مجھے وہاں سے ویسے بھی باہر نکلنا تھا۔۔۔۔

میں نہ جانے کب سے اپنی سانسیں روکے کھڑی تھی وہاں۔۔۔

شور سر۔۔۔"میں یہ کہتی۔۔۔ فوراہی وہاں سے باہر نکلی ان کے " ساتھ۔۔۔

اسامہ

میرے تو خوابوں میں بھی نہیں گزرا تھا کہ مسٹر اقبال ازلان سے بھی کم عمر نکل کر آئیں گے۔۔۔ پہلا جھٹکا تو مجھے صرف اس کی خوبصورتی دیکھ کر لگا تھا۔۔ دوسرا جھٹکا تب لگا۔۔ جب اس نے مجھے ایک کی جگہ دو پروجیکٹ آفر کیے۔۔۔

وہ اچانک کیوں اتنا مہربان ہو رہا تھا ہم پر؟؟۔۔ یہ بات میرے ذہن کو کھٹک رہی تھی۔۔۔ کے اچانک اس پروجیکٹ میں لکھی آخری شرط پر میری نگاہ گئی۔۔ اور میری آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئیں۔۔

اس کی آخری شرط یہی تھی کہ دونوں پروجیکٹس کی ہیڈ مس لائبہ رہیں گی۔۔۔ اور یہ بات مجھے ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ بھلا اس نے لائبہ کو ہیڈ رکھنے کی شرط کیوں رکھی؟؟۔۔۔

ہمارے پروجیکٹ کا ڈیٹا تو الریڈی لیک ہو چکا تھا۔۔۔ بھلے ہی غلطی لائبہ کی ہو یا مسٹر اقبال کی۔۔ لیکن اس کے بدلے میں مسٹر اقبال ہمارے ساتھ دو پروجیکٹ میں کام کرنے کے لیے تیار تھے اور یہ کسی بھی مریکل سے کم نہیں تھا اس وقت۔۔۔ ایسے میں، میں تو کیا۔۔ کوئی بھی مسٹر اقبال کی آفر کو ریجیکٹ کرنے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ لیکن سارا مسئلہ اس شرط کا تھا۔۔۔ میرا دماغ کہہ رہا تھا کہیں نہ کہیں کچھ گڑبڑ ضرور ہے۔۔۔

ازلان

سب کچھ پلان کے مطابق چل رہا تھا۔۔۔ کے اچانک نا جانے کیسے مسٹر اقبال خود میٹنگ روم میں آگ ئے۔۔۔ اور نہ صرف آ ئے۔۔۔ بلکے انھوں نے سارا الزام اپنے سر لے لیا۔۔۔ میں نے باہر ملک سے ڈیڈ تک کو بلا لیا

تھا۔۔کیونکہ مجھے یقین تھا سب کچھ میرے اور فرزین کے بھائی (افنان) کے پلان کے مطابق ہی ہو گا۔۔۔ہم دونوں کو فائدہ ہونے والا تھا اس ڈیل میں۔۔۔لیکن سمجھ نہیں آیا مسٹر اقبال نے کیوں سارا ذمہ اپنے سر لیا؟؟؟۔۔۔

میں اچھے سے واقف تھا وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔مگر انہوں نے جھوٹ کہا کیوں؟؟؟۔۔انھیں کیا فائدہ پہنچنے والا تھا اسامہ کو بچا کر؟؟۔۔

ابھی میرے ذہن میں یہی سوال چل رہے تھے کہ میں نے دیکھا۔۔۔ انہوں نے لائبہ سے کہا کے انھیں باہر چھوڑ دے۔۔۔اور تب میرا دماغ کھٹکا۔۔۔

Zubi Novels Zone

"اووو۔۔۔تو یہ اسامہ وجدان کو نہیں۔۔۔اس لائبہ کو بچانے آیا تھا۔۔۔ واہ بھئی۔۔"میں زیر لب دانت پیستے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔

کبھی کبھار قسمت کیسے کسی پر مہربان ہوتی ہے۔۔میں تو بس یہ دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

لائبہ

"ش۔۔۔شکریہ سر۔۔۔"میں نے میٹنگ روم سے باہر نکلتے ہی۔۔۔ لرزتی زبان کے ساتھ ان کا شکریہ ادا کیا۔۔۔

ویلکم۔۔۔"ان کی آنکھوں میں ابھی بھی پلے فلنس تھی۔۔۔جسے میں سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔۔

"ویسے ڈیٹا لیک کیسے ہوا؟؟؟۔۔"اور اگلے ہی لمحے میرے کان کھڑے ہوئے۔۔جب انہوں نے مجھ سے سخت لہجے میں۔۔۔ تفتیشی انداز کے ساتھ سوال کیا۔۔۔

"آپ نے ہی تو ابھی اندر کہا۔۔کہ آپ کی غلطی سے ہوا ہے۔۔"میں الجھ کر تیزی سے بولی۔۔

جس پر ان کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ بکھری۔۔۔

"اوکم اون بے بی۔۔۔اتنی اسمارٹنس اپنے ڈیڈی کے سامنے مت دکھاؤ۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ اپنی پاکٹ میں ڈالتے۔۔آنکھیں چھوٹی کر ۔۔۔بغور مجھے تکتے۔۔۔۔طنزیہ گویا ہوئے۔۔۔

جس پر میری سبز رنگ آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

"تو اس کا مطلب آپ نے اندر ابھی جو کہا وہ جھوٹ تھا؟؟۔۔"میری آواز میں کنفیوژن نمایاں تھی۔۔۔

"افف۔۔۔تمہاری یہ معصومیت۔۔۔کہیں میری جان نہ لے لے۔۔۔"" وہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ۔۔۔جب ایک گہری آہ بھر کر بولے۔۔۔تو مجھ کم عقل کو سمجھ آگیا۔۔انہوں نے اندر جو کچھ کہا وہ جھوٹ تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

اس کا مطلب۔۔۔کہ فرزین نے ہی سب کچھ کیا ہے۔۔۔"میں زیر لب بڑبڑائی۔۔۔لیکن اس بار میرے لہجے میں یقین تھا۔۔۔سو فیصد یقین۔۔۔کہ ہاں یہ کام اسی کا ہے۔۔۔

"تھوڑا زور سے بول لو گی۔۔۔تو میں بھی سن لوں گا۔۔۔"وہ اپنے کان میرے منہ کے قریب لاتے ہوئے بولے۔۔۔تو میں فورا ایک قدم پیچھے ہٹ کر کھڑی ہوئی۔۔۔

"جب ڈیٹا آپ کی جانب سے نہیں لیک ہوا۔۔تو پھر آپ نے کیوں اس کی بھرپائی کی۔۔۔اور کیوں مجھے بچایا؟؟۔۔۔"اب بس میرے ذہن میں یہی ایک سوال گردش کر رہا تھا۔۔جو میرے لبوں پر فوری آگیا۔۔۔

ہمم۔۔۔لگتا ہے بھولی کچھ زیادہ ہی ہو تم۔۔۔کوئی بات نہیں۔۔۔جب" ملاقاتیں بڑھیں گی۔۔تو عقل میں بھی بات آ ہی جائے گی۔۔۔"میری آنکھوں میں جھانکتے۔۔وہ پھر پلے فل انداز میں بولے۔۔۔

جس پر میں نے انھیں الجھ کر دیکھا۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آیا تھا وہ کن ملاقاتوں کی باتیں کر رہے تھے۔۔۔

وہ میرے سامنے لفٹ میں داخل ہوئے۔۔۔لفٹ کا دروازہ بند ہونے تک وہ مجھے دیکھتے رہے۔۔۔ان کے چہرے پہ ایک عجیب سی مسکراہٹ تھی۔۔۔بہت معنی خیز مسکراہٹ۔۔۔جسے میں سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

میں واپس لوٹی تو سر اسامہ اور ان کے والد مجھے میٹنگ روم کے باہر باتیں کرتے نظر آئے۔۔۔ باقی سارے بورڈ آف ڈائریکٹرز بھی وہیں کھڑے تھے۔۔۔ لیکن وہ خاموش تھے۔۔۔

مجھے میٹنگ روم میں پتہ چل گیا تھا کہ ویل چیئر پر بیٹھا شخص کوئی اور نہیں سر اسامہ کا بھائی ازلان وجدان ہے۔۔۔ میری نگاہیں انہی پر ٹکی تھیں۔۔۔ کیونکے مجھے وہ بہت مایوس نظر آرہے تھے۔۔

"مس لائبہ۔۔۔ میٹنگ روم میں جو کچھ ہوا۔ اس کے لیے میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔۔۔" شاید انہوں نے دیکھ لیا تھا۔ کہ میری نگاہیں انہی پر ٹکی ہیں۔۔۔ وہ فوراً ہی اپنی ویل چیئر کھسکاتے ہوئے۔۔۔ میری جانب آئے اور مجھ سے نہایت نرمی سے معذرت کرنے لگے۔۔۔

میں نے کبھی خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔کے سر اسامہ کا بھائی ایک پاؤں سے معذور شخص ہو گا۔۔مجھے بہت ترس آیا ان پر۔۔۔

آپ کی غلطی نہیں۔۔۔حالات ہی ایسے تھے۔۔۔"میرا جواب " سن۔۔۔وہ ہلکا سہ مسکرائے۔۔۔مجھے نہیں لگا وہ کوئی مکار شخص ہیں اپنے ڈیول بھائی کی طرح۔۔۔

نہیں۔۔میں واقعی بہت شرمندہ ہوں۔۔اصل میں کمپنی کا اتنا بڑا لاس " ہو رہا تھا۔۔اور مجھے ورکرز کا بہت خیال ہے۔۔۔اس لیے میں بہت زیادہ غصے میں آگیا تھا۔۔۔اب مجھے شدید پچھتاوا ہو رہا ہے۔۔۔مجھے آپ سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔"وہ جتنی بار معذرت کر رہے تھے اتنی بار مجھے بھی شرمندہ کر رہے تھے۔۔۔

اگر مجھے مسٹر اقبال نے نہ بچایا ہوتا تو یقیناً اس وقت میں جیل میں پڑی ہوتی۔۔۔

" اٹس اوکے میں نے کہا ناں۔۔۔ آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

" نہیں مجھے اس طرح سکون نہیں آئے گا۔۔۔ میں آپ کو ڈنر پر انوائٹ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ کیا آپ آئیں گی؟؟؟۔۔۔"

" اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے" میں فوراً انکار کرنے لگی۔۔

"اس کا مطلب آپ نے مجھے معاف نہیں کیا دل سے ابھی۔۔ "

"نہیں ایسی بات نہیں۔۔۔"

"ایسی ہی بات ہے۔۔ورنہ آپ میرے ساتھ ایک ڈنر کو منع نہ کرتیں۔۔۔"ان کے بہت اصرار پر مجبوراً میں راضی ہوئی۔۔۔

اسامہ

میں گاڑی میں آکر بیٹھا تو میرا دماغ سن سی کیفیت میں تھا۔۔۔

میں نے تھکے ہارے انداز میں اپنا سر پیچھے سیٹ سے ٹکایا۔۔۔

"سر میں نے سنا ہے۔۔پروجیکٹ کا ڈیٹا لیک ہو گیا۔۔۔" ڈرائیور نے اچانک ہی بات شروع کی۔۔۔ لیکن میں نے خاص دھیان نہ دیا۔۔۔

"مجھے ایک بات بتانی تھی سر آپ کو۔۔۔" اس کے لہجے میں ڈر محسوس کر۔۔۔ میری آنکھ کھلی۔۔۔

اس نے بیک ویو مرر میں مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

بولو۔۔۔" میری آنکھیں اب اسی کے عکس پر ٹکی تھیں۔۔۔"

"سر وہ۔۔وہ مجھے آپ کو بتانا تھا کہ۔۔۔کے کل جب مس لائبہ فائل لے کر نکلی تھیں تو میں ہی ان کے ساتھ تھا۔۔۔ ہماری گاڑی راستے میں خراب ہو گئی تھی۔۔۔تو وہ گاڑی سے اتر گئیں ٹیکسی لینے کے ارادے سے۔۔۔

لیکن ان کے اترتے ہی تھوڑی دیر بعد گاڑی واپس سٹارٹ ہو گئی تھی۔۔۔میں ان کے پیچھے گیا تھا یہ بتانے کے لیے۔۔۔لیکن تب تک میں نے انہیں فرزین میم کی گاڑی میں بیٹھتا ہوا دیکھا۔۔۔میں دور تھا اس لیے روک بھی نہیں سکا۔۔۔میں کوئی غلط بات نہیں کر رہا۔۔۔بس مجھے لگا آپ کو پتہ ہونا چاہیے۔۔۔"اپنے ڈرائیور کی پوری بات سنتے ہی میں ایک لمحے کے لیے ساقط ہوا۔۔۔۔

تو میرا شک صحیح نکلا تھا۔۔۔فرزین ایسے ہی اتنی مہربان نہیں ہو رہی تھی لائبہ پر۔۔۔

ڈیڈ کا عین میٹنگ کے دوران پہنچنا کوئی اتفاق نہیں۔۔۔یہ سب فرزین کے بھائی افنان اور ازلان کا پلان تھا۔۔۔یہ سمجھنے میں اب مجھے زیادہ دیر نہیں

لگی۔۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے۔۔ میرا دماغ گھمایہ سوچ۔۔ کہ اگر یہ سب فرزین نے کیا تھا تو پھر اقبال نے اپنے سر ذمہ داری کیوں لی؟؟؟۔۔۔

میری سوچ سے قدرے مختلف نکلا تھا وہ۔۔۔ وہ تو بہت ینگ تھا ازلان سے بھی چھوٹا۔۔۔اس کی عیاشی کے کافی قصے سن رکھے تھے میں نے۔۔۔ لیکن اس دنیا بھر کے عیاش آدمی کو اس معمولی سی لائبہ میں ایسا کیا نظر آ گیا ؟؟۔۔۔ جو وہ اپنے نہ کردہ گناہ کی معافی مانگنے میٹنگ روم میں آن پہنچا۔۔۔

عجیب بات تھی ناں۔۔۔ مجھے میری محبت نے دھوکہ دیا تھا۔۔۔ میری فرزین نے لیکن مجھے اس بات کی فکر نہیں تھی۔۔۔ مجھے فکر تھی صرف اس بات کی۔۔ کہ اقبال میری عورت کے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے۔۔۔

میں پہلے تو آج گھر گیا۔۔۔ڈیڈ سے ملاقات کی۔۔۔ان کی وائف یعنی میری سوتیلی ماں بھی آئی ہوئی تھی اور دادی بھی۔۔۔

سب نے ساتھ ہی کھانا کھایا۔۔۔

"مسٹر اقبال تمہاری سیکرٹری میں کچھ زیادہ انٹرسٹ لے رہے ہیں۔۔۔" میں پانی کا گلاس منہ سے لگانے ہی لگا تھا جب ڈیڈ کی بات سن ۔۔۔میرے ہاتھ منجمد ہوئے۔۔۔

"ہاں۔۔میں نے بھی نوٹ کیا ہے یہ۔۔" ازلان فوراً تائید میں بولا۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔میں نے اسے غرا کر چیر پھاڑ کر دینے والی نگاہ سے دیکھا ۔۔۔جب کہ وہ مسکرا دیا۔۔۔

"تمہیں پتہ ہے ناں اسامہ مسٹر اقبال کو خوش کرنا کتنا ضروری ہے ہمارے لیے۔۔۔جیسا کہ ان کی شرط ہے ہر کام میں اس لڑکی کو آگے رکھنا۔۔"ڈیڈ کے کہتے ہی۔۔۔میں نے اپنی مٹھی مضبوطی سے بھینچی۔۔۔جو ٹیبل کے نیچے تھی۔۔۔

اس لمحے میں انگارے چبا رہا تھا۔۔۔

"ویسے سچ کہوں۔۔۔تو مجھے بہت چیپ لگی مسٹر اقبال کی پسند۔۔۔شکل و صورت کی کوئی خاص نہیں ہے وہ۔۔۔بس آنکھیں ہی خوبصورت ہیں۔۔۔ایک کام کرنا برو۔۔۔تھوڑا حلیہ ٹھیک کروا دینا اس کا۔۔۔جتنی خوبصورت لگے گی اتنا ہی کام آسانی سے ہوں گے"ازلان ایک آنکھ ونگ کرتے۔۔شرارت سے بولا۔۔۔تو میرا خون جل گیا۔۔۔۔

سوری۔۔۔"دادی ساری باتیں سننے کے باوجود صرف میرا چہرہ دیکھ" رہی تھیں۔۔اور میں دیکھ سکتا تھا وہ چاہتی تھیں کہ میں کچھ بولوں۔۔۔ لیکن میں نے نہیں بولا۔۔۔میں معذرت کرتا ہوا۔۔۔سیل لے کر اٹھا ۔۔۔ایسا دکھاتے ہوئے کہ مجھے کال آرہی ہے۔۔۔

میں واقف تھا ازلان مجھے دانستہ طور پر غصہ دلا رہا ہے۔۔۔لیکن شاید وہ بھول گیا تھا جب جذبات قابو کرنے کی بات آتی ہے تو اسامہ وجدان اپنی مثال آپ ہے۔۔۔اتنا اسان نہیں ہے میرے جذبات سے کھیلنا۔۔۔۔

ہاں۔۔لیکن یہ بھی ایک سچ تھا۔۔جسے میں جھٹلانے سے قاصر ہوں کہ وہ معمولی سی لڑکی اب اتنی اہمیت رکھتی تھی کہ میں اس کی خاطر اپنے جذبات کو بدلتا ہوا پا رہا تھا۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

لائبہ

میں ابھی آمنہ کو جھولے میں لیٹا کر کھڑی ہی ہوئی تھی۔۔ کہ مجھے محسوس ہوا کہ دروازہ کھلا ہے۔۔۔

واقف تھی کے وہ ڈیول آیا ہو گا اس لیے میں نے پلٹ کر دیکھنے کی زحمت نہ کی۔۔۔

ابھی میں مڑ کر بیڈ کی جانب ایک قدم ہی چلی تھی۔۔۔ کہ میرا بازو ایک انجانی گرفت میں کھنچا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے؟؟؟۔۔۔"میں نہیں ڈرئی۔۔میں نہیں گھبرائی آج اس" ڈیول سے۔۔۔میں نے اس کی نیلی سمندر جیسی گہری آنکھوں میں بے دھڑک دیکھتے ہوئے۔۔نہایت بیزاریت سے پوچھا۔۔۔

اتنی بیزاریت کیوں؟؟۔۔اقبال زیادہ پسند آگیا کیا؟؟۔۔"لو جی۔۔اب " بس یہی باقی رہ گیا تھا کہ یہ ڈیول مجھ سے دوسرے مردوں کو منسوب کر کے۔۔۔میرے کردار کی بھی دھجیاں اڑائے۔۔۔

ان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔آنکھیں انگارہ۔۔۔جیسے جوالہ مکھی پھوٹ پڑی ہو۔۔

کم از کم اس بندے نے میری مدد کی۔۔آپ کی طرح نہیں "اور میں " کہتے کہتے خاموش ہو گئی۔۔میں کس سے شکوہ کر رہی تھی اس پتھر دل ڈیول سے ؟؟۔۔ہونہہ۔۔۔لگتا ہے ان کے دل کی طرح میری عقل پہ بھی پتھر پڑ گئے ہیں۔۔۔

مدد ؟۔۔"ان کی آنکھیں ٹوسٹ ہوئیں۔۔۔"خدا کے بعد دنیا میں " تمہارا صرف ایک ہی مدد گار ہے۔اور وہ ہوں میں۔۔یہ ڈیول۔۔۔اس لیے دوسروں سے امید مت لگاؤ۔۔سمجھیں۔۔۔"وہ میرا بازو کس کے جھنجھوڑتے ہوئے۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔خاصہ جتاتے ہوئے بولے۔۔۔

مدد گار ؟؟۔۔بھلا ڈیول بھی کسی کے مدد گار ہوتے ہیں؟؟؟"میں نے " طنزیہ مسکراتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

ہاں۔۔۔اپنی بندی کے۔۔۔اور تم میری بندی ہو۔۔۔"اگلے ہی پل" انھوں نے میری شرٹ کا کالر پکڑ کر۔۔۔ایک جھٹکے سے قریب کر۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہا۔۔

ان کے لہجے میں حق تھا۔۔۔جیسے میں واقعی ان کی ہوں۔۔۔

❤ *Husny Kanwal* ❤

اسامہ

مسٹر اقبال کے ساتھ کنٹریکٹ سائن کرنے کے بعد۔۔۔جب ہم باہر نکلے۔۔۔تو میں خود انھیں لفٹ تک چھوڑنے آیا۔۔۔

مسٹر اقبال کے لفٹ میں داخل ہوتے ہی۔۔میں پلٹتا۔۔۔کے اس سے قبل ناجانے کہاں سے وہ آفت کی پڑیا آئی۔۔۔اور لفٹ میں دوڑتی ہوئی داخل ہو گئی۔۔۔

اسے دیکھتے ہی جہاں میری آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔وہیں مسٹر اقبال کی آنکھوں میں،میں نے جگنو جگمگاتے دیکھے۔۔۔

پہلے عاشر اور اب یہ اقبال۔۔۔

سمجھ نہیں آتا کہاں چھپاؤں میں اپنی بندی کو۔۔۔

Zubi Novels Zone

اپنی عقل سے پیدل بندی کو لفٹ میں اکیلے اقبال کے ساتھ کیسے جانے دیتا۔۔۔ مجبوراً کوئی کام نہ ہوتے ہوئے بھی۔۔ میں بھی فوراً لفٹ میں داخل ہوا۔۔

میں دانستہ طور پر دونوں کے بیچ میں کھڑا ہوا۔۔۔ تاکہ وہ اقبال دیکھ بھی نہ سکے اسے۔۔۔

لائبہ مجھے دیکھتے ہی۔۔ منہ بسور کر دوسری جانب رخ کر گئی۔۔۔ مجھے یقین نہ آیا۔۔ کوئی لڑکی مجھے بھی اتنا ایٹیٹیوڈ دیکھا سکتی ہے۔۔۔ لیکن وہ دکھاتی تھی۔۔۔ اور وہ ہی دیکھا سکتی ہے۔۔۔ آخر بندی جو تھی میری

۔۔۔۔

میں بھی دانت پیستے ہوئے۔۔بے نیازی کا مظاہرہ کر۔۔۔اپنی ٹائی ڈھیلی کرنے لگا۔۔۔

لفٹ کے رکتے ہی۔۔۔سب سے پہلے میں نے لائبہ کو باہر نکلنے دیا۔۔۔پھر خود نکلا۔۔۔

لیکن ابھی ہم دو تین قدم بھی نہ چلے تھے کہ پیچھے سے اقبال نے لائبہ کو مخاطب کر کے کہا۔۔۔"مس لائبہ۔۔۔میرے ساتھ سائیڈ چیک کرنے چلیں۔۔۔تاکہ جلد سے جلد کام شروع ہو سکے۔۔۔"

سر میں جاوں؟۔۔۔"لائبہ نے فوراً مجھے دیکھ۔۔استفسار کیا"

وہ۔۔دراصل مجھے بھی اپنی میٹنگ کے لیے نکلنا ہے اور ظاہر سی بات ہے" وہاں مجھے اپنی سیکرٹری کی ضرورت پڑے گی۔۔۔"کچھ لمحے۔۔۔۔میں اپنی پیشانی کی سائیڈ پر کھجاتے ہوئے۔۔۔سوچنے لگا۔۔۔پھر بہت نیچرل انداز میں اپنی بات رکھی۔۔۔

میرا دل ایک لمحے کے لیے بھی اسے مسٹر اقبال کے ساتھ اکیلا چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔

میرے جواب پر۔۔۔لائبہ مجھے اچھنبے سے تکنے لگی۔۔یقیناوہ جانتی تھی میری کوئی میٹنگ نہیں ہے۔۔۔

" بلکے مس لائبہ آپ ایک کام کریں جلدی سے اوپر جا کر میرے کیبن سے میٹنگ کی فائل لے آئیں۔۔۔"ایک لمحے کے لیے وہ مجھے پھر دیکھنے

لگی۔۔۔ لیکن میں نے اسے آنکھیں دکھائیں۔۔۔ تو وہ فوراً ہی اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔ واپس لفٹ کی جانب بڑھ گئی۔

مسٹر اقبال ایک بات میں بالکل کلیئر کر دینا چاہتا ہوں۔۔۔ وہ میری " بندی ہے۔۔۔۔"

سیکرٹری۔۔۔ نوٹ بندی۔۔۔" وہ چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔ پلے فل انداز" میں مجھے تکتے۔۔۔ میرے الفاظوں کی تصحیح کرنے لگا۔۔۔ جس پر میرا خون کھول گیا تھا۔۔

نہیں۔۔۔ وہ میری بندی ہے۔۔۔ میری عورت۔۔۔۔ اور اپنی عورت پر " کسی کی نگاہ برداشت نہیں کروں گا میں۔۔۔" ان پروجیکٹس کی اڑ میں وہ صرف میری بندی کے قریب آنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ اور یہ دیکھنے

کے باوجود میں کیسے چپ رہ سکتا تھا۔۔۔وہ میری تھی۔۔۔صرف اور صرف میری۔۔۔اور اسامہ وجدان اپنی چیزیں شیئر کرنے کا عادی نہیں ہے۔۔۔

مانا ڈیڈ کی موجودگی کے سبب میں بندھا ہوا تھا۔۔۔لیکن اس کے باوجود میں نے اسے کھلے الفاظوں میں وارن کر دیا۔۔۔

"سوری مسٹر اسامہ وجدان۔۔۔مگر اس پر کہیں بھی آپ کا لیبل نہیں لگا ہوا۔۔۔اور جہاں تک میں نے انفارمیشن نکلوائی ہے آپ کی منگنی ہو چکی ہے۔۔۔مسٹر عدنان کی بیٹی فرزین عدنان سے۔۔۔اور ایک چیز میں بالکل واضح کر دینا چاہتا ہوں۔۔۔کہ جو چیز مجھے پسند آجائے۔۔۔وہ میری ہوتی ہے۔۔"دھمکی دینے کے باوجود وہ نہ صرف نڈر بنا بلکہ مجھ سے اڑنے کے لیے تیار کھڑا تھا۔۔۔پھر وہ میرے قریب آیا اور اس نے میرے کان میں

آخری جملہ سرگوشی کرنے والے انداز میں ادا کیا۔۔۔"ڈیورس خود دے دو۔۔اس سے پہلے کہ میں اپنے طریقوں سے دلواوں۔۔۔"اس کا آخری جملہ سن۔۔میرے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

ڈیورس خود دے دو۔۔اس سے پہلے کہ میں اپنے طریقوں سے" دلواوں۔۔۔"اس کا آخری جملہ سن۔۔میرے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

میری آنکھیں سرخ ہوئیں۔۔۔پھر میں نے آؤ دیکھا نہ تاو۔۔۔اور اگلے ہی پل۔۔اس کا گلا اپنے شکنجے میں لیا۔۔۔

وہ میرے اچانک عمل پر حیران ہوا۔۔۔اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تو کیا۔۔پوری دنیا مل کر بھی چاہے ناں۔۔تو اسامہ وجدان سے وہ چیز" نہیں چھین سکتی۔۔جو ایک بار اسامہ وجدان کے قبضے میں آجائے۔۔۔ چاہے تو آزما کر دیکھ لے۔۔۔اسامہ وجدان کی سلطنت میں تجھے سوائے خاک کے اور کچھ نہیں ملے گا"اس کے وجود کو ہوا میں لٹکا کر۔۔۔میں جنون کی حد تک پاگل ہوتے۔۔۔اسے کھلا چیلنج دے چکا تھا۔۔۔

میری رگیں تنا رہی تھیں۔۔۔

وہ مچل رہا تھا۔۔۔میری پکڑ سے آزاد ہونے کے لیے۔۔۔مگر میرا تو جیسے بس نہ چل رہا ہو کہ اسے مار کر یہی دفنا دوں۔۔

س۔۔سر۔۔۔"میں ایک جنون میں تھا۔۔۔جب مجھے کسی کی لرزتی" آواز سنائی دی۔۔۔۔

اگلے ہی پل میں نے جھٹکے سے اقبال کو پھینکا۔۔۔

وہ زمین پر گرا۔۔۔ بالکل اپنی اوقات کے مطابق۔۔۔

کیا ہے؟؟۔۔۔" میں نے پلٹ کر۔۔۔اپنی ٹائی ڈھیلی کرتے۔۔۔ دنیا" جہاں کی بیزاری اپنے لہجے میں سموئے۔۔۔ جھنجلا کر پوچھا۔۔۔

وہ گھبرا کر کبھی مجھے دیکھتی۔۔۔تو کبھی میرے پیچھے فرش پر پڑے اقبال کو ۔۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔" وہ بوکلاہٹ کا شکار نظر آرہی تھی۔۔۔ تھوڑی پریشان۔۔" تھوڑی الجھی سی۔۔۔

اگر یہ پریشانی میرے لیے تھی تو ٹھیک۔۔۔لیکن اگر یہ اقبال کے لیے ہے۔۔تو کیوں تھی؟؟۔۔یہ سوچ۔۔۔میرا دماغ بھنایا۔۔۔

چلو تم۔۔۔"وہ کھڑا ہوا۔۔یا نہیں۔۔۔مجھے پرواہ نہیں۔۔۔لائبہ کا بازو" اپنی گرفت میں لے کر۔۔۔میں وہاں سے چل دیا۔۔۔

آپ مسٹر اقبال کا گلا کیوں پکڑے ہوئے تھے؟؟۔۔۔"میں نے پارکنگ" ایریا میں آتے ہی۔۔۔دور سے ہی ڈرائیور کو گاڑی سے اترنے کا اشارہ کر دیا تھا۔۔۔

لائبہ کو گاڑی کی پیسنجر سیٹ پر بیٹھاتے۔۔۔میں ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھا ۔۔۔

ابھی گاڑی سٹارٹ ہی کی تھی۔۔۔کہ وہ مجھ سے فکر مند ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔

کیوں؟؟۔۔ تمھیں تکلیف ہو رہی ہے؟؟۔۔۔"اس کا اقبال کی فکر میں" پوچھا ہوا سوال بھی۔۔۔مجھے زہر معلوم ہوا تھا۔۔۔

یاد رکھو لائبہ۔۔۔مجھے دغا دینے کا تصور بھی گزرا ناں۔۔۔اگر تمھارے" خیالوں میں۔۔۔تو میں تمھیں مار کر مچھلیوں کو کھلا دوں گا۔۔۔یقین جانو۔۔۔قبر بھی نصیب نہیں ہونے دوں گا تمھیں۔۔۔"میں نے گاڑی کو اچانک زوردار بریک لگایا۔۔۔تو وہ گھبرا کر مجھے دیکھنے لگی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں اس کے قریب ہونے لگا۔۔تو وہ مارے خوف کے گاڑی کے ڈور سے جا چپکی۔۔۔

اس کے بالکل نزدیک پہنچ کر۔۔۔اس کی سبز رنگ آنکھوں میں اپنی آنکھیں گڑھائے۔۔۔میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔جتاتے ہوئے۔۔۔وارننگ آمیز لہجے میں بولا۔۔۔

وہ ڈر گئی تھی۔۔اس کی آنکھوں میں ابھرا وہ خوف۔۔۔مجھے سکون بخش رہا تھا۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

لائبہ

میں واش روم سے نکل کر۔۔۔ابھی کوریڈور سے ہوتی اپنے کیبن کی جانب جارہی تھی۔۔کے اچانک میرے کانوں نے سر اسامہ کے نام کی سرگوشی محسوس کی۔۔۔

یہ نام سن۔۔۔میرے قدم اسٹور روم کے باہر رکے۔۔۔

میں تھوڑا ہچکچاہٹ کے ساتھ قریب گئی۔

میں نے اسامہ وجدان کی گاڑی کا بریک فیل کر دیا ہے۔۔۔بہت جلد" آپ کو خوشخبری مل جائے گی۔۔۔"بس اتنا سننا تھا کے میرے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

میں بغیر اپنی جان کی پرواہ کیے۔۔۔اسٹور روم کے اندر داخل ہو گئ۔۔۔ تاکہ اس شخص کو پکڑوں۔۔۔

لیکن اسٹوم روم میں کوئی نہ تھا۔۔ساتھ ساتھ دوسرا دروازہ کھلا نظر آیا۔۔۔

میں سمجھ گئ تھی وہ جو کوئی بھی تھا۔۔۔اب جاچکا ہے۔۔اسے پکڑنا بیکار ہے۔۔لیکن پھر سر اسامہ۔۔۔ان کا کیا؟؟؟۔۔

میں پاگل ہو کر تیزی سے باہر بھاگی۔۔۔تاکے انھیں جانے سے روکوں۔۔۔

میں پارکنگ میں پہنچی۔۔۔تو سر اسامہ کی گاڑی جاتی ہوئی نظر آئی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اپنی کوئی پرواہ نہیں تھی مجھے۔۔۔اور میں خود نہیں جانتی ایسا کیوں تھا۔۔۔وہ ڈیول مر جاتا۔۔تو میرا ہی بھلا ہوتا۔۔۔میں آزاد ہو جاتی۔۔۔مگر اس لمحے ذہن میں یہ سب نہیں آیا۔۔۔آیا تو بس اتنا۔۔۔کے اسے بچالوں۔۔۔اپنی بیٹی کے باپ کو بچالوں۔۔۔

گاڑی کے بریک فیل ہیں۔۔۔۔"میں گاڑی کے پیچھے بھاگتے ہوئے" زور زور سے چیخنے لگی۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

اسامہ

میں گاڑی میں بیٹھا اپنے سیل میں کام کر رہا تھا۔۔جب مجھے میرے ڈرائیور نے مخاطب کر کے کہا۔۔۔

"سر۔۔۔مس لائبہ گاڑی کے پیچھے بھاگ رہی ہیں۔۔۔"

واٹ؟؟؟۔"میں چونکا۔۔۔"

نگاہ اٹھا کر دیکھا سائیڈ مرر میں۔۔۔تو وہ واقعی گاڑی کے پیچھے بھاگتی ہوئی نظر آئی۔۔۔

گاڑی روکوں سر؟؟۔۔"اس کے بے وقوفانہ سوال پر میرا خون "کھولا۔۔۔

نہیں۔۔۔بھاگنے دوا سے پیچھے۔۔۔اچھا ہے اور اسمارٹ ہو جائے گی۔۔۔"میں دانت پیس کر۔۔اسے غراتے ہوئے۔۔۔جزبز ہو کر طنزیہ بولا۔۔۔

"سوری۔۔۔سر۔۔۔گاڑی رک نہیں رہی۔۔نہ ہی بریک کام کر رہا ہے۔۔۔"ڈرائیور کے گھبراہٹ کے ساتھ کہتے ہی۔۔میں پینک ہوا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔گاڑی نہیں رک رہی؟؟۔۔"

"سر۔۔۔بریک کام نہیں کر رہا۔۔۔لگتا ہے کسی نے گاڑی سے چھیڑ چھاڑ کی ہے۔۔۔"وہ خوفزدہ ہو کر گویا ہوا۔۔۔تو میں نے پریشانی کے عالم میں اپنی پیشانی مسلی۔۔۔

یہ کیا پاگل ہو گئی ہے۔؟؟۔۔اس سے کہو آگے سے ہٹے۔۔۔گاڑی کا" بریک کام نہیں کر رہا۔۔۔"ابھی میں کچھ سوچ پاتا اس سے قبل ہی۔۔۔نہ جانے وہ آفت کی پڑیا کہاں سے گاڑی کے آگے آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔میرا دماغ گھوم گیا تھا اسے دیکھتے ہی۔۔۔اس نے کیا سوچ کر خود کو گاڑی کے آگے کھڑا کیا؟؟؟۔۔

مجھے اندازہ تھا کہ گاڑی جس اسپیڈ سے چل رہی ہے۔۔۔صرف دو تین منٹ لگیں گے ہمیں اسے اڑانے میں۔۔۔

ہٹو تم۔۔۔۔"میں نے ڈرائیور کو ہٹا کر۔۔خود پھرتی سے ڈرائیونگ" سیٹ سنبھالی۔۔۔

اور گاڑی کی ڈائریکشن موڑی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دو تین منٹ بعد۔۔۔"جب میں کہوں تو گاڑی سے کود جانا۔۔۔"میرے کہتے ہی۔۔۔میرے ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا لیا۔۔۔

کودو۔۔۔"میں چیخا۔۔۔اور ساتھ ساتھ گاڑی کا ڈور کھول کر کود گیا۔۔۔"

گاڑی ایک پیڑ سے جا ٹکرائی۔۔۔

سر۔۔۔آپ ٹھیک ہیں؟؟۔۔"مجھے روڈ کی معمولی سی چوٹیں آئی تھیں۔۔۔ڈرائیور بھی فوراً ہی اٹھ کر میرے پاس آیا تھا۔۔۔

آپ ٹھیک تو ہیں؟؟۔۔"لائبہ تیزی سے بھاگتی ہوئی میری جانب آئی۔۔"
وہ پسینوں سے شرابور تھی۔۔۔اس کے سانسیں بری طرح پھول رہی تھی
بھاگنے کے سبب۔۔۔

وہ بہت پریشان ہو کر میرے پاس آئی۔۔۔میں اسے الجھ کر دیکھنے لگا۔۔۔

ہمم۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔تم گاڑی کے آگے آ کر کیوں کھڑی"
ہو گئیں تھی بے وقوف؟؟۔۔"میں اس پر بگڑا۔۔۔

گاڑی کا بریک فیل ہے یہ بتانے کے لیے آئی تھی۔۔"وہ معصومیت سے"
جواب دہ ہوئی۔۔۔تو میرا شدت سے دل چاہا اپنا سر پھوڑ لوں۔۔۔اس
لڑکی کے پاس عقل نام کی چیز ہے بھی یا نہیں؟؟۔۔۔۔۔

"بریک فیل ہے جب پتا تھا۔۔۔تو سامنے کیوں آئیں؟؟؟۔۔مرنے کا زیادہ شوق آرہا تھا کیا؟؟؟۔۔"میں بپھر کر اس پر چیخا۔۔۔

"میں تو آپ کو بچا رہی تھی۔۔۔"وہ رو دی تھی کہتے ہوئے۔۔۔"

"تم صرف خود کو بچاؤ۔۔یہی بہت ہے۔۔۔"میں نے غصیلے لہجے میں ڈپٹ کر کہا۔۔۔اور پھر اس کی حالت دیکھ ترس کھاتے۔۔۔اس کا نازک بازو پکڑ کر خود سے لگایا۔۔۔

"آپ کو کیسے پتہ چلا مس لائبہ۔۔۔کے گاڑی کا بریک فیل ہے؟؟؟۔۔"میرے ڈرائیور نے لائبہ کو دیکھ۔۔۔مشکوک نگاہوں سے سوال کیا۔۔۔

میں نے کسی کو بات کرتے سنا تھا۔۔۔"اس نے پوری بات بتائی۔۔۔تو" میرا مزید خون کھولا۔۔۔

تم اکیلے اس کے پیچھے اسٹور روم میں چلی گئیں تھی؟؟۔۔دماغ تو نہیں" چل گیا تمھارا؟؟۔۔اگر اس کے پاس گن ہوتی تو؟؟۔۔یا وہ تمھیں کوئی نقصان پہنچا دیتا؟؟۔۔۔"میں خود نہیں جانتا۔۔۔کیوں مجھے اتنا غصہ آرہا تھا اس پر۔۔۔

لائبہ

آپ اس قابل ہی نہیں ہیں۔۔۔کہ آپ کے لیے کوئی بھلائی کی " جائے۔۔"میں پاگلوں کی طرح بھاگ رہی تھی صرف ان کی جان بچانے

کے لیے۔۔۔ حتی کے شارٹ کٹ لے کر۔۔۔ان کی گاڑی کے آگے آکر کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔اور وہ۔۔۔وہ الٹا مجھ پر ہی چیخ رہے تھے۔۔۔

میں دانت پیستے ہوئے کہ کر۔۔۔غصے سے پاوں پٹکتی۔۔واپس چل دی۔۔۔

**

میں اپنے ہوٹل کے روم میں پہنچی۔۔۔آمنہ کو لے کر۔۔۔تو میرا سیل رنگ ہوا۔۔۔

مجھے واٹس ایپ پر ویڈیو موصول ہوئی۔۔

ایک دو لمحے سوچنے کے بعد میں نے کلک کی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس ویڈیو میں کچھ لمحے تو خالی کوریڈور نظر آتا رہا ہوٹل کا۔۔۔اور پھر اچانک لفٹ کھلی۔۔۔اور سر اسامہ اور فرزین نمودار ہوئے۔۔۔

ویڈیو میں فرزین مکمل ان سے چپکی ہوئی تھی۔۔۔ان کے ہاتھ میں پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔مجھے اندازہ ہوا کہ ویڈیو ابھی کی ہے۔۔۔وہ دونوں پھر ایک روم میں داخل ہو گئے۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

اس ویڈیو کو دیکھنے کے بعد۔۔میرا دل بھاری سہ ہو گیا۔۔۔اپنا پور پور بڑی اذیت میں معلوم ہوا۔۔۔

وہ شخص مجھے ایک ٹیشو پیپر کی طرح استعمال کر رہا ہے بس۔۔یہ خیال ۔۔مجھے اندر تک جھنجھوڑ رہا تھا۔۔۔میں آخر کب تک یوں استعمال ہوتی رہوں گی؟؟۔۔۔

میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔

اس وقت وہ ڈیول میرا شوہر ہوتے ہوئے کسی دوسری عورت کے ساتھ ہے۔۔یہ سوچ ہی مجھے ہزاروں موتیں مار رہی تھی۔۔۔۔

کب تک اس کے نکاح میں بندھی رہو گی؟؟؟۔۔۔یقین کرو لائبہ تمھارا" کوئی فیوچر نہیں ہے اسامہ وجدان کے ساتھ۔۔۔اس لیے بہتر یہی ہے اس سے آزاد ہو جاو۔۔۔اگر اس معاملے میں کوئی مدد چاہیے تو مجھ سے رابطہ

کرو۔۔۔"ابھی میں رو رہی تھی۔۔۔کہ اس نمبر سے اور ایک میسج موصول ہوا۔۔۔

کیا مدد کر سکتے ہیں آپ میری؟؟۔۔وہ نہیں آزاد کرے گا مجھے۔۔"میں نے اپنے آنسو صاف کر۔۔۔ریپلائے کیا۔۔۔

تم آزاد ہونا چاہتی ہو؟؟۔۔بس یہ بتاو۔۔۔"فوری ریپلائے آیا۔۔۔"

"جی۔۔۔میں ہونا چاہتی ہوں۔۔۔ "

اوکے۔۔۔تھوڑا مشکل ہو گا سفر۔۔۔سیٹ بیلٹ باندھ لینا اچھی طرح۔۔۔"بس اتنا ریپلائے کر۔۔۔وہ غائب ہو گیا۔۔۔میں میسج کرتی رہی۔۔۔مگر پھر ریپلائے نہ آیا۔۔۔

Zubi Novels Zone

کون ہوسکتا ہے یہ شخص؟؟۔۔۔"میں اب یہی سوچ رہی تھی۔۔۔اگر سر اسامہ کا کوئی دشمن نکلا تو۔۔۔کیا جذبات میں بہہ کر میں نے کوئی غلط قدم اٹھالیا تھا؟؟۔۔کیا کسی غلط انسان سے مدد مانگ لی تھی؟؟۔۔

اسامہ

ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟؟۔۔"میں نے فرزین سے بڑے تجسس سے" پوچھا۔۔۔

فرزین نے مجھے بہت شدید نقصان پہنچایا تھا ان دنوں۔۔۔لیکن اس کے باوجود میں نے اس سے ایک سوال نہ کیا۔۔۔اور نہ ہی میں کرنے والا

تھا۔۔کیونکہ میں پہلے سے واقف تھا بہت پوزیسو ہے وہ مجھے لے کر
۔۔غلطی میری ہی تھی جو میں نے اس کے سامنے لائبہ کو اہمیت دی۔۔۔

کیونکے میرا دل تھا بہت۔۔۔تمہارے ساتھ اکیلے ٹائم اسپینڈ کرنے "
کا۔۔" وہ لہک کر بولی۔۔۔اور مزید قریب ہوئی۔۔۔

اس کی نزدیکی جیسے جیسے بڑھ رہی تھی۔۔ویسے ویسے وہ میرے دل پر
بھاری ہوتی جا رہی تھی۔۔

"اسامہ۔۔۔۔میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔"

"اچھا۔۔۔۔کتنی محبت؟؟۔۔"

اتنی کے جان دے سکتی ہوں تمھارے لیے اپنی۔۔۔اور لے بھی سکتی" ہوں۔۔۔" وہ ایک جنونی انداز میں بولی۔۔۔ جس پر میں مسکرادیا۔۔۔

اس نے میرا پٹی بندھا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا۔۔

میں نے سنا ہے۔۔۔کے اس لڑکی لائبہ نے پروجیکٹ کا ڈیٹا لیک کر دیا" تھا۔۔" اس نے اچانک یہ موضوع چھیڑا۔۔۔ تو میں اس کا چہرہ تکنے لگا۔۔۔

وہ بہت انجان لہجے میں استفسار کر رہی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہمم۔۔۔بتایا تھا میرے ڈرائیور نے مجھے۔۔۔کے گاڑی خراب ہونے" کے بعد اس نے تم سے ہی لفٹ لی تھی۔۔۔"میں نے دانستہ طور پر اسے بتایا۔۔۔کہ میں انجان نہیں ہوں اس کی کارستانیوں سے۔۔۔

وجہ چاہے کچھ بھی ہو۔۔اگر اقبال اس لمحے آکر اپنے سر سارا ذمہ نہ لیتا۔۔تو یقیناً میرے لیے بہت مشکل ہو جانا تھا اپنی سیٹ بچانا۔۔۔

ہا۔۔۔ہاں۔۔۔تب ہی۔۔۔تو پوچھ رہی ہوں۔۔۔وہ تو اتنی سیدھی سی " لڑکی ہے۔۔۔مجھے نہیں لگتا اس نے ایسا کچھ کیا ہو گا۔۔"وہ بوکھلاہٹ کا شکار تھی۔۔۔میں دیکھ سکتا تھا۔۔۔میں اس کی حالت پر معنی خیزی سے مسکرا دیا۔۔۔

ہمم۔۔۔اس نے کیا تھا بھی نہیں۔۔۔"فقط اتنا کہ کر۔۔۔میں کھڑا" ہو گیا۔۔۔بیڈ سے اپنا کوٹ اٹھایا۔۔۔

مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔۔۔"وہ پیچھے سے میری کمر سے آ لگی۔۔۔"

تھوڑا سہ اور وقت دے دو مجھے۔۔۔پلیز۔۔۔"اس کی منتی سر گوشی" سن۔۔۔میرا دل موم پڑا۔۔۔

ابھی میں رکنے کے ارادے سے پلٹنے ہی لگا تھا۔۔۔کے میرا سیل رنگ ہوا۔۔۔

میں نے کوٹ کی اندرونی جیب سے اپنا سیل نکالا۔۔۔تو کال عبید کی تھی۔۔۔

سر۔۔۔مس لائبہ آمنہ کو لے کر ابھی ہوٹل سے نکلی ہیں۔۔۔۔معمول" کے بر خلاف وہ زیادہ خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔۔۔"عبید کے کہتے ہی۔۔میں نے اپنی کلائی پر بندھی واچ پر نگاہ ڈالی۔۔۔

رات کے نو بجے کے قریب وہ کہاں جا رہی تھی؟؟۔۔۔اقبال کے پاس؟؟؟۔۔۔ہونہہ۔۔۔۔اس خیال کے آتے ہی۔۔۔میرے دماغ کی رگیں تن گئیں۔۔۔

آئندہ اپنی نظریں جھکا کر رکھنا۔۔۔ورنہ میں آگ لگا دوں گا انھیں۔۔۔"""
عبید نے اسے دیکھا۔۔۔جو میرا ہے۔۔۔اور نہ صرف دیکھا تعریف کرنے کی جرآت بھی کی۔۔۔۔

میں اس کی تعریف کسی غیر مرد سے سنو۔۔اس سے پہلے اس غیر مرد کو جلا کر خاک نہ کردوں۔۔۔

وہ میری ہے۔۔۔اس پر ہر نگاہ میری ہے۔۔۔

سوری سر۔۔۔"وہ فوری معذرت کرنے لگا۔۔۔ لیکن میرے دل کو" سکون نہیں آیا تھا۔۔۔

میں نے اپنے الٹے ہاتھ کی مٹھی مضبوطی سے بھینچی۔۔۔

میں آرہا ہوں۔۔۔"کال ڈسکنیکٹ کر۔۔۔میں نے آہستگی سے فرزین" کے ہاتھوں سے خود کو آزاد کیا۔۔۔

مجھے بہت ضروری کام ہے۔۔۔سوری۔۔"میں عجلت سے معذرت" کر۔۔۔وہاں سے چل دیا۔۔بغیر اسے احتجاج کرنے کا موقع دیے۔۔۔

سر۔۔۔مس لائبہ تو آپ ہی کے گھر پر آئی ہیں۔۔۔"میں راستے میں" تھا۔۔۔جب مجھے عبید نے اطلاع دی۔۔۔

لائبہ اور میرے گھر؟؟۔۔کیوں؟؟۔۔اس کا بھلا وہاں کیا کام؟؟۔۔۔کہیں لائبہ ڈیڈ کو سب سچ بتانے تو نہیں پہنچ گئی۔۔بس اس خیال کا آنا تھا۔۔۔کے مجھے خوف لاحق ہوا۔۔۔

اگر اس بے وقوف لڑکی نے کوئی بھی بے عقلی کی۔۔۔تو اس کی اپنے" ہاتھوں سے جان لوں گا میں۔۔۔۔"میں دانت پیستے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔

لائبہ کو روکو۔۔فوراً۔۔۔"میں نے عبید کو سختی سے حکم دیا۔۔۔"

سر۔۔۔وہ اندر جا چکی ہیں۔۔۔"وہ بے بسی سے بولا۔۔۔تو میرا غصہ سوا" نیزے پر پہنچا۔۔۔

یوزلیس ہو تم بالکل۔۔۔"میں چیخا۔۔۔اور غصے میں اپنے کانوں سے" بلیوٹوتھ نکال کر پھینکا۔۔۔

Zubi Novels Zone

❤*Husny Kanwal*❤

لائبہ

میں بہت دیر تک میسج کا انتظار کرتی رہی لیکن میسج نہ آیا۔۔ پھر میں نماز ادا کرنے چلی گئی۔۔۔۔

نماز ادا کرنے کے بعد جب میں اٹھی تو مجھے میسج موصول ہوا۔ اس میں لکھا تھا کہ وجدان احمد اس وقت گھر میں موجود ہیں۔۔ اپنے رشتے کو بچانے کی آخری کوشش کر کے دیکھ لو۔۔۔

اگر انھوں نے مجھے اپنا لیا بہو کے طور پر۔۔۔ تو اسامہ وجدان مجبور ہو جائے گا مجھے اور آمنہ کو اپنا نام دینے پر۔۔۔ یہ سوچ۔۔۔ میں آخری کوشش کرنے آئی تھی اپنا رشتہ بچانے کے لیے۔۔۔ آخر میری آمنہ کی رگوں میں ان کا خون تھا۔۔۔ مجھے یقین تھا خون کی کشش اسے اس کا حق ضرور دلائے گی۔۔۔

مجھے نہیں پتا مجھ میں یہ ہمت کہاں سے آئی۔۔۔ لیکن مجھے لگا یہی فیصلہ ٹھیک ہے کہ میں سر اسامہ کے والد کو سب سچ سچ بتا دوں۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ اپنی پوتی کی خاطر اپنے بیٹے کو سمجھائیں۔۔۔

مجھے ملازمین نے روکا۔۔ لیکن میں نہ رکی۔۔۔

انکل۔۔۔ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔ "کیونکہ میں بھاگتی ہوئی" آمنہ کو لے کر اندر داخل ہوئی تھی۔۔اس لیے ان کے چوکیدار میرے پیچھے پیچھے بھاگتے ہوئے اندر آئے۔۔۔

انہوں نے میرے بازو پکڑ لیے تھے۔۔اور مجھے گھسیٹ کے باہر نکالنے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔ لیکن میں بڑے سر کو سڑھیوں سے اترتا دیکھ چیخی۔۔۔

رک جاو۔۔۔"انہوں نے میری بات سنی۔۔۔اور اپنے چوکیداروں کو" مجھے باہر لے جانے سے روکا۔۔۔

مس لائبہ آپ یہاں؟؟۔۔۔"سر اسامہ کے بھائی ازلان وجدان بھی" اپنی ویل چیئر کھسکاتے ہوئے وہاں پر آئے۔۔۔

ہاں۔۔۔مجھے بہت ضروری بات کرنی تھی۔۔۔"میں ابھی بولنا شروع" ہی ہوئی تھی لرزتے وجود کے ساتھ۔۔۔کہ میں نے دیکھا دو خواتین باہر نکل کر آئی ہیں لاونج میں۔۔۔میں ان میں سے ایک کو بخوبی جانتی تھی وہ سر اسامہ کی دادی تھیں۔۔۔دوسری کا مجھے کوئی علم نہیں۔۔۔شاید والدہ ہوں سر کی۔۔۔

بولو۔۔" وجدان احمد کے تو مجھے گردن میں سریا معلوم ہوا۔۔بہت" اکڑ تھی ان کے لہجے میں۔۔۔ لیکن میں اپنی بات کہنے سے پھر بھی نہ ڈری۔۔۔

میں لائبہ ہوں۔۔آپ کے بڑے بیٹے کی وائف۔۔۔یہ میری گود میں" انہی کی بیٹی ہے۔۔۔یعنی آپ کی پوتی۔۔ سر اسامہ خود رشتہ لے کر آئے تھے ہمارے گھر۔۔۔۔م۔۔" ابھی میں بول ہی رہی تھی کہ وجدان احمد میرے روبرو آئے۔۔۔اور زور سے دھاڑے۔۔۔"ہوش میں تو لڑکی "تم؟؟۔۔کیا بولے جا رہی ہو؟؟۔۔

ان کی گرجدار آواز سن۔۔۔میں سہم گئی۔۔۔

یہ وہ ری۔ایکشن نہ تھا جس کی مجھے امید و توقع تھی۔۔

یہ کیا بول رہی ہے اسامہ ؟؟۔۔"پھر انھوں نے میرے پیچھے کی جانب" دیکھتے۔۔ہوئے کہا۔۔۔

میں مڑی۔۔تو سر اسامہ سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں سے مجھے ہی تک رہے تھے۔۔۔

کیا ڈیڈ ؟؟۔۔"پھر اگلے ہی پل۔۔۔وہ آنکھیں بدل گئے۔۔۔ان کی" نیلی آنکھوں میں بلا کی اجنبیت اتر ئی۔۔۔

میں نے اپنی پوری زندگی میں اتنا طوطا چشم آدمی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

مس لائبہ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں اس وقت؟؟" انھوں نے نہایت انجان لہجے میں پوچھا۔۔۔ تو میں ان کا چہرہ دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

وہ واقعی ڈیول تھے۔۔۔ان کی بے وفا آنکھیں بتا رہی تھیں۔۔۔ مکر جائیں گے وہ۔۔ لیکن اس کے باوجود میں اپنی اخری بار قسمت آزمانا چاہتی تھی۔۔۔ تاکہ اپنی بیٹی آمنہ سے کہہ سکوں۔۔۔ کہ اس کے حق کے لیے میں اس کے دادا کے گھر تک گئی تھی۔۔۔

یہ کہہ رہی ہیں کے تمھاری بیوی ہیں۔۔اور یہ بچی بھی تمھاری ہے۔۔۔" ازلان فوری گویا ہوا۔۔۔

مس لائبہ۔۔۔کیا بکواس کر رہی ہیں آپ؟؟۔۔"دنیا جہاں کی " بے زاریت چہرے پر سجائے۔۔۔نہایت سرد لہجے میں استفسار کرنے لگے۔۔۔

کہ دو یہ بیٹی نہیں ہے تمھاری؟؟۔۔"میں نے اپنا ذکر ہی نہ " کیا۔۔۔کیونکے میں واقف تھی میری کوئی اوقات نہیں۔۔۔لیکن کوئی اپنے خون کو۔۔اپنی بیٹی کو کیسے دھتکار سکتا ہے۔۔۔

میں نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔بلا خوف کہا۔۔۔

مجھے یقین تھا اپنی اولاد کے سامنے تو پگھلے گا وہ سرد میر۔۔۔

نہیں۔۔۔ "مجھے یقین نہیں آ رہا تھا اپنے کانوں پر۔۔۔ کوئی اپنی ہی اولاد" کو۔۔اپنے ہی خون کو دھتکار سکتا ہے۔۔ مگر اس ڈیول نے کیا۔۔۔

اپنی ہی بیٹی کو گالی بنا دیا اس نے ایک ہی لمحے میں۔۔۔

تم واقعی ڈیول ہو اسامہ وجدان۔۔۔ تمھیں بد دعا لگے گی میری اور میری" بیٹی کی۔۔۔ "میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔ میں نے کدورت سے اس کے وجود کو تکتے۔۔۔ پھنکار کر کہا۔۔

گارڈز باہر پھینکو اس لڑکی کو۔۔" وجدان احمد نے میرے منہ پر۔۔ غرا کر" حکم صادر کیا۔۔۔

ویٹ۔۔۔اگر یہ لڑکی کہہ رہی ہے کہ اسامہ کے بچے کی ماں ہے۔۔۔تو" کیا برائی ہے کہ ایک بار ڈی این اے کرالیا جائے۔۔۔آخر ہمارے خون کا سوال ہے۔۔۔"وہ گارڈز مجھے کیا نکالتے۔۔۔میں خود ہی باہر جانے لگی تھی۔۔جب پیچھے سے مجھے اس اجنبی خاتون کی آواز آئی۔۔۔

انٹی۔۔۔اس کی کوئی ضرورت نہیں۔۔میں بول۔۔۔"ابھی وہ بول ہی" رہے تھے کہ وہ خاتون فوراً ہی ان کی بات کاٹتے ہوئے بولیں۔۔۔

ضرورت ہے اسامہ۔۔۔کوئی بھی ایری غیری آکر ہمارے بچوں کے" خلاف بولے گی اور ہم برداشت کریں گے۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔اگر یہ ٹھیک نکلی تو ہم اسے اس کا حق خود دلائیں گے۔۔اور اگر جھوٹی نکلی۔۔تو ہم اسے فوراً جیل بجھوا دیں گے۔۔۔"ان کی بات سن۔۔۔میں بلا خوف اکڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

چلو ہمارے ساتھ۔۔ ہم ابھی رپورٹ کروائیں گے۔۔۔"اس خاتون" نے حکم صادر کیا۔۔تو میں نے دیکھا۔۔۔سب خاموش ہو گئے۔۔۔

مجھے اور آمنہ کو اسی وقت ہسپتال لے جایا گیا۔۔۔

میں بالکل مطمئن بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔جبکے میں دیکھ سکتی تھی کے سر اسامہ مجھے کھا جانے والی نگاہوں سے گھور رہے ہیں۔۔۔

اسامہ

اگر مجھے ذرا علم ہوتا کے لائبہ میرے گلے میں ایک دن ہڈی کی طرح اٹک جائے گی۔۔۔تو میں بہت پہلے ہی اس ہڈی سے نجات حاصل کر لیتا۔۔

لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔

کسی وقت بھی رزلٹ آنے والا تھا۔۔۔میں صرف اس فکر میں تھا کہ ڈیڈ کو کیا جواب دوں گا۔۔۔

"سب سے پہلے میں دیکھوں گی۔۔"رپورٹ آئی۔۔تو میری سوتیلی مام "جنھیں میں انٹی کہہ کر مخاطب کرتا تھا۔۔۔سب سے پہلے رپورٹ اپنے ہاتھ میں لی۔۔۔

کیونکہ مجھے پہلے سے ہی اندازہ تھا کہ رپورٹ نے پوزیٹو آنا ہے۔۔اس لیے میں دانت پیستے ہوئے غرا کر۔۔۔لائبہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

ابھی میں اسے دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔کہ انٹی نے اسے ایک زوردار طمانچہ رسید کیا۔۔۔

جھوٹی عورت۔۔۔"میرا دماغ ہل کر رہ گیا تھا۔۔۔یہ انٹی کیا بول رہی" تھی لائبہ سے۔۔۔

میں نے فوراً ہی ان کے ہاتھ سے ڈی این اے کی رپورٹ لی۔۔۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟؟۔۔"رپورٹس کے مطابق آمنہ میری بیٹی نہیں" تھی۔۔۔مگر کیسے؟؟۔۔

میں زیر لب بے یقینی سے بڑبڑایا۔۔۔

میرا دماغ ہل کر رہ گیا تھا۔۔۔

اسامہ۔۔۔ابھی کال کرو پولیس کو۔۔۔"انٹی زور سے چیخیں۔۔۔"

جبکے میں بار بار رپورٹس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ رپورٹ غلط نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔کیونکے ہم سب یہیں کھڑے تھے۔۔۔کس کی مجال ہے کے وجدان احمد کے ہوتے ہوئے اسی کے ہسپتال میں رپورٹ بدلوا دے۔۔۔

میرے دل کو کچھ ہوا۔۔۔جیسے کوئی دھچکا لگا ہو۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔تم واقعی ڈیول ہو اسامہ وجدان۔۔۔ایک ڈیول۔۔۔جو اپنی ہی اولاد کو گالی بنا رہا ہے دنیا کے سامنے۔۔۔" وہ روتے ہوئے۔۔۔مجھے دیکھ کر چیخی۔۔۔

دل چاہا ایک لمحے کے لیے۔۔۔کہ اس کے آنسوؤں پر یقین کر لوں۔۔۔لیکن ہاتھ میں پکڑی رپورٹ کیسے جھٹلا سکتا تھا؟؟؟۔۔۔

"مجھے پتہ ہے رپورٹ تم نے بدلوائی ہے۔۔۔میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی اسامہ وجدان۔۔۔اور نہ ہی کبھی تمہیں تمہاری بیٹی معاف کرے گی۔۔۔دیکھ لینا۔۔" وہ حلق کے بل دھاڑی مجھ پر۔۔۔

ڈرامے بند کرو تم۔۔۔اور نکلو یہاں سے اس سے پہلے کہ میں پولیس کو بلاؤں۔۔"میں خود بھی نہیں جانتا میرے جذبات کب اس قدر منتشر ہوئے۔۔۔کے میں بھی اسی کی طرح چیخنے لگا۔۔۔

"تم مر جاو اسامہ وجدان۔۔۔تم مر جاو۔۔۔"وہ مجھے کوسیں دیتی۔۔۔آمنہ کو لے کر وہاں سے چل دی۔۔۔

ازلان

ڈاکٹر زرناب مسکراتے ہوئے رپورٹ ہاتھ میں لے کر کار میں آکر۔۔۔میرے برابر میں بیٹھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

سر۔۔۔جیسا آپ نے کہا۔۔۔بالکل ویسا ہی کام کیا میں نے۔۔۔"""

زرناب کے کہتے ہی۔۔۔میں مسکرانے لگا۔۔۔

میں جانتا ہوں میری بھتیجی مجھے کبھی زندگی بھر معاف نہیں کرے گی۔۔ لیکن مجھے تو یہ کرنا ہی تھا۔۔۔"سوری آمنہ۔۔۔چاچا بہت شرمندہ ہیں۔۔۔اگر تمہارے ڈیڈ میرے دشمن نہ ہوتے۔۔تو میں کبھی تمہارے ساتھ یہ سب نہ کرتا۔۔۔"میں دل ہی دل آمنہ سے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔

شکریہ ڈاکٹر۔۔"میں نے زرناب کا مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔۔۔ "

سر جو کچھ آپ نے میری والدہ کے لیے کیا ہے۔۔اس کے مقابلے تو یہ " کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔مجھے واقعی بہت خوشی ہے آپ کے کام آکر۔۔۔"

وہ کافی مشکور تھی میری۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اس نے بغیر کوئی سوال کیے۔۔میرا کام خاموشی سے کر دیا تھا۔۔۔

زرناب مسکراتے ہوئے پیاری لگتی ہے۔۔یہ بات میں نے پہلی بار نوٹ کی ۔۔

کام ہو گیا۔۔۔"زرناب کو گھر چھوڑنے کے بعد۔۔میں نے فوری اس" پورے پلان کے ماسٹر مائنڈ کو کال کی۔۔۔

دوسری جانب سے ایک قہقہہ بلند ہوا۔۔اور پھر کال ڈس کنیکٹ ہو گئی۔۔۔

Husny Kanwal

لائبہ

میں روتے ہوئے گھر پہنچی۔۔ مجھے یقین نہیں آرہا تھا کوئی اتنا گھٹیا بھی ہو سکتا ہے۔۔ مگر وہ تھا۔۔۔اسامہ وجدان۔۔۔ میری بیٹی کا باپ۔۔۔

لیکن آج کے بعد نہ تو میں اسے اپنے اور نہ ہی اپنی بیٹی زندگی میں آنے دوں گی۔۔۔یہ قسم کھالی تھی میں نے۔۔۔

اسامہ

مجھے اس رات نیند نہ آئی۔۔۔ نیند آنا تو دور
۔۔مجھے تو سکون بھی نصیب نہیں آرہا تھا۔۔۔

میں ون سیٹ صوفے پر بیٹھا رہا۔۔اپنے دماغ کے گھوڑے چلاتا رہا ۔۔۔کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ بے عقل سی لڑکی میری آنکھوں میں اتنی بڑی دھول جھونک گئی۔۔

میں ماننا نہیں چاہتا تھا۔۔لیکن سچ یہی تھا کے اس لمحے میں شدید کرب میں مبتلا تھا۔۔۔

میں کوئی غلط قدم نہیں اٹھانا چاہتا تھا جذبات میں آکر۔۔۔اسی لیے خود کو ایک کمرے میں بند کر رکھا تھا۔۔۔ورنہ بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔اس کے پاس پہنچ کر۔۔اسے اپنے ہاتھوں سے آگ لگادوں۔۔۔ساتھ ساتھ اس حرام زادے کو بھی۔۔۔

تین دنوں تک میں نے اس کی شکل نہیں دیکھی۔۔۔اور اچھا ہی تھا۔۔
ورنہ میں نہیں جانتا۔۔۔میں کیا کر جاؤں۔۔۔

میں مسلسل خود کو کام میں الجھائے ہوئے تھا۔۔۔میں اپنے جذبات سے خود ہی بھاگ رہا تھا۔۔۔خود ہی اپنے اندر اٹھتے طوفانوں کو سلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔میں نہیں چاہتا تھا کہ میں قبول کروں۔۔۔کے وہ معمولی سی لڑکی مجھ پہ اپنا اتنا گہرا اثر چھوڑ گئی ہے۔۔۔میرے جذبات کو منتشر کرنے کا سبب بن گئی ہے۔۔۔اور میں کیوں مانوں؟؟۔۔۔میں وہ تھا جس کے لیے لڑکیاں مرتی ہیں۔۔۔

تھی کیا وہ؟؟۔۔۔ایک معمولی سی گرتی پڑتی لڑکی۔۔۔جس کا کردار بھی اسی کی طرح گرا ہوا تھا۔۔۔

میں آفس میں تھا جب دروازہ نوک ہوا۔۔۔میں نے بغیر دیکھے اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔

میرا استعفیٰ۔۔۔اور ساتھ ڈیورس پیپرز۔۔۔دونوں کو ساتھ سائن کر کے۔۔۔آزاد کریں مجھے۔۔۔"اس کی آواز سن۔۔۔میرے ہاتھ اپنی جگہ منجمد ہوئے۔۔۔

میری پیٹھ میں خنجر گھونپ کر۔۔۔کتنے دھڑلے سے کھڑی تھی وہ۔۔۔

اسے دیکھتے ہی۔۔۔میرے اندر کا جانور جسے میں کب سے اپنے اندر قابو کیے ہوئے تھا جاگ اٹھا۔۔۔

میرا چہرہ اور آنکھیں سرخ انگارے کی مانند لال ہوئے۔۔۔

تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے سامنے دوبارہ آنے کی؟؟۔۔۔"میں" ایک جست میں اپنی چیئر سے اٹھ کر۔۔۔اس تک پہنچا۔۔۔

اس کی پتلی گردن اپنے شکنجے میں لے کر۔۔۔اس کے وجود کو دیوار سے لگا کر۔۔۔میں زخمی شیر کی طرح دھاڑا۔۔۔

"بزدلوں کے سامنے آنے کے لیے۔۔ہمت کی کب سے ضرورت پڑ گئی؟؟۔۔"

"میرا دماغ مت گھماؤ۔۔۔ورنہ کہیں ایسا نہ ہو تمھیں یہیں زندہ گاڑھ دوں۔۔"میری آنکھوں میں جنون اتر آیا تھا۔۔۔

دل چاہا مار دوں اسے اسی وقت۔۔۔بے وفائی کی تھی اس نے میرے ساتھ ۔۔۔لیکن دل۔۔۔دل خواہش مند تھا کوئی دلیل سننے کا۔۔۔ایسی دلیل جو اسے بے قصور ثابت کر دے۔۔۔اسے واپس میرا کر دے۔۔۔

وہ تو آپ ویسے بھی کر چکے ہیں مجھے اور میری بیٹی کو گالی بنا کر۔۔۔۔شرم" نہیں آئی آپ کو رپورٹ بدلتے۔۔۔کیسے مرد ہیں آپ؟؟۔۔۔اپنی ہی اولاد کو معاشرے کے سامنے گالی بنا کر چھوڑ دیا آپ نے۔۔۔"وہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔بغیر کسی ڈر و خوف کے چیخ رہی تھی۔۔۔۔

میں نے کوئی رپورٹ نہیں بدلی۔۔۔مجھ پر الزام لگا کر اپنے عیوب چھپانا" بند کرو۔۔۔"اس کی گردن پر دباو بڑھاتے۔۔۔میں بھی اسی کی طرز میں چیخا۔۔۔

اس کا چہرہ سانس کی قلت کے سبب سرخ ہوتا جارہا تھا۔۔۔

وہ سبز رنگ آنکھیں۔۔۔ سرخ دوڑوں سے سجی مجھے مجبور کرنے لگیں۔۔۔ کے ایک بار یقین کر کے دیکھوں۔۔۔ پر کیسے؟؟۔۔۔ میں نے کوئی رپورٹ نہیں بدلی۔۔اور نہ ہی کوئی بدل سکتا تھا۔۔ کیونکہ سب کچھ بہت اچانک ہوا تھا۔۔۔

میرے ہاتھ کا دباؤ اس کی گردن پر بڑھتا جارہا تھا۔۔ لیکن اس لڑکی نے ایک بار بھی خود کو بچانے کی کوشش نہ کی۔۔۔ میرے ہاتھ کو اپنی گردن سے ہٹانے کی سعی نہ کی۔۔۔ وہ بلاخوف کھڑی میری آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔ان سبز رنگ آنکھوں میں نفرت تھی۔۔۔ بلا کی نفرت۔۔۔

کدورت۔۔۔ایسی کدورت جو مجھے بغیر کسی ہتھیار کے موت کی نیند سلا دے۔۔۔

سر۔۔۔مسٹر اقبال آئے ہیں۔۔۔" باہر سے آنے والی آواز پر۔۔۔میں" رکا۔۔۔

دفع ہو جاو۔۔۔اور آئیندہ شکل مت دکھانا مجھے اپنی۔۔۔اور رہی آزاد" کرنے کی بات۔۔۔تو قیامت تک انتظار کرتی رہو گی تو بھی نہیں ملے گی "تمھیں میری قید سے آزادی۔۔۔

میرے اس کے گردن چھوڑتے ہی۔۔۔وہ وہاں سے چل دی۔۔۔میں اس کی پشت کو تکنے لگا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ جیسے جیسے دور جاتی جا رہی تھی۔۔۔ ویسے ویسے میں اپنے دل کو بھاری ہوتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

کچھ تھا میرا اپنا سہ۔۔۔ جو دور جا رہا تھا مجھ سے۔۔۔ یہ فیلنگس بہت نئ تھی میرے لیے۔۔۔

وہ معمولی سی لڑکی جو ٹھیک طرح چل تک نہیں پاتی تھی۔۔ وہ کیسے میرے دل پر اتنا گہرا اثر چھوڑ رہی تھی۔۔ میں سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔ خاص طور پہ تب۔۔۔ جب اس نے مجھ سے بے وفائی کی۔۔ اور مجھے اس سے نفرت ہونی چاہیے تھی۔۔۔

لائبہ

مجھے اس ڈیول کے کیبن سے نکلتے ہی مسٹر اقبال ملے۔۔ان کی آنکھیں پلے فل تھیں ہر بار کی طرح۔۔۔

میں انھیں اگنور کرتی۔۔۔آگے بڑھ گئی۔۔۔

مس لائبہ۔۔۔"ابھی میں لفٹ تک پہنچی بھی نہیں تھی کہ پیچھے سے آواز" آئی۔۔۔وہ مسٹر اقبال کی آواز تھی۔۔۔میرے قدم ان کے مخاطب کرنے پر رکے۔۔۔

جی؟؟۔۔"میں بہت رنجیدہ تھی اس لمحے۔۔۔"

اپنا رنج و غم میں اپنے چہرے پر ظاہر کرنے سے نہیں روک پا رہی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مجھے لگا وہ کچھ بولیں گے۔۔۔ مگر انہوں نے کچھ نہ کہا۔۔۔ بس میری جانب دیکھتے رہے۔۔اور اس کے بعد ہلکا سہ مسکرائے۔۔۔ وہ مسکراہٹ بہت معنی خیز تھی۔۔۔

جب میں نے دیکھا وہ کچھ نہیں کہہ رہے۔۔ تو میں مڑ کر چل دی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

اسامہ

میں اقبال کے ساتھ میٹنگ میں ہی تھا جب میرا سیل رنگ ہوا۔۔۔

میں نے یوں ہی کال رسیو کر کے سیل کان سے لگایا۔۔

اسامہ وجدان" دوسری جانب سے میرا نام بڑے اکھڑ انداز میں لیا" گیا۔۔

کون؟؟۔۔" میری ابرو تو ٹسٹ ہوئیں۔۔۔"

میری چھوڑ۔۔اپنی بیوی کی فکر کر۔۔۔میرے قبضے میں ہے وہ۔۔۔ " ایک ویڈیو بھیج رہا ہوں دیکھ لے۔۔اور جتنی جلدی ہو یہاں پہنچ۔۔۔اور ہاں پولیس کو خبردار مت کرنا۔۔باقی جب تو یہاں پہنچ جائے گا تو ہم خود بتائیں گے ہمیں کیا چاہیے۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔اور پھر مجھے ویڈیو موصول ہوئی

اس ویڈیو میں لائبہ تھی۔۔جو رسیوں سے بندھی ہوئی تھی۔۔۔ابھی ایک گھنٹہ بھی نہیں گزرا تھا اسے یہاں سے گئے۔۔۔اور وہ اغواہ ہو گئی۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔"اقبال نے ابرو اچکا کر۔۔۔تجسس سے پوچھا۔۔"

کچھ نہیں۔۔۔ایک پرسنل کام آگیا ہے۔۔۔میٹنگ بعد میں کنٹینیو کریں گے۔۔۔"میں یہ کہتا ہوا اپنی سیٹ سے اٹھا۔۔۔اپنے کوٹ کا بٹن لگا کر۔۔۔فورا سیل لے کر باہر نکل گیا۔۔۔

سر آپ نے بلایا۔۔"میرے کیبن سے باہر نکلتے ہی عبید حاضر ہوا۔۔۔"

یہ ویڈیو دیکھو۔۔اور معلوم کرو یہ جگہ کہاں پر ہے۔۔۔۔۔فوراً۔۔" "

میں نے اپنی پوری ٹیم لگا دی تھی اس کام پر۔۔۔

ایک ایک لمحہ میرے دل پر بھاری تھا۔۔۔اتنے خیالات۔۔۔اتنے وسوسے۔۔۔کون تھے وہ لوگ کیوں اغواہ کیا انہوں نے لائبہ کو؟؟۔۔۔

میں چاہ کر بھی اپنے دل کو اس کی فکر کرنے سے روک نہیں پا رہا تھا ۔۔۔کہ کس حال میں ہو گی وہ۔۔۔ٹھیک ہو گی یا نہیں۔۔۔کہیں کچھ کر تو نہیں دیا ہو گا ان کمینوں نے اس کے ساتھ۔۔۔

دو گھنٹے ہو چکے تھے مگر کوئی خبر نہیں مل رہی تھی۔۔شاید یہی وجہ تھی کہ میں غصے سے پاگل ہوئے جا رہا تھا۔۔۔اگر یہ کام ازلان کا ہوا تو میں نے اسے زندہ نہیں چھوڑنا تھا اب۔۔

میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتا تھا اس لیے فوراً ہی ڈاکٹر کے گھر پہنچا۔۔۔

ڈاکٹر ابراہیم۔۔۔میرا دوست ساتھی اور سیکرٹ ٹیم کا ہیڈ۔۔۔

ڈاکٹر۔۔کچھ پتہ چلا؟؟۔۔"میں نے سگریٹ سلگاتے۔۔اس کے روبرو " کھڑے ہو کر پوچھا۔۔۔

میں نے بار بار ویڈیو دیکھی ہے۔۔۔وہ کسی پانی کی جگہ پر ہے۔۔۔مجھے " محسوس ہو رہا تھا ویڈیو کے اندر۔۔کہ پانی کی آواز آرہی تھی۔۔۔جیسے قریب ہی سمندر ہو۔۔یا وہ خود سمندر کے اندر ہو۔۔۔"

اس کی بات سن میرا دماغ کھٹکا۔۔۔

" یہ کوئی کلو clue نہیں ہے..اس طرح ہم کیسے ڈھونڈیں گے اسے۔۔"میں خود بھی نہیں جانتا کیوں میرے جذبات منتشر ہو رہے تھے اس بے وفا کے لیے۔۔۔ لیکن ہو رہے تھے۔۔۔اور میں بے بس تھا اس معاملے میں۔۔۔

میں دھاڑا۔۔۔تو ڈاکٹر میرا چہرہ دیکھنے لگا شاید وہ حیران تھا۔۔اس کی آنکھیں ہی بتا رہی تھی۔۔کہ وہ میرے اس ری ایکشن کی توقع نہیں کر رہا تھا۔۔۔

" انتظار ہی کر سکتے ہیں اب۔۔۔کہ وہ تمہیں دوبارہ کوئی ویڈیو بھیجے یا بات کرے"زندگی میں پہلی بار میں خود کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔۔

"یہ سب ہوا کیسے ؟؟۔۔۔گارڈز کہاں مر گئے تھے سارے ؟؟۔۔۔"

کل تم نے ہی تو فون کر کے گارڈز کو اس کے پیچھے سے ہٹایا تھا۔۔بھول گئے۔۔"بس ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ میرا دماغ گھوما۔۔۔

میں اور میرا غصہ "اپنے غصے میں ،میں نے لائبہ کی جان کو خطرے میں ڈال دیا تھا۔۔یہ سوچ۔۔۔میرا دل چاہا اپنا سر پیٹ لوں۔۔۔

سوائے ان لوگوں کی کال کا انتظار کرنے کے ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

میں وہاں بیٹھا۔۔۔ سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا۔۔۔ میری نظریں سیل پر لگی تھیں۔۔۔ جو سامنے ٹیبل پر رکھا ہوا تھا۔۔۔

میں انتظار کرتا رہا۔۔۔ مگر کوئی کال یا میسج نہ آیا۔۔۔

جب میرا صبر انتظار کرتے جواب دے گیا۔۔۔ تو میں اٹھا۔۔۔ خود اسے ڈھونڈنے کے لیے۔۔۔

لائبہ کہاں ہے؟؟۔۔"روم کے دروازے پہ لات مار کر۔۔۔ اسے" کھولتا۔۔۔ میں بے دھڑک ہی کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

ازلان مجھے سامنے صوفے پر بیٹھا نظر آیا۔۔اس کی آنکھوں میں حیرت تھی۔۔۔

میں ایک جست میں اس تک پہنچا۔۔۔اس کا کالر پکڑ کر دونوں ہاتھوں سے جھنجھوڑتے۔۔انگارہ ہوتی آنکھوں سے اسے تک۔۔۔میں شیر کی طرح دھاڑا۔۔۔

مج۔۔مجھے کیا پتہ۔۔۔"وہ بوکھلاہٹ کے ساتھ بولا۔۔"

"سیدھی طرح بتادے۔۔۔ورنہ منہ توڑدوں گا تیرا۔۔۔ "

جب پتہ ہی نہیں ہے تو کہاں سے بتاوں۔۔"وہ خاصہ معصومیت سے " بے بس ہو کر۔۔جواب دینے لگا۔۔۔

تجھے لگتا ہے میں یقین کروگا تیرا۔۔۔میں ڈیڈ نہیں" ہوں۔۔۔ سمجھا۔۔۔"اس کے منہ پر ایک زوردار مکہ رسید کرتے ۔۔۔میں حلق کے بل دھاڑا۔۔۔

میں واقعی کچھ نہیں جانتا تم خوامخواہ مجھ پر اپنا غصہ نکال رہے ہو۔۔۔ہاتھ" پاوں صحیح سلامت ہونے کے باوجود ایک عورت تم سے نہیں سنبھالی جا رہی۔۔اور غصہ کرنے مجھ پہ چلے آئے ہو۔۔۔"وہ میری آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈال۔۔۔غصے سے چنگھارا۔۔۔

اسے تو میں ڈھونڈ ہی لوں گا لیکن اگر ان سب کے پیچھے تیرا ہاتھ نکلا " ناں۔۔۔تو، تو یاد رکھ۔۔۔میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ تیرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے میں چیل کووں کو خود اپنے ہاتھوں سے کھلاوں گا۔۔۔"اسے ایک جھٹکے سے چھوڑ کر صوفے پر گراتے۔۔۔میں

ایک ایک لفظ چبا چبا کر وارننگ آمیز لہجے میں کہتا۔۔۔وہاں سے چل دیا۔۔۔

میں اچھے سے جانتا تھا یہ کام ازلان کا ہی ہے۔۔ لیکن بس میرے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا

میری ٹیم کام میں لگی ہوئی تھی لیکن وہ ابھی تک لائبہ کی لوکیشن کو ٹریس نہیں کر پائی تھی۔۔۔

* لائبہ *

میں آمنہ کے لیے کچھ سامان لینے مارکیٹ گئی تھی۔۔۔واپسی پر ۔۔۔اچانک پیچھے سے آکر کسی نے میرے منہ پر رومال رکھا۔۔میں نے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ایک بار کوشش کی اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹانے کی۔۔۔ لیکن اس رومال پر لگی خوشبو میرے ذہن پر حاوی ہونے لگی۔۔۔

مجھے محسوس ہوا پیچھے سے کسی نے مجھے تھاما ہے۔۔۔ لیکن میں نہیں جانتی وہ کون تھا۔۔۔اس کے بعد میری آنکھیں بند ہو گئیں۔۔۔

دوبارہ آنکھ کھلی۔۔۔ تو مجھے پانی کی چھپ چھپ سی محسوس ہوئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میرے منہ کو لگ رہی تھی۔۔۔

میں نے تیزی اپنے ہاتھ پیر ہلانے کی کوشش کی۔۔ لیکن مجھے محسوس ہوا۔۔۔میں پوری بندی ہوئی ہوں۔۔۔میں ایک چیئر پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔وہ چیئر ایک تختے پر ٹکی تھی۔۔۔

مجھے حد نگاہ تک سوائے پانی کے اور کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔۔

میں نہیں جانتی میں کہاں تھی شاید سمندر کے بیچ و بیچ۔۔

کوئی ہے کوئی ہے۔۔۔بچاؤ مجھے۔۔"میں چیخی۔۔۔لیکن وہاں کوئی نہیں تھا جو میری سنتا۔۔

"لڑکی چیخو مت۔۔۔کیونکے یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی نہیں ہے۔۔۔بس دعا کرو کہ اسامہ وجدان تمہیں یہاں ٹھیک وقت پر بچانے پہنچ جائے۔۔۔تب ہی بچ سکتی ہو تم۔۔۔" پیچھے سے آنے والی آواز پر۔۔۔میں نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔تو ایک لڑکا نظر آیا۔۔۔جو پانی کے جہاز پر کھڑا تھا۔۔۔

"آپ لوگوں نے غلط بندے کو پکڑ لیا ہے۔۔۔میں اس کی کچھ بھی نہیں لگتی۔۔۔وہ ڈیول مجھے بچانے کیوں آنے لگا بھلا۔۔۔" مانا میں بہت خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔لیکن اس کے باوجود اپنے وجود میں ہمت جمع کر میں اس لڑکے سے مخاطب ہو کر گویا ہوئی۔۔۔

"اگر تم امپورٹنٹ نہیں ہو اسامہ وجدان کے لیے۔۔۔تو پھر تیار ہو جاؤ۔۔۔موت ہی تمہارا مقدر ہے۔۔۔" وہ نوجوان لڑکا سپاٹ سے لہجے میں بولا۔۔۔تو میری سانس اٹکی۔۔۔

"لیکن میرا قصور کیا ہے؟؟؟۔۔پلیز مجھے کھولو۔۔۔مجھے آزاد کرو۔۔۔مجھے میرے گھر جانا ہے۔۔۔میری بیٹی میرا انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔" یہ تو اچھا تھا کہ میں آمنہ کو ہاجرہ انٹی کو دے کر آئی تھی۔۔لیکن

اس کے باوجود میں بہت فکر مند تھی۔۔۔کے اگر مجھے کچھ ہو گیا۔۔تو میرے پیچھے میری بچی کا کیا ہو گا۔۔

"دیکھو زیادہ ہلو مت۔۔۔تختہ الٹ گیا۔۔تو تم اپنی جان سے ویسے بھی چلی جاؤ گی۔۔۔چپ چاپ بیٹھ کر انتظار کرو۔۔۔اور دعا کرو وہ تمہیں بچانے آئے۔۔۔وہ بھی وقت رہتے۔۔کیونکہ سورج ڈھلنے کے بعد میری ڈیوٹی ختم ہو جائے گی۔۔۔پھر میں تمہیں اس سمندر کی ٹھاٹے مارتی موجوں کے حوالے کر جاؤں گا۔۔۔"اس کی بات سن۔۔۔میرے جسم سے جان نکلی۔۔۔یہ سب کیا ہو رہا تھا میرے ساتھ۔۔۔آخر سارا اسامہ کے سارے دشمنوں کو میرا ہی پتہ کیوں مل گیا تھا۔۔۔

میں اس سمندر کو دیکھ دیکھ کر خوفزدہ ہوتی۔۔۔بچوں کی طرح رونے لگی۔۔۔

میرے لبوں پر بس ایک ہی دعا تھی کہ وہ ڈیول کہیں سے بھی آ جائے۔۔۔اور مجھے یہاں سے بچالے۔۔۔۔

جب کہ میں جانتی تھی ایسا ممکن نہیں ہے وہ بھلا کیوں آنے لگا مجھے بچانے۔۔۔

مجھے اس ڈیول سے کوئی امید ہی نہیں تھی۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کہ میں اور زیادہ رونے لگی۔۔۔

میں سورج کو ڈھلتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔اور جیسے جیسے سورج اپنی کرنیں سمیٹ رہا تھا۔۔۔ویسے ویسے میرا دل بھاری ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

اسامہ

میں تھک گیا تھا اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے۔۔

کہاں ہو لائبہ ؟؟؟"میرے دل نے اس لمحے سوال کیا۔۔میں کیوں " ڈھونڈ رہا ہوں اس بے وفا عورت کو۔۔۔

جس نے مجھے دھوکہ دیا۔۔۔میں اس کے لیے پاگل ہوئے جا رہا تھا۔۔۔ کیوں ؟؟۔۔

میں نے تھک ہار کر۔۔۔اپنا سر گاڑی کی سیٹ سے ٹکایا۔۔۔اور دوبارہ سیل نکال کر۔۔اس ویڈیو کو دیکھا۔۔۔

میں دو تین بار ویڈیو کو دیکھتا رہا۔۔۔ حتی کہ میں نے بھی محسوس کیا کہ وہ کسی پانی کے مقام پر ہے۔۔۔اور اس لمحے میرے دماغ کے گھوڑے فل سپیڈ سے دوڑے۔۔۔

پانی۔۔۔ سمندر "بس یہ لفظ دہراتے ہی مجھے اپنی مام یاد آنے لگیں۔۔۔"

میری مام کی ڈیتھ پانی میں ڈوبنے کے سبب ہی ہوئی تھی۔۔یہی وجہ تھی کہ میں پانی سے بہت ڈرتا تھا۔۔اس کے بعد میں نے کبھی سوئمنگ بھی نہ کی۔۔۔اور یہ بات ازلان بخوبی جانتا تھا۔۔۔

ایک اندازہ تھا ایک خوف بھی۔۔۔ خوف کے میں واقعی اسے بچا پاؤں گا اگر وہ وہاں نکلی۔۔۔ جہاں میرا اندازہ ہے کہ وہ ہو سکتی ہے۔۔۔

میں نے فوراً گاڑی سٹارٹ کی۔۔ یہ ڈرنے اور خوفزدہ ہونے کا وقت نہیں تھا۔۔۔رات ہونے کو تھی۔۔۔ سمندر میں اندھیرا ہو گیا تو ڈھونڈنا مشکل ہو جائے گا۔۔۔

میں اس سمندر کے کنارے پہنچا جہاں میری مام ڈوبی تھیں۔۔۔ جن کی ڈیتھ باڈی بھی کبھی نہ ملی۔۔۔

مجھے پانی سے فوبیا تھا۔۔۔اس میں سوئمنگ کرنا تو دور۔۔۔ میری تو اسے دیکھ کر ہی حالت خراب ہو جاتی تھی۔۔۔

اچانک بادل چھانے لگے۔۔۔اور میں نے دیکھا کہ بارش شروع ہو گئی ہے۔۔۔میں پریشان حال کھڑا تھا۔۔۔پانی کو دیکھ دیکھ کر ہی۔۔میرا دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔

پانی کا دباؤ بہت تیز تھا کوئی بھی کشتی والا جانے کے لیے تیار نہیں تھا سمندر میں۔۔۔ایسے میں ایک کشتی والے سے۔۔اس کی کشتی کچھ گھنٹوں کے لیے خرید کر۔۔خود ہی سمندر میں اسے ڈھونڈنے نکل پڑا۔۔۔

ساتھ ساتھ نکلنے سے پہلے۔۔۔میں نے ڈاکٹر کو کال کر کے بتا دیا تھا۔۔۔اس نے کہا بھی کہ میں اکیلے نہ جاؤں۔۔وہ لوگ آ رہے ہیں۔۔لیکن سورج بہت تیزی سے ڈھل رہا تھا۔۔بارش کے سبب پانی کا بہاؤ بھی تیز ہوتا جا رہا تھا۔۔میں واقف تھا میری ایک لمحے کی دیری بھی لائبہ کی جان پہ بن سکتی ہے۔۔۔اس لیے انتظار نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

پانی کے فوبیا کے سبب۔۔ کشتی میں ہونے کے باوجود میں نارمل نہیں تھا

۔۔۔میری سانسیں پھول رہی تھیں۔۔۔

میں اپنا دماغ بار بار پانی سے ہٹا رہا تھا۔۔ لیکن پرانی یادیں مجھے گھیرے لے رہی تھیں۔۔ جب میری والدہ میرے ساتھ اس پانی کے کنارے کھڑی تھیں۔۔۔

ایک کھلونا لینے کے لیے وہ پانی میں گئیں۔۔ میری ضد پر وہ چلی تو گئیں تھیں۔۔ لیکن واپس کبھی نہ لوٹیں۔۔۔

میں گلٹی تھا بہت گلٹی۔۔۔ میں تو مر جانا چاہتا تھا ماما کے ساتھ ہی۔۔ لیکن ڈیڈ نے بچا لیا۔۔۔

اپنی تلخ یادیں میری آنکھوں میں گھوم رہی تھیں۔۔۔جب میں چیخ رہا تھا ۔۔۔رو رہا تھا۔۔۔بلک رہا تھا۔۔۔

اپنا ذہن پرانی یادوں سے ہٹا کر۔۔بمشکل میں نے سمندر کی جانب دیکھا ۔۔۔مجھے لائبہ کو ڈھونڈنا تھا۔۔۔

مجھے یقین تھا وہ یہیں کہیں ہو گی۔۔۔کیونکہ ازلان میری کمزوری جانتا ہے۔۔۔اور اس نے میری کمزوری پر ہی وار کیا تھا۔۔۔

میری کشتی سمندر کے جگر کو چیرتی ہوئی۔۔اپنی سپیڈ سے جا رہی تھی۔۔۔

بارش کے سبب میں مکمل بھیگ چکا تھا۔۔۔ لیکن مجھے اس کا ذرا بھی احساس نہیں تھا۔۔۔

میرا پورا جسم لرزنے لگا۔۔۔ میں خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ نارمل رکھنے کی کوشش میں، میں نے اچھی یادیں یاد کرنے کی سعی کی۔۔۔ اس سعی میں اچانک ایک یاد چھم سے ذہن میں آئی۔۔۔

یاد۔۔

میں اپنے کیبن میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب عبید نے آکر مجھے خوشخبری دی کہ فرزین کی کڈنی ڈونر مل گئی ہے۔۔۔

میں نے اسے دیکھنے کی بھی زحمت نہ کی۔۔۔"گڈ۔۔یہ تو اچھا ہو گیا۔۔۔
بس جلدی سے اسے آفر کرو پیسوں کی۔۔۔"میں نے آرڈر دیا اور اپنے کام
میں بیزی ہو گیا۔۔۔

اسی دن واپسی پر۔۔میں اپنی گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔گاڑی پارکنگ
سے نکل رہی تھی۔۔جب میری نگاہ ایک لڑکی پر گئی۔۔۔

وہ ڈارک گرین کلر کی شرٹ اور بلیک جینز زیب تن کی ہوئی تھی۔۔۔
ابھی میں سرسری سہ اسے دیکھ کر نظر ہٹاتا۔۔۔اس سے قبل وہ دھڑام کر
کے گر گئی۔۔اس کی جگہ کوئی اور ہوتی اور اتنی زور سے گرتی تو یقینا بیٹھ کر
روتی۔۔۔لوگوں کی ہمدردیاں سمیٹتی۔۔۔مگر وہ۔۔وہ تو پھرتی سے اٹھی اور
فوراً اپنی پینٹ و شرٹ جھاڑتے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔جیسے ڈر رہی ہو۔۔

کے کسی نے اسے گرتے دیکھ تو نہیں لیا۔۔۔اپنے آگے آنے والے بالوں کو ایک ادا سے کان کے پیچھے کر۔۔پھر اترا کر دوبارہ چلنے لگی۔۔۔

یہ مس لائبہ ہیں سر۔۔۔انہی کی کڈنی فرزین میم سے میچ ہوئی ہے۔""" شاید میری نظروں کا تعاقب کر لیا تھا عبید نے۔۔۔

اس کے بتاتے ہی میں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

پہلے میرا ارادہ پیسوں سے کام کروانے کا تھا۔۔۔مگر اسے دیکھنے کے بعد میرا ارادہ تبدیل ہو گیا۔۔۔

"تم نے بات کی؟؟۔ "

نہیں سر۔۔۔ مگر کل ہی کرلوں گا۔۔۔"عبید نے بیک ویو مرر میں دیکھتے مجھے فوراجواب دیا۔۔۔

"اس کی ضرورت نہیں۔۔۔ کوئی رشتے والی ڈھونڈو جو اس کے گھر میرا رشتہ لے کر جائے۔"بس میرا یہ کہنا تھا۔۔کہ عبید نے گاڑی کو ایک زور دار بریک لگایا۔۔۔

س۔۔سوری۔۔۔سر۔۔۔"مارے شاکڈ کے وہ بوکھلاہٹ کا شکار" تھا۔۔۔

حال۔۔۔

میں بچپن سے آج تک فرزین کے ساتھ رہا۔۔مجھے جس وقت سب سے زیادہ کسی خوبصورت یاد کی ضرورت تھی۔۔۔اس لمحے مجھے فرزین کی یاد نہیں آئی بلکے لائبہ کی آئی۔۔۔

وہ میری خوبصورت یادوں میں رہتی ہے مجھے اس بات کی خبر خود آج ہوئی تھی۔۔۔

ابھی میں اپنی یادوں میں ہی تھا کہ مجھے اچانک مدد کی پکار کی آواز آنے لگی۔۔۔

میری نگاہ آواز کی سمت گئی۔۔۔

لائبہ کو میرے سامنے ہی سمندر میں پھینکا گیا۔۔۔

اسے پانی میں گرتا دیکھ۔۔۔میرا دماغ کام نہ کیا۔۔۔پھر مجھے کوئی خوف نہیں آیا۔۔۔میں اپنی ماں کو نہیں بچا سکا تھا۔۔۔کیونکے بہت چھوٹا تھا لیکن لائبہ کو بچا لوں گا یہ وعدہ تھا میرا خود سے۔۔۔

میں بھی سمندر میں کود گیا۔۔

کافی سالوں بعد آج میں سوئمنگ کر رہا تھا

پانی کے فوبیا کے سبب۔۔پہلے تو میں خود ہی ڈوبنے لگا۔۔۔

کتنی دیر تک میں خود سے ہی جیسے الجھتا رہا۔۔۔لائبہ کو ڈھونڈنا تو دور کی بات میں تو خود کو ہی بچا نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

پانی میں ڈوبتے وقت۔۔۔مجھے چیخیں یاد آرہی تھیں۔۔۔وہ چیخیں جو میری تھیں۔۔۔میں اپنے خوف پر قابو نہیں پارہا تھا۔۔اسی لیے پانی کے اندر سطح میں اترنے لگا۔۔۔

میرے ہاتھ پاوں چلنا بند ہو گئے تھے۔۔۔مجھے وہ سین یاد آیا۔۔۔جب لائبہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔اور آمنہ میری گود میں تھی۔۔۔وہ دونوں سو چکی تھیں۔۔۔اور صرف میں جاگ رہا تھا ان کی حفاظت کے لیے۔۔

میں کیسے ہار سکتا تھا۔۔میں نہیں ہار سکتا۔۔۔میں خوفزدہ نہیں" ہو سکتا۔۔۔اسے میری ضرورت ہے۔۔۔میری فیملی کو میری ضرورت ہے۔۔۔"جہاں میرا پورا وجود ہلکا ہوتا جارہا تھا۔۔۔وہیں ول پاور

اسٹرانگ۔۔۔میں خودی کو ہمت دے رہا تھا۔۔۔اور اچانک میری آنکھیں کھلیں۔۔۔

میں شارک کی طرح تیرتے پانی کی اوپری سطح پر آیا۔۔۔

میری کشتی اب مجھے نظر نہیں آ رہی تھی اور نہ ہی لائبہ۔۔

بارش تیز ہو چکی تھی۔۔۔

اندھیرا بڑھ رہا تھا۔۔۔مکمل اندھیرا ہونے سے قبل مجھے اسے تلاش کرنا تھا ۔۔

لائبہ۔۔۔لائبہ۔۔"میں چیخا۔۔۔"

میں اسے پاگلوں کی طرح ڈھونڈنے لگا۔۔۔

پھر آخر کار وہ مجھے پانی میں نظر آئی۔۔۔میں تیزی سے نیچے کی جانب تیرتا ہوا اس تک پہنچا۔۔۔۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے فوری طاقت سے کھینچتا ہوا میں پانی کی اوپری سطح پر لایا۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔کچھ نہیں ہونے دوں گا تمہیں۔۔۔بس مجھ پہ اعتبار کرو۔۔۔" میں نے اس کے بے جان سے ہوتے وجود کو اپنی کمر پر لادھا۔۔۔اور اس کے ہاتھ خود اپنی کمر کے گرد باندھے۔۔۔بس باندھنے کی دیر تھی۔۔۔اس نے خود ہی مجھے جکڑ لیا۔۔۔

Zubi Novels Zone

اس کا خوبصورت چہرہ میری گردن پر آرام کر رہا تھا۔۔۔

میں نے تیرنا شروع کیا۔۔۔ میں تیرتا رہا۔۔۔ تیرتا رہا۔۔۔ بس تیرتا رہا۔۔۔

کوئی کشتی نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔ آرہی تھی تو صرف کچھ روشناں۔۔۔ جو بہت فاصلے پر تھیں۔۔۔ میں سمجھ گیا تھا کنارہ اسی جانب ہے۔۔۔ میں نے اسی سمت تیرنا شروع کیا۔۔۔

تیرتے تیرتے میرے ہاتھ پاؤں دکھ گئے تھے۔۔۔ لیکن میں رک نہیں سکتا تھا۔۔۔

کافی گھنٹے گزر گئے اور میں تیرتا ہی رہا۔۔۔سمندر میں مکمل اندھیرا چھا گیا تھا۔۔بارش بھی تھم گئی تھی۔۔۔

سمندر بہت خوفناک منظر پیش کر رہا تھا اندھیرے میں۔۔۔لیکن مجھے اس سے ڈر نہیں لگا۔۔۔مجھے ڈر تھا تو صرف اس ایک جان کا۔۔جو میری کمر پر تھی۔۔۔جو صرف میرے سہارے تھی۔۔۔اور میں اسے زندگی دینا چاہتا تھا۔۔اسے بچا لینا چاہتا تھا۔۔۔

اس کی پکڑ ڈھیلی پڑتی محسوس ہوئی۔۔تو پہلی بار مجھے (اسامہ وجدان) کو محسوس ہوا۔۔کہ اس کی جان نکلی ہو۔۔۔

میں نے اپنی ماں کو کھویا تھا اس سمندر میں۔۔۔اسے نہیں کھو سکتا تھا۔۔۔

میں نے اپنی سپیڈ بڑھانے کی کوشش کی۔۔۔

تھوڑی دیر اور لائبہ۔۔۔بس تھوڑی دیر اور میرا ساتھ دے دو۔۔۔میں" بچالوں گا تمھیں۔۔۔"میرے ذہن میں اس لمحے کچھ نہیں تھا۔۔۔ سوائے اس کے۔۔۔کہ مجھے لائبہ کو بچانا ہے۔۔۔

آخر کار میں کنارے پر پہنچا۔۔۔میری حالت بہت خراب ہو چکی تھی تیرتے تیرتے۔۔۔میں نے اسے ریت پر لیٹایا۔۔۔

میں اس کے پیٹ پر دباؤ ڈال کر پانی نکالنے لگا۔۔۔اپنے اندر بچی کچی ساری طاقت میں نے اسی کام پر لگائی۔۔۔آخر کار وہ ہوش میں آئی۔۔

اس نے اک دو لمحوں کے لیے آنکھیں کھولیں۔۔۔مجھے دیکھا۔۔۔مجھے ذہنی اور دلی سکون ملا تھا اسے آنکھ کھولتے دیکھ۔۔۔میں نے اس کی پیشانی چومی۔۔۔اور پھر ہونٹ۔۔۔اور اگلے پل۔۔۔میں بے ہوش ہو گیا۔۔

آنکھ کھلی تو میں ہسپتال کے روم میں تھا۔۔۔

سب سے پہلے جو آنکھ کھلتے ہی مجھے یاد آئی۔۔۔وہ تھی وہ جھلی سی لڑکی۔۔۔

لائبہ ؟؟۔۔۔لائبہ کہاں ہے ؟؟۔۔"میرے سامنے ڈاکٹر ابراہیم بیٹھا" ہوا تھا۔۔۔مجھے ہوش میں آتا دیکھ۔۔وہ فوراً اٹھ کر میری جانب آیا ۔۔۔عبید بھی کمرے میں موجود تھا وہ بھی میری طرف لپکا۔۔۔

Zubi Novels Zone

مس لائبہ ؟؟۔۔۔وہ نہیں تھی وہاں "ڈاکٹر کے کہتے ہی میں پریشان"
ہوا۔۔

میں خود اسے کنارے تک لایا تھا تم لوگوں نے ٹھیک طرح دیکھا نہیں "
ہو گا۔۔وہ وہیں تھی۔۔۔"میں پینک ہو کر چیخا۔۔

نہیں سر۔۔۔سمندر میں کوئی بھی نہیں تھا آپ کے علاوہ۔۔بلکہ آپ "
کو بھی سمندر کے بیچ سے ڈوبتے ہوئے نکالا ہے ایک مچھیرے نے۔۔۔"
عبید کے کہتے ہی میں الجھا۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو؟؟۔۔میں لائبہ کے پیچھے کودا تھا اور لائبہ کو خود "
اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں کنارے تک۔۔۔"

" سر ایسا کیسے ہو سکتا ہے ؟؟۔۔اپ تو خود ڈوب گ ئے تھے۔۔آپ شاید بھول گئے ہیں آپ کو سمندر سے فوبیا ہے۔۔۔"عبید کے کہتے ہی میرا دماغ گھوم کے رہ گیا۔۔۔

" ہاں مجھے فوبیا ہے۔۔ لیکن میں اس سے لڑا۔۔اور میں واپس آیا تھا پانی کے اوپری سطح پر اور پھر میں نے لائبہ کو بچایا اور اسے کنارے تک لایا۔۔۔"میرے کیے دعوے پر عبید اور ڈاکٹر مجھے ایسے دیکھنے لگے جیسے میں دنیا کا کوئی اٹھواں عجوبہ ہوں۔۔۔ان دونوں میں سے کوئی بھی میری بات پہ یقین کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔

" اسامہ ضرور تم نے کوئی خواب دیکھا ہے۔۔۔کیونکہ ایسا کچھ نہیں ہوا ہے۔۔ تم ہمیں کوئی کنارے پہ نہیں ملے ہو۔۔ تمہیں ایک مچھیرا لے کر آیا ہے اپنی کشتی پر۔۔۔ تم کہو گے تو میں اسے بھی ملا دوں گا تم سے۔۔۔ ہم

نے اس سے اچھی طرح پوچھ تاچھ کی ہے اور اس نے بتایا کہ اس نے تمہیں اکیلے پایا ہے سمندر کے اندر۔۔۔کوئی بھی نہیں تھا تمہارے علاوہ وہاں۔۔۔"ڈاکٹر کی بات سن۔۔میرا دماغ گھومنے لگا۔۔۔

میرے سر میں شدید درد ہونے لگا تھا۔۔۔لگا جیسے رگیں پھٹ جائیں گی۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

تو کیا واقعی وہ سب صرف میرا ایک خواب تھا؟؟۔۔۔میں ڈوب گیا تھا۔۔۔میں لائبہ کو نہیں بچا سکا۔۔۔مگر ایسا کیسے ممکن ہے؟؟۔۔۔مجھے اچھے سے یاد ہے وہ سب خواب نہیں تھا۔۔۔میں نے اسے بچایا تھا۔۔۔وہ میرے کندھے پر چہرہ ٹکائے ہوئے تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔لائبہ کو میرے سامنے تختے سے پھینکا گیا تھا۔۔۔میں وہیں" موجود تھا۔۔۔میں نے خود دیکھا تھا اپنی آنکھوں سے۔۔۔میں اسی کے پیچھے کودا تھا اور مجھے اچھے سے یاد ہے۔۔۔کہ میں اسے لے کر کنارے تک آیا ہوں۔۔۔تم لوگ سمجھ کیوں نہیں رہے ہو۔۔۔"میں چیخنے لگا۔۔۔

میرے دماغ کی رگیں پھٹ رہی تھیں۔۔۔

دیکھو اسامہ۔۔۔کام ڈاؤن۔۔۔پہلے تو اس بات کو سمجھنے کی کوشش" کرو۔۔۔کے تمھیں پانی سے فوبیا ہے۔۔۔تم جب اسے بچانے کے لیے کودے۔۔۔۔تو تم ڈوب گئے بجائے اسے بچانے کے۔۔۔اپنے فوبیا سے لڑنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔خاص طور پر تب جب وہ بچپن کا ہو۔۔اس فوبیا سے تم صرف تب لڑ سکتے تھے جب وہ لڑکی تمہارے لیے بہت اہمیت کی

حاملہ ہوتی لیکن۔۔۔وہ نہیں تھی۔۔۔وہ تو صرف ایک معمولی سی کڈنی ڈونر تھی۔۔۔"ڈاکٹر مجھے بڑے تحمل سے سمجھانے لگا۔۔۔

لیکن میرا ذہن کسی صورت قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔کہ وہ خواب تھا فقط۔۔۔

"چلو ایک وقت میں نے مان لیا۔کہ میں نے اسے نہیں بچایا۔۔۔تو پھر اس کا کیا ہوا؟؟؟۔۔کہاں ہے وہ؟؟؟۔"میرے سوال کرتے ہی عبید اور ڈاکٹر دونوں ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنے لگے۔۔۔ان دونوں کے چہرے پر بے بسی و مایوسی تھی۔۔۔

"پانی کا بہاؤ بہت تیز تھا اسامہ۔۔۔یہ تو تمہاری قسمت تھی کہ تم بچ گئے ۔۔لیکن ہر کسی قسمت تمہاری جیسی نہیں۔۔۔یقیناوہ ڈوب کر مر گئی

ہو گی۔۔۔"بس ڈاکٹر کا یہ کہنا تھا کہ میرے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔

کچھ لمحوں کے لیے مجھے اپنے ارد گرد اندھیرا چھاتا محسوس ہوا۔۔مجھے وہ دونوں نظر آرہے تھے۔۔لیکن وہ کیا بول رہے تھے۔۔۔میں سمجھنے سے ... قاصر رہا

مجھے اپنے زندہ ہونے کا احساس باقی نہ رہا۔۔۔اپنی ماں کی حادثاتی ڈیتھ کے بعد یہ دوسری بار تھا۔۔جب مجھے محسوس ہوا۔۔۔کہ میں مر چکا ہوں۔۔۔

میں بے ست ہو کر دوبارہ بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔میرا دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

میری انکھ کھلی توازلان میرے پاس بیٹھاہواتھا۔۔۔

اس کے ہاتھ میں رپورٹ تھی۔۔۔اور چہرے پر مسکراہٹ۔۔۔بہت خباثت بھری مسکراہٹ تھی وہ۔۔۔جو مجھے کہیں نہ کہیں جھنجھوڑ رہی تھی۔۔۔

چچچ۔۔چچ۔۔بیچاری۔۔۔بھری جوانی میں مر گئی۔۔ برابھائی نہیں ہوں" میں تمہاری طرح۔۔اس لیے تمہاری بیوی کی حادثاتی موت کی خبر سن فورا ہی چلاآیاہوں تعزیت کرنے۔۔"ازلان کے الفاظ میرے کانوں سے زیادہ دل پر لگ رہے تھے۔۔۔

میری آنکھوں کے آگے وہ منظر فوراہی آگیا جب اسے ٹھاٹے مارتے سمندر کے حوالے کیا گیا۔۔۔

میری آنکھیں سرخ ہونے لگیں۔۔مجھے واقعی یقین کرنے میں بہت مشکل پیش آرہی تھی۔۔کہ وہ نہیں رہی دنیا میں۔۔۔

وہ جھلی دیوانی سی۔۔۔وہ لڑکھڑاتی گرتی پڑتی ٹکراتی ہوئی لڑکی۔۔۔ صرف میری وجہ سے نہیں رہی دنیا میں اب۔۔۔

" ویسے ہمارا بدلہ برابر ہوا۔۔تم نے میری ٹانگیں لی تھیں۔۔میں نے تمہاری بیوی۔۔۔میں تمہاری طرح بے رحم نہیں۔۔۔اس لیے یہ لواصل رپورٹ۔۔۔سینہ ٹھوک کر بتارہا ہوں تمہارے سامنے۔۔رپورٹ میں نے بدلی تھی۔۔وہ تمہاری بیٹی ہے۔۔۔اپسسسس۔۔۔سوری تھی۔۔۔"

بس اس کا خباثت بھری مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔یہ کہنا تھا کہ مجھے ایک اور دھچکا لگا۔۔۔

میری آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔

"شاید تمہیں پتہ نہیں ہے۔۔۔لائبہ اکیلے اغوا نہیں ہوئی تھی۔۔۔ تمھاری بیٹی ساتھ تھی۔۔۔" ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ میں غصے کی شدت سے غضب ناک ہوتا۔۔اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے کالر پکڑ گیا تھا۔۔۔

"مارلو۔۔۔اگر دل کی بھڑاس نکلتی ہے تو شوق سے مارلو۔۔لیکن مارنے کے بعد یہ سوچ کے رکھنا کہ مام ڈیڈ کو جواب دینا ہے۔۔۔میں انہیں بتا کر آیا ہوں کہ تمہیں پوچھنے جا رہا ہوں۔۔۔۔" وہ نہایت اطمینان سے گویا ہوا

تو میرا خون کھول گیا۔۔ میرے ہاتھوں کی رگیں ابھر آئی تھیں۔۔۔مام ڈیڈ کی دھمکی سننے کے باوجود میں خود کو نہیں روک سکا اسے مارنے سے۔۔۔ میں اسے مارتے چلا گیا۔۔۔ مارتے چلا گیا۔۔۔ حتی کہ وہ لہولہان ہو کر ویل چیئر سے نیچے گرا۔۔۔

مار پیٹ کی آواز سن۔۔۔ عبید اور ڈاکٹر فوراً ہی اندر آئے تھے۔۔۔ان دونوں نے مجھے ازلان سے دور ہٹایا۔۔ ورنہ میرا تو ارادہ اسے جان سے ختم کر دینے کا تھا آج۔۔۔

ایک مہینے۔۔۔ پورے ایک مہینے تک میں اپنی بیوی اور بیٹی کو ڈھونڈ وا تا رہا۔۔۔ سب سے زیادہ غم مجھے اس بات کا تھا کہ میں نے ایک کاغذ کے ٹکڑے پر یقین کیا اپنی پاکیزہ بیوی پر نہیں۔۔۔ یہ سب کبھی ہوتا ہی نہیں

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

۔۔۔اگر میں انہیں سیفٹی میں رکھتا۔۔۔ان کے پیچھے سے اپنے گارڈز نہ ہٹاتا۔۔۔

ازلان کے نزدیک معاملات برابر ہو گئے تھے۔۔۔جبکہ میرے نزدیک جنگ تو اب شروع ہوئی تھی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

مجھے لگا تھا میں اسے یوں ہی بھولا دوں گا۔۔کیا تھی وہ۔۔۔ایک معمولی سی لڑکی۔۔۔لیکن ہر گزرتے دن کے ساتھ۔۔۔ہر گزرتے گھنٹے کے ساتھ۔۔۔ہر گزرتے لمحے کے ساتھ میں بے قرار و بے سکون ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

مجھے خود بھی خبر نہیں۔۔۔کب میں اس کا اس قدر طالب ہوا۔۔۔کے پوری دنیا کی طلب ختم ہو گئی۔۔۔سب تھا میرے پاس۔۔۔بس سکون نہیں تھا۔۔۔وہ سکون جو اس کی خوشبو سے آتا۔۔جو اس کے نرم لمس سے آتا۔۔جو اس کی سانسوں کی میٹھی مہک سے آتا۔۔۔

میں ہر وقت سگریٹ پھونکتا رہتا۔۔۔جس کے سبب میرے ہونٹ کالے پڑنے شروع ہو گئے تھے۔۔۔

Zubi Novels Zone

فرزین شادی پر زور دینے لگی۔۔۔تو میں نے حامی بھر لی۔۔۔مجھے لگا شاید فرزین کا ساتھ مجھے ذہنی سکون مہیا کر دے۔۔۔

بس میرے ہاں کرنے کی دیر تھی شادی کی تیاریاں فوری شروع ہو گئیں۔۔۔

Husny Kanwal

میں ہوٹل کے روم میں تھا۔۔۔میں وہیں رہا کرتا تھا۔۔۔اپنا خالی وقت میں ہمیشہ اس مہک کے ساتھ گزارتا۔۔جو اس کمرے سے آتی مجھے۔۔۔

کچھ دیر بعد ایک خوبصورت لڑکی کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

اس کی آنکھیں دیکھ ایک لمحے کے لیے میں چونکا۔۔اس کی آنکھیں سبز رنگ تھیں۔۔بالکل لائبہ جیسی۔۔۔

وہ لہکتی میرے قریب آئی۔۔۔

میں ون سیٹ صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔وہ آکر میری ران پر بیٹھی۔۔۔

یقیناوہ لائبہ سے کہیں زیادہ خوبصورت تھی۔۔۔خاص طور پر ڈریسنگ کے اعتبار سے وہ بلیک میکسی میں بہت سیکسی لگ رہی تھی۔۔۔

اوہینڈسم۔۔۔سگریٹ مت پیو۔۔"اس نے میرے ہاتھ سے سگریٹ" لے کر بجھادی۔۔۔اس کے عمل پہ مجھے یاد آیا لائبہ بھی سگریٹ کا دھواں برداشت نہیں کرپاتی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

میری نظر اچانک سامنے بیڈ پر گئی۔۔پھر بیڈ کے برابر رکھے جھولے پر ۔۔۔مجھے میری بیٹی اور بیوی شدت سے یاد آئے۔۔۔بیوی؟؟۔۔۔کیا میں نے کبھی اسے بیوی کا درجہ دیا؟؟۔۔۔

وہ کہتی تھی میں مر جاؤں۔۔۔اور اب۔۔۔میں خود کو مرا ہوا پا رہا تھا۔۔ مجھے کوئی فیلنگس نہیں آ رہی تھی حتی کہ وہ لڑکی میری ران پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ لیکن مجھے اس کے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔

اس لڑکی نے قربت بڑھائی۔۔تو اس کی سانسوں کی مہک سے مجھے کراہت ہونے لگی۔۔۔میں نے فوری جھنجھلا کر اسے خود سے ہٹایا۔۔۔

"گیٹ لوسٹ۔۔۔"

وہ میرا چہرہ الجھ کر دیکھنے لگی۔۔۔

یہ کوئی تیسری چوتھی لڑکی تھی جسے عبید بڑا ڈھونڈ کر میرے لیے لایا تھا
۔۔۔۔ مگر مجھے پسند نہ آئی۔۔۔

میں سمجھ رہا تھا کہ میرا دل اس جیسی ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔اور اس جیسی تو مجھے
ہزاروں مل جائیں گی۔۔ تھا کیا خاص اس میں ؟؟۔۔ بالکل معمولی سی تو تھی
وہ۔۔۔۔۔ مگر مجھے اب خبر ہوئی۔۔اس جیسی نہیں چاہیے تھی میرے
دل کو۔۔ بس وہ ہی چاہیے تھی۔۔۔

میں بیڈ پر اس کی مہک کو اپنا بچھونا بنا کر بے ست سہ لیٹ گیا۔۔۔ میری
آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔۔۔

بہت وقت لگا مجھے یہ سمجھنے میں۔۔۔۔ کہ میں نے اس سے شادی اس لیے
نہیں کی تھی کیونکہ فرزین کو بچانا چاہتا تھا۔۔۔ وہ کام تو میں پیسوں سے بھی

کر سکتا تھا۔۔۔میں نے اس سے شادی اس لیے کی۔۔۔چونکہ وہ پہلی نگاہ میں میرے دل کو اچھی لگ گئی تھی۔۔۔

میں اسے معمولی کہتا رہا جبکہ وہ تو پہلی نگاہ سے ہی خاص تھی۔۔۔

مجھے تو اب احساس ہوا فقیر تو میں تھا اسکے در کا۔۔۔وہ نہیں تھی۔۔ تبھی تو اتنے دھڑلے سے طلاق مانگ لیا کرتی تھی اور میں، میں سوچ بھی نہیں پاتا تھا اسے خود سے جدا کرنے کے متعلق۔۔۔جب مجھے لگا اس نے مجھ سے بے وفائی کی ہے۔۔میں تب بھی اسے چھوڑ نہیں پایا۔۔۔

میں رو رہا تھا۔۔۔اسامہ وجدان رو رہا تھا وہ بھی ایک جھلی سی لڑکی کے لیے۔۔۔

میرے اندر ایک طوفان برپا تھا۔۔۔ایسا طوفان جو سب تہس نہس کر دے۔۔۔

ڈی این اے تک کی نوبت ہی نہ آتی۔۔۔ اگر میں اسے اپنا نام دے دیتا اس دن۔۔۔وہ توائی تھی

۔۔۔وہ میں تھا جو اپنی مغروریت میں اپنے مقاصد میں اپنی سیاست میں اسے اپنانے کے بجائے رد کر دیا۔۔۔

میرا دل اس کی یاد میں چیخ رہا تھا۔۔۔اس کی چیخیں میں اپنے کانوں سے سن سکتا تھا۔۔۔

میرا پورا وجود تڑپ رہا تھا اس کی طلب میں۔۔۔

شاپنگ کرنے چلیں۔۔۔"میری شادی کی منظوری دیتے "
ہی۔۔۔سب بہت خوش تھے خاص طور پر ڈیڈ۔۔۔لیکن میں خوش نہیں
تھا۔۔بلکہ مجھے لگ رہا تھا میں نے بہت غلط فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔

پہلے بات الگ تھی۔۔لیکن اب مجھے ہر لڑکی سے جھنجھلاہٹ ہونے
لگتی۔۔۔مجھے حیرانگی تھی لیکن سچ یہی تھا کہ میں فرزین سے بھی جھنجھلا رہا
تھا۔۔

اس کے کال پر شاپنگ کے متعلق پوچھتے ہی میں نے پہلی فرصت میں
انکار کیا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔ منگنی سر پر رکھی ہے اور تم ابھی تک مجھے ٹائم ہی نہیں دے رہے۔۔۔" وہ خاصہ شکوتا بولی۔۔تو میں مزید جھنجھلاہٹ کا شکار ہوا۔۔۔

فرزین پورے آفس کی ذمہ داری ہے میرے سر پر۔۔۔میں روز روز تمہارے ساتھ شاپنگ پر نہیں جاسکتا۔۔۔ سمجھا کرو یار۔۔" بے رخی سے کہتے۔۔۔میں نے کال ڈس کنیکٹ کر دی۔۔بغیر مزید اسے کوئی بحث کرنے کا موقع دیے۔۔۔

سر۔۔کہاں جانا ہے؟؟۔۔"ڈرائیور کے پوچھتے ہی میں نے اپنا سر تھکن کے مارے پیچھے سیٹ سے ٹکایا۔۔۔کچھ لمحوں کے لیے آنکھیں موندتے۔۔۔میں نے ہلکے سے کہا۔۔"ہوٹل۔۔"

تین ماہ گزر چکے تھے۔۔ لیکن میں ابھی تک اس ہوٹل کا پیچھا چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔

گاڑی سگنل پر رکی۔۔ تو میں نے یوں ہی آنکھیں کھول کے باہر کی جانب دیکھا۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔ میری آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئیں۔۔ چونکہ وہ لائبہ تھی۔۔۔ لائٹ پنک رنگ کے قمیض شلوار میں ملبوس۔۔ وہ میرے سامنے کھڑی تھی بس سٹاپ پر۔۔ بالکل صحیح سلامت۔۔ زندہ۔۔۔

ابھی میں اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ ہماری گاڑی سٹارٹ ہوئی۔۔۔

اسٹاپ دا کار۔۔۔"میرے آرڈر دیتے ہی میرے ڈرائیور نے گاڑی "
روکی۔۔۔

میں فوراً ہی گاڑی سے اتر کر بھاگا۔۔۔ چلتی ہوئی گاڑیوں کے آگے سے
بھاگتا۔۔۔ میں بس سٹاپ تک پہنچا۔۔۔

اس سے قبل کہ میں اس تک پہنچتا۔۔ بیچ میں بس آ کر رکی۔۔ میں بس کی
سائیڈ سے ہو کر جب بس اسٹاپ پر پہنچا۔۔ تو وہ وہاں موجود نہیں تھی
۔۔۔ مجھے لگا شاید وہ بس میں چڑھ گئی ہے۔۔۔ تو میں بھی فوری بس میں
جڑھا۔۔۔ لیکن وہ اندر بھی نہ تھی۔۔۔

میری آنکھیں متلاشی تھیں۔۔۔ بے انتہا متلاشی۔۔۔ میں ایک ایک پیسنجر
کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔

سر۔۔۔آپ اچانک گاڑی سے اتر کر کیوں بھاگے؟؟۔۔"میں واپس آ" گیا تھا۔۔۔وہ مجھے نہیں ملی۔۔نہ ہی بس اسٹاپ پر۔۔نہ ہی بس میں۔۔نہ اس کے ارد گرد کہیں۔۔۔وہ تو جیسے غائب ہو گئی۔۔۔

میں کافی دیر تک اسے وہاں ڈھونڈتا رہا۔۔۔میں ابھی اسے ڈھونڈ ہی رہا تھا۔۔جب میرا ڈرائیور پیچھے سے آ کر۔۔۔فکر مند ہو کر پوچھنے لگا۔۔

Zubi Novels Zone

لائبہ۔۔۔وہ زندہ ہے۔۔۔میں نے اسے خود بس اسٹاپ پر کھڑا دیکھا۔۔ " لیکن پتہ نہیں اچانک وہ کہاں غائب ہو گئی۔۔۔"میں پریشان و الجھن کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔تو میرا ڈرائیور مجھے ایسے دیکھنے لگا جیسے میں کوئی پاگل ہوں۔۔۔

سر۔۔۔وہ۔۔وہ مر چکی ہیں۔۔۔انھیں مرے ہوئے بھی تین ماہ گزر چکے ہیں۔۔۔شاید آپ کو وہم ہوا ہو" ڈرائیور نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔تو میں اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔وہ بہت نروس تھا۔۔بہت ڈرا ہوا سہ۔۔۔

مجھے محسوس ہوا۔۔جیسے وہ مجھ سے ڈر رہا تھا۔۔۔میری ذہنی حالت سے۔۔۔

پہلے وہ خواب اور اب لائبہ کو بس اسٹاپ پر دیکھنا۔۔۔یہ سب کیا ہو رہا تھا میرے ساتھ؟؟؟۔۔۔

میں نے پھر دعوی نہیں کیا لائبہ کو دیکھنے کا۔۔۔بس خاموشی سے جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔

میرے ارد گرد کچھ تو عجیب چل رہا تھا۔۔۔

❤ *Husny Kanwal* ❤

فرزین اور میری منگنی بہت دھوم دھام سے ہوئی۔۔۔

سوشل میڈیا پر ٹرینڈنگ نیوز پر چل رہی تھی میری انگیجمنٹ۔۔۔

اچھے لگ رہے ہیں ناں ہم دونوں۔۔۔خاص طور پہ ہماری "
... انگوٹھی۔۔" میں نے تو منگنی بھی ایسے کی۔۔۔ جیسے کوئی بزنس ڈیل

مجھے کوئی جذباتی لگاؤ نہیں تھا اس انگوٹھی سے یا اس منگنی سے۔۔۔

آج فرزین پکس لے کر میرے آفس آئی ہوئی تھی۔۔وہ مجھے ہماری کپل رنگ کی تصاویر دکھانے لگی۔۔۔بہت ایکسائیٹڈ تھی وہ۔۔۔بہت خوش۔۔۔جب کہ میں سارے جذبات سے عاجز۔۔۔بس فرزین کا دل رکھنے کے لیے ان تصاویر کو دیکھتا رہا۔۔۔اور انہیں دیکھتے دیکھتے اچانک مجھے اس آفت کی پڑیا کی نازک انگلیاں یاد آنے لگیں۔۔

پھر وہ لمحہ یاد آیا۔۔جب میں نے اسے کار کے اندر انگوٹھی پہنائی تھی اپنے نام کی۔۔۔وہ کیسے بلش کر رہی تھی ایک معمولی سی انگوٹھی پر۔۔۔کوئی کیمرا مین نہیں تھا۔۔کوئی ہزاروں لوگ نہیں تھے۔۔کوئی بڑی پارٹی ارگنائز نہیں ہوئی تھی۔۔۔صرف ایک معمولی سی انگوٹھی اور وہ اس کے باوجود اتنا خوش تھی کہ انتہا تھی۔۔۔

اس لمحے کو یاد کر۔۔۔میرے چہرے پہ از خود ہی مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔

شکر ہے خدا کا۔۔تمہارے چہرے پہ بھی مسکراہٹ آئی۔۔۔ورنہ میں تو بھول ہی گئی تھی مسٹر اسامہ مسکراتے ہوئے کیسے دکھتے ہیں۔۔۔"فرزین کے مسکرا کر کہتے ہی میں حواسوں میں لوٹا۔۔۔

کیا ہوا ہے اسامہ؟؟۔۔۔کوئی پریشانی ہے تو مجھ سے شئیر کرو۔۔میں ہونے والی شریک حیات ہوں تمھاری۔۔۔تم بہت بوجھل بوجھل سے رہنے لگے ہو۔۔۔جیسے بنا روح کے جسم ہو۔۔۔"اس کے کہے الفاظ بالکل سچ تھے۔۔میں اب اپنے جسم میں روح محسوس نہیں کرتا۔۔۔وہ تو تین ماہ پہلے ہی مجھ سے جدا ہو گئی۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔میں بس تھوڑا تھکا ہوا ہوں۔۔۔"

تو کیوں کرتے ہو اتنا کام؟؟۔۔"وہ فکر مندی سے بولی۔۔۔تو میں "
لاجواب ہوا۔۔۔

کیا کہتا۔۔۔اس لیے کیونکے اس جھلی کو بھولنا چاہتا ہوں۔۔۔مگر کام بھی
کمبخت کام نہیں آرہا۔۔۔

میں صرف پھیکا سہ مسکرادیا۔۔۔اور بات ختم ہوئی۔۔۔

❤ *Husny Kanwal* ❤

سر چھوٹا منہ بڑی بات۔۔۔ لیکن آپ کچھ دنوں کے لیے باہر کیوں "
نہیں چلے جاتے؟؟۔۔۔روز روز ہوٹل نہ جایا کریں۔۔۔" ہر بار کی طرح
جب میں نے اپنے ڈرائیور کو ہوٹل چلنے کا کہا۔۔۔ تو اس بار بیک یو مرر میں
مجھے دیکھتے۔۔۔ فکر مندی سے گویا ہوا۔۔

کیا ہو گا باہر چلے جانے سے۔۔۔ وہ یہاں رہنے لگی ہے۔۔"میں نے "
اپنے دل کے مقام پر شہادت اور اس کے برابر والی انگلی کو ملا کر۔۔۔ مارتے
ہوئے کہا۔۔۔"اور میں کتنی بھی کوشش کر لوں۔۔۔ یہاں سے نہیں
"نکلتی۔۔۔ میں جہاں جاوں گا وہ ساتھ ہی جائے گی۔۔۔

میرے لہجے میں بے بسی تھی۔۔۔ میں بے بس تھا اس لڑکی کے
آگے۔۔۔ اسامہ وجدان بے بس تھا اس معمولی سی لڑکی کے آگے۔۔۔
آج ہنسی آرہی تھی مجھے خود پر۔۔۔ اور رونا بھی۔۔۔

دل چاہتا کے زور سے ہنسوں۔۔۔اور پھر اس سے بھی زیادہ شدت سے دل چاہتا۔۔کہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگوں۔۔۔

جب اتنا ہی بلا کا عشق تھا تو قدر کیوں نہ کی؟؟۔۔"وہ ڈرائیور مجھے " دیکھتے ہوئے بے ساختہ ہی بول اٹھا۔۔لیکن اگلے ہی لمحے اسے احساس ہوا کہ اس نے غلط بول دیا ہے۔۔یا شاید اوقات سے زیادہ۔۔۔اس لیے وہ فوراً نظر جھکا کر گاڑی سٹارٹ کر گیا۔۔۔

اس نے پھر پورے راستے میری جانب نہیں دیکھا اور نہ کچھ کہا۔۔۔

بلا کا عشق؟؟۔۔"جب کہ میں پورے راستے اس لفظ کو زیرِ لب دوہراتا" رہا۔۔۔

میرے لہجے میں بے یقینی تھی۔۔۔وہ عشق تھی میرا؟؟؟۔۔تو مجھے کیوں خبر نہ ہوئی؟؟؟۔۔شاید میں اپنے غرور میں تھا اس لیے۔۔۔اب جب احساس ہو رہا ہے کہ وہ کیا تھی۔۔تو خاک سے بھی کم تر لگتا ہے اپنا آپ۔۔۔

میں ہوٹل کے روم میں پہنچا۔۔تو آج اس کی مہک پہلے کے مقابلے بہت کم محسوس ہوئی۔

۔۔۔

مجھے احساس ہو رہا تھا کہ دن بدن وہ مہک کم ہوتی جا رہی ہے۔۔۔اور میں چاہ کر بھی اسے قید نہیں کر پا رہا اپنے پاس۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں یوں ہی بیڈ پر لیٹ گیا۔۔ کھانا بھی نہ کھایا۔۔۔ کھانے کی خواہش بھی نہیں تھی۔۔۔ مجھے اپنی بیوی اور بیٹی بہت شدت سے یاد آ رہے تھے۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

میں آج مسٹر اقبال کو ایئر پورٹ تک چھوڑنے آیا تھا۔۔۔ وہ آج واپس جا رہے تھے۔۔۔

"ویسے آپ کو یہاں تک چھوڑنے آنے کی زحمت کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ میں خود چلا جاتا۔۔۔" اقبال نے اکڑ کر کہا۔۔۔ تو میں اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔ وہ آدمی واقعی بڑا عجیب سہ تھا۔۔۔ مائی مسٹری ٹائپ۔۔۔ جیسے بہت سارے راز چھپائے ہوئے ہو اپنے اندر۔۔۔

وہ جب بھی مجھے دیکھتا۔۔اس کی آنکھوں میں ایک فاتحانہ مسکراہٹ ہوتی ۔۔۔جسے سمجھنے سے میں قاصر تھا۔۔۔

میرا اس سے منہ لگنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔اس لیے کوئی جوابی کاروائی نہ کی۔۔۔ویسے بھی ہزاروں کتے بھونکتے تھے میرے پیچھے۔۔۔وہ بھی صحیح۔۔۔

اسے چھوڑ کر میں گاڑی میں آکر بیٹھا۔۔۔تو میرا دماغ کھٹکا۔۔۔

جتنا میں نے اقبال کے بارے میں سن رکھا تھا۔۔۔وہ بہت ہی ضدی مزاج آدمی تھا اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اسے لائبہ چاہیے۔۔ لیکن پھر وہ اچانک خاموش ہو گیا۔۔۔

میری ایک دھمکی سے خاموش ہو جائے۔۔۔اتنا سیدھا آدمی تو وہ بھی نہیں۔۔۔

اس دھمکی کے بعد۔۔اس نے کبھی ذکر تک نہ کیا لائبہ کا اپنی زبان سے۔۔اور یہ بات مجھے آج پہلی بار ریلائز ہو رہی تھی۔۔۔کیوں نہ کیا؟؟۔۔۔اگر وہ مقابلے پر اترتا۔۔تو یقیناً میرے لیے مقابلے میں دشواری پیش آتی۔۔۔مگر وہ تو خاموش رہا۔۔۔حتی کہ رانی ہی مر گئی۔۔کیسے؟؟؟۔۔۔

وہ اپنا کام جلد سے جلد ختم کر کے واپس جا رہا تھا۔۔۔

کہیں نہ کہیں کچھ تو تھا جو میری نظروں سے پرے تھا۔۔پر کیا؟؟۔۔یہی سوچتے ہوئے میں نے گاڑی رکوائی۔۔۔اور دوبارہ ٹرن لینے کو کہا۔۔۔

کیاہوا سر؟؟۔۔۔ہم دوبارہ ایئرپورٹ کیوں آئے ہیں؟؟۔۔"اپنے" ڈرائیور کے سوال کو مکمل اگنور کر۔۔۔میں گاڑی سے اترا اور فورا ایئرپورٹ میں داخل ہوا۔۔۔

اپنا اثرورسوخ استعمال کرتے ہوئے میں نے ریسیپشن پر جاکر۔۔اقبال کی فلائٹ کی انفارمیشن لی۔۔۔

"سوری سر اس نام کا کوئی پیسنجر کسی بھی فلائٹ سے ٹریول نہیں کر رہا۔۔"

واٹ؟؟۔۔۔"میں چونکا۔۔۔"

میں خود اسے ابھی 5 منٹ پہلے یہاں چھوڑ کر گیا ہوں۔۔۔۔جب وہ واپس جا ہی نہیں رہا تھا۔۔۔تو پھر اس نے مجھ سے جھوٹ کیوں کہا؟؟۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

یوں اچانک بلانے کی وجہ؟؟؟۔۔۔"میں اپنے مینشن کے گارڈن میں " ۔۔۔چیر پر بیٹھا۔۔۔پر سکون انداز میں گن صاف کر رہا تھا۔۔۔جب ڈاکٹر میرے سامنے آ کر۔۔۔چیر کھسکا کر بیٹھا۔۔۔

سر آپ نے بلایا؟؟۔۔"عبید بھی میرے سامنے آ کر۔۔۔ہر بار کی طرح" نظر جھکائے تعظیما۔۔۔کھڑا ہوا۔۔۔

لائبہ کہاں ہے؟؟۔۔" گن صاف کرتے۔۔۔میں نے بغیر ان دونوں " کی جانب دیکھے۔۔ گمبھیر لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

میں بغیر دیکھے بھی جانتا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ رہے ہیں۔۔۔

"یہ کیسا سوال ہے اسامہ۔۔۔ تمہیں پتہ تو ہے۔۔۔وہ مر چکی ہے۔۔۔" بس ڈاکٹر کا لاپرواہی سے جواب دینا تھا۔۔۔کہ میں نے گن اٹھائی۔۔۔اسی کے سامنے لوٹ کی۔۔۔اور اس کے پاؤں پر چلادی۔۔۔

اہ"ہوامیں ایک زوردار ڈاکٹر کی چیخ بلند ہوئی۔۔۔عبید اور وہ دونوں ہی" مجھے ہکا بکا ہو کر تکنے لگے۔۔۔ڈاکٹر نے چیختے ہوئے اپنا پاؤں پکڑا لیکن میں اسے بے تاثر چہرے کے ساتھ تک رہا تھا۔۔۔

" پھر پوچھ رہا ہوں۔۔۔لائبہ کہاں ہے اور اگر اس بار جواب غلط ہوا تو سید ھا دل کے آر پار کروں گا۔۔۔۔" میرے اسے وارننگ دیتے ہی۔۔۔وہ زور سے چیخا۔۔۔" کیا پاگل ہو گئے ہو اسامہ ؟؟۔۔۔ہم بچپن کے دوست ہیں۔۔۔یہ سب کیا کر رہے ہو تم ؟؟۔۔وہ مر چکی ہے۔۔۔ اور کتنی بار کہوں۔۔"

" تم نے کہا تھا میں اپنے فوبیا سے صرف تب لڑ سکتا تھا۔۔۔جب وہ لڑکی میرے لیے اہمیت کی حامل ہوتی۔۔۔اور وہ تھی۔۔۔وہ کوئی معمولی کڈنی ڈونر نہیں تھی۔۔۔وہ میرے دل کی ملکہ تھی۔۔۔وہ یہاں بسیرا کیے ہوئے تھی۔۔" میں نے اپنے دل کے مقام پر سیدھا ہاتھ رکھ۔۔۔جذبات کی صداقت کے ساتھ کہا۔۔۔۔" اس لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ میں نے اسے بچایا نہ ہو۔۔۔اور اگر میں نے اسے بچا ہے تو پھر وہ کہاں غائب ہو

گئی؟؟؟۔۔جواب دو۔۔۔اسپیک ڈیمٹ۔۔۔"میں چیخا۔۔میرے جذبات منتشر ہو چکے تھے۔۔۔کہ اگر اس نے جواب نہ دیا۔۔تو مجھے نہیں خبر میں اگلے لمحے کیا کر جاؤں۔۔میں گن اس کے سر پہ تان کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

ہاں۔۔۔وہ زندہ ہے۔۔۔"بس اس کا یہ جملہ ادا کرنا تھا۔۔کہ " میرے دل کو کچھ ہوا۔۔۔

ایک سکون۔۔۔ایک راحت۔۔۔جیسے کوئی طلسم ہو اس جملے میں۔۔۔کوئی جادو کوئی سحر۔۔۔۔

میں ایک دو ثانیوں کے لیے ساقط رہا۔۔۔

"تم نے واقعی اس دن اسے بچالیا تھا۔۔۔ ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے۔۔۔اقبال اور اسکے بندے وہاں موجود تھے۔۔۔ تم ان کی بندوقوں کے نشانے پر تھے۔۔۔ اگر ہم وقت پر وہاں نہ پہنچتے تو شاید تمہیں وہ مار چکا ہوتا۔۔۔اقبال نے تمہارے سر پر بندوق تان کر ہمیں چوائس دی۔۔۔ یا تو تمھیں زندہ وہاں سے لے آئیں یا مردہ۔۔۔ کیونکہ لائبہ کو تو وہ کسی صورت نہیں دینے والا۔۔۔" وہ اپنے پاؤں میں لگی گولی کے سبب ۔۔۔ تکلیف کی شدت سے کراہیا۔۔۔ پھر کچھ دیر سانس لینے کے لیے رکا ۔۔۔ یقیناوہ ہمت جمع کر رہا تھا۔۔۔

"لائبہ ویسے بھی کون سی اہمیت کی حامل تھی۔۔ جو میں اس کے لیے تمہاری جان کو خطرے میں ڈالتا۔۔۔ وہ تو صرف ایک معمولی سی کڈنی ڈونر تھی۔۔۔اوپر سے جب سے وہ آئی تھی تمہاری زندگی میں۔۔۔ تم نے اپنے کام پر دیھان دینا بند کر دیا تھا۔۔۔ تم ہر وقت صرف اس لڑکی کی حفاظت

میں لگے رہتے تھے۔۔۔ تمہارے دشمن اسے تمہاری کمزوری کے طور پر استعمال کرنے لگے تھے بہتر یہی تھا کہ اس کمزوری سے نجات حاصل کر لی جائے۔۔۔اس وقت ہم نے صرف تمہارے پرافٹ کا سوچا۔۔۔ تمہاری کمپنی کے پرافٹ کا سوچا۔۔۔ مسٹر اقبال سے دشمنی تمہارے لیے کسی صورت اچھی نہیں تھی اسی لیے ہم نے اس سے ڈیل کی۔۔۔ کے چاہے لائبہ کو اپنے پاس رکھ لے۔۔۔ لیکن تمہارے سامنے اسے نہ لائے ۔۔۔ تمہارے سامنے یہی ظاہر کرے۔۔ کہ وہ مر چکی ہے اور بدلے میں "تمہارے ساتھ اپنے دونوں پروجیکٹس مکمل کرے۔۔۔

خبیث انسان۔۔۔۔ دوست مانتا تھا تجھے میں۔۔۔اعتبار کرتا تھا تجھ" پر۔۔۔اور تو نے کیا کیا۔۔ تو نے میری بیوی ایک غیر مرد کو دے دی۔۔۔" جیسے جیسے میں اس کی باتیں سنتا جا رہا تھا۔۔ ویسے ویسے مجھے اپنا سانس لینا محال ہوتا جا رہا تھا غصے کی شدت سے۔۔۔

میں نے گن کا پچھلا حصہ زور سے ڈاکٹر کے منہ پر دے مارا۔۔۔ پھر گن نیچے پھینک۔۔۔ میں خونخوار جانور کی طرح چیختا۔اس کا کالر پکڑ کر۔۔۔اسے مارنے لگا۔۔۔

وہ چیئر سے نیچے گرا۔۔۔
اس کے منہ سے خون نکلنے لگا۔۔۔

میرے ہاتھ خون میں لت پت ہوتے جا رہے تھے۔۔

بیوی؟؟۔۔۔اگر بیوی تھی تو کیوں اسے کسی گالی کی طرح چھپا کر رکھ رہے تھے؟؟۔۔۔ ہم اس طرح کی سائیڈ بیویاں ڈیل فائنل کرانے کے لیے رکھتے ہیں کیا تم نہیں جانتے؟؟۔۔اگر میں نے اسے تمھارے فائدے "

کے لیے استعمال کیا تو کیا غلط ہے؟؟۔۔۔"وہ خون آلود ہونے کے باوجود مجھ سے لڑنے لگا۔۔۔

ہاتھ پاؤں تو وہ چلا نہیں پارہا تھا۔۔اس لیے زبان سے لڑنے لگا۔۔۔

وہ غلط نہیں تھا۔۔۔اور اسی بات کی وجہ سے میرا ہاتھ اسے مارتے ہوئے رکا۔۔۔میں گلٹی تھا۔۔گلٹ تو شاید ایک بہت چھوٹا لفظ ہے۔۔جو میں اس لمحے محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

سر۔۔۔ہم نے یہ سب آپ ہی کے اچھے کے لیے کیا۔۔۔"عبید مجھے " اور ڈاکٹر کو الگ کرتے۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

پھر اس نے میرے سامنے ہی ڈاکٹر کو اٹھایا۔۔۔

Zubi Novels Zone

بھول جاسے۔۔۔اسامہ وجدان کی کوئی کمزوری نہیں ہے آج " تک۔۔۔اور نہ ہی اس لڑکی کو بننے دے۔۔۔ویسے بھی چھ ماہ گزر چکے ہیں۔۔تجھے لگتا ہے اقبال نے اسے چھوڑا ہوگا؟؟۔۔۔"ڈاکٹر عبید کے سہارے کھڑے ہو۔۔مجھے دیکھ۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں بولا۔۔۔

اس کا آخری جملہ میرے دماغ کو جا کر لگا۔۔۔اور دماغ سے کہیں زیادہ وہ روح کو گھائل کر گیا۔۔۔

نکاح عزت نہیں دلاتا عورت کو۔۔۔اس کا مرد دلاتا ہے۔۔۔جو میں نے اسے کبھی نہ دلائی دنیا سے۔۔۔

Zubi Novels Zone

چھ ماہ۔۔۔چھ ماہ سے میری بیوی و بیٹی کسی غیر مرد کے قبضے میں تھے۔۔۔یہ سوچ ہی۔۔۔میری روح فنا کر رہی تھی۔۔۔

لائبہ

میری آنکھ کھلی تو آمنہ رو رہی تھی۔۔۔میں نیند میں ہی اٹھ کر کچن کی جانب بڑھی اس کے لیے فیڈر بنائی۔۔پھر لا کر اسے دودھ پلایا۔۔۔وہ سو گئی تھی۔۔لیکن چونکہ میرے اٹھنے کا ٹائم ہو چکا تھا۔۔۔اس لیے میں اٹھ کر تیار ہونے لگی۔۔۔

میں ایک چھوٹے سے اپارٹمنٹ میں رہ رہی تھی اب۔۔۔جو دو کمرے اور ایک کچن اور واش روم پر منحصر تھا۔۔۔لیکن یہ ایک ہوٹل کے کمرے سے تو کہیں بہتر تھا۔۔۔

وائٹ شرٹ اس پر بلیک کوٹ و بلیک پینٹ پہن کر۔۔۔بالوں کو پونی میں قید کرتے۔۔۔آئینے میں اپنے عکس کا جائزہ لیا۔۔۔اچھی لگ رہی تھی میں۔۔۔کم از کم پہلے سے تو کہیں بہتر۔۔۔

ناشتے کے لیے میں نے جلدی سے چائے بنائی۔۔اتنے میں دل آویز آگئی۔۔۔وہ سامنے والے گھر میں رہتی تھی۔۔۔اسے آمنہ سے بہت لگاؤ تھا۔۔اس لیے جب میں آفس جاتی۔۔۔تو وہ آمنہ کو لینے آجاتی۔۔۔۔اس کی شادی کو 10 سال ہو چکے تھے۔۔ مگر اسے ابھی تک اولاد نہیں تھی۔۔جس کی وجہ سے آمنہ سے اس کی محبت دوسرے ہی لیول کی تھی۔۔۔

وہ بالکل اسے ماؤں کی طرح رکھتی۔۔اور یہی وجہ تھی کہ میں اطمینان سے آفس چلی جاتی۔۔۔۔مجھے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ امریکہ جیسے ملک میں مجھے ایک مسلمان اور پاکستانی دوست مل جائے گی۔۔۔

آمنہ کو دل آویز کے ساتھ بھیج کر۔۔میں چائے پی کر فوراہی پرس اٹھا کر آفس جانے کے لیے نکل گئی۔۔

میں مسٹر اقبال کے آفس میں کام کر رہی تھی۔۔۔۔ان کے بہت احسانات تھے مجھ پر۔۔۔

مجھے و میری بیٹی کو اس ڈیول اور اس کے دشمنوں سے بچا کر امریکہ لانا ۔۔۔یہاں پر گھر دلانا۔۔۔پھر نوکری دینا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میرا ان کا سامنا نہیں ہوا تھا ابھی تک۔۔۔کیونکہ وہ پاکستان سے نہیں لوٹے تھے۔۔ لیکن ہم فون پر رابطے میں رہا کرتے۔۔۔ان کی سیکرٹری میری اچھی دوست بن گئی تھی۔۔۔

میں نے سنا تھا کہ وہ آج واپس آرہے ہیں۔۔۔اس لیے اپنا کام نمٹانے کے بعد۔۔۔میں ان کی سیکرٹری کے پاس گئی۔۔۔

سر واپس آگۓ ؟۔۔"میرے سوال پر۔۔وہ مسکرانے لگی۔۔۔"

نہیں مس لائبہ۔۔۔لیکن وہ آج رات تک واپس آجائیں گے۔۔میری بات ہوئی ہے ان سے۔۔ان کے آنے سے پہلے میں ان کے کھانے کا ارینجمنٹ ہی کر رہی ہوں۔"

"او۔۔کھانے کا ارینجمنٹ۔۔۔"

ہاں۔۔۔اصل میں ان کا شیف چھٹی پر ہے۔۔۔"۔۔"

میں کوئی خاص کھانے نہیں بناتی۔۔ورنہ میں ضرور کہتی ہے کہ میں بنا دیتی ہوں۔۔"میں نے مسکرا کر کہا۔۔تو وہ بھی جوابا مسکرانے لگیں۔۔۔۔

ان سے یوں ہی کچھ دیر کھڑے ہو کر باتیں کرنے کے بعد۔۔۔میں اپنے گھر کے لیے نکلی۔۔۔

❤ *Husny Kanwal* ❤

لائبہ۔۔۔لائبہ۔۔۔۔۔۔۔۔"آج تیز بارش ہو رہی تھی۔۔۔آمنہ کو " زکام و سینے میں درد تھا جس کی وجہ سے اسے سونے میں دقت پیش آ رہی تھی۔۔۔اس کے سینے پہ وکس لگا کر میں نے اسے بمشکل سلایا۔۔۔اسے سلاتے سلاتے کب میں بھی بیڈ کے کراون سے ٹیک لگائے سو گئی۔۔۔ مجھے خبر نہیں۔۔۔

پھر وہی خواب۔۔۔میں چونک کر اٹھی۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا۔۔ہر بار میں ایک ہی خواب کیوں دیکھتی ہوں۔۔کہ سر اسامہ مجھے پکار رہے ہیں۔۔۔مجھے ڈھونڈ رہے ہیں لیکن بھلا۔۔۔وہ ڈیول مجھے کیوں ڈھونڈنے لگا؟؟۔۔وہ تو اس قدر سنگ دل ہے کہ مجھے بچانے تک نہیں آیا۔۔۔اگر اس دن مسٹر اقبال مجھے نہ بچاتے۔۔۔۔تو

یقیناً میں مر جاتی۔۔۔اپنی بیٹی کو بھی کبھی نہ دیکھ پاتی۔۔۔پتہ نہیں کیا ہوتا پھر میری آمنہ کا میرے پیچھے۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

اقبال

وہ پہلی آئی تھی میری زندگی میں۔۔۔جو مجھ سے کندھا ٹکرا اکرا اکڑ کر چلی۔۔۔

اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ کی اسکرین میں، میں اسے لوبی میں ایک خوبصورت مور کی طرح ناچتا دیکھ رہا تھا۔۔۔مست۔۔۔اپنی دھن میں مگن۔۔۔بہت خوبصورت تھی وہ۔۔۔کم از کم مجھے تو لگی۔۔۔اتنی خوبصورت

کہ دل چاہا اسے قریب سے چھو کر دیکھوں۔۔۔اور یہ بات طے ہے۔۔ ایک بار جب کوئی چیز مجھے اچھی لگ جائے۔۔اقبال کو۔۔۔تو وہ میری ہوتی ہے۔۔۔صرف 15 منٹ لگے مجھے اس کی پوری ڈیٹیل نکلوانے میں۔۔۔ پتہ چلا اسامہ وجدان کے نکاح میں ہے وہ۔۔مگر کیا فرق پڑتا ہے؟؟۔۔وہ کون سہ اسے اپنی بیوی مان رہا تھا دنیا کے سامنے؟؟۔۔۔

آج میں واپس امریکہ لوٹ رہا تھا پورے راستے وہی میرے ذہن میں چلتی رہی۔۔۔

میں نے اپنی سیکرٹری سے خاص طور پر کہا تھا کہ جب میں گھر پہنچوں تو مجھے وہ ملنی چاہیے۔۔۔اسے میرے اپارٹمنٹ میں کیسے روک کے رکھنا ہے۔۔۔یہ اس کا کام تھا۔۔۔۔

سفر کی تھکن کے سبب کوٹ اتارتا۔۔۔ جیسے ہی اپنے لاؤنج میں داخل ہوا۔۔۔ وہ حسین سی لڑکی مجھے سامنے ہی صوفے پر سوتی ہوئی نظر آئی۔۔ اس کے ہاتھ میں فائل تھی۔۔ جو کسی وقت بھی گرنے کو تھی۔۔۔

کچھ لوگوں کو لال رنگ نہیں پہننا چاہیے۔۔۔ وہ معصوم لوگ نہیں جانتے وہ لوگوں کے دلوں کے شیطانوں کو جگا دیتے ہیں۔۔۔ وہ بھی کچھ ایسا ہی حال کر رہی تھی میرا۔۔۔

ریڈ شرٹ و وائٹ فلیپر میں ملبوس وہ لڑکی۔۔۔ مجھے کچھ لمحے ٹھہرنے پر مجبور کر گئی۔۔۔ میں یوں ہی اسے قریب سے دیکھنے لگا۔۔۔ نہیں جانتا کیوں۔۔۔ لیکن اچھی لگ رہی تھی وہ۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اوو۔۔سوری سر۔۔مجھے پتہ ہی نہیں چلا میں بیٹھے بیٹھے کب سو گئی۔۔۔"""

ابھی میں اسے دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔کہ وہ ہڑ بڑا کر اٹھی۔۔

میں نے جواب میں کچھ نہ کہا۔۔بس ایک قدم پیچھے ہٹ کر اپنے دونوں ہاتھ پوکٹ میں ڈال کر۔۔اسے فرصت سے دیکھنے لگا۔۔۔

وہ کچھ یوہڑ بڑا کر اٹھی۔۔۔کہ اس کی فائل نیچے گری۔۔اس نے فورا نیچے جھک کر فائل اٹھانا شروع کی۔۔۔نہیں جانتا کیا دل میں سمائی۔۔۔کہ میں بھی اس کے خاطر نیچے بیٹھا۔۔۔اور اس کے ساتھ فائل کے پیپرز سمیٹنے میں مدد کرنے لگا۔۔۔

"میری بیٹی گھر پر میرا انتظار کر رہی ہو گی۔۔اسے اپنے سامنے والی پڑوسن کو دے کر آئی ہوں۔۔اگر آپ برا نہ مانیں تو کیا یہ کام کل کر سکتے ہیں

سر؟؟۔۔۔"کچھ لوگ اتنے معصوم کیوں ہوتے ہیں؟؟۔۔میرا دل بس مجھ سے یہی سوال کر رہا تھا۔۔۔میرا ارادہ تو آج اپنے کروڑ روپے وصول کرنے کا تھا۔۔۔مگر اس کی معصومانہ بات سن۔۔۔میں بے بس سہ ہو گیا۔۔۔

دنیا کہتی تھی میری آنکھوں میں پلے فل نس ہے۔۔۔سور کا بال۔۔۔۔ مگر عجیب بات یہ تھی کہ وہ پھر بھی میری آنکھوں میں بڑی سادگی سے دیکھتی۔۔۔جیسے وہ یہ دیکھنے سے قاصر ہو کہ میری آنکھوں میں کیا ہے۔۔

اوکے "فقط اتنا کہہ کر۔۔۔میں نے اس کے ہاتھ میں فائل پکڑائی۔۔۔" اور اسے خود جانے کی اجازت دی۔۔۔

ابھی وہ ایک دو قدم بھی نہ چلی تھی۔۔۔میں اس کی پشت ہی تک رہا تھا
کہ ایک زوردار فائر کی آواز آئی۔۔۔

وہ چیخی۔۔۔اور تیزی سے دونوں ہاتھ کان پر رکھتی ہوئی نیچے جھکی۔۔میں
اسے دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔کہ گھر میں لوگ داخل ہوئے۔۔

اسامہ

فائر کرتا ہوا دروازوں کو آندھی طوفان کی طرح چیرتا۔۔جب میں گھر
میں داخل ہوا۔۔۔تو ایک ڈری سہمی سی لڑکی کانوں پر ہاتھ رکھے
۔۔۔صوفے کے قریب جھکی ہوئی۔۔۔میرے سامنے تھی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ایک دو لمحوں کے لیے لگا۔۔ جیسے میری سانس تھم گئی ہو۔۔۔ میں اس کی جانب از خود ہی قدم بڑھانے لگا۔۔

وہ لائبہ تھی۔۔۔ میری لائبہ۔۔۔ وہ نہ صرف زندہ تھی۔۔۔ بلکہ میرے سامنے موجود تھی۔۔۔ بالکل صحیح سلامت۔۔۔

اسے دیکھتے دیکھتے اس کے روبرو بیٹھا۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ کان پر رکھے۔۔۔ آنکھیں میچے بیٹھی تھی۔۔۔

لائبہ "بس میرا اس کا نام پکارنا تھا۔۔ کے اس نے آنکھیں کھول کر مجھے" دیکھا۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے حیرت اور پھر ان آنکھوں میں خوف ابھرا۔۔
پہلی بار اس کی آنکھوں میں ابھرتا خوف میرے دل کو چبھا۔۔۔میں خوف نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔کم از کم اس لمحے تو نہیں۔۔میں ان سبز رنگ آنکھوں میں محبت دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔جنون دیکھنا چاہتا تھا۔۔انتظار دیکھنا چاہتا تھا۔۔تڑپ دیکھنا چاہتا تھا۔۔جو میری آنکھوں میں تھی اس کے لیے۔۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

ڈ۔۔ڈیول "اس کے لرزتے ہونٹوں نے فقط اتنی ہی جمبش کی۔۔۔کہ" ایک لفظ ادا ہوا۔۔۔اور وہ تھی میری پہچان۔۔۔ڈیول۔۔۔

وہ تیزی سے ڈر کر اٹھی۔۔۔اور چیختی ہوئی مدد کی پکار لگاتی۔۔۔اقبال کے پیچھے جا کر چھپی۔۔۔

میری بیوی ہو کر۔۔ میرے ہی سامنے وہ کسی اور مرد سے مدد کی پکار لگا رہی تھی۔۔۔اس سے زیادہ میری مردانگی کو گالی کیا ہو گی؟؟۔۔۔میرا خون گرما گیا تھا۔۔۔

اگلے ہی پل گن نکال کر اقبال پر تان۔۔۔۔میں اسے کھلا چیلنج کر گیا۔۔۔

"لائبہ۔۔میرے پاس آو۔۔۔"

لائبہ

پوری دنیا ایک طرف اور اس ڈیول کی پکار ایک طرف۔۔۔اسے دیکھ ۔۔میری روح تک کانپ اٹھی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

کیوں؟؟؟۔۔۔آخر کیوں یہ شخص میرا پیچھا نہیں چھوڑتا؟؟؟۔۔

مسٹر اقبال کے پیچھے وہ مجھے پکار رہا تھا۔۔اس ڈیول کی آواز میرے دل کو چیر رہی تھی۔۔میرے دماغ کی رگیں پھٹنے کو تھیں۔۔۔خوف کی شدت سے مجھے اپنا پورا وجود لرزتا سہ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

لائبہ۔۔ایک منٹ ہے تمہارے پاس۔۔میرے پاس آؤ فورا۔۔"اس " باران کی آواز میں گرج تھی۔۔بلا کی گرج۔۔

اسامہ۔۔لائبہ کو چھوڑ دو۔۔۔وہ تمہارے ساتھ نہیں رہنا " چاہتی۔۔و۔۔"ابھی مسٹر اقبال میرے سامنے کھڑے ہو کر۔۔بردبار آواز میں اس ڈیول سے بات کر ہی رہے تھے۔۔کے میں نے دیکھا کہ سر اسامہ نے فوراہی گن چلا دی۔۔۔

ایک زوردار دل دہلا دینے والی فائر کی آواز۔۔اور وہ میرے سامنے اگلے ہی پل۔۔زمین پر پڑے تھے۔۔۔

مسٹر اقبال "میں حلق کے بل چیخی۔۔۔"

اسامہ وجدان کی بیوی پر نظر رکھنے کی سزا۔۔صرف موت ہے۔۔۔" "
وہ ڈیول میرے سامنے گن کے سراخ کو اپنے سر سے لگاتے۔۔۔بے تاثر لہجے میں دھاڑا۔۔۔

خوف کی شدت سے مجھے اپنا ذہن مفلوج ہوتا معلوم ہوا۔۔۔

ابھی میں مسٹر اقبال کو خون آلود حالت میں دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے اس ڈیول نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ کھینچنے لگا۔۔۔

وہ مجھے اپنے ساتھ لے کر چل رہے تھے۔۔اور خوف کی شدت سے میں کھینچی چلی جا رہی تھی۔۔۔

انہوں نے مجھے گاڑی میں لا کر بٹھایا تو میں خاموش رہی۔۔۔میرا ذہن تو ابھی تک کام ہی نہیں کر رہا تھا۔۔۔پورا وجود لرز رہا تھا خوف سے۔۔۔

مجھ میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ نظر اٹھا کر اس ڈیول کو دیکھوں۔۔۔جس نے میرے سامنے ایک شخص کو بے ذر جانور کی طرح یوں مار دیا جیسے کوئی بات ہی نہ ہو۔۔۔

میں گاڑی کے کونے سے چپک گئی تھی۔۔۔ڈری سہمی۔۔۔

کچھ دیر گاڑی چلتی رہی اور پھر گاڑی رکی۔۔ گاڑی کے رکتے ہی۔۔ گاڑی کا ڈور کھلا اور پھر میرے کانوں کی سماعت سے آمنہ کے رونے کی آوازیں ٹکرانے لگیں۔۔۔بس اس وقت میں نے نظر اٹھا کر اس ڈیول کی جانب دیکھا۔۔۔

اس ظالم کی گود میں اپنی بیٹی دیکھ۔۔۔میری روح تڑپ اٹھی۔۔۔

مجھے نہیں پتا مجھ میں ہمت کہاں سے آئی۔۔۔لیکن میں نے فوراً ہی اپنی بیٹی اس ڈیول کی گود سے چھپٹ لی۔۔۔

میری بیٹی کو ہاتھ مت لگانا تم۔۔۔"میں پھنکاری۔۔وہ بھی اپنی پوری "
طاقت سے۔۔۔

شاید تم بھول رہی ہو۔۔یہ میری بھی بیٹی ہے۔۔۔"وہ نیلی آنکھوں والا "
ڈیول مجھے دیکھ مطمئن و خاصہ جتاتے ہوئے بولا۔۔تو میرا خون کھول
گیا۔۔۔

تمھاری بیٹی ؟؟۔۔۔۔جسے تم نے خود دنیا کے سامنے گالی بنا دیا"
تھا؟؟۔۔"میں چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکی تھی اسے طنز کرنے
سے۔۔۔

مجھے اس شخص سے شدید نفرت تھی۔۔۔جو میری آنکھوں میں عیاں تھی
اس لمحے۔۔۔

مجھے لگا وہ مجھے جواب دیں گے۔۔ لیکن انہوں نے ایک لمحے مجھے دیکھا۔۔۔اور اگلے ہی پل۔۔۔ نظر پھیر کر دوسری جانب رخ کر گئے۔۔۔

سمجھ نہیں آرہا تھا مجھے۔۔۔وہ شخص جس نے خود میری زندگی تباہ کی۔۔ مجھے مرنے کے لیے چھوڑ دیا۔۔پھر وہ اچانک آج دوبارہ کیوں آ گیا تھا؟؟۔۔۔

کچھ دیر بعد ہماری گاڑی ایئرپورٹ پر رکی۔۔۔

ایک شخص کو میرے سامنے جان سے مارنے کے بعد وہ کتنی آسانی سے رائے فرار اختیار کر رہے تھے۔۔یہ دیکھ۔۔مجھے احساس ہوا اسامہ وجدان کس قدر پاورفل شخص ہے۔۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

اترو" تھکن سے میں کب سو گئی۔۔۔مجھے خبر نہیں۔۔۔جب آنکھ" کھلی۔۔تو گاڑی کا ڈور کھلا اور سر اسامہ میرے سامنے کھڑے تھے۔۔۔

سب کچھ جہاں سے شروع ہوا۔۔ایک لمحے کے لیے لگا آج بھی وہیں موجود ہے۔۔۔میں آج بھی اسی مینشن کے باہر کھڑی تھی جہاں دلہن بن کر آئی تھی۔۔۔

میں نے گہرا سانس لیا اور آمنہ کو لے کر اتر گئی۔۔۔میں خود بھی نہیں جانتی میں کیوں اس آدمی کی بات خاموشی سے ماننے کے لیے تیار ہوئی۔۔۔شاید میں ڈر گئی تھی۔۔۔میں سہمی ہوئی تھی۔۔۔مجھ میں ہمت نہیں تھی اب اس سے مزید لڑنے کی۔۔۔

میں گھر میں داخل ہوئی۔۔۔تو ہر بار کی طرح مہرو بی بی نے میرا استقبال کیا۔۔۔وہ بہت خوش نظر آ رہی تھیں۔۔۔لیکن میں یہ دیکھ حیران ہوئی۔۔۔کہ وہ اکیلے نہیں تھی اس بار۔۔۔ان کے ساتھ سر اسامہ کی دادی بھی کھڑی تھیں۔۔۔

فلحال میرا ان سے بات کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔اور نہ ہی میں سر اسامہ کی خود کو بیوی مان رہی تھی اس وقت۔۔۔جو میں ان سے عزت سے

بات کرتی۔۔اس لیے میں خاموشی سے اوپر کی جانب بڑھ گئی گیسٹ روم کی طرف۔۔۔۔

ویسے بھی میں بھولی نہیں تھی۔۔۔وہ ہسپتال میں موجود تھیں جب میری بیٹی کو گالی دی جا رہی تھی۔۔۔وہ چاہتی۔۔تو میرا ساتھ دے سکتے تھیں۔۔ وہ گواہ تھیں۔۔لیکن انہوں نے ساتھ نہیں دیا۔۔۔اپنے ہی خون کو گالی بننے دیا۔۔۔

گیسٹ روم میں داخل ہوتے ہی میں بہت حیران ہوئی۔۔۔وہاں میرے ویلکم کی جیسے پہلے سے ہی ساری تیاری موجود ہو۔۔۔ہوٹل میں جو سامان رکھا کرتی تھی میں۔۔وہ سارا سامان گیسٹ روم میں موجود تھا یہاں تک کہ آمنہ کا جھولا بھی۔۔۔کیا انہیں پہلے سے علم تھا کہ میں گیسٹ روم میں آؤں گی؟؟؟۔۔۔میرا ذہن اب یہی سوال کر رہا تھا۔۔۔

مجھے ڈر تھا کہ وہ ڈیول میرے کمرے میں نہ آجائے۔۔اس لیے میں نے رات کو کمرہ لاک کر لیا۔۔۔ لیکن کچھ دیر بعد ہی میں بیڈ پر لیٹے ہوئے ۔۔اس لاک کو دیکھ ہنسنے لگی۔۔ میں بھی کس قدر بیوقوف ہوں ناں؟؟۔۔ مجھے لگتا ہے ایک لاک۔۔ایک معمولی سہ لاک اس ڈیول کو روک سکتا ہے؟؟۔۔۔

میں پوری رات جاگتی رہی مارے خوف کے۔۔۔ لیکن وہ ڈیول نہیں آیا۔۔۔

مہرو بی بی صبح کا ناشتہ میرے کمرے میں ہی لے آئیں۔۔اس بارے میں ،میں نے بھی زیادہ نہ سوچا۔۔۔ لیکن پھر دوپہر کا کھانا اور رات کا کھانا

بھی۔۔۔۔۔یہ بات اب مجھے اچھنبے میں مبتلا کر گئی۔۔۔کیا وہ مجھے ایک کمرے میں قید کر رہا تھا؟؟؟۔۔۔

ایک دو دن تک تو ٹھیک رہا۔۔۔لیکن پھر میں خود کمرے سے نکلی۔۔۔

میں سیڑھیوں سے اتر ئی۔۔۔تو اس نیلی آنکھوں والے ڈیول کی نگاہ مجھ پر ہی آ ٹکی۔۔۔لیکن جب میں روبرو جا کر کھڑی ہوئی۔۔تو وہ ایسے نظر پھیر کر ناشتہ کرنے لگے۔۔۔جیسے مجھے دیکھا ہی نہ ہو آتے ہوئے۔۔۔

میں بھی بڑی اکڑ کر۔۔۔ان کے سامنے ہی چیئر کھسکا کر۔۔۔ان کے روبرو بیٹھی۔۔۔

"آج آپ کلیئر بات کر ہی لیں مجھ سے۔۔۔چاہیے کیا آپ کو؟؟۔۔۔"

تم۔۔۔اور اپنی بیٹی۔۔۔"انہوں نے میرے جانب دیکھ۔۔۔رعبدار" انداز میں جواب دیا۔۔۔

ہونہہ۔۔۔۔واقعی؟؟۔۔"میں چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکی تھی" انہیں طنز کرنے سے۔۔

واقعی۔۔۔میں نے بہت غلطیاں کی ہیں لائبہ۔۔۔اور اب میں انھیں" سدھارنا چاہتا ہوں بس مجھے ایک موقع دو۔۔۔"سورج کیا مشرق کی جگہ مغرب سے نکل آیا تھا آج؟؟۔۔۔جو پہلی بار وہ ڈیول نہ صرف اپنی غلطیوں کا اعتراف کر رہا تھا بلکہ مجھ سے موقع بھی مانگ رہا تھا۔۔۔

اتنی بڑی تبدیلی کیسے؟؟؟۔۔۔

یا پھر یہ کوئی نیا کھیل تھا؟؟۔۔۔۔

یہ کون سہ نیا کھیل ہے آپ کا اب؟؟۔۔۔"میرے پوچھتے ہی انھوں" نے میری آنکھوں میں ڈائریکٹ دیکھا۔۔۔

ان نیلی سمندر جیسی آنکھوں میں پہلی بار شرمندگی جھلکتی دیکھی میں نے ۔۔۔

کیا میں خواب دیکھ رہی تھی؟؟۔۔۔

تمھیں یقین آجائے گا۔۔"اتنا کہ کر وہ اٹھ کر چل دیے۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں ان کی پشت تکتی رہی الجھ کر۔۔۔

ایک دو دن یوں ہی گزرے۔۔۔ میں نے اس ڈیول سے کوئی بات نہ کی۔۔۔ اور نہ انھوں نے مجھ سے۔۔۔ حیرت بلا حیرت یہ تھی کے وہ میرے کمرے تک میں نہیں آئے۔۔۔ آمنہ کو پیار بھی کرنا ہوتا تو مہرو بی بی سے کمرے سے بلواتے۔۔۔ اس ڈیول کی حد سے زیادہ شرافت مجھے ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

میں گہری نیند میں سو رہی تھی جب مہرو بی بی نے آ کر مجھے اٹھایا۔۔۔

میں نے آنکھیں رگڑتے ہوئے انہیں دیکھا۔۔۔

" جلدی سے تیار ہو جائیں آپ کو ماسٹر نے آفس بلایا ہے وہ بھی چھوٹی پری کے ساتھ "ان کی بات سن میں چونکی۔۔۔آخر اس ڈیول کو ایسا کیا کام آگیا مجھ سے۔۔جو اس نے مجھے صبح ہی صبح آفس بلایا وہ بھی آمنہ کے ساتھ۔۔۔

" مجھے کہیں نہیں جانا آپ منع کر دیں "میں نے صاف الفاظ میں انکار کیا۔۔۔

" ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ماسٹر نے بہت سخت تاکید کی ہے۔۔۔آپ کو جانا ہی پڑے گا۔۔۔"ان کے اصرار پر مجھے مزید گھبراہٹ ہوئی۔۔۔آخر چل کیا رہا ہے؟؟؟۔۔۔

مجھے اس ڈیول سے کوئی اچھے کی امید نہیں تھی۔۔۔ذرا سی بھی نہیں۔۔۔فلحال۔۔مرتا کیا نہ کرتا۔۔۔تیار ہوئی۔۔آمنہ کو بھی تیار کیا۔۔۔

عادت کے مطابق آمنہ کو لے کر میں نے بس میں جانے کا فیصلہ کیا۔۔ لیکن گھر سے باہر نکلتے ہی پورچ میں مجھے ڈرائیور اپنا منتظر کھڑا نظر آیا۔۔۔ میں تھوڑا حیران ہوئی۔۔۔

میم میرے ساتھ چلیں۔۔۔ماسٹر نے مجھے کہا ہے آپ کو آفس " چھوڑنے کے لیے۔۔۔" مجھے اچھے سے یاد تھا سر اسامہ نے کبھی بھی مجھے اپنی گاڑیاں استعمال نہیں کرنے دیں۔۔تو اچانک آج اتنے مہربان کیوں ہو رہے تھے؟؟۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سر اسامہ ان لوگوں میں سے ہیں۔۔۔جن کی مہربانیوں کی بھی قیمت چکانی پڑتی ہیں۔۔اور یہی بات مجھے ڈرا رہی تھی۔۔۔

نہیں میں خود چلی جاؤں گی۔۔اپنے ماسٹر سے کہیے گا۔۔کے بہت شکریہ " ان کی اس مہربانی کا۔۔۔"میں سپارٹ سے لہجے میں کہہ کر۔۔۔منہ سو کیڑتی۔۔۔فورا ہی وہاں سے چل دی۔۔۔

ابھی میں مین گیٹ پر ہی پہنچی تھی کہ ڈرائیور فورا ہی میرا رستہ کاٹ کر میرے آگے آکر کھڑا ہوا۔۔۔اور اپنا سیل میرے جانب بڑھایا۔۔۔شاید کال پر کوئی تھا۔۔۔یقیناڈیول۔۔۔یہ سوچ۔۔۔میں نے منہ بسورتے۔۔۔اس کے ہاتھ سے سیل لے کر کان سے لگایا۔۔۔

"ہیلو"

گاڑی میں بیٹھ کے آفس آؤ۔۔۔ فورا۔۔۔" دوسری جانب سے سخت" آواز میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

ملازمہ نہیں ہوں آپ کی۔۔ جو مجھ پر یوں حکم چلا رہے ہیں۔۔۔" مجھے" محسوس ہوا۔۔ کے ضرورت ہے انھیں یاد دلانے کی۔۔۔ کے ملازمہ نہیں ہوں میں ان کی۔۔۔

ملازمہ کو گاڑی میں بیٹھا کے میں یوں عزت سے آفس بلاتا بھی " نہیں۔۔۔" سپاٹ سے لہجے میں کہہ کر۔۔۔ انھوں نے کال ڈس کنیکٹ کر دی۔۔۔

Zubi Novels Zone

اب یہ شخص کیا چاہتا ہے؟؟۔۔اس کے عزت سے آفس بلانے پر شکر گزار ہوں؟؟۔۔۔ہونہہ۔۔۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ میں پاؤں پٹختی اور واپس گھر کے اندر چلی جاتی۔۔ یہ کہہ کر۔۔کے مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔لیکن میرے اندر کی بڑھتی ہوئی کرسٹی۔۔۔۔افف۔۔۔وہ جان لے رہی تھی میری۔۔۔۔مجھے جاننا تھا آخر چل کیا رہا ہے۔۔۔مجھے کیوں صبح آفس بلایا گیا ہے؟؟۔۔۔وہ بھی اتنی عزت کے ساتھ۔۔

کچھ لوگوں کا ناں۔۔۔کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔۔اور میں انہی لوگوں میں سے ایک ہوں۔۔۔اف۔۔۔۔ٹوٹل نمونی۔۔۔

سر جھٹکتی۔۔۔میں ڈرائیور کے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہوئی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

گاڑی میں بیٹھ کر۔۔میں آمنہ کو ہلکے ہلکے ہاتھ سے جھولا جھلاتی رہی۔۔۔اور وہ سو گئی۔۔اچانک اپنے لال سوٹ پر نظر گئی۔۔وہ سوٹ۔۔۔مجھے تو اب یاد آیا۔۔۔یہ سوٹ تو وہی تھا جو میں پہلی بار سر اسامہ کے آفس ان کی بیوی کی حیثیت سے بڑا بن ٹھن کے پہن کر گئی تھی۔۔۔

وہ صرف سوٹ نہیں تھا بہت شدید تلخ یادوں کا مجموعہ تھا۔۔۔

مہروبی بی کو بھی یہی سوٹ ملا تھا میرے لیے۔۔۔اور میں نے بھی جلد بازی میں غور نہیں کیا۔۔۔۔فلحال اب کیا ہو سکتا تھا؟؟۔۔میں کڑتی ہوئی۔۔۔اپنا چہرہ کھڑکی کی جانب کر گئی۔۔۔

ہم آفس پہنچے۔۔۔تو کار سے نکلتے ہی سامنے آفس کے مین گیٹ پر مجھے سر اسامہ کی وہ نک چڑھی سیکرٹری نظر آئی۔۔۔میں اکڑ کر اپنی گود میں آمنہ کو لیے اس کے پاس سے گزر کر آگے بڑھنے لگی۔۔۔

میم رکیں "اچانک اس کے تعظیمی لفظ سن۔۔۔میرے کان کھڑے ہوئے۔۔۔کیا اس نک چڑھی نے ابھی مجھے میم کہا؟؟۔۔۔بے یقینی سی کیفیت میں، میں چلتے چلتے رکی۔۔تو وہ فوراً تیزی سے میرے آگے آ کر کھڑی ہوئی۔۔۔

میم۔۔۔مجھے آپ سے اپنے ماضی میں کیے بیہیویئر پر معذرت کرنی تھی" ۔۔۔"وہ نظر جھکائے ندامت سے بولی۔۔۔تو میں ہکا بکا سی ہو کر۔۔۔اس کا چہرہ خاص طور پر۔۔۔اس کی جھکی نظریں دیکھنے لگی۔۔۔

میں بہت کچھ پوچھنا چاہتی تھی اس سے۔۔۔ان گنت سوال آرہے تھے ذہن میں۔۔۔اور کیونکر نہ آتے۔۔۔وہ نک چڑھی جو مجھے ذلیل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی وہ آج اچانک یوں سامنے آکر معافی مانگ رہی تھی۔۔۔۔جھٹکا لگنا تو بنتا تھا ناں۔۔۔

میں نے ذہن میں چلنے والے سوالات استفسار کرنے کے لیے ابھی منہ کھولا ہی تھا کے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔جو اس نے سیدھے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔۔۔

سر کالنگ اس کے سیل کی اسکرین پر الگ ہی چمک رہا تھا۔۔۔

سر۔۔۔میم آگئی ہیں۔۔۔میں انھیں لا رہی ہوں۔۔۔"اس نے کال ریسیو کر کے۔۔۔سیل کان سے لگاتے۔۔۔نرم آواز میں اطلاع دی۔۔۔

دوسری کوئی بات نہ کی اس نے۔۔۔

کال منقطع کرنے کے بعد۔۔۔"آئیں میم۔۔۔" کہتی وہ آگے بڑھنے لگی۔۔۔اس کے لہجے میں آج پہلی بار بہت احترام محسوس کیا میں نے۔۔۔وجہ؟؟۔۔۔مجھے نہیں معلوم۔۔۔

الجھے ذہن کے ساتھ میں اس کے پیچھے چلتی لفٹ میں داخل ہوئی۔۔۔

میم۔۔آپ نے مجھے معاف کیا؟؟"آمنہ نیند سے بیدار ہوئی تو رونے لگی۔۔۔وہ کچی نیند میں اٹھتی تو ایسے ہی روتی۔۔۔

میں اسے ہاتھ ہلا کر جھولا دینے لگی تاکہ وہ دوبارہ سو جائے۔۔۔اسی لمحے اس نک چڑھی کی آواز پھر سے میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

"ہاں؟؟۔۔۔ "

آپ نے معاف کیا؟؟۔۔"وہ بہت پرامیدی سے مجھے تک رہی تھی۔۔۔"

کچھ ہوا ہے کیا؟؟تم اچانک مجھ سے یوں معافیاں کیوں مانگ رہی ہو؟؟۔۔۔"اس کی جانب مکمل متوجہ ہو کر۔۔۔آمنہ کو ایک ہاتھ سے جھولا جھلاتے۔۔۔میں نے آنکھیں سکیڑ کر استفسار کیا۔۔ "

کیونکہ میں شرمندہ ہوں۔۔۔"جب وہ یہ جملہ ادا کر رہی تھی تو میں نے اس کے ہاتھوں کی جانب دیکھا۔۔۔وہ لرز رہے تھے۔۔۔

شرمندہ نہیں تھی وہ۔۔خوفزدہ تھی کم از کم میں نے تو یہی محسوس کیا۔۔ مگر وہ مجھ سے کیوں خوفزدہ تھی؟؟۔۔میرے سر پہ کون سہ اچانک سنگ نکل آئے تھے؟؟۔۔۔

ٹھیک۔۔"میں نے فقط اتنا ہی کہا اثبات میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔۔"

معاف کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔لوگوں کے الفاظ آپ کو اندر تک گھائل کر دیتے ہیں۔۔۔اور اس کے الفاظوں نے بھی مجھے ایسے ہی گھائل کیا تھا۔۔۔

وہ مزید کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اس سے قبل ہی لفٹ کھلی۔۔۔مہرو بی بی مجھے سامنے ہی اپنی منتظر کھڑی نظر آئیں۔۔میں چونکی۔۔۔وہ مجھ سے پہلے یہاں کیسے پہنچ گئیں؟؟۔۔۔

" لائیں میم۔۔۔چھوٹی پری کو مجھے دے دیں۔۔۔اور آپ میٹنگ روم میں چلی جائیں۔۔۔وہاں آپ کا انتظار ہو رہا ہے۔۔" انہوں نے میرے ہاتھ سے آمنہ کو بڑی محبت سے لیتے ہوئے کہا۔۔

" میٹنگ روم " زیر لب میں دوبارہ بڑبڑاتی۔۔۔میں آگے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

میٹنگ روم کے دروازے کا لاک پکڑتے۔۔۔نہ جانے کیوں میرے ہاتھ لرزے؟؟۔۔۔دروازے کے اس سلور ہینڈل کو ٹائٹ سے پکڑ کر

میں نے ایک گہرا سانس بھرا۔۔اور پھر اسے اندر کی جانب دھکیل کا کھولا۔۔۔

اندر کا ماحول دیکھتے ہی میں ایک لمحے کے لیے ساکت ہوئی۔۔۔

جس چیز کی میں آخری امید کر سکتی تھی۔۔وہ تھی سر اسامہ کی فیملی کا وہاں ہونا۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

بس میرا اس شیشے کے دروازے کو کھولنا تھا۔۔۔کہ سب کی نظریں مجھ پر آکر منجمد ہوئیں۔۔۔

آؤ" سر اسامہ کی آواز اس خالی کمرے میں گونجتی محسوس ہوئی۔۔۔"

تھوک گلے میں نگل کر۔۔میں نے ہینڈل چھوڑا وہ الگ بات ہے میں چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔کیونکہ اس کے سہارے میں اپنے لرزتے وجود کو بیلنس کیے کھڑی تھی۔۔۔

میں جب چلی تو مجھے اپنے پاوں جیلی کی طرح ملتے محسوس ہوئے۔۔ان سب کی نظریں مجھ پر ہی گڑھی تھیں۔۔۔میں نے ڈرتے ڈرتے سب پر ایک ایک نگاہ ڈالی۔۔۔سر اسامہ۔۔ان کے والد۔۔۔ان کی والدہ۔۔ان کی دادی۔۔۔ان کا بھائی سب وہاں موجود تھے۔۔۔مگر کیوں تھے؟؟۔۔۔اور ان کے ہوتے مجھے یہاں کیوں بلایا گیا تھا؟؟۔۔۔

ان کے پاس سے گزرتے ہوئے میری سانسیں تھم رہی تھیں۔۔۔بار بار گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوتی۔۔۔

اچانک میرا پاوں لڑکھڑایا۔۔۔اور میں دھڑام کر کے منہ کے بل فرش پر گرنے لگی۔۔

چوٹ لگنے کے خوف سے میں نے آنکھیں زور سے میچ لیں۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل۔۔۔کسی نے مجھے دونوں بازوں سے تھاما۔۔۔میرا وجود ان کے سہارے گرنے سے محفوظ ہوا۔۔۔جس کے سبب میں نے حیرت سے آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔

وہ سر اسامہ تھے جنہوں نے مجھے مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔۔۔آج پہلی بار ان کے حصار میں مجھے تحفظ کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

اسامہ

وہ نہیں جانتی کیا کیا قیامتیں گزری ہیں مجھ پر۔۔۔۔

میں گلٹی تھا۔۔۔شدید گلٹی۔۔۔اتنا کے اس سے نظر ملانا بھی مشکل تھا پھر اس کے کمرے میں جانا۔۔۔نہ۔۔۔۔ہمت ہی نہ ہوئی۔۔۔ہاں۔۔یہ سچ ہے۔۔۔میں نہیں کر پا رہا تھا اس کے سامنے جانے کی ہمت۔۔۔

میں نے محسوس نہیں کیا تھا شاید۔۔۔اسے دوبارا کھونے کا ڈر میرے دل کے گرد جڑیں بکھیر چکا تھا۔۔۔جو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ میرے دل کو جکڑ رہی تھیں۔۔۔۔

جب وہ روم میں داخل ہوئی۔۔۔تو میں نے اس کا لرزتا وجود دیکھا۔۔۔میں اب اسے، اس سے بہتر جاننے لگا ہوں۔۔۔میں واقف

ہوں جب وہ نروس ہوتی تو ضرور گر جاتی ہے۔۔۔اس لیے میں پہلے ہی اسے تھامنے کے لیے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

میں نے اسے بازو سے نرمی سے پکڑ کر۔۔۔اپنی چیئر پر بیٹھایا۔۔۔تو نہ صرف میری فیملی بلکے میری دشمن جاں (لائبہ) کی آنکھیں بھی حیرت سے پھیلیں۔۔۔۔۔

اسامہ ؟؟" وہ ڈیڈ تھے جن کی احتجاجی و بھرم آواز سب سے پہلے میرے" کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

کیا یہ وہ لڑکی نہیں جو ہمارے گھر آئی تھی ؟؟ کچھ ماہ پہلے" انٹی نے لائبہ کو" بغور دیکھتے۔۔ چبھتے ہوئے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔ان کا انداز یاد دہانی کرانے والا تھا۔۔۔

جبکے ازلان اس لمحے خاصہ نارمل انداز میں مجھے دیکھ رہا تھا۔۔۔ لیکن میں نے دیکھ لیا تھا جب لائبہ روم میں داخل ہوئی تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں تھیں۔۔۔ یقیناوہ شاکڈ ہوا تھا یہ دیکھ۔۔کے میں لائبہ کو ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔۔۔

" یہ میری وائف ہے لائبہ۔۔۔اور وہ میری بیٹی ہے جس کا اس دن ہسپتال میں ڈی این اے کروایا گیا تھا۔"میں لائبہ کی سیٹ کے پیچھے گیا۔۔۔اور دونوں ہاتھوں سے اس کی سیٹ پکڑ کر اعلانیہ گویا ہوا۔۔۔

" تمھیں کچھ خبر بھی ہے تم کیا کہہ رہے ہو؟؟؟"ڈیڈ اور انٹی شاکڈ ہو کر۔۔مجھے دیکھ رہے تھے۔۔۔وہ انٹی تھیں جن کی اعتراضا چیخ خاموش روم میں گونجی۔۔۔

میں وہی کہہ رہا ہوں۔۔۔جو سچ ہے۔۔"میں نے سنجیدگی سے اپنی بات رکھی۔۔۔میں دیکھ سکتا تھا ان کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔۔۔

اگر ہے بھی تو پہلے کی طرح چھپا کر رکھو۔۔۔دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں یہ بات اس روم سے باہر نہیں نکلنی چاہیے۔۔۔"ڈیڈ سرد لہجے میں کہتے مجھے تنبیہ کرنے لگے۔۔۔ان کی بات سن۔۔۔میرے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

حیرانگی کے عالم میں، میں نے ان کی جانب دیکھا۔۔۔

"اسامہ وجدان باپ ہوں تمھارا۔۔۔کوئی لڑکی آکر میرے گھر پر کہے گی کہ وہ میرے بیٹے کی بیوی اور اس کے بچے کی ماں ہے۔۔۔اور تمہیں لگتا

ہے میں خاموشی سے بیٹھا رہوں گا؟؟۔۔"مجھے حیرت اس بات کی نہیں کہ انہیں سب پتہ ہے۔۔۔حیرت تو اس بات کی تھی کہ سب کچھ علم ہونے کے باوجود وہ خاموشی سے بیٹھے رہے۔۔۔

" سائیڈ بزنس (سائیڈ بزنس کا لفظ اس عورت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جسے صرف دل لگی کے لیے رکھا جائے) کو سائیڈ میں ہی رکھا کرتے ہیں۔۔یوں والدین سے نہیں ملایا کرتے۔۔۔بچے ہو تم کیا؟؟۔۔۔جو یہ بات بھی سیکھانی پڑ رہی ہے۔۔۔"انہوں نے لائبہ کو حقارت سے تکتے یہ جملے اس قدر روانگی اور لاپرواوئی سے ادا کیے۔۔۔کہ میں دیکھتا کا دیکھتا رہ گیا۔۔۔

مجھے اب سمجھ آگیا تھا ہمارے یہاں کاروباری معاملات میں پرافٹ دینے والی بیویوں کی عزت ہوتی ہے۔۔۔ہماری من پسند بیوی کی نہیں۔۔۔

میرے اعصاب تنے ہوئے تھے میں ساکت سہ کھڑا رہ گیا تھا۔۔۔

پہلے ہی بہت بڑی بے وقوفی کر چکے ہو۔۔۔مزید مت کرو۔۔۔"وہ " غرا کر نصیحت آمیز لہجے میں کہتے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے۔۔اور کوٹ کا بٹن لگایا۔۔۔

میں واقف تھا کے ان کی بڑی بے وقوفی سے مراد۔۔میری بیٹی آمنہ ہے۔۔۔

میں شرمندہ ہو گیا۔۔بہت زیادہ شرمندہ۔۔۔اتنا کہ پھر میں نے لائبہ کی جانب نظر نہ کی میں جانتا تھا وہ مجھے غضب ناک ہو کر دیکھ رہی ہے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یقیناً یہی سوچ رہی ہو گی کیا میں نے اسے ذلیل کرنے کے لیے صبح ہی صبح یہاں بلایا ہے۔۔

"ڈیڈ۔۔۔لائبہ میرے لیے سائیڈ بزنس نہیں ہے۔۔۔وہ میری بیوی ہے۔۔۔میرے بچے کی ماں۔۔اور اسی حیثیت سے میں آپ کو اس سے انٹروڈیوس کروا رہا ہوں۔۔"اب میں ان کے روبرو کھڑے ہو کر۔۔ خاصہ جتاتے ہوئے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہ رہا تھا۔۔اگلے ہی لمحے ان کی پیشانی پہ بل نمودار ہوئے۔۔۔

"فرزین۔۔۔صرف فرزین دنیا کے سامنے تمہاری بیوی ہو گی۔۔۔سائیڈ میں تم کتنی پالتے ہو ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔۔۔اب یہ بات مجھے دوبارہ تمھیں سمجھانے کی ضرورت نہ پڑے۔۔۔"میرے کندھے پر اپنا

سیدھا ہاتھ رکھ کر جما دیتے۔۔۔بظاہر سمجھانے مگر تنبیہہ بھرے انداز میں کہہ کر۔۔۔وہ پلٹ کر چل دیے۔۔۔۔

انٹی بھی ان کے ساتھ ہی اٹھ کر۔۔۔مجھے وارننگ آمیز نظروں سے تکتی ۔۔ڈیڈ کے ساتھ ہی ہو لیں۔۔۔

دادو نے مجھے خفگی سے دیکھا۔۔وہ ہسپتال والی رات سے ناراض ہی تھیں مجھ سے۔۔۔کیونکہ انہیں یہی لگتا تھا کہ رپورٹس میں نے بدلوائیں۔۔۔وہ بغیر کچھ کہے اٹھ کر چل دی تھیں۔۔۔

اب روم میں ازلان اور لائبہ رہ گئے تھے۔۔۔

ویلکم بھابھی۔۔۔"ازلان نے مسکراتے ہوئے لائبہ کو مخاطب کر کے" کہا۔۔۔خاصہ خوشگوار موڈ میں لگ رہا تھا وہ اس لمحے۔۔۔

میں نے ایک نگاہ لائبہ پہ ڈالی جو ابھی بھی مجھے پر طیش نگاہوں سے تک رہی تھی۔۔۔پھر مسکراتے ہوئے ازلان پر۔۔۔

اہ"تھکے ہارے انداز میں گہرا سانس لے کر۔۔"
ازلان کے سامنے چیئر کھسکا کر بیٹھ گیا۔۔۔

تم کب تک دفع ہو گے یہاں سے؟؟"میں اسے دیکھ۔۔۔نہایت " بیزاری سے پوچھ رہا تھا اب۔۔۔

" مجھ بیچارے پر کیوں ڈیڈ کا غصہ نکال رہے ہو؟؟۔۔۔" وہ دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے گویا ہوا۔۔تو میں نے ایک ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔۔۔

" منافق کہیں کا" میں اپنی انگلیوں سے کنپٹی مسلتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔

ازلان

اس نے مجھے منافق کہا تو میرے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

" منافق نہیں ہوں میں۔۔۔تم سے نفرت کی تو کھلے عام کی۔۔۔ سینا ٹھوک کے بتا کر گیا تھا تمھیں میں۔۔۔کے رپورٹس میں نے بدلی تھیں۔۔۔" میرے کہتے ہی لائبہ بھابھی کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔

میں اسامہ سے نفرت کرتا ہوں اس کا اظہار کرنے سے میں کبھی نہیں چکتا تھا۔۔۔سب جانتے تھے کہ میری اسامہ کی بری طرح لگتی ہے۔۔وجہ میرے پاؤں تھے۔۔۔جنہیں میں نے بچپن میں اسامہ کو ایک گاڑی کے آگے آنے سے بچاتے ہوئے کھو دیے تھے۔۔۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ میرا شکریہ ادا کرتا۔۔۔مجھ سے محبت کرنے لگتا۔۔جیسا کہ میں چاہتا تھا۔۔۔ہم دونوں کی مائیں بھلے ہی الگ تھیں۔۔باپ ایک ہی تھا۔۔۔سوتیلے بھائی تھے لیکن اس کے باوجود میں شروع سے اس کی محبت کا طالب رہا تھا۔۔۔اس کی توجہ چاہتا تھا خود پر۔۔۔جیسے ہر چھوٹا بھائی اپنے بڑے بھائی سے چاہتا ہے۔۔۔لیکن اس نے۔۔اس نے تو الٹا مجھ پر غصہ کیا۔۔کہ کس نے کہا تھا میرے پیچھے آ کر مجھے بچانے کے لیے۔۔۔مر جانے دیتے مجھے۔۔۔

وہ اتنا سنگدل تھا کہ مجھے ہسپتال میں دیکھنے تک نہیں آیا۔۔جب کہ میں نے اپنے پاؤں کھو دیے تھے اس کے لیے۔۔۔

مام بھی مجھ سے بہت وقت تک ناراض رہیں۔۔۔کتنا ہی اچھا ہوتا کہ اسامہ اس گاڑی کے نیچے آکر مر جاتا اور ساری جائیداد میری ہو جاتی ان کے بیٹے کی۔۔۔لیکن میں نے بے وقوفی کی۔۔۔

جسے میری مام بے وقوفی کہتی تھی اسے میں اپنی محبت کا نام دیتا تھا۔۔۔اور محبت ایسی ہی ہوتی ہے بے لوث۔۔اندھی۔۔بغیر کسی بدل کے کی جانے والی۔۔۔

Zubi Novels Zone

مجھے اسامہ کے لائبہ کو سب سے ملانے میں کوئی اعتراض نہیں تھا کیونکہ اس طرح میرا ہی فائدہ تھا۔۔۔اگر اسامہ فرزین سے شادی نہیں کرتا تو اٹومیٹکلی اس کی سی ای او کی سیٹ میری جھولی میں آن گرے گی اور جھولی میں آیا پھل کسے برا لگتا ہے؟؟۔۔۔

اگر اجازت ہو تو میں جاسکتی ہوں سر؟؟"لائبہ اپنی سیٹ سے کھڑے ہوتے میرے سامنے ہی۔۔۔تیکھے لہجے میں اسامہ کو مخاطب کر کے استفسار کرنے لگی۔۔۔

"نہیں۔۔۔بیٹھ جاؤ۔۔۔"

اور تم کباب میں ہڈی کیوں بنے بیٹھے ہو؟؟۔۔ چلو اٹھو۔۔ ہو گئی میٹنگ" ختم۔۔۔اب تم جا سکتے ہو۔۔"لائبہ کو بیٹھا کر۔۔۔میری جانب دیکھ نروٹھے سے لہجے میں کہتے۔۔۔اس نے مجھے باہر کا دروازہ دکھایا۔۔۔

جارہا ہوں۔۔گھر تو جیسے ہے نہیں تم لوگوں کے پاس۔۔کباب میں" ہڈی۔۔۔۔ہونہہ۔۔۔"میں منہ بسور کر بڑبڑایا۔۔۔پھر اپنی چیئر پر لگا بٹن دبا کر۔۔۔۔دروازے کی جانب دیکھا۔۔

میرا اسیکرٹری فورا آیا۔۔۔اور میری ویل چیئر کھسکا کر مجھے لے جانے لگا۔۔۔

میٹنگ روم سے باہر۔۔۔مجھے سامنے ہی مہرو بی بی نظر آئیں۔۔۔ان کی گود میں آمنہ تھی۔۔۔جو رو رہی تھی۔۔۔وہ اسے مسلسل ہاتھوں کو ہلا ہلا کر چپ کرانے کی سعی میں لگی تھیں۔۔۔

میرا شدت سے دل چاہا اسے گود میں لینے کا۔۔۔اسامہ سے لاکھ لڑائی و نفرت صحیح۔۔۔مگر وہ ہمارا خون تھی۔۔۔میری بھتیجی۔۔۔میں خود کو روک نہ سکا۔۔۔

"مجھے دیں۔۔۔میں چپ کرانے کی کوشش کرتا ہوں" زندگی میں پہلی بار میں کسی ننھے بچے کو گود میں لینے جا رہا تھا۔۔۔ہاتھوں میں تھوڑی لرزش تھی۔۔۔

انہوں نے بھی ڈرتے ڈرتے مجھے آمنہ کو دیا۔۔۔

اوو۔۔۔رومت۔۔۔چاچو کو ویسے بھی بچوں کو سنبھالنے کا ایکسپیرینس" نہیں ہے۔۔۔اس لیے دوسروں کے سامنے تھوڑی عزت رکھ لو۔۔۔" میں نے اس کے کان کے پاس ہلکے سے سرگوشی کی۔۔۔ساتھ ساتھ ہلکے ہلکے ہاتھوں سے اسے ہلاتا بھی رہا۔۔۔

میرا اسیکرٹری اور مہرو بی بی مجھے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے میں دنیا کا کوئی اٹھواں عجوبہ ہوں۔۔۔

حیرت و بے یقینی سے وہ دونوں مجھے تکتے رہے۔۔۔لیکن میں نے انہیں اگنور کیا۔۔میرا سارا دیھان صرف آمنہ کی جانب تھا۔۔۔

اس نے اچانک اپنے ننھے ہاتھوں سے میری انگلی پکڑی۔۔اور بالکل خاموشی سے مجھے دیکھنے لگی۔۔۔اس کی ننھی آنکھیں مجھے ایسے دیکھ رہی تھیں جیسے مجھے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔۔

یہ ایک بالکل نیا احساس تھا میرے لیے۔۔

"اتنے غور سے مت دیکھو۔۔مانا میں نے رپورٹس بدلوائی تھی لیکن بعد میں،میں نے تمہاری ڈیڈ کو بتا بھی دیا تھا اوکے۔۔۔"اس کی چھوٹی خوبصورت چمکتی آنکھیں۔۔۔وہ مجھے گلٹی کر رہی تھیں۔۔۔بہت زیادہ گلٹی۔۔۔میں نے فورا اقرار جرم کیا ساتھ ساتھ اسے جتایا بھی تا کہ وہ اپنے چاچو سے بدظن نہ ہو۔۔۔

مجھے نہیں پتہ اسے کیا سمجھ آیا لیکن وہ ہلکا سہ مسکرائی۔۔اور اس کی مسکراہٹ اتنی پیاری تھی۔۔کہ میرا دل چاہا اسے اپنے پاس ہی رکھ لوں۔۔۔

اسامہ کو خدا نے ہر نعمت سے ہی نواز دیا تھا۔۔اتنی خوبصورت و کیوٹ بیٹی۔۔۔جب کہ وہ تو ڈیزرو بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔کہیں ناں کہیں میں جیلس ہوا۔۔۔

" آمنہ ابھی سے فیصلہ کر لو۔۔کیونکہ یا تو تم اپنے ڈیڈ کی ٹیم میں ہونے والی ہو۔۔یا اپنے چاچو کی۔۔میں بتا دوں۔۔۔تمہارے چاچو زیادہ ہینڈسم وذہین ہیں۔۔جو تم دیکھ بھی رہی ہو گی۔۔۔اس لیے میری ٹیم میں آنا زیادہ فائدہ مند رہے گا۔۔۔"میں اسے ابھی سے اپنی ٹیم میں لینے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہم چاچا بھتیجی واقعی ایک اچھی ٹیم بن سکتے تھے۔۔۔

اسامہ

میں دوبارہ بات کرنے کی کوشش کروں گا ڈیڈ سے۔۔۔"میں نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں الجھائے۔۔انگوٹھوں کو آپس میں رگڑتے۔۔۔ نظریں سامنے شیشے کے گلاس پر ٹکائے۔۔۔ سنجیدگی سے کہا۔۔۔

جواب میں خاموشی آئی تو میں نے نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔وہ سبز رنگ آنکھیں مجھے ہی تک رہی تھیں۔۔۔ ہم دونوں کی آنکھیں ملیں۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جہاں میری آنکھوں میں شرمندگی تھی وہیں اس کی آنکھوں میں شدید بیزاریت۔۔۔

مکھی اڑانے والے انداز اس نے ناک کو ہلکا سا انگلی سے ٹچ کیا۔۔اور پھر اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔دنیا جہاں کی کوفت سے آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے اس نے مجھے دیکھا۔۔اس نے لب کھولے۔۔شاید وہ کچھ بولنا چاہتی تھی۔۔لیکن اگلے ہی لمحے سر جھٹکا۔۔اور باہر کی جانب جانے لگی۔۔۔

سنو۔۔۔"میری آواز پر۔۔اس کی سینڈل کی ٹک ٹک کرتی آواز تھمی۔۔" میں بغیر اس کی جانب مڑے بھی محسوس کر سکتا تھا کہ وہ رک گئی ہے۔۔۔

"میں فرزین سے معذرت کر لوں گا۔۔۔ "

Zubi Novels Zone

جیسے مجھے کوئی فرق پڑتا ہے۔۔ ہونہہ" وہ لاپرواہی سے بولی۔۔ لیکن اس" کے باوجود میں اس کی چبھتی ہوئی نظروں کو اپنی پشت پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔

میں نے کبھی تمہیں سائیڈ بزنس کے طور پر نہیں لیا۔۔۔"میری آواز " دھیمی ہوئی۔۔ مگر مجھے یقین تھا وہ سن رہی ہے۔۔۔

میری بات سنتے ہی میں نے محسوس کیا کہ اس کے سینڈل کی ٹک ٹک میرے قریب آ رہی ہے۔۔۔ وہ واپس آئی۔

چیئر کھسکا کر میرے قریب کی۔۔ اور بڑی شان سے بیٹھی گردن اکڑا کر۔۔ پھر بغور میری آنکھوں میں جھانکنے لگی۔۔

کیا چاہیے اب آپ کو؟؟۔۔میں مان ہی نہیں سکتی کے آپ بغیر کسی وجہ کے مجھ پر اتنے مہربان ہو رہے ہیں۔۔۔اگر آپ کی محبوبہ کی کڈنی ایکسپائر ہو گئی ہے اور آپ میری کڈنی کا سوچ بیٹھے ہیں۔۔تو سوری۔۔میں مر جاوں گی آپ کی محبوبہ کو اپنی کڈنی نہیں دوں گی۔۔۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے" میں نے اس کی آنکھوں میں جھانک۔۔خاصہ جتاتے ہوئے کہا۔۔

"تو پھر کیا چاہیے مجھ سے؟؟" الجھ کر استفسار کیا

"پہلے ہی بتا چکا ہوں تمھیں۔۔" نرمی سے یاد دہانی کرائی۔۔۔"

Zubi Novels Zone

مجھے آپ پہ اعتبار نہیں" وہ کاٹ دار نگاہوں سے مجھے تکتی۔۔۔ غرا کر "
بولی۔۔

کوئی بات نہیں۔۔میں کہہ بھی نہیں رہا کہ مجھ پہ اعتبار کرو۔۔وقت "
کے ساتھ خود ہی آجائے گا۔۔۔"میں نے گمبھیر لہجے میں۔۔اپنی جگہ سے
ذرا آگے ہو کر۔۔۔اس کا نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا۔۔۔

میری بات ختم بھی نہیں ہوئی تھی کے اس نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے
کھینچا۔۔

اس کے ہاتھ کی نرمی میرے ہاتھ میں ہی رہ گئ تھی۔۔۔ جس پر میں ہلکا سہ
مسکرایا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دل چاہا اپنے ہونٹوں سے لگا کر بوسہ لوں اس لمس کا جو اس لمحے میرے ہاتھ میں تھا۔۔ لیکن اب میں اس کے سامنے اتنا زن مرید بھی نہیں بن سکتا تھا۔۔۔اس لیے اپنے جذبات پر قابو پایا۔۔۔

وہ نہیں جانتی کس قدر تڑپ تھی اس دل کو اس کی۔۔۔

"مسٹر اسامہ۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔آپ اچانک مجھے خود پر بھروسہ دلانے کی کوشش کر ہی کیوں رہے ہیں؟؟۔۔۔کیونکے جہاں تک مجھے یاد ہے۔۔۔آپ کے پاس ہزاروں آپشن ہیں مجھ جیسے۔۔۔"وہ مسکرا کر طنزیہ بولی۔۔۔۔ نا سمجھی کا مظاہرہ کرتے۔۔۔۔

اس کی سبز رنگ آنکھیں مکمل سرد تھیں۔۔۔

کیونکے "میں نے کہتے ہی اس کا ہاتھ دوبارا تھاما۔۔"میں جان گیا" ہوں۔۔۔"میں اس کے نزدیک ہوا۔۔۔"اس دل کو تم جیسی نہیں چاہیے۔۔ہر گز نہیں۔۔۔"وہ ہاتھ کھینچ رہی تھی چھڑانے کے لیے اپنا۔۔لیکن میں نے مضبوطی سے تھامے رکھا۔۔۔"اسے صرف اور صرف تم چاہیے ہو۔۔۔"میں نے اس کی آنکھوں میں گہری بولتی نگاہ سے تکتے کہا۔۔تو وہ ساکت ہوئی۔۔ منجمد۔جیسے سانس بھی نہ لے رہی ہو۔۔۔

کچھ ثانیے یوں ہی خاموشی سے بیتے۔۔۔کچھ لمحوں کو دل چاہتا ہے انسان قید کر لے۔۔۔یہ بھی ایسا ہی ایک لمحہ تھا۔۔۔دل و روح کو سکون بخشنے والا۔۔۔

جب عقل بٹ رہی تھی ناں۔۔تو یقین کریں میں وہاں چھنی لے کر " نہیں کھڑی تھی۔۔"اچانک اس نے انکھیں ٹمٹماتے ہوئے کہا۔۔ابھی

Zubi Novels Zone

میں سمجھ پاتا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے اس سے قبل ہی اس نے زور سے میرے ہاتھ پر جھک کر کاٹا۔۔۔

آہ "میں نے کراہ بھر کر تیزی سے ہاتھ جھٹکا۔۔۔"

اپنے ہاتھ آزاد کرواتے ہی وہ فوراً اٹھ کر چل دی۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

اسامہ

لائبہ کو اپنے والدین سے ملانے کے بعد میں محسوس کر رہا تھا کہ بجائے اس کے لہجے میں نرمی آنے کے مزید تلخی بھر آئی تھی۔۔

اب وہ پہلے سے کہیں زیادہ کمرے میں وقت گزار رہی تھی۔۔۔خاص طور پر جب میں گھر میں ہوتا تو وہ گیسٹ روم سے باہر نہ آتی۔۔۔گویا مجھے اپنے دشمن جاں کا چہرہ دیکھنے کے لیے بھی ترسنا پڑ رہا تھا اب۔۔۔

وہ میری سوچ سے کہیں زیادہ میرے دل میں گھر کر گئی تھی۔۔۔اتنا کہ اسامہ وجدان پہلی بار کسی لڑکی کو چھپ کر دیکھنے کی آرزو کرنے لگا تھا۔۔۔ اور یہ واقعی میرے لیے بہت حیرت انگیز احساسات اور جذبات تھے۔۔۔

مجھے اپنا آپ کوئی ٹینیجر لگنے لگا تھا جو کالج کے باہر اپنی کرش کے صرف ایک دیدار کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے۔۔میں بھی اسی طرح بالکونی میں اس کے ایک دن دیدار کے لیے کھڑا رہتا۔۔۔

اگر قسمت مہربان ہوتی تو اس کے کمرے کی کھڑکی کھلی ملتی۔۔۔جس کے سبب مجھے اس کا دیدار ہو جاتا۔۔۔لیکن اب میرا دل سوچنے لگا تھا یہ سب کب تک چلے گا؟؟۔۔۔میں کب تک اپنی ہی بیوی کو کسی پڑوسن کی طرح تاڑوں گا۔۔۔

میں واقف تھا وہ مجھے سزا دے رہی ہے اور میں سزا بھگتنے کے لیے بھی تیار تھا۔۔۔لیکن کم از کم میرا سنگدل محبوب تھوڑی تو نرمی کرے۔۔۔

میں آفس میں اپنی چیئر پر بیٹھا ہوا تھا سامنے ہی عبید کھڑا مجھے ازلان کے نئے کارنامے بتا رہا تھا۔۔۔جو وہ فرزین کے بھائی کے ساتھ مل کر سرانجام دے رہا ہے آج کل مجھے سیٹ سے گرانے کے لیے۔۔۔

"سر مجھے پورا یقین ہے سائیڈ پہ جو آگ لگی ہے وہ ازلان وجدان کا ہی کام ہے۔۔۔ وہ دانستہ طور پر پروجیکٹ کو نقصان پہنچا رہا ہے تاکہ۔۔" ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ میں نے تھوڑا سہ آگے ہو کر۔۔۔ اپنے ناخن سے تھوڑی مسلتے۔۔ سنجیدگی سے پوچھا۔۔" اگر کوئی عورت آپ سے سخت روٹھی ہوئی ہو۔۔ تو اسے کیسے مناتے ہیں؟؟۔۔"

"جی؟؟" میرے سوال پر وہ بری طرح چونکا۔۔۔

اتنے سیریس ٹاپک پر میرا اس کی بات کاٹ کر روٹھی عورت کو منانے کے متعلق پوچھنا یقیناً اسے حیران کر گیا تھا۔۔۔

"سر میرا ایکسپیرینس نہیں ہے اس متعلق۔۔" پہلے تو وہ بوکھلایا۔۔ لیکن پھر چہرے پہ قدرے سنجیدگی طاری کیے اس نے اپنا جواب دیا۔۔۔

مجھے بھی نہیں ہے اب کیا کروں؟؟"میں افسردگی سے گویا ہوا۔۔ "

میں دیکھ سکتا تھا عبید مجھے کس قدر حیرانگی کے عالم میں تک رہا تھا۔۔
لیکن میں نے مکمل اگنور کیا کیونکہ اس وقت میری فرسٹ پیورٹی pri-ority صرف اور صرف لائبہ تھی۔۔۔میری روٹھی ہوئی بیوی۔۔

میں،اسامہ وجدان جو کبھی کسی عورت کے روٹھنے اور ناراض ہونے کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔۔۔وہ آج اپنے ضروری پروجیکٹس میں ہونے والے مسائل کو سائیڈ میں رکھ کر صرف اپنی بیوی کو منانے کی سوچ رہا تھا۔۔۔
(کوئی تو جادو کیا ہے اس لڑکی نے مجھ پر)۔۔

سر۔۔۔ میرے بھائی اور بھابھی میں بھی اکثر لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں۔۔ تو"
جب بھابھی روٹھ جاتی ہیں تو بھائی انھیں کچھ دنوں کے لیے ان کے میکے
چھوڑ آتے ہیں۔۔۔ پھر جب وہ واپس آتی ہیں تو میں اکثر محسوس کرتا ہوں
کہ وہ ساری پرانی لڑائیاں ختم ہو چکی ہوتی ہیں اور ان کا موڈ بھی کافی خوشگوار
ہو جاتا ہے آپ بھی میم کو ان کے میکے چھوڑ آئیں۔۔۔ ویسے بھی عرصہ ہوا
ہے۔۔ میم اپنے گھر والوں سے نہیں ملیں۔۔۔ مجھے یقین ہے اگر آپ
انہیں ان کے گھر والوں سے ملوا دیں تو وہ اپنی ساری ناراضگی بھول جائیں گی
"آپ سے۔۔۔

" اور اگر وہ وہاں جانے کے بعد واپس نہ آئی تو؟؟۔۔۔ یا اپنے والدین کو
"سب کچھ بتا دیا اور انہوں نے طلاق کا مطالبہ کر دیا تو؟؟۔۔۔

سر اگر میم کو ایسا ہی کچھ کرنا ہوتا تو وہ بہت پہلے ہی اپنے گھر چلی جاتیں " اپنے پیرنٹس کے پاس۔۔ لیکن وہ کبھی نہیں گئیں۔۔۔"اس کی بات سن میرے دل کو تھوڑا اقرار آیا۔۔۔ لیکن پھر بھی مجھے یہ سب رسک لگ رہا تھا ---

میں جانتا تھا اگر لائبہ نے سچ بتایا تو پروفیسر مجھ سے نفرت کرنے لگیں گے۔۔۔اور میں ان کی آنکھوں میں نفرت نہیں دیکھ سکتا تھا اپنے لیے ---

اگر پروفیسر نے مجھ سے کہا اسے طلاق دینے کی۔۔ تو میں ان کی بات کیسے ٹالوں گا؟؟۔۔

"اس کے علاوہ کوئی اور آئیڈیا؟؟" میں نے اپنی آنکھیں سکیڑ کر اسے تکتے۔۔ سنجیدگی سے استفسار کیا۔

"تو پھر شاپنگ کرانے لے جائیں۔۔۔ یا پھر گھمانے پھرانے" اس نے سرسری انداز میں اپنا سر کھجاتے ہوئے آئیڈیا دیا۔۔۔

"جیسے تم جانتے نہیں کہ میں اسے پبلک پلیس میں نہیں لے جا سکتا اپنے ساتھ" میں نے غراکا اسے دیکھتے ہوئے یاد دہانی کرائی۔۔۔

"تو پھر ان کے لیے ککنگ کر لیں کوئی اچھی سی ڈش بنائیں۔۔۔ عورتیں خوش ہوتی ہیں جب ان کے شوہر خاص طور پر ان کے لیے اپنے ہاتھوں سے کھانا بناتے ہیں"۔۔

"تم نے تو پکا مجھے زن مرید سمجھ لیا ہے۔۔۔ کھانے بناؤں؟؟؟ حد ہو گئی" میں بگڑا۔۔ وہ الگ بات ہے دل ہی دل میں سوچ رہا تھا آئیڈیا برا نہیں ہے۔۔۔ لیکن اپنے ملازم کے سامنے اپنی عزت کا بھی تو بھرم قائم رکھنا تھا۔۔۔

"تو پھر پہلا آپشن ہی آپ کے لیے بیسٹ ہے" وہ سوچنے والے انداز میں بولا۔۔۔

ہمم۔۔" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

❤️*Husny Kanwal*❤️

لائبہ

میں تب تک اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلتی جب تک مہر و بی بی سے تصدیق نہ کرلوں کہ سر اسامہ جا چکے ہیں۔۔۔ لیکن آج مجھے ان سے تصدیق کرنے کی ضرورت نہ پڑی۔۔ کیونکہ میں نے بالکنی سے ان کی گاڑی کو جاتے دیکھا تھا۔۔۔

میں آمنہ کو لے کر ڈائننگ ٹیبل پر آئی ناشتہ کرنے کی نیت سے۔۔۔ تو پہلے ہی پورا ناشتہ سجا نظر آیا۔۔۔

" میم آمنہ کو مجھے دے دیں تو میں اسے باہر دھوپ کھلا لاؤں اور اس کی مالش بھی کردوں تیل کی۔۔۔ بچوں کے لیے بہت اچھا ہوتا ہے یہ۔۔۔" مہرو بی بی نے میرے آگے اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا تو میں نے بھی مسکراتے ان کے ہاتھ میں آمنہ کو دے دیا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ آمنہ کو میرے سامنے سے لے کر چلی گئی۔۔ان کے جانے کے بعد میں خاموشی سے ناشتہ کرنے لگی۔۔

آج ناشتے کا ٹیسٹ تھوڑا الگ تھا۔۔خاص طور پر چائے کا۔۔۔میں نے چائے پی کر بس ابھی کپ رکھا ہی تھا نیچے۔۔کہ سامنے سے مجھے کوئی آتا محسوس ہوا۔۔۔میں سمجھی مہرو بی بی ہوں گی۔۔۔اس لیے میں نے توجہ نہ دی۔۔۔انہوں نے چیئر کھسکائی۔۔تو میں نے حیرت سے نگاہ اٹھائی ۔۔کیونکہ میں واقف تھی مہرو بی بی کبھی بھی ہمارے ساتھ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا نہیں کھاتیں۔۔۔

گڈ مارننگ" وہ ڈیول میرے سامنے مسکراتے ہوئے بیٹھ رہا" تھا۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔میں نے منہ بسورا۔۔

میں ناشتہ کر چکی تھی اس لیے اٹھنے لگی۔۔۔ لیکن اگر ناشتہ نہ بھی کیا ہوتا۔۔ تو بھی میں وہاں سے اٹھ جاتی۔۔۔ کیونکے مجھے اس شخص کا چہرہ بھی نہیں دیکھنا تھا۔۔۔

میں ابھی ناشتہ کر رہا ہوں بیٹھ جاؤ۔۔"میں ابھی کھڑے ہو کر ایک " قدم بھی نہ چلی تھی۔۔ کہ انہوں نے فوراً ہی میری کلائی پکڑ کر۔۔ میری جانب دیکھ۔۔۔ لچکدار لہجے میں کہا۔۔۔

کیوں ؟؟۔۔ مجھ پر لازم ہے۔۔ کہ جب تک ڈیول ناشتہ نہ کر لے۔۔۔ " تب تک فرمانبردار و تابعدار بیوی کی طرح بیٹھی رہوں" میں نے فوراً جلے کٹے لہجے میں جواب دیا۔۔ اور اگلے ہی لمحے۔۔۔ ان کا ہاتھ جو میری کلائی تھامے ہوا تھا اپنے الٹے ہاتھ سے ہٹایا۔۔۔

نہیں تو۔۔میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔"انہوں نے لچکدار انداز میں کہا اور "
اس کے بعد وہ خاموش ہو گئے۔۔لیکن ان کی نیلی سمندر جیسی آنکھیں
۔۔۔انہیں دیکھ ایسا لگا جیسے وہ کچھ کہنا چاہ رہے ہوں۔۔۔

پھر انہوں نے اپنا رخ میرے خالی چائے کے کپ اور پلیٹ کی جانب
کیا۔۔

ہلکی سی ان کے ہونٹوں پر تبسم بکھری۔۔میں نے ایک دو ثانیے تک الجھ
کر انہیں دیکھا پھر سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی۔۔۔

"اومیرا بچہ روکیوں رہا ہے؟؟۔۔"مہرو بی بی جب آمنہ کو لے کر لوٹیں۔۔تو وہ کافی رو رہی تھی۔۔۔میں نے فوراً ان کے ہاتھ سے اسے لیا ۔۔اور ہاتھوں کو ہلا کر جھولا جھلانے لگی۔۔۔

"لگتا ہے اسے بھوک لگ رہی ہے۔۔آپ اس کے لیے سری لیک لے کر آجائیں"مہرو بی بی میرے کہتے ہی فوراً ہی اثبات میں سر ہلا کر چلی گئیں۔۔۔تھوڑی دیر بعد۔۔وہ سری لیک کا پیالہ لے کر کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔

میں آمنہ کو گود میں لیٹا کر چمچے سے سری لیک کھلانے لگی۔۔۔مہرو بی بی میرے پاس ہی بیٹھ گئی تھیں۔۔۔

آپ کو آج کی چائے، ہاف فرائی ایگ اور پراٹھا کیسا لگا؟؟"ان کے سوال پر میں نے اپنی شکایتوں کی فہرست کھولی۔۔۔

" زردی کچی تھی۔۔۔آپ کو پتہ ہے نا میں کچی زردی اتنے شوق سے نہیں کھاتی۔۔ لیکن فلحال میں نے کھالیا۔۔۔چائے میں بھی چینی بہت کم تھی۔۔۔اور ادرک مجھے پسند نہیں ہے اس لیے آئندہ مت ڈالیے گا۔۔۔ اور رہی پراٹے کی بات۔۔۔تو وہ بہت کڑک تھا جیسا آپ نرم نرم بناتی ہیں ناں۔۔ وہی اچھا ہوتا ہے۔۔۔اس لیے کل سے نرم ہی بنایئے گا میرے لیے"جب میں نے آخری جملہ ادا کر کے نظر اٹھائی تو مہر وبی بی مجھے بغور دیکھ رہی تھیں۔۔۔ان کی آنکھوں میں نہ خوشگواری وافسردگی صاف ظاہر تھی۔۔۔

ان کا منہ پورا لٹک گیا تھا۔۔۔

مہر و بی بی کی آنکھیں دیکھنے کے بعد۔۔اب مجھے شرمندگی سی ہوئی۔۔اتنا بھی سچ نہیں بولنا چاہیے تھا مجھے۔۔۔اپس۔۔۔میں نے ہلکی سے اپنی زبان دانتوں میں کچھلی۔۔۔

ویسے اچھا تھا۔۔۔"میں نے فوراًدل جوئی کی نیت سے کہا۔۔اور پھر نظر" چرا کر واپس سری لیک کھلانے لگی۔۔۔۔

ماسٹر نے پہلی بار آج کچن میں قدم رکھا تھا۔۔۔آپ کی ایک چائے اور " انڈا پراٹھا بنانے کے لیے انہوں نے پورا کچن پھیلا دیا۔۔۔"بس ان کے جملوں کا میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرانا تھا کہ میرا ہاتھ سری لیک کھلاتے کھلاتے رکا۔۔۔اور میں نے چونک کر ان کی جان نظر اٹھائی۔۔۔وہ مسکرا رہی تھیں۔۔۔اور میں بے یقینی سے انہیں تک رہی تھی۔۔۔

یقین کریں گی آپ۔۔۔انہیں پورے دو گھنٹے لگے آپ کا صرف اتنا سہ " ناشتہ تیار کرنے کے لیے۔۔۔جو آپ کے من کرم بھی نہ آیا۔۔"وہ مسکرا رہی تھیں لیکن ان کی آنکھیں افسردہ تھیں۔۔وہ یہ کہہ کر اٹھ کر جانے لگیں۔۔۔

اس ڈیول نے میرے لیے ناشتہ بنایا مجھے یہ بات ہضم کرنے میں بہت مشکل اور دقت پیش آ رہی تھی۔۔۔

میں کچھ لمحے بے یقینی کہ عالم میں ہی بیٹھی رہی۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

اسامہ

وہ نہیں جانتی میں دروازے پر ہی کھڑا تھا جب مہرو بی بی نے اس سے پوچھا کہ اسے ناشتہ کیسا لگا۔۔اور اس کی شکایات کی لمبی سی لسٹ شروع ہوئی۔۔۔

یہ آئیڈیا فلاپ گیا۔۔وہ خوش نہیں ہوئی تھی۔۔۔دو گھنٹے کی محنت کے باوجود کچھ ہاتھ نہیں آیا تھا حتی کہ ایک مسکراہٹ تک نہیں۔۔۔

اب میں دوسرے آئیڈیاز پر غور کر رہا تھا اسے شاپنگ کرانے لے جاؤں؟؟۔۔مال خالی کرانا میرے لیے کوئی بڑی بات نہیں تھا۔۔۔لیکن نہیں۔۔کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔۔وہ میرے ساتھ شاپنگ پہ کبھی نہیں جائے گی۔۔اور نہ ہی گھومنے پھرنے۔۔۔

اب لے دے کر ایک ہی آپشن بچا تھا اس کے پیرنٹس۔۔۔

میں نے اپنی انگلیوں سے کنپٹی مسلتے ہوئے۔۔ایک گہری سانس لی۔۔۔

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب اسامہ وجدان کسی لڑکی کو کھونے سے ڈرے گا۔۔ لیکن میں ڈر رہا ہوں۔۔اور میں چاہ کر بھی اپنے ڈر پر قابو حاصل نہیں کر پا رہا۔۔ مگر میں اس کی ناراضگی کے ساتھ بھی تو زندگی بھر نہیں رہ سکتا۔۔۔اس لیے یہ رسک تو لینا ہی ہوگا۔۔۔

"پانچ منٹ ہے تمہارے پاس۔۔ جلدی سے تیار ہو کر نیچے آؤ۔۔۔اور آمنہ کو بھی اچھے سے تیار کر کے لانا۔۔"میں نے اس کے کمرے کا دروازہ آہستگی سے نوک کیا تو وہ باہر نکلی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں حاکمہ انداز میں کہہ کر۔۔۔آگے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔اسے بحث کرنے یا منع کرنے کا موقع نہ دیا۔۔۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟" میں نے اپنے پیچھے اسے بولتے سنا۔۔۔مگر جواب دینے کی زحمت نہ کی۔۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے سر۔۔۔ہم کہاں جا رہے ہیں اور کیوں؟؟" وہ سیڑھیوں تک میرے پیچھے آئی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔نہ بتائیں۔۔۔میں نہیں جا رہی۔۔" اس کی بات سنتے ہی میں نے ایک بے نیازی سی نظر۔۔۔پلٹ کر اس پہ ڈالی۔۔۔

نہ جاؤ۔۔۔ تمھیں ہی دکھ ہو گا۔۔۔" شانے لاپرواہی سے اچکاتے۔۔۔" میں پلٹ کر سیڑھیاں اترنے لگا۔۔۔

آخری سیڑھی اترتے وقت۔۔۔ میں نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔ وہ وہیں کھڑی تھی۔۔۔ سوچ میں ڈوبی۔۔۔ مجھے پتہ تھا وہ آجائے گی۔۔۔

کچھ دیر بعد۔۔۔

گرے کلر کی ٹی شرٹ (ہاف استین کی) اور بلیک جینز پہن کر سیدھے ہاتھ میں ریسٹ واچ پہنے۔۔۔ بالوں کو جیل سے سیٹ کیے میں بالکل تیار کھڑا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

گاڑی کا پہلا ہارن دیتے ہی وہ بھاگی چلی آرہی تھی۔۔ مگر مجھے دیکھ۔۔اپنی اسپیڈ کو بریک لگایا۔۔۔ پھر اکڑ کر تحمل سے چلتی ہوئی میری جانب آنے لگی۔۔۔اس کی ادا پر میں نے بمشکل اپنے ہونٹوں میں مسکراہٹ دبائی۔۔۔

شربتی کلر کی سادہ کرتی اور بلیک چوڑی دار پجامے میں وہ خاصہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ایک لمحہ لگا بس مجھے اس کا سر تا پاؤں جائزہ لینے میں۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

آمنہ کہاں ہے؟؟۔۔"میں نے ابرو اچکا کر استفسار کیا۔۔۔ "

میں اسے کہیں نہیں لے جا رہی آپ کے ساتھ۔۔۔مجھے آپ پر یقین نہیں ہے۔۔۔وہ یہیں رہے گی مہرو بی بی کے ساتھ۔۔"اس کی بات سننے کے بعد مجھے سمجھ نہیں آیا اپنا سر کہاں جا کر پھوڑوں؟؟۔۔۔

"شاید تم بھول رہی ہو مہرو بی بی میرے لیے ہی کام کرتی ہیں۔۔۔"میں نے دانت پیس کر جتاتے ہوئے اسے یاد دہانی کرائی۔۔۔

"مگر وہ سینے میں ماں کا دل رکھتی ہیں۔۔وہ اسے نقصان نہیں پہنچائیں گی۔۔۔"وہ خاصہ پر اعتماد اور بھرم سے بولی۔۔۔

"تو تمہیں لگتا ہے کہ میں اپنی بیٹی کو نقصان پہنچاؤں گا؟؟۔۔۔"میں چاہ کر بھی خود کو روک نہیں پا رہا تھا غصہ کرنے سے۔۔

"تو کون سہ یہ پہلی بار ہو گا؟؟۔۔"وہ طنزیہ انداز میں بولی۔۔۔تو مجھے اپنا سینہ چیرتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

میں نے کبھی اپنی بیٹی کو نقصان نہیں پہنچایا۔۔بلکہ اس کی حفاظت کی "
ہے ہمیشہ۔۔۔۔"میرا چہرہ غصے کی شدت سے مکمل سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔
آنکھوں میں بھی سرخی امڈ آئی۔۔۔

آخری جملہ میں نے خاصہ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔

حفاظت؟؟۔۔۔ہاں۔۔۔ابورشن کے لیے لے جانا حفاظت ہی تو ہوتا "
ہے۔۔۔آپ کی مثال تو اس بلے کی طرح ہے جو اپنے ہی بچوں کو کھا جاتا
ہے۔۔۔"میرے قریب آکر۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔وہ انگارہ
ہوتے چہرے کے ساتھ پھنکاری۔۔۔

اگر تمہیں پتہ ہے کہ میں کیسا ہوں تو پھر ڈرو ناں مجھ سے۔۔کیوں میرا "
مقابلہ کرنے کی کوشش کر رہی ہو؟؟جبکے جانتی ہو کہ نہیں کر

سکتیں۔۔۔"اس کا نازک بازو اپنی گرافت میں لے کر۔۔۔میں سبز رنگ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر سرد لہجے میں بولا۔۔۔

ہونہہ۔۔یہ آپ کی بھول ہے کے میں آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔۔۔" مسٹر اسامہ وجدان۔۔۔میں صرف موقعے کی تلاش میں ہوں۔۔۔جس دن موقع ملا نا اپنے ہاتھوں سے آپ کے سینے کے آر پار کروں گی گولی۔۔۔"اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔۔۔لہجہ نہایت مضبوط و عزم سے بھرا۔۔۔جیسے میں ہی اس کا دنیا میں سب سے بڑا دشمن ہوں۔۔۔

وہ نہیں جانتی اس کی کدورت جھلکاتی سبز رنگ آنکھیں مجھے تکلیف دے رہی تھیں۔۔۔اذیت میں مبتلا کر رہی تھیں۔۔۔لگا جیسے وہ میرا دل چیر کے رکھ دیں گی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اتنی نفرت کرتی ہو مجھ سے کے گولی تک چلا لو گی؟؟" پتہ نہیں میں کیا کنفرم کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔ یا شاید مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔ کہ وہ مجھ سے اتنی نفرت کر سکتی ہے۔۔۔

بالکل۔۔۔ دیکھیے گا میرے ہاتھ تک نہیں کانپیں گے۔۔۔"اس کے ہاتھ کانپیں یا نہ کانپیں۔۔ میرا دل ضرور کانپ گیا تھا۔۔۔ جس سے آپ اتنی محبت کرنے لگے ہوں۔۔ وہ بدل میں آپ سے اتنی ہی نفرت کرے۔۔۔ تو یقیناً تکلیف تو گی۔۔۔

میں کچھ لمحے بس اس کی آنکھیں دیکھتا رہا۔۔۔ اور پھر آہستگی سے اس کا ہاتھ چھوڑ کر۔۔۔ ایک قدم پیچھے ہٹا۔۔۔ نہ جانے کیوں مجھے اپنا وجود بہت تھکا ہوا محسوس ہونے لگا تھا اچانک۔۔۔

میں تمہارے ساتھ مرنا چاہتا ہوں۔۔۔ تمہارے ہاتھوں سے نہیں "
۔۔۔"اس کی آنکھوں کو تکتے۔۔۔ میں نے اپنی خواہش بہت سادگی سے بیان کی اور پلٹ کر اس کے لیے گاڑی کا ڈور کھولا۔۔۔

وہ مجھے ناک منہ چڑھا کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔ میں نے ایک گہرا سانس لیا۔۔مجھے ہوا میں آکسیجن کم محسوس ہو رہی تھی پہلے کے مقابلے۔۔۔

پھر گاڑی کی چابی پینٹ کی پاکٹ سے نکالتے ہوئے۔۔ میں گاڑی کے دوسرے سمت سے آکر۔۔ گاڑی کا ڈور کھول کر بیٹھا۔۔۔

گاڑی سٹارٹ کی اور مکمل خاموشی کے ساتھ سفر شروع کیا۔۔۔

گاڑی چلاتے وقت میں ہر تھوڑی دیر بعد اسے دیکھتا جب کہ اس دشمن جاں نے مجھے ایک بار بھی نہ دیکھا۔۔۔ مجھے وہ وقت شدت سے یاد آیا جب وہ مجھے کنکھیوں سے دیکھا کرتی تھی۔۔۔

"آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں؟؟" گاڑی ابھی اس کی گلی میں داخل ہی ہوئی تھی کہ وہ پریشان سی ہو کر مجھے دیکھنے لگی۔۔۔ پھر عجلت سے میری جانب متوجہ ہو کر پوچھا۔۔۔

"کیونکہ یہاں تمہارے پیرنٹس رہتے ہیں۔۔اب چلو" میں نے گاڑی پارک کرتے۔۔۔ نہایت تحمل سے جواب دیا۔۔۔اور پھر گاڑی کا ڈور کھول کر باہر نکلا۔۔۔

چلو اترو" جب میں نے اس کی جانب کا ڈور کھولا۔۔ تو وہ بجائے اترنے "

کے مجھے پریشان نظروں سے تکنے لگی۔۔ وہ اپنی انگلیاں بھی بری طرح

مروڑ رہی تھی۔۔۔

مجھ میں ہمت نہیں ہے ان کا سامنا کرنے کی۔۔۔ بہت جھوٹ بولے "

ہیں میں نے ان سے۔۔۔" وہ روہانسہ ہو کر بولی۔۔۔ اس کی خوبصورت

آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو جھلک آئے تھے۔۔۔ وہ شرمندہ شرمندہ

سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اس کے گال و کانوں کو میں نے گلابی پڑتے دیکھا۔۔۔

کیا کبھی کسی نے اسے بتایا۔۔۔ وہ کتنی خوبصورت اور جان لیوا لگتی ہے

روتے ہوئے۔۔۔

کیاان بولے جانے والے جھوٹوں کے سبب تم کبھی اپنے والدین سے نہیں ملو گی؟؟۔۔۔"میں بہت نرمی سے سمجھانے والے انداز میں پوچھنے لگا۔۔

"ملوں گی۔۔۔ضرور ملوں گی۔۔لیکن پہلے اپنی زندگی کے سارے مسائل ختم کرلوں پھر۔۔۔میں نہیں چاہتی کوئی ڈیول ان کے پیچھے پڑے اوران کی زندگی کاسکون برباد کردے۔۔۔میں اپنی مصیبتوں بھری زندگی میں ان کو شریک نہیں کرناچاہتی۔۔۔وہ ابھی بہت خوش ہیں۔۔۔انھیں لگتاہےان کی بیٹی باہر ملک میں اپنے سسر کی خدمت کررہی ہےاور شوہرو بیٹی کی ساتھ ایک خوشحال زندگی گزاررہی ہے۔۔۔میں نے بہت جھوٹ بولے ہیں ان سے۔۔۔اتنے کہ مجھے خود بھی یاد نہیں۔۔۔"آخری جملہ

درد و کرب بھرے لہجے میں ادا کرنے کے بعد۔۔۔وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرا کر رونے لگی۔۔

پہلے تم باہر نکلو۔۔۔"اس کا بازو نرمی سے پکڑ کر۔۔۔میں نے باہر کی" جانب کھینچ کے اسے اتارا۔۔۔

اس کی خوبصورت سبز رنگ آنکھیں۔۔۔سرخ ڈوروں سے سجی تھیں۔۔۔جن کے سبب ان میں نشیلہ پن اتر آیا تھا۔۔۔وہ جان لیوا تھیں۔۔۔

میں واقف ہوں دلی طور تم اپنے والدین سے ملنا چاہتی ہو اور مجھے یقین " ہے کہ وہ بھی تم سے ملنا چاہتے ہوں گے اس لیے خود کو اور ان کو تکلیف دینا

بند کرو۔۔ا۔۔"ابھی میں اسے سمجھا ہی رہا تھا کہ سامنے سے دروازہ کھلا۔۔ اور پروفیسر باہر نکلے۔۔۔

اچانک دروازہ کھولنے کی آواز پر۔۔۔ہم دونوں ہی نگاہ اٹھا کر سامنے کی جانب متوجہ ہوئے۔۔

لائبہ۔۔۔اسامہ۔۔۔"پروفیسر اسے دیکھتے ہوئے بے یقینی کے عالم میں" آگے آئے۔۔

لائبہ فوراً ہی ان کے گلے لگی۔۔۔وہ دونوں باپ بیٹی رونے لگے تھے۔۔۔کافی جذباتی منظر تھا۔۔۔

لائبہ کی اماں دیکھو تو صحیح کون آیا ہے" لائبہ کو گلے سے لگائے۔۔ "
انہوں نے اندر کی جانب دیکھتے ہوئے پکارا۔۔اور پھر لائبہ کی والدہ باہر
آئیں۔۔وہ بھی لائبہ کو دیکھ جذباتی ہو کر رونے لگیں۔۔۔

سلام دعا کے بعد ان کا سب سے پہلا سوال آمنہ کے متعلق تھا کہ ہم
اسے کیوں نہیں لائے۔۔۔

میں جواب دیتا اس سے قبل ہی لائبہ تیزی سے بولی۔۔"اصل میں وہ سو
رہی تھی سفر کافی لمبا تھا ناں۔۔فلائٹ میں بھی نہیں سو سکی تھی۔۔اس
لیے جب وہ گھر آکر سوئی تو میں نے اسے جگایا نہیں۔۔چڑچڑی ہو جاتی ہے
پھر۔۔میں نے سوچا اگلی بار لے کر آجاؤں گی۔"میں یہ دیکھ سکتا تھا کہ وہ یہ
تاثر دینے کی کوشش کر رہی ہے۔۔کہ ہم ابھی ابھی باہر ملک سے پاکستان
آئے ہیں۔۔اور آتے ہی ان کے گھر آگئے ہیں ملنے۔۔۔

اس کے والدین اتنے خوش و مطمئن تھے۔۔کے اس کے بولے جانے والے کمزور جھوٹوں پر بھی وہ آنکھیں بند کر کے یقین کر رہے تھے۔۔۔

پروفیسر صاحب اور میں ایک صوفے پر بیٹھے۔۔انٹی اور لائبہ سامنے والے صوفے پر۔۔۔

لائبہ مسلسل جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔جس کے سبب میں دیکھ سکتا تھا کے وہ اپنی والدہ سے آنکھیں تک نہیں ملا رہی۔۔۔۔وہ شرمندہ تھی۔۔اور اس سے کہیں زیادہ شرمندہ ہو رہا تھا میں۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

فرزین

میں پارٹی سے گھر لوٹی تو ڈیڈ و ممی مجھے لاؤنج میں بیٹھے نظر آئے۔۔۔وہ دونوں ہی آمنے سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔اور ڈیڈ کسی سے کال پر اونچی آواز میں بات کر رہے تھے۔۔۔آواز اتنی بلند تھی کہ میرے کانوں کی سماعت سے باآسانی ٹکرا رہی تھی۔۔۔

اس وی کینٹ ہم آپ کی طرف آجائیں گے اور باقی ساری باتیں ہم آمنے سامنے ہی بیٹھ کر لیں گے۔۔۔اچھا ہے بچوں کی بھی مرضی جان لیں گے اس حوالے سے "ڈیڈ کے لہجے میں جو خوشی کی کھنک تھی اس نے میرے چلتے ہوئے قدموں کو روکا۔۔میں دو تین سیڑھیاں عبور کر چکی تھی۔۔۔لیکن پھر ان کی باتوں کے اشتیاق کے تحت میں پلٹ کر واپس ائی۔۔۔

میں ممی کے برابر میں آ کر بیٹھی۔۔۔ڈیڈ کے بالکل سامنے۔۔۔تھکے ہارے انداز میں پیچھے صوفے سے ٹیک لگایا۔۔۔۔

ممی بھی میری ہی طرح باتیں سننے میں دلچسپی سے مگن تھی۔۔۔

"کیا بات کر رہے تھے مسٹر وجدان؟؟۔۔۔"ڈیڈ نے کال منقطع کی۔۔۔تو مجھ سے پہلے ممی نے میرے الفاظ اچک لیے۔۔۔

"مسٹر وجدان اسامہ کی جلد سے جلد شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔میں نے ان سے کہا کہ وی کینٹ پر مل کر بچوں کو سامنے بٹھا کر آرام سے بات کر لیتے ہیں اس حوالے سے۔۔۔لیکن انہوں نے کہا اس کی ضرورت نہیں۔۔۔وہ اسامہ کے خواہش ظاہر کرنے پر ہی مجھ سے شادی کی بات کر رہے ہیں۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"تو آپ نے کیا جواب دیا؟؟"میں فوراً سیدھی ہو کر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

میری آنکھوں میں جگنو جگمگا رہے تھے خوشی کے مارے مجھے اپنا دل تیز دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔کہ چلو شکر ہے اسامہ اس لڑکی کے آسیب سے باہر نکلا۔۔۔اور اس کا سوگ ختم ہوا۔۔۔

"یہی کہ اگر اسامہ کی خواہش ہے تو ہم تیار ہیں۔۔۔۔"ان کا جواب سنتے ہی میرے لبوں پر بڑی سی تبسم پھیلی۔۔۔دل میں اطمینانی سی چھا گئی۔۔۔

مجھے اپنا آپ ساتویں آسمانوں پر محسوس ہو رہا تھا۔۔اسامہ وجدان میری محبت نہیں ہے۔۔وہ میرا جنون ہے جسے پانے کے لیے میں کسی بھی حد تک جا سکتی ہوں۔۔۔

ممی وڈیڈ سے بات کرنے کے بعد میں فوراً ہی خوشی سے اوپر کی جانب بڑھ گئی۔۔اور اپنا سیل نکالا۔۔۔

ہیلو۔۔"میں نے اسے کال کی۔۔دو تین کالز کے بعد۔۔۔اس نے کال" ریسیو کی۔۔۔اس کی آواز سے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے سو رہا ہو۔۔۔

میری نیندیں اڑا کر آرام سے سویا جا رہا ہے ہاں؟؟۔۔"میں نے " شرارت سے کہا۔۔۔

میں نے کیا کیا۔؟"وہ معصومیت سے گویا ہوا۔۔تو مجھے اس کی "
معصومیت پہ بھی مانو پیار آیا ہو۔۔

ڈیڈ مان گئے ہیں اور اس وی کینٹ ہماری شادی کی ڈیٹ فکس ہونے والی "
ہے۔۔۔اس لیے میں نے یہ بتانے کے لیے کال کی ہے کہ اگر ابھی تک
آپ نے کچھ نہیں کیا تو فوراتیاری شروع کر دیں۔۔۔میری ویڈنگ لسٹ
بہت بڑی ہے۔۔۔اور میں کسی چیز میں کوئی کمپر ومائز برداشت نہیں کروں
گی خاص طور پہ تمہاری مصروفیات والے بہانے کو لے کر۔۔۔"میں بہت
خوش تھی اور مجھے یقین ہے میری آواز میں جو خوشی کی کھنک تھی وہ۔۔
اسامہ محسوس کر رہا ہو گا۔۔۔

اسامہ

میں اپنے کمرے میں بیڈ پر ساری فائلز بچھائے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

لائبہ ابھی تک گیسٹ روم میں رہ رہی تھی۔۔۔ میں اس بار اسے کسی چیز کے لیے فورس نہیں کر رہا تھا کیونکہ مجھے لگتا تھا یہ میری سزا ہے۔۔۔ لیکن پھر بھی بندہ تھوڑی تو نرمی دکھا دیتا ہے۔۔ مگر نہیں۔۔ وہ تو سخت میر بنے بیٹھی تھی حتی کہ میری بیٹی تک کو میرے کمرے میں سونے نہیں بھیجتی ۔۔۔

فلحال اب دل جلانے کے علاوہ میں اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ اس لیے اپنا ذہن کاموں میں الجھا کر ان طویل سونی و تنہا راتوں کو گزار لیتا۔۔۔

میں اکثر کام کرتے کرتے یوں ہی ٹیک لگا کر سو جایا کرتا۔۔اس لمحے بھی میری اسی طرح آنکھ لگی تھی۔۔۔جب میرا سیل رنگ ہوا اور میں نے نیند میں ہی بمشکل آنکھ کھول کر کال ریسیو کی اور سیل کان سے لگایا۔۔

میں نے نام پڑھنے کی زحمت نہیں کی تھی لیکن اس کے باوجود دوسری جانب سے آنے والی آواز اور اس میں موجود خوشی کی کھنک میں باخوبی پہچان سکتا تھا۔۔

اپنے فون کرنے کا مقصد جب اس نے مجھے بتایا۔۔تو یکدم میری ساری نیند اڑی۔۔اور میں سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔(واٹ۔۔۔ڈیڈ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟؟") میں حیرت سے دل ہی دل بڑبڑایا لیکن منہ سے کچھ نہ کہا ۔۔کیونکہ میں اس کا دل نہیں دکھا سکتا تھا۔۔مجھے علم تھا کہ وہ مجھ سے بہت

محبت کرتی ہے اور مجھے بہت تحمل سے اسے سمجھانے کی ضرورت ہے اپنے لائبہ کے رشتے کے بارے میں۔۔۔

میں کافی وقت سے اس سے بات کرنے کی سوچ رہا تھا۔۔۔ لیکن مجھے کیا خبر تھی کہ ڈیڈ مجھ سے پہلے یہ دھماکہ کر دیں گے۔۔۔

ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ ہاں آواز نہیں آرہی۔۔"میں نے دانستہ طور پر ایسے" ظاہر کیا جیسے میں نے اس کے بات سنی ہی نہ ہو۔۔۔

"ہیلو اب آرہی ہے آواز۔۔۔ "

ہیلو۔۔۔ کیا کہہ رہی ہو ذرا زور سے بولو مجھے آواز نہیں آرہی۔۔ شاید" " سگنل پرابلم ہے۔

"مگر مجھے تو تمہاری صاف آواز آرہی ہے اسامہ" وہ فورا بولی۔۔۔

"ہیلو۔۔شاید سگنل پرابلم ہو رہا ہے۔۔" دانستہ طور پر خود سے کلام کرنے والے انداز میں بولتے۔۔میں نے کال ڈس کنیکٹ کر دی۔۔۔

کیا پہلے ہی معاملات کم الجھے ہوئے تھے جو ڈیڈ نے مزید مشکلات پیدا کر دی میرے لیے۔۔۔یہی سوچتے ہوئے میں نے اپنی پیشانی سے (ہلکا سہ سر جھکا کر) سیل لگایا اور ہلکے ہلکے سے اس کے اوپر حصے کو اپنے پیشانی پر رگڑنے لگا۔۔۔

"ڈیڈ اتنا بڑا فیصلہ بغیر مجھ سے پوچھے کیسے کر سکتے ہیں؟؟۔۔" میں پریشانی کے عالم میں کڑکڑایا۔۔۔

اسامہ

وہ رات بہت مشکل سے گزرئی میری۔۔۔بس میں صبح ہونے کا انتظار کرتا رہا۔۔

تم؟۔۔اور اتنی صبح؟؟۔۔"پوری فیملی ناشتے کی ٹیبل پر جمع تھی جب" میں وہاں پہنچا۔۔۔

مجھے دیکھ۔۔سب سے پہلے ڈیڈ ہی چونکے تھے۔۔

"لگتا ہے صبح ہی صبح اس کی بیوی نے اسے گھر سے نکال دیا" ازلان ہنسی ہونٹوں میں دباتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

اس کے بے فالتو کے جوک پر جہاں میں نے اسے گھورا وہیں انٹی اور ڈیڈ اسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھنے لگے۔۔۔

"میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔ جسٹ چل۔۔۔ آپ لوگ اتنے سیریس کیوں رہتے ہیں ہر وقت؟؟" ازلان بیچارگی والا چہرہ بنائے۔۔ معصومیت سے شکوہ کرتے۔۔۔ چائے کا کپ لبوں سے لگا گیا تھا۔۔۔

"منافق" میں اسے دیکھ۔۔۔ دبی دبی غراہٹ کے ساتھ بڑبڑایا۔۔۔

کوئی کہہ سکتا اس کم عمر اپاہج لڑکے کے ہستے ہوئے چہرے کو دیکھ کر

۔۔۔کے اس شخص نے ابھی تین دن پہلے میرے باڈی گارڈز کو مارا ہے

میرے گودام میں آگ لگوائی ہے۔۔میرے پارٹنر کے بیٹے کو آغوہ کر کے

اسے ڈرایا دھمکایا ہے۔۔۔اور میرے پروجیکٹ کو کروڑوں کا نقصان پہنچایا

ہے۔۔۔۔

میں ڈیڈ کے سامنے والی چیر کھسکا کر۔۔کوٹ کا بٹن کھول کر۔۔شاہانہ

انداز میں آرام سے بیٹھا۔۔۔

"چائے؟؟۔۔"انٹی نے چائے کی کیتلی پکڑ کر استفسار کیا۔۔۔میں نے

اثبات میں ہلکا سہ سر خم کیا۔۔۔تو انھوں نے میرا کپ بھرا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"ڈیڈ۔۔۔میں شادی شدہ ہوں" میں نے چائے کا ایک گھونٹ بھر کر کپ کو نیچے رکھتے۔۔۔اپنے والد کی جانب دیکھ۔۔جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

"اسے شادی نہیں۔۔سائیڈ بزنس کہتے ہیں ہمارے یہاں۔۔" انٹی نے فوراً تصحیح کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔تو میرا خون کھول گیا۔۔۔لیکن میں نے چہرے پہ ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔الٹے ہاتھ کی مٹھی مضبوطی سے بھینچی ۔۔۔

"میں نے نکاح کیا ہے اور میری بیٹی ہے اس سے" میں نے ان کی آنکھوں میں تکتے۔۔۔دبی دبی غراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔۔۔

" اگر تم جذبات میں بہہ گئے تو اس میں ہماری غلطی تو نہیں ہے ناں اسامہ " وہ اپنے گلے میں ڈلی موتیوں کی مالا کو شہادت اور درمیانی انگلی سے مسلتے۔۔۔لاپرواہ ہو کر گویا ہوئیں۔۔۔

" کیا میں اپنے ڈیڈ سے بات کر سکتا ہوں انٹی ؟" نہایت مہذب انداز میں ۔۔۔(جو اس لمحے میرے لیے بہت مشکل تھا) اختیار کرتے۔۔۔دانت پیس کر استفسار کیا۔۔۔

ڈیڈ نے میرے سوال پر چائے کا کپ نیچے رکھا۔۔۔اور مجھے بغور دیکھنے لگے۔۔۔بچہ ہوتا تو شاید ڈر جاتا۔۔جو بات کہنے آیا تھا بھول جاتا۔۔۔لیکن اب میں پہلے والا اسامہ نہیں رہا تھا۔۔جو ان کی آنکھوں سے ڈر جاؤں یا اپنی بات کہنے سے پیچھے ہٹ جاؤں۔۔۔

کل فرزین کی کال آئی تھی مجھے۔۔۔اس نے مجھے بتایا کہ آپ نے اس "
کے والد سے ہماری شادی کی ڈیٹ فکس کرنے کا کہا ہے ویک اینڈ پر" میں
دیکھ سکتا تھا انٹی مجھے چبھتی ہوئی نگاہوں سے تک رہی تھیں۔۔۔انہیں
مکمل اگنور کر۔۔۔مزید آگے ہو کر بیٹھتے۔۔۔ڈیڈ کی آنکھوں میں
جھانک۔۔۔میں نے اپنی بات کہنا شروع کی۔۔

جبکہ مجھ سے میری ہی شادی کے متعلق پوچھا تک نہیں گیا ہے "
۔۔۔آپ بغیر مجھ سے مشورہ کیے۔۔بغیر میری مرضی جانیں کیسے میری
زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ لے سکتے ہیں؟؟۔۔۔"میں نے آخری جملے پر شدید
خفگی و ناگوری کا اظہار کیا تھا۔۔

جیسے میرے لیتے ہیں" ازلان تیزی سے بیچ میں بولا۔۔تو میں نے اسے "
گھور کر دیکھا۔۔

"ڈیڈ پلیز۔۔۔یہ میری زندگی ہے۔۔۔اس کا فیصلہ لینے کا حق بھی مجھے ہونا چاہیے۔۔۔اور میں ابھی فرزین سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"میں نے دانستہ طور پر (ابھی) کی قید لگائی۔۔کیونکہ میں واقف تھا کے ڈیڈ سے ان کا فیصلہ بدلوانا کوئی کھیل نہیں ہے۔۔۔

ابھی معاملہ ٹھنڈا کر دوں پھر بعد میں فرزین سے خود بات کر لوں گا یہ سوچ لیا تھا میں نے۔۔۔

"ہو گئی تمہاری ایموشنلی تقریر؟؟۔۔"انہوں نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں استفسار کیا۔۔

Zubi Novels Zone

ان کے سرد لہجے نے مجھ پر برف کا پانی الٹ دیا تھا۔۔میں نے ایک گہری سانس لی۔۔اور سر خم کر زخمی سہ مسکرایا۔۔

تومیری بات کان کھول کر سنو۔۔یہ جو تمہارے نام کے ساتھ وجدان " نام لگتا ہے ناں۔۔۔یہ تمہاری ماں اپنے میکے سے نہیں لائی تھی۔۔۔یہ میں نے دیا ہے تمہیں۔۔۔تمہاری زندگی پر پورا حق ہے میرا۔۔۔اور تمہارے لیے فیصلے پہلے بھی میں ہی کرتا آیا تھا اور اب بھی میں ہی کروں گا اسامہ۔۔یہ بات تم اچھے سے سمجھ لو۔۔ورنہ سمجھانے کے مجھے اور طریقے بھی آتے ہیں لیکن وہ تمھیں پسند نہیں آئیں گے۔۔۔"ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہتے۔۔۔آخری جملہ انہوں نے خاصہ خیر خواہی والے انداز میں ادا کیا۔۔۔

بہت مشکل تھا اس لمحے میرے لیے۔۔۔اپنے غم و غصے پر قابو پانا۔۔۔

اپنے ڈیڈ کی جانب سے بچپن سے ہی مجھے قہر و غصہ۔۔ سرد مہری۔۔ بے مروتی۔۔ لاپرواہی ہی نصیب ہوئی۔۔۔ یہ جو میری کمر پر نشانات ہیں۔۔ یہ ان کے فیصلوں کے خلاف جانے کی دین ہیں۔۔۔ ڈیڈ ہمیشہ سے مجھ سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک۔۔۔ ان کی جان سے پیاری بیوی میری وجہ سے مری۔۔۔

مام و ڈیڈ کی لو میرج ہوئی تھی۔۔۔ ہماری زندگی بہت خوشحال تھی کہ اچانک وہ حادثہ ہوا اور سب بدل گیا۔۔۔ اس روز صرف میں نے اپنی مام نہیں کھوئی تھیں۔۔۔ اپنے ڈیڈ بھی کھو دیے تھے۔۔ مزید ہمارے رشتے میں دوری انٹی نے بڑھائی۔۔۔ (ڈیڈ نے انٹی سے دوسری شادی صرف کاروباری پرافٹ کے سبب کی تھی) یہی وجہ ہے کہ میں انہیں کبھی ماں نہیں پکار سکا۔۔۔

"چائے پیو" میں اپنی مٹھیاں بھینچ رہا تھا جب انٹی نے آہستگی سے کہا۔۔۔

"کڑوی بہت ہے۔۔۔ حلق سے نہیں اتر رہی میرے۔۔۔" میں ان کی جانب دیکھ۔۔۔ سرد لہجے میں کہتا کھڑا ہوا۔۔۔

"انوائٹ کرنے کی ضرورت تو نہیں ہے ناں تمھیں ویک اینڈ پر؟؟۔۔" اپنے کوٹ کا بٹن لگاتے۔۔۔ ابھی میں مڑا ہی تھا۔۔ کہ پیچھے سے ڈیڈ کی طنز سے بھری آواز آئی۔۔۔

بالکل نہیں۔۔جب سارے فیصلے آپ کر ہی رہے ہیں تو ڈیٹ فکس کرنا " کون سی بڑی بات ہے۔۔۔"میں بغیر مڑے۔۔۔دانت پیستے ہوئے ۔۔۔چوٹ کرنے والے انداز میں کہتا۔۔۔آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

ایک مچھلی پانی میں گئ۔۔چھپاک "پیچھے سے ازالان کے کہنے کی آواز " سنی۔۔یقیناوہ میری صورتحال پر مزے لے رہا تھا۔۔۔

ڈیڈ سے بات کرنے آنا۔۔۔بیٹ آئیڈیا۔۔ڈیم۔۔۔"گاڑی میں آکر " بیٹھتے ہی میں نے سٹیرنگ ویل پر زور سے ہاتھ مارا۔۔۔گویا سارا غصہ اتارا ہو۔۔۔

اب میں نے وہیں بیٹھے اپنے کوٹ کی اندرونی پاکٹ سے سیل نکالا اور کال فرزین کو ملائی۔۔۔

ہیلو۔۔خیریت اتنی صبح ہی صبح فون۔۔کیا خوشی کے مارے رات بھر نیند نہیں آئی؟؟۔۔۔"اخری جملے پر وہ شرارت سے پوچھ رہی تھی۔۔۔میں جانتا تھا وہ ورزش کر رہی ہو گی۔۔۔یہ اس کا مارننگ ایکسر سائز کا ٹائم تھا

۔۔۔

ہم مل سکتے ہیں؟؟۔۔"میں ڈائریکٹ موضوع پر آیا۔۔میرا لہجہ سرد و سنجیدہ تھا۔۔۔

شور۔۔۔مگر ہوا کیا ہے؟؟۔۔۔ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے تم کسی سے لڑ کر آ رہے ہو؟؟۔۔۔"اب وہ تھوڑا سیریس ہو کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس میں کوئی دورائے نہیں تھی کے فرزین مجھ۔۔۔ مجھ سے زیادہ جانتی تھی۔۔۔ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں اپنا دل اسے ہی دیتا۔۔ مگر یہ سب میرے اختیار میں نہیں۔۔۔ میں اس کا دل نہیں دکھانا چاہتا۔۔

ایسا نہیں ہے کہ میں اپنی بچپن کی دوست سے شادی اس لیے نہیں کرنا چاہتا کہ میں لائبہ پر سوتن نہیں لا سکتا۔۔نہ۔۔۔بلکے اس لیے نہیں چاہتا چونکہ میں خود اپنی دشمن جاں (لائبہ) کے علاوہ کسی کو چھونے کا خیال بھی نہیں لا پاتا ذہن و دل میں۔۔۔

میں تمہیں جگہ اور ٹائم میسج کر دوں گا" فقط اتنا کہ میں نے کال ڈس " کنیکٹ کر دی اور سیل سامنے ڈیش بورڈ پر پٹخنے والے انداز میں رکھ دیا۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

گھر پہنچا تو لاؤنج میں ہی مجھے لائبہ نظر آئی اس کی گود میں آمنہ تھی۔۔اور وہ دونوں بالکل تیار بیٹھی تھیں۔۔

آمنہ نے پیلے رنگ کی فراک پہنی ہوئی تھی اس کے بالوں میں لال رنگ کا ہیڈ بینڈ لگا ہوا تھا۔۔۔۔جبکے میری دشمن جاں لائٹ پنک رنگ کی ڈھیلی ڈھالی کرتی اور سفید چوڑے پائنچے والے پجامے میں ملبوس تھی۔۔بال ہاف کیچر تھے اور کچھ آوارہ لٹیں چہرے پر کھلی چھوڑ دی تھیں۔۔۔ایک ہاتھ میں چوڑیاں دوسرے ہاتھ میں بریسلٹ پہنے وہ خاصہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

میک اپ کے نام پر اس نے صرف لائٹ پنک رنگ کی لپ اسٹک لگا رکھی تھی۔۔جو کافی تھی اس کا حسن دوبلا کرنے کے لیے۔۔۔

ان کی تیاری دیکھ۔۔مجھے ایک دم جھٹکا لگا۔۔۔

اپنے ماں باپ سے ملتے ہی کیا وہ مجھے چھوڑ کے جا رہی تھی؟؟ مگر اتنا تیار ہو کر؟؟۔۔۔

مجھے دیکھتے ہی آمنہ کو صوفے پہ لیٹا کر میری جانب آئی۔۔وہ اپنی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔۔بہت نروس محسوس ہوئی۔۔جس کے سبب میں تھوڑا الجھا۔۔۔

وہ ہر وقت اپنی آنکھوں و لہجے سے چیر پھاڑ کر دینے والی شیرنی جس کا میں عادی ہو گیا تھا۔۔۔وہ کہیں غائب لگ رہی تھی آج۔۔۔

کہیں جا رہی ہو؟؟۔۔۔"وہ نہیں جانتی۔۔یہ سوال کرتے وقت "
میرے دل کی دھڑکنیں اتنی تیز دھک دھک کر رہی تھیں۔۔۔کہ مجھے
خود اپنے کانوں میں سوائے اپنے دل کی دھک دھک کے کوئی اور آواز
محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

محبت ایک چیز ضرور دیتی ہے وہ ہے خوف۔۔کھو دینے کا خوف۔۔۔۔اگر
آپ کے اور آپ کے پارٹنر کے درمیان ایک دوسرے کو کھونے کا خوف آ
جائے۔۔تو یقین کریں آپ ایک دوسرے کو کبھی نہیں کھو سکتے۔۔۔

میں خوفزدہ تھا۔۔کہ کہیں وہ جواب میں یہ نہ کہہ دے۔۔کہ وہ مجھے
چھوڑ کر جا رہی ہے۔۔

لائبہ

مجھے ناشتے پر لے چلیں گھر۔۔ابا جلیبیاں و حلوہ پوری لے کر آگئے ہیں" "ناشتے پر اور ہمارا انتظار کر رہے ہیں

میری آنکھ اپنے سیل بجنے پر کھلی۔۔۔سیل کیونکے سامنے میز پر رکھا تھا۔۔تو اس لیے میں نیند میں اٹھی۔۔۔اور تیزی سے بیڈ سے اترنے لگی۔۔۔

شدید نیند میں ہونے کے سبب۔۔میرا پاؤں چادر میں اٹکا اور اگلے ہی لمحے۔۔میں بجائے بیڈ سے اترنے کے۔۔۔منہ کے بل نیچے فرش پہ پڑی تھی۔۔۔

آہ۔۔"میری ایک کراہ خاموش کمرے میں گونجی۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میری ٹھوڑی پر چوٹ آئی تھی۔۔۔جسے میں مسلتے ہوئے۔۔۔اٹھ کر شیشے کی میز کی جانب گئی۔۔۔

صبح کے وقت ڈیڈ کی کال آتی دیکھ۔۔میں پریشان ہوئی۔۔میں نے فوراہی کال ریسیو کی۔۔۔

ابا نے مجھے کال پر بتایا کہ وہ جلیبیاں لے کر آئے ہیں ناشتے کے لیے۔۔ انہیں بڑا شوق تھا اپنی نواسی کو جلیبیاں اور حلوہ کھلانے کا۔۔وہ ہمیشہ فون پر اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کرتے تھے۔۔۔کہ اگر میں پاکستان میں ہوتی تو وہ اپنی نواسی کے لیے جلیبیاں لے کر آیا کرتے۔۔۔اب جب کہ میں پاکستان آچکی ہوں (ان کے نزدیک)۔۔۔۔تو وہ چاہتے تھے کہ ہم ان کے ساتھ ہی ناشتہ کریں آج کا۔۔۔

اب میں انہیں کیا بتاتی۔۔ سر اسامہ سے میری بات چیت بالکل بند ہے ۔۔میں تو ان کا چہرہ تک دیکھنا پسند نہیں کرتی۔۔انہیں اپنے گھر ناشتہ کرانے لانا تو بہت دور کی بات ٹھہرا۔۔

پھر اوپر سے جتنے وہ ڈائٹ کانشس ہیں وہ کہاں کھائیں گے ہماری گلی محلے کی جلیبیاں اور حلوے پراٹھے۔۔۔اور سب سے بڑھ کر مجھے اور میرے والدین کو کم تری کی نگاہ سے دیکھیں گے اور مزاق الگ اڑائیں گے۔۔۔اف سوا میر سنگ

مگر مجھے اس ڈیول سے بات تو کرنی ہی پڑے گی شاید منت کرنی پڑے کیونکہ ابا کو انکار کرنا تو بالکل صحیح نہیں تھا انہیں شک ہو جاتا کہ شاید کچھ

گڑبڑ ہے اور میں انہیں شک میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔۔۔پھر وہ اتنی محبت سے بلا رہے تھے میں منع کیسے کر سکتی تھی؟؟۔۔۔

ہاں؟؟"میری بات سننے کے باوجود ان کا ری ایکشن کافی ٹھنڈا تھا یقینا" مذاق اڑا رہے ہوں گے میرا دل ہی دل۔۔۔

میں بجائے اپنی بات دہرانے کے شرمندہ سی ہو کر نظر جھکا گئی۔۔۔

اسامہ

میں خوف کے مارے نہ جانے کیا کیا امیجن کر چکا تھا کہ شاید وہ کہے گی۔۔ کہ وہ مجھے چھوڑ کر جا رہی ہے۔۔یا اس کے ڈیڈ طلاق کا کہہ رہے ہیں مگر جب وہ بولی تو میری امید کے بالکل برعکس تھا۔۔

ہاں؟؟"پہلے تو میں شاکڈ ہوا پھر مجھے سمجھ آیا کہ وہ تو صرف ناشتے پہ جانے کے لیے اتنا تیار ہوئی ہے۔۔۔جس کے بعد۔۔۔میرا وہ شاکڈ اطمینان میں بدلا۔۔۔نہ صرف اطمینان بلکہ میں خوش ہوا تھا۔۔۔چلو اس کے ماں باپ سے ملانے کا کوئی تو فائدہ ہوا مجھ عشق کے مارے غریب کو۔۔۔اب ہم کم از کم میاں بیوی کی طرح ایک ٹیبل پر بیٹھ کر آمنے سامنے ناشتہ تو کریں گے۔۔۔

Zubi Novels Zone

میں نے دیکھا وہ نظر جھکا گئی ہے۔۔۔یقیناوہ یہ سب خوشی سے تو نہیں کر رہی تھی۔۔۔لیکن وجہ جو بھی ہو۔۔میں خوش تھا بہت خوش اور یہ خوشی اسی لمحے میرے چہرے پہ مسکراہٹ بن کے بکھری۔۔۔

پانچ منٹ دو بس مجھے۔۔میں تیار ہو کر آتا ہوں"میرے جواب دیتے " ہی اس نے نظر اٹھائی۔۔لیکن میں نے اس کا چہرہ نہیں دیکھا۔۔میں آگے کی جانب تیز قدم بڑھا گیا تھا۔۔

لائبہ

مجھے خاصہ حیرانی ہوئی۔۔وہ اتنی آسانی سے کیسے مان گئے؟؟۔بغیر مجھ سے کوئی منت سماجت کروائے۔۔۔

آمنہ رونے لگی۔۔تو میں اسے گود میں لے کر ٹیل لگانے لگی۔۔۔

اچانک ٹیل لگاتے ہوئے مجھے جوتوں کی چاپ کی آواز محسوس ہوئی۔۔ میں نے نظر اٹھا کر سڑھیوں کی جانب دیکھا۔۔تو لگا میں اگلا سانس نہیں

لے سکوں گی۔۔میں تھم گئی تھی۔۔۔میری سانسیں تھم گئی تھیں۔۔۔
نظریں ان پر جانے کے بعد ہٹنا بھول بیٹھیں۔۔۔

کالے رنگ کے کرتے شلوار میں وہ قیامت برپا کر رہے تھے میرے دل پر۔۔۔

میں نے اس سے پہلے کبھی بھی انہیں کرتے شلوار میں نہیں دیکھا تھا تو یہ میرا فرسٹ ٹائم تھا۔۔۔اور اچھا ہے نہیں دیکھا تھا۔۔بندہ قیامت تھا۔۔۔

وہ اتنے خوبصورت لگ رہے تھے کہ اگر گنڈے آجائیں تو ان گنڈوں کو 😁🙈 انہیں مجھ سے بچانا پڑ جائے۔۔۔

یہ لال کیوں ہو رہا ہے ؟؟۔۔۔"وہ میری جانب ہی چلتے ہوئے" آئے۔۔۔ان کی نظریں اچانک میری ٹھوڑی پر آ کر رکی۔۔۔

انہوں نے فوراً ہی میری ٹھوڑی ہلکے سے اپنی انگلی اور انگوٹھے سے پکڑ کر اونچی کر۔۔بغور صبح کی لگی ہوئی چوٹ کو فکر مندی سے تکتے استفسار کیا۔۔۔

وہ میری چوٹ دیکھ رہے تھے۔۔اور میں صرف انہیں۔۔۔ان کا حسین دودھیائی سفید چہرہ۔۔۔نیلی سمندر جیسی گہری آنکھیں جو میرے چہرے پر ٹکی تھیں۔۔۔کھڑی مغرور ناک۔۔۔شربتی ہونٹ۔۔۔افف۔۔۔اتنا خوبصورت ہونا جرم ہے۔۔۔اتنے خوبصورت بندے سے نفرت کرنے کے لیے بھی دل کڑک کرنا پڑتا ہے۔۔۔

بجائے ان کی بات کا جواب دینے کہ میں ٹکڑ ٹکڑ انہیں دیکھے چلی جا رہی تھی۔۔۔

ضرور گر گئی ہو گی۔۔" مجھے جواب نہ دیتا دیکھ۔۔۔ وہ اندازا بولے۔۔۔"

خود پر نہیں۔۔ تو مجھ پر ترس کھاؤ۔۔۔ تکلیف ہوتی ہے مجھے۔۔۔ پلیز" تھوڑا دیہان سے چلا کرو" بس ان الفاظوں کا میرے کان میں پڑنا تھا کہ میں ان کی خوبصورتی کے ٹرانس سے نکل کر۔۔۔ ایک نئے ٹرانس میں داخل ہوئی۔۔۔

ایک لمحے کے لیے لگا جیسے وہ واقعی میری تکلیف کو محسوس کر پا رہے ہوں۔۔ ان کی آنکھوں میں درد تھا۔۔۔۔

کچھ ثانیے میں ان کی خوبصورت آنکھوں کو بے یقینی کے عالم میں تکتی رہی۔۔۔

ہونہہ۔۔۔"آمنہ اچانک زور سے روئی۔۔تو میں اپنے ٹرانس سے باہر" نکلی۔۔۔سر اسامہ اور میرے دردو تکلیف کو محسوس کریں۔۔کیا میں کھلی آنکھوں سے خواب دیکھنے لگی ہوں۔۔۔

میں نے خودی کو ملامت کرتے سر جھٹکا۔۔۔

او۔۔۔بابا پاس آنا ہے؟۔۔"اگلی نظر میں نے اپنی گود میں موجود اپنی" ننھی پری پر ڈالی۔۔۔جو بے صبری ہوئے جا رہی تھی اپنے بابا کی گود میں جانے کے لیے۔۔۔

سر اسامہ نے اسے بڑے پیار سے میری گود سے لیا۔۔۔

میں نے دیکھا وہ بہت خوش ہو گئی تھی اپنے بابا کی گود میں جاتے ہی۔۔۔

او مجھے پتا ہے آپ کو نانا کے گھر جانے کی جلدی ہے۔۔۔ مگر آپ کی مما" کے کریم لگا دیں پھر چلیں گے۔۔ ورنہ بابا کو ڈر ہے ان کی تکلیف بڑھ نہ جائے۔۔۔" وہ آمنہ سے کہ کر۔۔ مہرو بی بی کو پکارنے لگے۔۔۔ پھر ان سے کریم منگائی۔۔۔

مہرو بی بی آمنہ کو لیں۔۔۔ میں ذرا کریم لگا دوں لائبہ کے" وہ آمنہ کو مہرو بی بی کو دیتے ہوئے گویا ہوئے۔۔ تو میں فورا منہ بسور کر بولی۔۔۔" مجھے دے دیں۔۔۔ میں خود لگا لوں گی۔۔۔ ہاتھ ہیں میرے سلامت۔۔۔"

کریم لو گی۔۔ پھر شیشے کے سامنے جاؤ گی۔۔۔ پھر کریم کھولو گی۔۔ پھر لگاؤ گی۔۔ پھر واپس آؤ گی۔۔۔ بہت دیر لگے گی۔۔۔ ناشتے پر دیر ہو رہی ہے پہلے ہی۔۔۔ ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہو گا پروفیسر کا۔۔۔ اس سے بہتر ہے کہ بس میں یوں کریم کھولوں۔۔ اور یہ لگا دوں" کہتے ہوئے انہوں نے میرے کریم لگا دی تھی۔۔۔ اور میں انہیں دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی۔۔ انکار کرنے کا بھی موقع نہ مل سکا تھا۔۔۔

وہ پہلے تو اتنے باتونی نہ تھے۔۔۔ اب میں یہی سوچ رہی تھی بس۔۔۔

گاڑی میں پورے راستے وہ بہت خوش اخلاقی و محبت سے میری گود میں بیٹھی آمنہ سے باتیں کرتے۔۔۔ ساتھ ساتھ گاڑی بھی ڈرائیو کرتے رہے۔۔۔

ہم وہاں پہنچے تو وہاں سلمان پہلے سے ہی موجود تھا۔۔

اسے دیکھ میں بہت خوش ہوئی کیونکہ میں نے اپنے پرانے دوست کو دوبارہ پایا تھا جبکہ وہ۔۔۔وہ پریشان تھا اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔وہ ندامت کے آنسو تھے یا ملامت کے یا یادوں کے۔۔۔۔میں نہیں جانتی۔۔۔مگر تھے جنھیں دیکھ۔۔۔میں مسکرا دی۔۔۔وہ پہلے کی طرح باتیں بھی نہیں کر رہا تھا بہت خاموش سہ تھا۔۔۔

میں اپنی زندگی کے مسائل میں اسے دوبارہ شریک نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے اس کے سامنے۔۔۔خود کو خوش ظاہر کیا۔۔۔

امی ابو کی آمنہ کو دیکھنے کے بعد۔۔کوئی خوشی کی انتہائی نہ تھی۔۔آخر کو۔۔۔وہ ان کی اکلوتی نواسی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ناشتہ شروع ہوا تو ابو کے کہنے پر نہ چاہتے ہوئے بھی مجھے اس ڈیول کو شوہروں والی عزت دینی پڑی اور ان کی پلیٹ میں سامان سجانا پڑا۔۔۔

مجھے تو لگا تھا کہ وہ منہ بسورے گے اپنے ڈائٹ کانشس ہونے کے سبب ۔۔۔یا پھر اپنی امیری کی دھوس جمائیں گے یہ کہہ کر۔۔۔کے وہ گلی محلے کے پراٹھے نہیں کھاتے وہ تو صرف بڑے ریسٹورنٹس سے کھانا منگا کر کھاتے ہیں۔۔۔۔مگر میں دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔انہوں نے تو بالکل اسی طرح سادگی سے کھانا شروع کیا جیسے ہم سب کھا رہے تھے۔۔۔اور کوئی منہ نہیں بسورا۔۔ایک بار بھی کراہت کا اظہار نہیں کیا۔۔یہ نہیں کہا کہ پراٹھے میں کتنا تیل ہے یا حلوہ کتنے زیادہ گھی والا ہے۔۔۔

پراٹھے کھاتے ہوئے وہ مسکراتا ہوا شخص جو میرے ابو اور سلمان سے باتیں کر رہا تھا وہ مجھے وہ ڈیول نہ لگا جسے میں جانتی تھی۔۔۔وہ کوئی اور تھا۔۔۔

کبھی کبھار ہماری آنکھیں جاگتے ہوئے بھی خواب دیکھنے لگتی ہیں۔۔وہ لمحہ بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔وہ خواب ہی تو لگ رہا تھا ایک خوبصورت فیملی ہونے کا خواب۔۔۔جس میں میرے ابو تھے۔۔۔امی تھی۔۔ابو کی گود میں آمنہ تھی۔۔۔میرا شوہر تھا۔۔۔میرا دوست تھا۔۔۔اور ہم سب مسکراتے ہوئے ایک ساتھ ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد امی کو اٹھنا نہ پڑے۔۔اس لیے میں نے ناشتے کا سامان اٹھانا شروع کیا۔۔۔میرے ساتھ ساتھ سلمان بھی میری مدد کرنے لگا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اسامہ

میں پروفیسر سے باتیں کررہا تھا لیکن میری نظر۔۔وہ تو سلمان اور لائبہ پر ہی ٹک گئی تھی۔۔۔

میں دیکھ سکتا تھا سلمان اس کی مدد کروا رہا تھا برتن اٹھوا کر کچن میں رکھنے میں۔۔ساتھ ساتھ وہ دونوں مسکرا مسکرا کر باتیں بھی کررہے تھے۔۔۔

اس لمحے مجھے نہ جانے کیوں اپنے دل میں آگ لگتی محسوس ہوئی۔۔مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

آنکھوں کو وہ منظر شدت سے کھٹکنے لگا۔۔۔

لائبہ

میں اپنے ہاتھوں کی بریس لیٹ اتار کر سلپ پر رکھنے کے بعد۔۔ برتن دھونے کے لیے اپنی آستینیں چڑھانے لگی۔۔۔

سلمان تمھیں پروفیسر بلا رہے ہیں۔۔۔"سلمان سلپ سے ٹیک لگا کر" ابھی کھڑا ہی ہوا تھا کہ سر اسامہ کی آواز آئی جس پر ہم دونوں نے پلٹ کر ان کی جانب دیکھا۔۔۔

سلمان ابو بلا رہے ہیں یہ سن۔۔۔ فوراہی وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

انہیں سرسری سی ایک نگاہ دیکھنے کے بعد میں واپس پلٹ کر برتن دھونے کے لیے۔۔ابھی اسکوچ برائٹ اٹھا ہی رہی تھی۔۔کہ وہ میرے پیچھے آکر کھڑے ہوئے۔۔۔

میں مدد کروں؟؟"ان کی بات سن۔۔۔میں نے چونک کر پیچھے " دیکھا۔۔

آپ کو برتن دھونا آتے بھی ہیں؟؟"میں نے ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر " ۔۔چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔بغور انھیں تکتے۔۔۔طنزیہ انداز میں استفسار کیا۔۔۔

ہونہہ۔۔۔۔بڑے آئے۔۔مدد کروں۔۔۔"وہ میرے سوال پر اپنی" ناک کی چونچ کو انگلیوں سے مسلتے۔۔۔مجھے بغور دیکھنے لگے۔۔۔انہیں

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جواب نہ دیتا دیکھ۔۔۔میں آنکھیں گھما کر۔۔ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے۔۔۔مضحکہ خیز انداز میں کہتی واپس پلٹی۔۔۔۔۔۔

"ہوں۔۔ایسی کوئی چیز نہیں learner بچپن سے میں بہت اچھا لرنر ہے جو میں سیکھ نہیں سکتا۔۔۔"انہوں نے مغرور لہجے میں کہا۔۔تو میں ان کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔

"تو آپ برتن دھونا سیکھنا چاہتے ہیں؟؟۔۔"میں تعجب خیز لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔یقیناوہ محسوس کر سکتے ہوں گے میرے لہجے میں کس قدر بے یقینی در آئی تھی۔۔۔

وہ مسکرائے اور سلپ سے ٹیک لگالیا۔۔۔

تم دھونا شروع کرو۔۔ میں دیکھ دیکھ کے سیکھ جاؤں گا۔۔" وہ دونوں ہاتھ فولڈ کر۔۔۔ مجھے دیکھ۔۔اسمارٹ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔ مغرورانداز میں بولے۔۔۔

چالاک ڈیول کہیں کا" میں زیرلب بڑبڑاتے برتن دھونا سٹارٹ ہوئی۔۔۔

میں برتن دھوتے ہوئے ان کی نگاہوں کی تپش اپنے چہرے پر مسلسل محسوس کررہی تھی۔۔۔

ان نظروں میں اپنا آپ مکمل پگھلتا محسوس ہوا۔۔

مجھے گرمی لگنے لگی تھی۔۔۔کان کی لو لال ہونے لگیں۔۔۔۔

مجھے یقین ہے اب آپ سیکھ گئے ہوں گے "اپنی حالت پر قابو پاتے "
۔۔میں نے ان کی جانب دیکھ۔۔۔سمارٹ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں
پر سجائے چیلنجنگ انداز میں کہا۔۔۔

اسامہ وجدان۔۔۔وہ بزنس ٹائیکون۔۔۔جس کے ہزاروں ملازمین آگے
پیچھے ہوتے ہیں۔۔۔جو ہل کر ایک گلاس پانی تک نہیں پیتا۔۔۔وہ میرے
لیے برتن دھوئے گا۔۔۔ناممکن۔۔۔یہی سوچ میں نے سر جھٹکا۔۔۔لیکن
اگلے ہی پل میری آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔جب میں نے دیکھا کہ وہ
اپنے کف لنگ کھول کر۔۔۔آستینیں فولڈ کر۔۔۔آگے آئے ہیں۔۔۔

انہوں نے مجھے ایک لفظ نہ کہا۔۔بس آنکھوں سے ہٹنے کا اشارہ کیا
۔۔میں ہلکا سہ ہٹ گئی۔۔وہ میری جگہ کھڑے ہوئے۔۔

اب وہ میرے سامنے برتن دھو رہے تھے۔۔اور میں۔۔۔میں انہیں بے یقینی سے تک رہی تھی۔۔۔اس لمحے مجھے اپنی آنکھوں پہ بالکل بھی یقین نہیں آرہا تھا۔۔اس لیے میں نے ہلکی سی اپنے آپ کو خود چٹکی کاٹی۔۔۔

اہ"چٹکی بھرتے ہی۔۔۔مجھے تکلیف محسوس ہوئی۔۔نہیں۔۔میں خواب نہیں دیکھ رہی۔۔۔"

میرے کراہ بھرنے پر۔۔۔اک تنقیدی نگاہ انھوں نے مجھ پر ڈالی۔۔۔جیسے میں کوئی کارٹون ہوں۔۔۔۔اور پھر سر جھٹک کر مسکراتے ہوئے۔۔برتن دھونے لگے۔۔۔

ان کی استہزائیہ نگاہ نے مجھے سر تا پاوں جلا دیا تھا۔۔۔

کیا کسی نے آپ کو بتایا۔۔۔ برتن دھوتے وقت آپ کافی خوبصورت "
ماسی لگتے ہیں۔۔۔"معصومیت چہرے پر سجائے۔۔۔۔میں نے انھیں ٹکا کے ذلیل کیا۔۔۔

*اسامہ *

خوبصورت ماسی۔۔"میں زیر لب دانت پیستے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔۔اور"
پھر اس کی جانب دیکھا۔۔۔ارادہ زچ کرنے والی کو منہ توڑ جواب دینے کا تھا۔۔۔لیکن پھر اس کی سبز رنگ آنکھیں دیکھیں۔۔۔ان میں شرارت لہرا رہی تھی۔۔۔اور چہرہ فاتحانہ انداز میں اٹھا رکھا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ جیتی تو نہیں تھی لیکن میں ہار جانا چاہتا تھا۔۔۔

ہونہہ "فقط سر جھٹک۔۔میں واپس اپنے کام کی جانب متوجہ ہو " گیا۔۔۔

لائبہ

ناشتے کے بعد واپسی پر۔۔۔ سر اسامہ ہمیں مین گیٹ پر چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔یہ کہ کر...کے انھیں بہت ضروری کام ہے۔۔۔

میں گھر میں داخل ہوئی تو لاؤنج میں بیٹھے شخص کو دیکھ چونکی۔۔۔

سلام "سر ازلان مسکراتے ہوئے۔۔۔اپنے سر پر ہاتھ رکھ۔۔۔ سلوٹ" مارتے نظر آئے۔۔۔

آپ یہاں کیسے ؟؟۔۔"میں انھیں دیکھ گھبرا گئ۔۔۔کیونکے میں جانتی تھی وہ سر اسامہ کے دشمنوں میں سے ایک ہیں۔۔۔اور میں واقف ہوں ۔۔۔کے سر کے سارے دشمنوں کا پہلا اور پسندیدہ نشانا ہمیشہ میں ہی ہوتی ہوں۔۔۔ہونہہ۔۔۔مجھے فخر ہے اپنی نمونی پر سنلٹی پر۔۔۔دوست تو کبھی بنائے نہیں۔۔۔دشمن گھر بیٹھے ہزاروں بنا لیے۔۔۔وہ بھی اپنی اوقات سے بڑے۔۔۔

آپ تو مجھے دیکھ کر ایسے گھبرا رہی ہیں جیسے آپ نے کسی ایٹم بم کو دیکھ لیا ہو۔۔جو کسی وقت بھی پھوٹنے والا ہو۔۔۔بے فکر رہیں میں صرف یہاں

اپنی ٹیم ممبر سے ملنے آیا ہوں" شاید میری گھبراہٹ میرے چہرے پہ عیاں ہو گئی تھی۔۔۔اسی لیے وہ تیزی سے بولے۔۔۔

ٹیم ممبر؟؟۔۔میں نے کب آپ کے ساتھ ٹیم بنائی؟؟۔۔"میں اگلے " ہی پل الجھ کر تیزی سے پوچھ اٹھی۔۔

کیا مجھے کسی پاگل کتے نے کاٹا ہے جو میں سر ازلان کے ساتھ ہاتھ ملا کر اس ڈیول کو اپنا دشمن بناؤں۔۔۔

آپ کی بات بھی کون کر رہا ہے بھابھی؟؟۔۔میں تو اپنی بھتیجی کی بات " کر رہا ہوں۔۔"ان کے جتا کر کہتے ہی۔۔میں نے اگلے ہی لمحے اپنی گود میں مچلتی آمنہ کو دیکھا۔۔۔جو ازلان کے آگے اپنے ننھے ہاتھ کر کے مسکرا رہی تھی۔۔کہ بس اسے کسی طرح گود میں لے لے۔۔۔

Zubi Novels Zone

سر۔۔۔میری بیٹی کو اپنی لڑائیوں سے دور رکھیں۔۔۔ہم آپ کے"
مہرے نہیں ہیں۔۔۔"اس بار میں نے اپنی بیٹی۔۔۔ان کی گود میں نہیں
دی۔۔۔

مجھے نہیں پتہ مجھ میں اتنی ہمت کہاں سے آئی۔۔لیکن اپنی بیٹی کے
لیے۔۔۔میں دنیا سے لڑ سکتی تھی۔۔۔

میں فوراانھیں شعلہ بار نگاہوں سے تکتے۔۔تنبیہہ کرنے لگی۔۔

میں جانتی ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کی نہ محبت اچھی نہ نفرت۔۔۔محبت
کریں تو اپنے پیچھے ہزاروں دشمن لاتے ہیں۔۔اور نفرت کریں۔۔تو یہ خود
ہی جان لینے کے لیے کافی ہیں۔۔۔

"آمنہ بھتیجی ہے میری۔۔۔ہمارا خون۔۔۔اور بھلا میں اپنے ہی خون کو کیوں نقصان پہنچانے لگا۔۔۔یقین کریں۔۔۔میں تو صرف بھتیجی کی محبت میں یہاں آیا ہوں۔۔۔" انہوں نے فوراً ہی محبت سے لبریز لہجے میں کہا تم میں اپنا آپ مجرم سہ محسوس کرنے لگی۔۔۔جیسے میں نے کوئی غلط بات کہہ دی ہو۔۔۔

" چلیں آئندہ کبھی نہیں آؤں گا لیکن اب آ ہی گیا ہوں۔۔تو پیار کر لینے دیں۔۔چاچا ہوں آخر۔۔۔" انہوں نے مسکرا کر نہایت التجائی لہجے میں کہا۔۔۔تم میں شرمساری سی محسوس کرنے لگی۔۔جیسے چاچا بھتیجی کی محبت میں بیچ میں آرہی ہوں۔۔۔

ہم اچھے لوگوں کا بھی یہی مسئلہ ہوتا ہے ہم ذرا سی سامنے والی کی محبت دیکھ کر موم ہو جاتے ہیں جبکہ ہم جانتے ہیں وہ اچھے نہیں۔۔

میں نے جھک کر آمنہ کو ان کی گود میں دے دیا۔۔۔ میں ساتھ ہی کھڑی ہو گئی تھی مجھے اعتبار جو نہ تھا۔۔ لیکن تھوڑی دیر بعد مہرو بی بی آئیں۔۔۔ اور مجھ سے کھانا بنانے کے متعلق پوچھنے لگیں۔۔۔

ان سے بات کرنے کے بعد میں نے ان چاچا بھتیجی کی جانب دیکھا۔۔۔ آمنہ بہت خوش لگ رہی تھی ان کی گود میں۔۔ کافی مسکرا مسکرا کر دکھا رہی تھی انہیں۔۔

خون آخر خون ہوتا ہے" میں نے کہ ہلکا سہ سر جھٹکا اور سامنے صوفے پر" جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سرازلان مسلسل آمنہ سے باتوں میں لگے رہے۔۔اتنے میں مہرو بی بی نے انہیں جوس لا کر دیا۔۔۔انہوں نے خود بھی پیا اور آمنہ کو بھی چکانے لگے۔۔۔میں نے دیکھا وہ ننھی پرنسس عجیب عجیب سے منہ بنا رہی تھی جس پر وہ کھل کر ہنس دیے۔۔۔

مجھے کہہ لینے دیں وہ ہنستے ہوئے تو بالکل سر اسامہ میں جھلک مار رہے تھے۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

فرزین

میں نے بہت خوشی خوشی تیاری کی اسامہ سے ملنے جانے کی۔۔۔اپنا سب سے ایکسپنسو ڈریس نکالا۔۔۔وہ اورنج رنگ کی۔۔۔۔کالر والی شارٹ اسکرٹ تھی اس کے ساتھ وائٹ ٹراؤزر۔۔۔

بالوں میں آج میں نے سیدھی مانگ نکالی۔۔۔کیونکے میرے بال لیئرز کٹنگ ہیں۔۔۔تو میں نے دونوں طرف سے انھیں آگے کندھے پر ڈالا۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

لائٹ میک۔اپ کرنے کے بعد۔۔اب میں اپنا آئینے میں جائزہ لے رہی تھی۔۔۔میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔پھر اچانک ناجانے کیوں مجھے وہ لائبہ یاد آئی۔۔۔

میرا دماغ اس لڑکی کی خوبصورتی سے اپنا موزانا کرنے لگا۔۔۔وہ سادے و چیپ مارکیٹ سے لیے ہوئے کپڑوں میں بھی اچھی لگتی تھی۔۔۔یہ یاد آیا۔۔تو خون کھولنے لگا۔۔۔پھر مجھے یاد آیا وہ مر چکی ہے۔۔۔اور مرے ہوئے لوگوں سے مقابلے نہیں کیے جاتے۔۔۔یہ سوچ۔۔۔میں مسکرانے لگی۔۔۔میری مسکراہٹ فاتحانہ تھی۔۔۔

اپنا پرس و سیل اٹھا کر۔۔۔میں باخوشی اسامہ سے ملنے چل پڑی۔۔۔

Zubi Novels Zone

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

اسامہ

میری کار پارک ہوئی۔۔ تو مجھے پارکنگ میں ہی سامنے فرزین کھڑی نظر آئی۔۔اس نے آنکھوں پر دھوپ سے بچنے کے لیے کالا چشمہ لگا رکھا تھا۔۔۔وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

وہ فاصلے پر کھڑی تھی مجھ سے۔۔۔اور مسکرا رہی تھی۔۔۔انتظار کر رہی تھی کہ میں اس کی جانب قدم بڑھاؤں۔۔۔

میں گاڑی کی چابی پوکٹ میں ڈالتا۔۔۔اس کی جانب بڑھنے لگا اس لمحے میرا ذہن بار بار مجھ سے یہ سوال کر رہا تھا کہ میں نے لائبہ کو کیوں پسند کیا جبکہ فرزین ہر معاملے میں اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔۔۔چاہے وہ میرے فیوچر کو لے کر سیکیورٹی ہو۔۔۔ تعلیم ہو۔۔۔خوبصورتی ہو یا حسب ونسب۔۔۔

لیکن اس کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا۔۔جواب تھا تو فقط اتنا کہ جب وہ جدا ہوئی تو مجھے محسوس ہوا جیسے میری روح میرے جسم سے جدا ہو گئی ہے۔۔مجھے اپنا آپ زندہ معلوم نہیں ہوتا تھا۔۔لگتا تھا میں مر گیا ہوں۔۔۔اور یہ فیوچر کی سیکیورٹی تعلیم خوبصورتی حسب و نسب۔۔۔یہ تو زندہ لوگوں کی باتیں ہیں۔۔۔

چلیں؟"اس نے مسکرا کر پوچھا۔۔وہ کافی خوشگوار موڈ میں لگ رہی تھی" ۔

ہمم۔۔"ہم دونوں ایک ساتھ ہی ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے۔۔۔"

توبولو کیا بات کرنی ہے" ہر بار کی طرح فرزین کے لیے آرڈر میں نے ہی" دیا کھانے کا لیکن اپنے لیے کچھ نہیں کیا سوائے کافی کے۔۔۔ کیونکے میرا پیٹ پہلے ہی بھرا ہوا تھا پروفیسر کے گھر میں کیے ہوئے ناشتے سے۔۔۔

آرڈر کے بعد وہ دونوں کونیاں ٹیبل پر جما کر۔۔ ہاتھ کے پیالے میں چہرہ رکھ۔۔ مسکرا کر بولی۔۔

اس لمحے میرے لیے اسے سچ بتا دنیا کا سب سے مشکل کام تھا۔۔۔ کیونکہ میں جانتا تھا میں اسے ہرٹ کرنے والا ہوں۔۔۔۔ اور میں فرزین کو ہرٹ کرنا نہیں چاہتا تھا کبھی بھی نہیں۔۔ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں اپنا بھی دل رکھتا اور اس کا بھی۔۔۔ مگر اختیار میں کچھ نہیں ہوتا بندے کے۔۔۔ سب قسمت ہوتی ہے

"دراصل۔۔۔میں تم سے شادی نہیں کر سکتا فرزین" میں نے کوئی تمہید نہیں باندھی۔۔۔ڈائریکٹ موضوع پر آیا۔۔۔

"کی۔۔۔کیا؟؟کی۔۔۔کیوں؟؟۔۔اچانک کیا ہو گیا؟؟۔۔تمہاری ہی خواہش پر تو شادی کی ڈیٹ فکس ہو رہی ہے۔۔" اس نے فورا اپنا چہرہ اٹھایا۔۔اور بوکھلائے ہوئے انداز میں۔۔پریشان ہو کر استفسار کرنے لگی۔۔۔

میں نے گہرا سانس لیا۔۔بہت مشکل تھا اسے یہ سب بتانا۔۔۔

"میں پہلے سے شادی شدہ ہوں۔۔۔میری ایک بیٹی بھی ہے۔۔۔" اس کی آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔۔میں نے سنجیدگی سے اسے اپنی زندگی کا سب سے بڑا سچ بیان کر دیا۔۔۔

میرے کہتے ہی۔۔وہ مجھے کچھ ثانیے تک بغور دیکھنے لگی۔۔۔

مجھے لگا وہ شاکڈ میں چلی گئ ہے۔۔۔

وہ ہل تک نہیں رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں صرف میرے چہرے پر مرکوز تھیں۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

اور پھر اچانک وہ پاگلوں کی طرح ہنسنا شروع ہو گئ۔۔۔

اچھا مزاق تھا۔۔۔"اس کا سفید چہرہ ہنستے ہنستے لال پڑنے لگا تھا۔۔پھر وہ" بمشکل اپنی ہنسی روک۔۔۔استہزائیہ انداز میں بولی۔۔جیسے واقعی میں نے اسے کوئی لطیفہ سنایا ہو۔۔۔

"میں مذاق نہیں کر رہا فرزین۔۔۔میں واقعی شادی شدہ ہوں۔۔۔میں نے لائبہ سے شادی کر لی تھی۔۔اور۔۔۔"۔۔۔ابھی میں بول ہی رہا تھا کے وہ تیزی سے میری بات کاٹتے ہوئے۔۔پر طیش ہو کر بولی۔۔۔"لائبہ۔۔وہ چڑیل۔۔۔۔شکر کرو وہ مر گئی۔۔۔ورنہ میں اسے خود اپنے ہاتھوں سے مار دیتی۔۔۔اس کی اتنی مجال۔۔۔کے تمھاری زندگی میں میری جگہ لے۔۔"اس کی آواز ہر ادا ہونے والے لفظ کے ساتھ بلندی پکڑ رہی تھی۔۔۔

میں نے ایک لفظ نہ کہا۔۔۔اسے جی بھر کر کوس لینے دیا لائبہ کو۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ چڑیل مر چکی ہے۔۔ پھر اب مجھ سے شادی میں کیا پرابلم ہے "
تمہیں ؟؟۔۔ ڈونٹ سے۔۔ اب تک بھول نہیں پا رہے ہو اس چڑیل
کو۔۔"

وہ زندہ ہے اور میرے ساتھ ہے۔۔" بس میرا اتنا انکشاف کرنا تھا "
۔۔ کہ وہ مجھے بے یقینی سے دیکھنے لگی۔۔

"وہ۔۔ وہ زندہ ہے۔۔"

ہاں۔۔۔ میں چاہتا تو تمھیں اندھیرے میں رکھ سکتا تھا۔ مگر میں نے "
نہیں رکھا۔ کیونکہ میں اپنی دوستی کو برقرار رکھنا چاہتا ہوں وہ بھی سچ کی
بنیاد پر۔۔۔ ہم پہلے کی طرح دوست بن کر رہیں گے۔۔ مگر شادی۔۔۔
شادی نہیں کر سکتے ہم۔۔۔ مجھے اپنی بیوی اور بیٹی بہت پیاری

ہے۔۔میں۔۔"میں ابھی بول ہی رہا تھا۔۔کہ وہ زور سے چنگھاڑتے ہوئے کھڑی ہوئی۔۔

شٹ اپ۔۔۔جسٹ شپ اٹ اسامہ وجدان"اس کی آنکھیں لہو رنگ ہو رہی تھیں۔۔چہرہ غصے کی شدت سے سرخ۔۔ "

تم میرے ہو اسامہ۔۔۔تم صرف اور صرف میرے ہو۔۔۔میں اجازت نہیں دیتی کسی کو تمہارے ساتھ اپنا نام جوڑنے کی یا تم پر اپنا حق جتانے کی۔۔۔لائبہ جیسی دو ٹکے کی لڑکیاں ہزاروں آتی جاتی ہیں۔۔انہیں بیوی کون بناتا ہے؟؟۔۔ٹائم پاس کے لیے سائیڈ میں رکھ رہے ہو جانتی تھی لیکن پھر بھی یہ کڑوا گھونٹ پیا۔۔۔لیکن اسے بیوی کی عزت و حیثیت دو گے دنیا کے سامنے جو میری جگہ ہے تو میں کبھی بھی اسے قبول نہیں کروں گی۔۔۔ٹائم پاس کے ساتھ زندگیاں نہیں گزاری جاتیں۔۔۔محبت "

کے ساتھ گزاری جاتی ہے۔۔اور تمہاری محبت میں ہوں صرف اور صرف میں۔۔۔بتا دینا اسے۔۔۔۔اگر میرے اور تمہارے درمیان آنے کی کوشش کرے گی تو میں اسے جان سے مارنے سے بھی دریغ نہیں کروں گی۔۔۔"دونوں ہاتھ ٹیبل پر جما کر میری جانب جھکتے۔۔۔میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔جنونی انداز میں بولی۔۔۔

میری۔۔"ابھی میں کچھ بول پاتا۔۔۔اس سے پہلے ہی وہ اپنا پرس اٹھا" کر۔۔۔۔وہاں سے چل دی۔۔۔بغیر میری کوئی بات سنے۔۔۔

دو مچھلی۔۔"اچانک مجھے پیچھے سے آواز آئی تو میں نے چونک" کر۔۔۔پلٹ کر دیکھا۔۔۔پیچھے والی ٹیبل پر ازلان بیٹھا نظر آیا۔۔۔وہ مجھے ہی دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔اس کی مسکراہٹ بہت معنی خیز تھی۔۔۔

دو مچھلی۔۔"اس کے کہتے ہی۔۔اس کا سیکرٹری بھی بولا۔۔"

پانی میں گئ۔۔"اس نے اپنا سیدھا ہاتھ پانی کی لہروں والے انداز میں" لہرایا۔۔اور دوسرا ہاتھ اس میں جھکانے والے انداز میں ڈال کر۔۔ڈبوتا ہوا دکھانے لگا۔۔۔

پانی میں گئ۔۔"اس کا سیکرٹری جو پیچھے کھڑا تھا۔۔تیزی سے اس کے" پیچھے بولا۔۔۔

"چھپاک"

چھپاک"اس کے سیکرٹری کے کہتے ہی۔۔اس نے مجھے دو انگلیاں اپنی" پیشانی پہ لگا کر۔۔۔سلوٹ مارا۔۔۔

Zubi Novels Zone

پھر اس نے اپنے سیکرٹری کو اشارہ کیا ہاتھ سے۔اور اس کا سیکرٹری اسے وہاں سے لے جانے لگا۔۔۔یقیناوہ یہاں پہ صرف اور صرف میرا تماشہ دیکھنے آیا تھا۔۔۔

وہ کافی لطف اندوز ہو رہا تھا میری بے بسی پر۔۔۔

ہونہہ۔۔سب کا وقت آتا ہے۔۔۔ابھی اس منافق کا ہے۔۔برداشت "کرو اسامہ وجدان" میں اپنی مٹھیاں بھینچتے۔۔۔زیر لب بڑبڑایا۔۔۔ جیسے خودی کو حوصلہ دے رہا ہوں۔۔۔اسے برداشت کرنے کا۔۔۔

اس کی پشت کو کاٹ دار نگاہ سے تکتے۔۔جانے کے لیے کھڑا ہوا۔۔

گاڑی میں آکر بیٹھتے ہی۔۔۔میں نے اپنا سیل نکالا۔۔۔جو صبح وائبریٹ پہ لگا کر بھول گیا تھا۔۔۔اب دیکھا تو کافی مس کالز آئیں ہوئی تھیں۔۔۔

ابھی میں دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔کے میرے سیل پر کال آنے لگی۔۔۔وہ عبید کی کال تھی۔۔۔اس لیے فورا ریسیو کی۔۔

"سر کہاں ہیں آپ؟؟"اس کی آواز سے ہی معلوم ہوا۔۔کہ وہ پریشان ہے۔۔۔"

"کیوں؟۔۔کچھ ہوا ہے؟؟۔۔۔"

"یس سر۔۔آپ کے غیر موجودگی میں سر ازلان آپ کے گھر گئے تھے۔۔۔"

"واٹ۔۔۔۔۔"

"یس سر۔۔اور کافی دیر وہاں ٹھہرے بھی۔۔۔"

مجھے سمجھ نہیں آتا یہ آدمی انسان ہے یا جن۔۔۔۔مجھے یقین ہے اگر اس کی اور شیطان کی شر پھیلانے میں ریس لگے تو یہی اول آئے گا۔۔۔بلکہ کوئی بعید نہیں کہ وہ اسے اپنا استاد مانتے ہوں۔۔

اور اپاہج لوگ بستر پر پڑے رہتے ہیں اور یہ۔۔۔یہ دوسروں کو بستر پر پہنچا دیتا ہے۔۔۔

وہ دونوں ٹھیک ہیں ناں؟؟۔۔" میں نے تیزی سے سوال کیا۔۔۔ان گنت برے وسوسے میرے ذہن میں گردش کر رہے تھے۔۔۔

بظاہر تو ٹھیک ہیں۔۔"اس کا جواب سن۔۔میں نے آنکھیں موند کر۔۔سیٹ سے ٹیک لگا کر۔۔۔سیل کان سے لگائے ہوئے ہی۔۔۔سوکھ کا سانس لیا۔۔۔

اوکے۔۔" پھر سیل کان سے ہٹا کر۔۔۔پاکٹ میں ڈالتے۔۔۔میں نے گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔اور ہوا میں اڑاتا۔۔۔گھر پہنچا۔۔۔

میں لاونج میں داخل ہوا۔۔۔تو وہ دشمن جاں سامنے ہی صوفے پر لیٹی۔۔اپنے سیل میں مگن نظر آئی۔۔۔جبکے پاس ہی رکھے جھولے میں آمنہ سو رہی تھی۔۔۔

السلام علیکم "میں نے بلند آواز سے سلام کیا۔۔۔تاکے اپنی موجودگی کا" احساس دلاوں۔۔۔ مگر اس کے باوجود اس نے مجھے مکمل اگنور کیا۔۔۔

میں نے سلام کیا ہے۔۔۔کم از کم جواب تو دو۔۔"میں اس کے" خوبصورت و نرم پاوں کو ہاتھ میں اٹھا کر۔۔۔صوفے پر بیٹھا۔۔میرے اچانک عمل پر وہ چونکی۔۔۔تیزی سے غرا کر دیکھا۔۔۔مگر میں مسکراتا ۔۔۔اس کے پاوں کو اپنی گود میں رکھ۔۔۔جتاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

میں آپ پر سلامتی نہیں بھیجنا چاہتی "یہ کہتے ہی۔۔اس نے اپنے پاوں" میری گود سے ہٹائے۔۔اور فوراً سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

وہ ابھی تک مجھے خود کو چھونے کا حق نہیں دے رہی تھی۔۔۔

توکیا لعنت بھیجنا چاہتی ہو؟؟"میں نے تپ کر پوچھا۔۔۔انداز چوٹ والا" تھا۔۔۔آخر جیسا بھی ہوں۔۔ہوں تو اس کا شوہر ناں۔۔۔کیا بھول جاتی ہے وہ؟؟۔۔۔

کام تو ایسے ہی ہیں آپ کے۔۔"مجھے دیکھ کر مرچے لگانے والے انداز" میں کہتی۔۔۔وہ اپنے سیل میں مگن ہو گئی۔جبکہ میں سر سے پاوں تک سلگ رہا تھا۔۔۔

شوہر جب گھر آتا ہے ناں۔۔تو شوہر کو وقت دیتے ہیں نہ کے موبائل" کو۔۔"میں نے کہتے ہی۔۔اس کے ہاتھ سے موبائل جھپٹ لیا۔۔

آپ کا مسئلہ کیا ہے؟"،وہ جزبز ہو کر استفسار کر رہی تھی۔۔ "

Zubi Novels Zone

غلط سوال۔۔یہ پوچھو مجھے چاہیے کیا۔۔"ایک سرسری نگاہ اس کے " سیل کی اسکرین پر ڈالنے کے بعد۔۔۔بغور اس سراپے حسن کو تکتے جو بظاہر مجھ سے بہت عاجز نظر آرہی تھی۔۔۔اس کے منہ میں الفاظ ڈالنے لگا۔۔۔

میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے آپ کی چاہتیں جاننے کا۔۔۔میرا " موبائل واپس کریں۔۔۔"دنیا جہاں کی بیزاری اپنے چہرے پر سجائے۔۔۔وہ بے نیاز سے انداز میں بولی۔۔

لائبہ

نہیں۔۔جب تک مجھ سے میری چاہت نہیں پوچھو گی۔۔تب تک " تمھیں موبائل واپس نہیں ملے گا۔۔۔"وہ بھرائی آواز میں بولے۔۔تو میں کوفت کا شکار ہوئی۔۔۔

کہی ناں کہی مجھے ڈر لاحق ہوا۔۔۔کے وہ ایک ساتھ کمرے میں رہنے کی فرمائش نہ کر دیں۔۔اس کے علاوہ انہیں بھلا مجھ سے کیا چاہیے ہو سکتا ہے۔۔۔

آپ کو جو چاہیے ناں۔۔۔میں آپ کو کبھی نہیں دینے والی۔۔سمجھے " آپ۔۔"میں نے قطعی لہجے میں جواب دیا۔۔

کیوں نہیں بھلا؟؟۔۔۔میرا حق ہے"وہ چہرے پر معصومیت طاری " کیے۔۔گویا ہوئے۔۔

یہ الگ بات ہے اس ڈیول کے چہرے پر معصومیت خاصہ جچتی معلوم ہوئی۔۔۔

آپ جیسے مردوں کو اپنے فرائض کا تو علم ہوتا نہیں۔۔اور آ جاتے ہیں " حق جتانے۔۔"میں ناک کے نتھنے پھلا کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔مقابل پر طنز کرنے لگی۔۔۔

ون سائیڈڈ تو کچھ بھی نہیں ہوتا اسی لیے تو اپنی چاہت کا اظہار کرنا چاہتا " ہوں۔۔تم سے اپنا حق مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔"ان کی آنکھوں میں یہ جملے ادا کرتے وقت لاچار گی تھی۔۔۔

لگا جیسے بہت تکلیف میں ہوں۔۔۔بہت دکھی۔۔۔

اک پل۔۔میرا دل موم ہوا۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے میں نے اپنا سر جھٹکا۔۔ یہ میں کیا سوچ رہی ہوں؟؟۔۔کیا میں بھول گئی ہوں یہ وہی ڈیول ہے جس نے مجھ سے دھوکے سے شادی کی۔۔صرف اپنی لور کی کڈنی کے لیے۔۔مجھے نہ صرف بار بار ذلیل کیا بلکہ میری بیٹی کی رپورٹ تک بدلی اور اسے دنیا کے سامنے گالی تک بنانے کی کوشش کی۔۔۔خود تو میری جان بچانے آئے نہیں۔۔اور جس نے میری مدد کی اسے بھی میرے ہی سامنے جان سے مار دیا۔۔۔

ایسے شخص سے میں صرف ایک ہی رشتہ رکھ سکتی ہوں۔۔اور وہ ہے نفرت کا رشتہ۔۔۔

اپنے خاندان کے سامنے یہ بتادینے سے کہ میں ان کی بیوی ہوں اور آمنہ ان کی بیٹی۔۔۔ان کے پرانے گناہ معاف نہیں ہو جائیں گے۔۔۔

آپ میرا موبائل واپس کر رہے ہیں یا نہیں؟۔۔"اس بار میں اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر۔۔ان کے سامنے آئی۔۔۔پھر نہایت تلخی سے استفسار کیا۔۔۔

وہ مجھے گردن اونچی کر کے دیکھنے لگے۔۔۔۔

نہیں۔۔پہلے پوچھو مجھے کیا چاہیے۔۔"اچانک انہوں نے میرا بازو پکڑ کر نیچے کی جانب کی کھینچا۔۔۔اب میں بالکل ان کے حسین چہرے کے قریب تھی۔۔۔

بولیں۔۔۔کیا چاہیے آپ کو؟؟؟۔۔۔"میں اپنا بازو جھنجھلا کر چھڑانے کی سعی کرنے لگی لیکن ان کی پکڑ بہت مضبوط تھی۔۔۔کچھ دیر اپنی طاقت آزمائی کرنے کے بعد۔۔میں نے آخر کار ہار مانی۔۔۔اور نہایت بیزاریت والا چہرہ بناتے۔۔۔ان سے استفسار کیا۔۔۔

"ایک کپ چائے تمہارے ساتھ۔۔۔وہ بھی تمہارے ہاتھوں کی۔۔" ان کی محبت سے جواب دیتے ہی۔۔۔میں ان کا چہرہ حیرت سے تکنے لگی۔۔۔یہ وہ جواب نہیں تھا جس کی میں توقع کر رہی تھی۔۔۔

چائے؟؟؟۔۔آر یو شور آپ کو یہی چاہیے تھا مجھ سے؟؟؟"میں چاہ کر بھی اپنی حیرت نہیں چھپا سکی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کہیں نہ کہیں میرے دل کو ان کے جواب سے مایوسی ہوئی تھی۔۔ لیکن کیوں؟؟۔۔۔ میں نہیں جانتی۔۔۔

میں نے چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔ بغور انہیں تکتے استفسار کیا۔۔

کیوں؟؟۔۔ تمھیں کچھ اور دینے کی خواہش ہے"اس باران کی نیلی سمندر جیسی گہری آنکھوں میں شرارت ابھری تھی۔۔۔ جسے دیکھ میں فورا اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔۔۔

تم چاہو تو دے سکتی ہو۔۔۔ موسٹ ویلکم۔۔"وہ ایک آنکھ ونگ کر" ۔۔۔ ذو معنی انداز میں۔۔ شرارت سے مسکرا کر بولے۔۔۔ تو میرے کان کی لوئیں تک سرخ پڑ گئیں۔۔

مجھے اپنا چہرہ جلتا محسوس ہوا۔۔۔

ہاتھ نہیں چھوڑیں گے۔۔تو چائے کیسے بناؤں گی؟۔۔"ان کی باتوں کو " بمشکل نظرانداز کر۔۔میں نے بہت معصومیت سے کہا۔۔۔چونکہ علم تھا غصے سے کام نہیں چلے گا۔۔۔

اس لمحے میرا دل اس قدر زور سے دھڑک رہا تھا کہ لگ رہا تھا باہر ہی نکل آئے گا۔۔

ہمم۔۔۔"وہ مجھے بغور دیکھنے لگے۔۔جیسے فیصلہ کر رہے ہوں۔۔۔جبکہ" میرا دل کسی بھی لمحے باہر کود کے آجانے کو تھا۔۔۔

کیا کسی نے اس ڈیول کو بتایا کے اس کی آنکھیں۔۔۔اس کی نیلی سمندر جیسی آنکھیں کس قدر خوبصورت۔۔ کس قدر جان لیوا۔۔ کس قدر قیامت ہیں۔۔اور جب وہ ان سے میرے وجود کو تکتے ہیں۔۔۔ تو مجھے اپنا آپ پگھلتا محسوس ہوتا ہے۔۔۔

"چلو ٹھیک۔۔ جب تک میں اپنی پرنسس سے کھیل لیتا ہوں۔۔۔ویسے کب سے سو رہی ہے وہ؟؟" انہوں نے بہت آہستگی سے میرا ہاتھ چھوڑا۔۔۔اپنے الٹے ہاتھ سے سیل میری جانب بڑھاتے۔۔ سرسری سے انداز میں پوچھنے لگے۔۔۔

"جب سے آپ کے بھائی مل کر گئے ہیں۔۔ کافی کھیل رہی تھی ان کے ساتھ۔۔" میری بات سن۔۔ وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر۔۔ جھولے کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

میں نے نوٹ کیا وہ اپنے بھائی کی آمد کا سن۔۔ذرا بھی حیران نہیں ہوئے یقیناانہیں پہلے سے اطلاع کردی گئی ہو گی۔۔

میں بھی چائے بنانے جانے لگی۔۔

یہ؟؟۔یہ چٹ کیسی؟؟۔۔"ان کے الفاظ سن۔۔اچانک میرے قدم" اپنی جگہ جمے۔۔۔

فوراتجسس کے سبب پلٹ کران کی جانب دیکھا۔۔

مجھے وہ پیلے رنگ کی چٹ کھولتے ہوئے نظر آئے۔۔۔جو انہوں نے آمنہ کے جھولے میں سے اٹھائی تھی۔۔۔پھر میں نے دیکھا چٹ پڑتے ہی ان کی پیشانی پر پسینہ نمودار ہوا۔۔وہ پریشان نظر آرہے تھے اب۔۔۔

انہوں نے چٹ کو فوراہی اپنی مٹھی میں بھینچا

کیا لکھا ہے اس میں ؟؟۔۔"میں نے فوراپریشان ہو کر پوچھا۔۔ "

مگر انہوں نے جواب نہ دیا۔۔وہ تو کسی اور ہی دنیا میں تھے۔۔ان کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا انگارے کی مانند۔۔۔

" کیا تم نے ازلان کو آمنہ کے قریب آنے دیا تھا؟؟۔"انہوں نے نہایت سختی سے استفسار کیا۔۔

ہاں۔۔وہ۔۔۔وہ کہہ رہے تھے وہ چاچا ہیں اس کے۔۔اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے۔۔۔"ان کے لہجے کی سختی ہی مجھے بتانے کے لیے کافی تھی کہ معاملہ سنگین ہے۔۔میں گھبرا گئی تھی۔۔۔

اور تم نے اس منافق کا یقین کرلیا؟؟۔۔ہونہہ۔۔۔کہاں تم آمنہ کے لیے اتنی پوزیسیو ہو کہ اس کے سگے باپ پہ اعتبار نہیں کر رہی تھی اور کہاں اس کے کھلے دشمن پہ اعتبار کرلیا۔۔۔"وہ دھاڑے۔۔۔

میں نے کوئی اعتبار نہیں کیا میں سامنے ہی بیٹھی رہی۔۔۔"میں اپنے دفعہ میں تیزی سے بولی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اور تمہارے نزدیک صرف سامنے بیٹھنا کافی تھا؟؟۔۔ تم جانتی نہیں ہو" شاید ازلان وجدان کو۔۔ جب ننیانوے ہزار نو سو ننیاوے شیطان مرے تھے ناں۔۔۔ تب جا کے ان کا سردار ازلان وجدان دنیا میں آیا تھا۔۔۔ وہ تمہارے سامنے بیٹھ کر تمہاری آنکھوں میں دھول جھونک سکتا ہے اس کی کمزور پروفائل پر مت جانا۔۔۔" انھوں نے مجھے سرخ انگارہ ہوتے چہرے کے ساتھ نصیحت کی۔۔ پھر اگلے ہی پل۔۔ غصے سے میرے ہاتھ میں وہ چٹ پکڑائی۔۔۔ اور خود سیل نکال کر باہر کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

میں نے فوراً چٹ کھولی۔۔۔

اسامہ وجدان اتنی خوبصورت بیٹی ہے تمہاری۔۔ پھر بھی تم ڈرتے " نہیں ہو۔۔۔ پتا ہے اتنے چھوٹے بچوں کے ساتھ کتنے حادثات ہو رہے ہیں آج کل۔۔۔ بھائیوں والا مشورہ ہے۔۔ تمہیں ڈرنا چاہیے۔۔۔ یقین کرو

تمہاری بچی مر گئی تو دوبارہ نہیں آئے گی جب کہ ماؤنٹن ریزیڈنس بنانے کے لیے تمھیں اس سے اچھی زمینیں پھر مل جائیں گی۔۔۔اس لیے اب اچھے بھائیوں کی طرح خاموشی سے وہ زمین میرے حوالے کر دو۔۔۔۔ورنہ۔۔۔ 😈 "آخر میں قہقہہ لگاتا شیطانی ایموجی بنا تھا اور ساتھ ہی بات کو ادھورا چھوڑا گیا تھا۔۔۔

اس دھمکی آمیز چٹ کو پڑھتے ہی خوف کی شدت سے میرے پاؤں سے جان نکلی۔۔۔پہلے ان لوگوں کے نشانے پر میں تھی لیکن اب۔۔۔اب میری بیٹی آگئی تھی۔۔۔یہ سوچ۔۔میں پاس رکھے صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھی۔۔اور اپنا سر ہاتھوں میں گرا دیا۔۔۔

ابھی میں اپنا سر پکڑے ہی بیٹھی تھی۔۔۔کہ سیل رنگ ہوا۔۔۔میں نے صوفے پر رکھا اپنا سر اٹھایا اور اسکرین دیکھی۔۔۔کسی ان نون نمبر سے کال

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آرہی تھی۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔میں کشمکش کا شکار ہوئی۔۔کہ کال ریسیو کروں یا نہیں۔۔۔

ایک دو ثانیے تک سوچنے کے بعد۔۔۔میں نے کال ریسیو کی اور سیل کان سے لگایا۔۔۔

ہیلو"دوسری جانب سے نسوانی آواز میرے کانوں کی سماعت سے" ٹکرائی۔۔میں اس آواز کو پہچان نہ سکی۔۔۔

"آپ کون؟؟ "

تمہاری موت"دوسری جانب سے یک دم جواب آیا۔۔۔ "

جی؟؟؟۔۔۔یہ کیسا گھٹیا مذاق ہے"میں فورا بگڑ کر بولی۔۔"

مذاق نہیں ہے یہ چڑیل۔۔۔میں واقعی تمہارے لیے موت " ہوں۔۔۔اور بہت جلد یہ خود تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گی۔۔"وہ گمبھیر و دبی دبی غراہٹ سے بھرپور آواز مجھے ہراسہ کر رہی تھی۔۔۔

اس ملکہ موت کا کوئی نام بھی تو ہو گا نا؟؟۔۔"میں نے ایک لمحہ نظر اٹھا " کے اپنی بیٹی کی جانب دیکھا۔۔جو جھولے میں آرام سے سو رہی تھی۔۔ ذہن میں خیال آیا اگر مجھے کچھ ہو گیا۔۔تو میرے بعد میری بیٹی کا کیا ہو گا ۔۔۔اور اس خیال کے آنے پر مزید خوفزدہ ہوئی۔۔۔

میرے ہاتھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔پیشانی پر پسینہ جھلکنے لگا تھا۔۔۔

میری آواز لرزی تھی یہ سوال کرتے وقت۔۔۔

میری محبت مجھ سے چھیننے کے بعد اتنے معصومانہ سوالات کیسے کر سکتی ہو تم؟؟۔۔"بس یہ جملہ سننا تھا۔۔کہ میرا ذہن کام کر گیا۔۔کہ یہ فرزین ہے سر اسامہ کی منگیتر۔۔۔ "

تم نے میرا اسامہ چھینا ہے مجھ سے۔۔میں تمہاری سانسیں چھین لوں گی لائبہ۔۔۔"مانا میں انہیں دیکھ نہیں رہی تھی۔۔لیکن مجھے اندازہ تھا ان کی آواز سن۔۔۔کہ وہ کس قدر غضبناک ہو کر یہ جملے ادا کر رہی تھیں۔۔۔ "

میں نے آپ سے کچھ نہیں چھینا ہے میں تو خود بے بس ہوں"میں نے نہایت لاچارگی کے ساتھ کہا۔۔۔ "

اپنا یہ معصوم اور بے بس ہونے کا ناٹک اسامہ کے سامنے کرنا۔۔۔ "
"میرے سامنے تمہاری یہ چال بازیاں نہیں چلیں گی۔۔۔

میں کسی چال بازی سے کام نہیں لے رہی۔۔۔میں آپ کو وہی بتارہی " ہوں جو سچ ہے۔۔۔مجھے مارنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔بس مجھے اور میری بیٹی کو پناہ دے دیں۔۔ایسی محفوظ پناہ گاہ جہاں اسامہ وجدان یا اس کے دشمن ہم تک نہ پہنچ سکیں۔۔۔پھر ہم خود آپ کی زندگی سے بہت دور چلے جائیں گے۔۔۔"میں نے انہیں اپنے الفاظوں سے قائل کرنے کی کوشش کی کیونکہ بس یہی ایک راستہ تھا میرے پاس۔۔خود کو اور اپنی بیٹی کو کسی محفوظ مقام پر پہنچانے کا۔۔جہاں وہ ڈیول اور اس کے دشمن ہم تک نہ پہنچ سکیں۔۔

اور میں کیسے یقین کرلوں کہ تم واقعی اسامہ کی زندگی سے دور چلی جانا "
چاہتی ہو" ان کی آواز میں اب پہلے جیسی سرد مہری نہیں تھی بلکہ اب ہلکی
سی نرمی اتر آئی تھی۔۔

مجھے آپ سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے اس حوالے سے۔۔ "
اگر میں اسامہ وجدان کے ساتھ رہنا چاہوں تو آپ بھی جانتی ہیں آپ میرا
کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔۔۔ کیونکہ اس وقت وہ خود میری اور میری بیٹی کی
حفاظت کر رہے ہیں لیکن سارا مسئلہ یہ ہے کہ ان کے دشمن ہمارا پیچھا نہیں
چھوڑ رہے اور مجھے اچھے سے علم ہے کہ نہ ہی کبھی چھوڑیں گے۔۔۔ میں ہر
وقت خود کو اور اپنی بیٹی کو توپوں کے دہانوں پہ نہیں رکھنا چاہتی اس لیے
میں آپ سے مدد مانگ رہی ہوں۔۔ کہ پلیز آپ مجھے اور میری بیٹی کو
یہاں سے کہیں دور اور سیف مقام پر پہنچا دیں جہاں اسامہ وجدان اور اس
کے دشمن ہم تک نہ پہنچ سکیں۔۔۔" مجھے اچھے سے علم تھا کہ فرزین بہت

بڑے باپ کی بیٹی ہے اس کے لیے مجھے اور میری بیٹی کو سر اسامہ کے گارڈز کی ناک کے نیچے سے غائب کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہوگا۔۔

میں بتادوں لائبہ۔۔مجھے ڈبل کراس کرنے کی کوشش مت "
کرنا۔۔"وہ وارننگ آمیز لہجے میں گویا ہوئیں۔۔"کیونکہ اگر تم نے مجھے ڈبل کراس کیا تو یقین جانو۔۔"اس سے پہلے کہ وہ اپنی دھمکی مکمل کرتی۔۔کے میں تیزی سے بولی۔۔"ایسا نہیں ہوگا آپ فکر نہ کریں ۔۔"

اوکے۔۔مجھے تھوڑا ٹائم دو۔۔میں تمہیں بعد میں کال کرتی ہوں۔۔"
"سارا انتظام کرنے کے بعد۔۔

اوکے۔۔"میں نہیں جانتی کیوں۔۔لیکن فرزین سے بات کرنے کے" بعد مجھے مزید خوف محسوس ہوا۔۔جیسے میں کوئی غلط کام کر رہی ہوں۔۔یا مجھ سے بہت بڑی کوئی غلطی ہو گئی ہے۔۔

میرا دل بے ترتیب دھڑکنے لگا تھا اور ہاتھ پاؤں لرز رہے تھے۔۔۔جیسے کوئی مجرم غیر قانونی طور پر جیل توڑ کر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے اور اسے اپنے پکڑے جانے کا ڈر ہوتا ہے۔۔بالکل ایسا ہی ڈر میں اپنے اندر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

میں بار بار خود کو یہ تسلی دے رہی تھی کہ میں کچھ غلط نہیں کر رہی۔۔یہ سب جو میں کر رہی ہوں وہ اپنی اور اپنی بیٹی کی حفاظت کے لیے کر رہی ہوں لیکن اس کے باوجود اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو مروڑنے سے اور خود کو لرزنے سے نہیں روک پا رہی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اسامہ

میرے آفس پہنچنے سے پہلے ہی۔۔۔عبید آفس میں موجود تھا۔۔میرا منتظر۔

سر آپ نے اتنی ایمر جنسی میں بلایا۔۔کوئی بات ہوئی ہے کیا؟؟"وہ فکر مند ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔

وہ دنیادار منافق میری بیٹی کی دھمکی دے کر گیا ہے۔۔"یہ جملے بھی ادا" کرنا جیسے میری زبان پہ بھاری تھے۔۔۔اور دل کی تو پوچھو ہی مت۔۔۔ بس نہیں چل رہا تھا آگ لگادوں جا کے اسے۔۔۔وہ بھی خود اپنے ہاتھوں

سے۔۔۔اس کی ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیٹی کو ان سب میں گھسیٹنے کی

۔۔۔

توسر اب ہم کیا کریں گے ؟؟۔۔۔اگر ایک باران کی اس بلیک میلنگ " میں آگئے تو وہ ہر بار اسی پیترے کو آزمائیں گے۔۔۔ایسے تو کام نہیں چل سکتا۔۔۔"وہ دبے دبے غصے میں بولا۔۔۔تو میں نے اپنی مٹھیاں بھینچی۔۔۔

آپ کہیں تو الم کارپریشن کے مالک حیدر کو اٹھوالوں ؟؟۔۔۔سر ازلان " انہی کے لیے اس جگہ کو خالی کروانا چاہتے ہیں۔۔۔دونوں کے درمیان ڈیل ہے۔۔۔سر ازلان انھیں زمین دلوائیں گے اور بدلے میں حیدر صاحب انھیں سیاست میں سپورٹ کریں گے"

نہیں۔۔۔یہاں سے ہم کچھ کریں گے تو وہاں سے جواباازلان بھی کچھ نہ "
کچھ ضرور کرے گااوراس منافق کے نشانے پراس وقت میری بیٹی
ہے۔۔۔میں اپنی بیٹی کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔۔۔ویسے بھی
مجھے وقتی علاج نہیں چاہیے ازلان کا۔۔۔پرمنٹ علاج چاہیے۔۔۔
ڈھونڈو۔۔کوئی نہ کوئی تواس کی کمزوری ہو گی جس پر ہم وار کر سکیں "میں
ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔دوسرے ہاتھ سے اپنی ٹھوڑی مسلتے۔۔ گمبھیر
لہجے میں گویاہوا۔۔۔

وہ ڈاکٹر زرناب جواس کے علاج کے لیے آرہی ہے۔۔اسے کافی وقت "
نہیں ہو گیا؟"اور پھر اچانک میرادماغ کلک کیا۔۔۔

یس سر۔۔ڈیڑھ دوسال ہوگئے "عبید سرسری سے انداز میں جواب دہ"
ہوا۔۔۔

ڈیڑھ دو سال "میں نے خاصہ زور دے کر دوہرایا۔۔۔" کہاں وہ تین مہینے کسی ڈاکٹر کو نہ ٹکنے دے۔۔۔ کہاں ڈیڑھ دو سال سے ایک ہی ڈاکٹر پہ اٹکا ہے۔۔۔ تمھیں نہیں لگتا معاملہ سنگین ہے۔۔" میں آخری جملہ ادا کرتے ہی معنی خیزی سے مسکرایا۔۔۔

Zubi Novels Zone

"تو سر پھر کنڈلی نکلوالوں ڈاکٹر کی؟؟ "

"بالکل۔۔۔"

"اور ابھی کے لیے کیا آرڈر ہے سر؟؟ "

میری بیٹی سے بڑھ کر نہیں ہے وہ زمین۔۔۔دے دو اسے۔۔۔"میں " کہہ کر۔۔اپنے کوٹ کا بٹن کھولتے۔۔اپنی چیئر پر جا کر بیٹھا۔۔۔

اب تم جاو"میرے کہتے ہی وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔کمرے سے باہر " چلا گیا۔۔۔

اس کے جاتے ہی میں نے اپنے پاس رکھی فائلز کھولیں۔۔ابھی میں پڑھنا شروع کرتا۔۔اس سے قبل ہی۔۔میرا سیل رنگ ہونے لگا۔۔

ہیلو۔۔۔کیسے ہو؟؟۔۔۔"ازلان کا نمبر میرے سیل میں منافق کے نام" سے سیف تھا۔۔۔جیسے ہی اسکرین پر اس کا نام چمکتا دیکھا۔۔میں نے فورا منہ بسورا۔۔۔پھر نہایت بیزاریت سے کال ریسیو کر کے سیل کان سے لگایا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دوسری جانب سے اس کی کھنکتی ہوئی آواز کانوں کے سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

کام کی بات پر آو۔۔۔فالتو ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔"میں نے " سپاٹ سے لہجے میں کہا۔۔۔

اووووووو۔۔۔"اس نے کافی لمبا کھینچا مانا میں اسے دیکھ نہیں رہا تھا لیکن " مجھے اندازہ تھا وہ صرف مزے لے رہا ہے میری حالت کے۔۔۔

توکیا سوچا؟؟"اس بار اس کی آواز قدرے سنجیدہ تھی۔۔"

ازلان وجدان۔۔شرم تو جیسے تمھیں کبھی چھو کر گزری نہیں ہے"
ناں؟؟۔۔۔اعتراف کرنا پڑے گا بے غیرتی کا بھی ہائی لیول سیٹ کیا ہے تم
نے آج۔۔۔"میں چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکا تھا بھیگو بھیگو کر اسے
جوتے مارنے سے۔۔۔

او شکریہ بھائی۔۔۔مجھے خوشی ہے کہ میں آپ کی نظر میں اس قابل بن"
سکا۔۔۔"اس نے جیسے داد سر تسلیم خم کر کے قبول کی۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔"میں دبی دبی غراہٹ سے چیخا۔۔"

کیوں اتنا غصہ ہو رہے ہو؟؟۔۔۔۔بلڈ پریشر ہائی ہو جائے گا "
تمہارا۔۔۔"وہ نہایت تحمل انداز میں گویا ہوا تو میرا مزید خون جلا۔۔۔

میں اپنے جذبات یوں آسانی سے منتشر ہونے دینے والا شخص نہیں تھا لیکن اب بات میری بیٹی کی تھی۔۔ جسے میں ایک بار پہلے بھی کھونے کی تکلیف واذیت وکرب سہہ چکا ہوں۔۔۔اس لیے دوبارہ اسے کھونے کا سوچ کر ہی میری جان نکل رہی تھی۔۔۔اور جب انسان کی جان نکلتی ہے ناں۔۔۔تو منہ سے چیخ ازخود نکلتی ہے۔۔۔

تم باپ نہیں ہو ناں۔۔۔اور دکھ اس بات کا ہے کہ چاچا بھی نہیں بن سکے۔۔۔لے لو وہ زمین۔۔۔میں اپنی بیٹی کے صدقے میں تمہیں دیتا ہوں۔۔۔"میں نے چوٹ کرنے والے انداز میں ٹکا کے طنز کیا۔۔۔پھر اپنی بات کہہ کر۔۔۔اسے بولنے کا موقع دیے بغیر۔۔۔کال ڈسکنیکٹ کردی۔۔۔

ازلان

اور دکھ اس بات کا ہے کہ چاچا بھی نہیں بن سکے "یہ جملہ جیسے میرے" دل کو جا کر لگا ہو۔۔۔ "ہونہہ۔۔۔۔ایمو شنلی بلیک میل کر رہا ہے۔۔۔" پھر اگلے ہی پل میں نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں سر جھٹکا۔۔۔

صبح کی یاد میری آنکھوں میں لہرا گئی۔۔۔جب آمنہ میری گود میں تھی۔۔

صرف جوس پلانے سے کام نہیں چلے گا لٹل پرنسس۔۔چاچا کی ٹیم " میں آنے کے بعد کام بھی کرنے پڑیں گے۔۔اہم کام۔" میں نے اس کی خوبصورت سیاہ آنکھوں کو تکتے ہوئے کہا۔۔جو اس لمحے میرے اورنج کلر کے جوس کے گلاس پر گڑھی تھیں۔۔۔

یہ دیکھ۔۔میں نے ہلکا سہ اسے جوس چکایا۔۔۔

تو وہ برے برے منہ بنانے لگی۔۔۔ جسے دیکھ میں مسکرایا۔۔۔

ہاں تو میں کیا کہہ رہا تھا لٹل پرنسس۔۔۔ ٹیم ممبر ہونے کے ناطے اب" تمھیں ایک اہم کام کرنا ہے اپنے چاچا کا۔۔۔ایک چٹ ہے وہ میں آپ کو دوں گا۔۔اسے اپنے اکڑو وضدی بابا کو پہنچا دینا۔۔ "یہ کہہ کر میں نے اس کے گال ہلکے سے اپنی انگلیوں سے سہلائے۔۔۔وہ بہت نرم و سوفٹ تھے۔۔۔

میں معنی خیزی سے مسکرایا۔۔۔میرے دماغ میں صرف اپنا مشن گھوم رہا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مانا دل کے کسی کونے میں۔۔میں ہلکا سہ گلٹی محسوس کر رہا تھا اپنی بھتیجی کو استعمال کرتے وقت۔۔۔لیکن مجھے تو کرنا ہی تھا۔۔کیونکہ اسامہ وجدان کو ہرانا میری زندگی کا نصب العین ہے۔۔۔میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ اس کی حدود ہیں اب۔۔کمزوریاں ہیں۔۔۔پاؤں جکڑے ہوئے ہیں اس کے۔۔۔اب یوں بے دھڑک میدان جنگ میں نہیں کود سکتا میرے مقابل وہ۔۔۔اس لیے اپنی اوقات میں رہے اور میرے سامنے نہ ہی آئے تو بہتر۔۔

حال۔۔۔

ابھی میں اپنی یادوں کے دریا میں ہی غوطہ زن تھا۔۔۔کے اچانک مجھے اپنے پاؤں پر کسی کا نرم لمس محسوس ہوا۔۔۔میں نے چونک کر دیکھا۔۔۔تو وہ حسین پری ہلکا سہ مسکرائی۔۔

"گڈ۔۔۔ سنسیشن ہورہی ہے اس کا مطلب ہے۔۔۔ "

پتا نہیں کہاں کہاں ہورہی ہے آج کل تو۔۔"میں زیر لب ہلکا سہ """ بڑ بڑایا اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔اور پھر مسکرا دیا۔۔۔

زرناب۔۔آپ کب آئیں ؟؟۔۔"اپنے ماں باپ کے بعد اگر یہ ناچیز و کمینا انسان دنیا میں کسی کی عزت کرتا ہے۔۔تو وہ صرف ڈاکٹر زرناب ہیں۔۔۔

بس کچھ دیر پہلے۔۔۔جب آپ کسی کی یادوں میں گم تھے۔۔"وہ " شرارت سے بولی۔۔۔تو میں بغور اسے دیکھنے لگا۔۔۔کس قدر خوبصورت

آنکھیں تھیں اس کی۔۔۔زندگی سے بھرپور۔۔۔روشن خوبصورت آنکھیں۔۔۔

مجھ شریف بچے نے کس کی یادوں میں گم ہونا ہے بھلا؟؟۔۔۔میں تو اپنی بھتیجی کے بارے میں سوچ رہا تھا" دنیا جہاں کی معصومیت اپنے چہرے پر سجائے جب میں بولا۔۔تو وہ اچھنبے سے مجھے تکنے لگی۔۔

واقعی؟؟۔۔۔ایسا کیسے ممکن ہے؟؟۔۔کہ آپ جیسے امیر زادے اور خوبصورت شخص کی کوئی یاد نہیں۔۔"اس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی میری بات پر اور یہی بات تو مجھے اس کی اچھی لگتی تھی۔۔۔وہ ہمیشہ مجھ سے اس طرح بات کرتی تھی جیسے میں بالکل نارمل ہوں۔۔۔

دنیا مجھے اپاہج کہتی تھی اور وہ۔۔۔وہ مجھے خوبصورت امیر زادہ۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کی آنکھیں اور لوگوں کی آنکھوں کی طرح نہیں تھی۔۔ ترس سے بھری۔۔ کمتری کی نگاہ سے دیکھنے والی۔۔۔

"کیونکہ میں اپاہج ہوں۔۔" بغیر چہرے پر کوئی تاثر لائے۔۔۔ میں نے بے دھڑک کہا۔۔۔

"کتنے ظالم ہیں آپ۔۔ کیسے بول لیتے ہیں" وہ بگڑ گئی۔۔ اس کی آنکھوں میں شکوہ در آیا تھا۔۔ سر جھٹک۔۔۔۔۔ خفگی سے نظریں جھکا کر۔۔ میرے پاؤں کی ایکسر سائز کرانا شروع ہو گئی۔۔۔ جبکہ میرے لبوں پر گہری مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔

Husny Kanwal

فرزین

ہم شادی کی ڈیٹ فکس کرنے جب پہنچے تو وہاں سب موجود تھے سوائے اسامہ کے۔۔۔میں اس کا انتظار کرتی رہی۔۔۔مجھے امید تھی کہ وہ دیر سے ہی صحیح۔۔مگر آئے گا۔۔۔لیکن میری توقع کے برعکس میری آنکھیں انتظار ہی کرتی رہ گئیں۔۔وہ ہرجائی نہ آیا۔۔۔جس کے سبب میرا شدید دل ٹوٹا۔۔۔

میری آنکھوں میں کرچیاں بکھری تھیں پرانی یادوں کی کرچیاں۔۔

اس کا نہ آنا مجھے ریجیکٹ کرنا تھا۔۔یہ بتانا تھا کہ میں اس کی اب من پسند عورت نہیں رہی۔۔۔اور یہ انکشاف میرے سینے میں آگ سلگا رہا تھا۔۔۔ ایسی آگ جس میں سب کچھ جل کر خاک ہو جائے۔۔۔

"ڈیڈ، انکل میں جلد سے جلد شادی کرنا چاہتی ہوں اسامہ سے۔۔۔اس لیے پندرہ دن کے بعد کی تاریخ طے کر دیں۔۔۔"میں نے اپنے ہاتھ میں پکڑا کانچ کا گلاس سامنے ٹیبل پر رکھتے۔۔نرمی سے کہا۔۔۔تو سب ہکا بکا ہو کر مجھے دیکھنے لگے۔۔۔

اتنے شارٹ ٹائم میں تیاریاں کیسے ہوں گی شادی کی۔۔"وہ میری ممی تھیں۔۔جو سب سے پہلے احتجاجاً بولی۔۔۔

اگر فرزین بیٹی شادی جلدی کرنا چاہتی ہے تو ایسا ہی صحیح۔۔۔ہمیں کوئی " اعتراض نہیں۔۔اور تیاریوں کا کیا ہے۔۔۔ہم سب کر لیں گے۔۔۔"انکل کے بھرم سے کہتے ہی ڈیڈ مسکرا دیے۔۔مگر وہ ابھی مکمل طور پر اس بات کے لیے رضامند نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔

مجھے محسوس ہوا جیسے میری طرح انکل وجدان اور انٹی بھی چاہتے ہوں۔۔۔کہ جلد سے جلد شادی ہو جائے۔۔۔۔

بھائی بہت خوش نصیب ہے ویسے۔۔۔"کچھ دیر بعد۔۔میں گارڈن " میں اکیلے بیٹھی تھی جب وہاں ازلان اپنی ویل چیئر پر آیا۔۔۔

اس کی آواز پر میں اپنے خیالوں سے باہر آئی۔۔۔

کیوں؟؟"میں الجھ کر پوچھ اٹھی۔۔۔"

"کیونکہ مجھے لگا تھا کچھ نہ صحیح تو کم از کم بھائی کو ان کی سیٹ سے گرا کر خود سے بے وفائی کرنے کی سزا ضرور دیں گی آپ۔۔۔ مگر نہیں۔۔آپ تو الٹا بے قرار نظر آرہی ہیں ان کی دوسری دولہن بننے کے لیے۔۔۔"دوسری دولہن کے الفاظ نشتر کی طرح میرے سینے میں جاکر پیوست ہوئے تھے۔۔۔مجھے اپنا آپ جلتا محسوس ہوا۔۔۔

"مجھے نہیں لگتا اس کے لیے وہ سیٹ اب اتنی اہمیت کی حامل ہے کہ اس سے گرے گا تو اسے تکلیف ہوگی یا وہ اذیت پہنچے گی جو میں اسے پہنچانا چاہتی ہوں۔۔"میں آنکھوں میں بدلے کی آگ لیے جب بولی۔۔تو وہ مسکرانے لگا۔۔۔

"او۔۔وو۔۔۔۔اگر آپ بھائی کو تکلیف پہنچانا چاہتی ہیں تو پھر میں بندہ بہت کام کا ہوں آپ کے لیے۔۔۔مجھے سیٹ پر بیٹھنے پر سپورٹ کریں اور پھر دیکھیں۔۔میں کرتا کیا ہوں۔۔۔"

"ایک بات مجھے تمہاری بہت پسند ہے ازلان۔۔۔پتہ ہے کیا۔۔"اسے بولنے کا موقع دیے بغیر میں نے اپنی بات جاری رکھی۔۔"کہ تم کبھی موقع سے فائدہ اٹھانے سے نہیں چونکتے۔۔۔مگر سوری لٹل برو۔۔یہ میری جنگ ہے اور میں اسے اپنے طریقے سے لڑوں گی۔۔۔"اسامہ کو سیٹ سے گرا کر مجھے کبھی وہ کامیابی نہ ملے گی جو مجھے چاہیے۔۔۔اسامہ وجدان بادشاہ ہے تبھی تو میں ملکہ بنوں گی اس لیے اسے سیٹ سے گرانا کبھی میرا مقصد نہیں رہا۔۔۔

میں ازلان کو لال جھنڈی دکھا کر۔۔۔واپس اندر جانے کے لیے چل دی۔۔۔

ابھی میں دو تین قدم ہی چلی تھی۔۔کہ پیچھے سے بولے جانے والے جملوں نے میرے قدموں کو جمنے پر مجبور کیا۔۔۔"بھائی اور لائبہ کے ساتھ جو کرنا چاہیں کریں۔۔مگر میری بھتیجی کو ایک کھروچ نہیں آنی چاہیے۔۔۔"میں نے تیزی سے پیچھے پلٹ کر دیکھا۔۔۔

ازلان کی آنکھیں آگ برساتی معلوم ہو رہی تھیں۔۔ان میں سے شعلے نکل رہے تھے۔۔۔جو مجھے وارن کرتے معلوم ہوئے کے اس کی دھمکی کو ہلکے میں نہ لوں۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تمھیں بڑی محبت آرہی ہے اپنی بھتیجی سے "دونوں ہاتھ بھرم سے " فولٹ کر۔۔۔میں دانت پیستے ہوئے طنزیہ بولی۔۔۔تو وہ اچانک مسکرا دیا۔۔۔وہ مسکراہٹ بہت مفاہمانہ سہ تھی۔۔۔بہت گہری۔۔۔بہت خوفناک۔۔۔

اک لمحے کے لیے لگا کے وہ مسکراہٹ مجھے چیلنج دے رہی ہے کے اس کی بات کو ہلکے میں لے کر دیکھاوں۔۔۔اور پھر وہ مجھے بتائے گا کے وہ چیز کیا ہے۔۔۔

مجھے عجیب سہ خوف محسوس ہوا۔۔ہاں یہ سچ ہے۔۔۔کے زندگی میں پہلی بار مجھے ازلان وجدان سے خوف آیا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

کیا کر لو گے تم؟؟"میں اپنا خوف اس پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے" چہرے پر کوئی تاثر لائے بغیر۔۔۔میں نے بھرم سے استفسار کیا۔۔

میں نے دیکھا میرے سوال پر اس نے ہلکی سی گردن جھکائی اور پھر بہت ہی لاپرواہی اور سرسری انداز میں گردن اڑئی کر۔۔مجھے دیکھ بولا۔۔"زیادہ کچھ نہیں" پھر اگلے ہی لمحے اس کا لہجہ بدلا۔۔ان میں جنونیت اتری۔۔" "بس آپ کو زندہ جلادوں گا

میں ساکت رہ گئ تھی۔۔۔اپنی جگہ سے ہل تک نہ سکی۔۔۔مجھے اپنی پیشانی پر پسینے آتے محسوس ہوئے۔۔۔جب کہ وہ مسکراتا گڈ نائٹ کہہ کر اپنی ویل چیئر کے پیوں پر ہاتھ مارتا۔۔وہاں سے چل دیا۔۔۔

* ازلان *

میرا اصول ہے کے شکل ایسے بنا کے گھومو۔۔کے لوگ تمہارے کمینے" پن کا اندازہ نہ لگا سکیں۔۔۔ بڑی آئی۔۔۔مجھے چیلنج کرنے والی۔۔۔وہ میری بھتیجی ہے۔۔۔اسے مہرہ بنانے کا حق صرف اور صرف میرے پاس ہے۔۔۔اس کے چاچا کے پاس۔۔۔ میرے علاوہ کوئی اسے استعمال کرنے کی کوشش بھی کرے گا تو میں اسے زندہ دفنا دوں گا۔۔"میں فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر لیے وہاں سے چل دیا تھا۔۔۔

❤ *Husny Kanwal* ❤

لائبہ

میری فرزین سے شادی کی تاریخ فکس ہو گئی ہے۔۔۔"میرا ہاتھ ان کی" بات سن از خود رکا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دل میں جیسے اندر تک کسی نے پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا ہو۔۔۔

آنکھوں میں سرخی امڈ آئی۔۔۔ عنقریب تھا کے آنسو بھی بہہ نکلتے۔۔۔

مجھے ہاتھ میں پکڑا چمچہ دھندلا نظر آنے لگا تھا۔۔۔

۔۔18 اکتوبر کو۔۔۔"اس باران کی آواز آہستہ تھی۔۔"

بہت کوشش کی روکنے کی لیکن اس کے باوجود میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔۔۔

اپنے اندر ہر چیز ٹوٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔ بکھری ہوئی سی۔۔۔

لگ رہا تھا کچھ لمحے اور اس ہر جائی کے سامنے بیٹھی تو سانس بھی تھم جائے گا۔۔۔

میں چمچہ پلیٹ میں رکھ کر اٹھی۔۔۔ایک نگاہ انھیں دیکھا۔۔۔

نہیں جانتی کیوں لیکن اپنے دل کو تڑپتا ہوا پا رہی تھی کہ ان سے شکوہ کروں۔۔ چیخوں۔۔۔روؤں۔۔تڑپوں۔۔۔بلک بلک کر کہوں ان سے کے دوسری شادی نہ کریں۔۔۔

میں نے دیکھا ان کی آنکھیں بھی سرخ تھیں جیسے کرب سے بھری ہوں۔۔۔

ایک شکوے بھری نگاہ ان پر ڈال ابھی میں پلٹ کر چلی ہی تھی۔۔۔کے پیچھے سے ان کی آواز آئی۔۔۔"کچھ کہو گی نہیں؟؟

میں نے ایک گہرا سانس لیا۔۔۔

مجھے نہیں پتا وہ مجھ سے کیا سننا چاہتے تھے اس لمحے۔۔۔اپنے بکھرتے جذبات پر قابو پاتے۔۔اپنی مٹھیاں بھینچ کر۔۔۔میں ان کی جانب واپس پلٹی۔۔

سوری۔۔۔لیکن میں آپ کو مبارک باد نہیں دینا چاہتی۔۔"اس لمحے " میرا ذہن اتنا خاص کام نہیں کر رہا تھا۔۔جیسے بس تاریکی چھائی ہو میرے ہر سو۔۔۔جیسے کوئی بھی چیز اب معنی نہ رکھتی ہو۔۔۔

ارد گرد سوائے اندھیرے کے کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔اس لیے جو دل میں تھا وہی لبوں پر پھسل آیا۔۔۔

جواب میں وہ زخمی سہ مسکرا دیے۔۔۔

میں کوشش کر رہا ہوں شادی روکنے کی۔۔۔۔"پھر وہ آہستگی سے" بولے۔۔۔

نہ بھی کریں تو مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔"میں نے اپنا بھرم وانا قائم رکھنے" کی سعی کی۔۔۔

پر مجھے پڑتا ہے۔۔" وہ گمبھیر لہجے میں گویا ہوئے۔۔۔ساتھ ساتھ اٹھ کر" میری جانب آئے۔۔۔اور میرا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا۔۔۔میں نے بروقت کھینچنا چاہا لیکن انہوں نے مزید مضبوطی سے تھام لیا۔۔

لائبہ۔۔۔ تھوڑا سہ اعتبار کرو مجھ پر۔۔میں کوشش کر رہا ہوں ڈیڈ کو" منانے کی اور مجھے یقین ہے میں منالوں گا انھیں اور نہ بھی منا سکا تو بھی یہ شادی صرف کاروباری معاملات کے طور پر ہو گی کیونکہ میں فرزین کو پہلے ہی تمہارے اور آمنہ کے متعلق آگاہ کر چکا ہوں۔۔۔"ان کی محبت سے لبریز نیلی سمندر جیسی آنکھیں۔۔۔مجھے امید دلا رہی تھیں۔۔۔ مجبور کر رہی تھیں۔۔۔کہ اعتبار کروں ان پر۔۔۔

اس ڈیول کی پہلی بار میرے سامنے آواز بہت جھمی ہوئی تھی بہت لاچارگی سے بھری۔۔۔

ان کا یوں ہاتھ پکڑ کر۔۔۔ مجھے خود پر اعتبار دلانے کی کوشش کرنا۔
میرے دل میں اس بات کے احساس کو جگا رہا تھا کہ وہ مجھے اہمیت دینے لگے
ہیں۔۔۔

اور اگر میں کہوں کہ میں چاہتی ہی نہیں ہوں کہ آپ کی دوسری شادی "
ہو تو؟؟۔۔۔ کاروباری معاملات کے لیے بھی نہیں۔۔۔" میں نے ان کی
جانب دیکھ۔۔۔ سنجیدگی سے اپنی بات رکھی۔۔۔

تو نہیں ہو گی۔۔۔ تمھاری قسم نہیں ہو گی۔۔۔ چاہے اس کے لیے مجھے "
پوری دنیا سے کیوں نہ لڑنا پڑ جائے۔۔" ان کے لہجے میں قطعیت
تھی۔۔۔ بھرم تھا۔۔ اور سب سے بڑھ کر میری بات رکھنے کا مان۔۔۔ کہ
میں نے کہہ دیا۔۔ تو اب نہیں ہو گا چاہے دنیا الٹ پلٹ ہو جائے۔۔۔

ان کی دوسری شادی کے دھچکے نے مجھے یہ تک بھولا دیا تھا کہ میں نے فرزین سے بات کرر کھی ہے اور میں اپنی آمنہ کو لے کر بہت جلد یہاں سے بھاگ جانے والی ہوں۔۔۔

*اسامہ *

کہاں جارہی ہو؟؟"میں اپنے کف لنکس لگا رہا تھا جب میں نے لائبہ کو" ٹوپس پہنتے ہوئے دیکھا۔۔وہ تیار نظر آرہی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

کل رات اس نے مجھے اتنی اجازت دی کے میں اپنی بیٹی کے ساتھ سو سکوں۔۔۔سنگدلی کی جو طے اس نے خود پر جما رکھی تھی وہ برف بن کر پگھل رہی تھی۔۔۔میں محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

بس مجھے انتظار تھا اس دن کا۔۔۔جب وہ پوری پگھل جائے۔۔۔

شاپنگ کرنے۔۔۔"وہ میرے سوال پر کوفت ظاہر کرتے۔۔۔گویا" ہوئی۔۔۔

اچانک شاپنگ؟؟"مجھے عجیب لگا۔۔شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے " کبھی اسے شاپنگ پر جاتے نہیں دیکھا تھا دیگر لڑکیوں کی طرح۔۔اور نہ ہی سجتے سورتے۔۔۔وہ ہمیشہ سے بہت سادہ مزاج تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

کیوں؟؟اب کیا میری شاپنگ جانے پر بھی پابندی لگائیں گے "
آپ؟؟۔۔"وہ بگڑ ئی۔۔

وہ لڑکی جو کبھی بڑی تحمل مزاج شرمیلی شرمیلی سی تھی وہ اب بہت تیکھی ہو چکی تھی۔۔۔جو بات کرو کاٹنے کو دوڑے۔۔۔

نہیں۔۔۔بس ان دنوں میں چاہتا ہوں تم تھوڑا محتاط رہو۔۔۔"میں نے" ٹائی اپنے گلے میں ڈالتے۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔

مگر اس نے میری بات کا کوئی خاص ری ایکشن نہ دیا آئینے میں اپنا آخری جائزہ لیتے ہوئے۔۔وہ اپنے پرس کی جانب بڑھی۔۔

ویسے تم نے بتایا نہیں۔۔ تم لینے کیا جارہی ہو۔۔"میں نے سرسری " سے انداز میں استفسار کیا۔۔۔

اس سوال کے ذریعے میں صرف اس کی توجہ اپنی جانب کھینچ رہا تھا ۔۔ مگر اس سنگ دل عورت نے نہ کی۔۔۔

میرے سوال کو مکمل اگنور کر۔۔۔وہ میرے سامنے ہی اپنا پرس اٹھا کر اور آمنہ کو گود میں لے کر باہر کی جانب چل دی میں اسے جاتا ہوا خاموشی سے دیکھتا رہا۔۔۔

میں چھوڑ دیتا ہوں تمھیں شاپنگ مال۔۔۔ میرے راستے میں ہی پڑے گا" آفس کے۔۔۔"میں اپنا کوٹ صوفے سے اٹھا کر تیزی سے اس کے پیچھے لپکا تھا۔۔۔

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایک دن ایسا بھی دیکھوں گا اپنی زندگی میں ۔۔۔کے جب ایک لڑکی کے قریب رہنے کے لیے بہانے تلاش کروں گا۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔میں خود چلی جاوں گی۔۔۔"اک لمحے کے لیے میں" نے محسوس کیا جیسے وہ گڑ بڑائی ہو۔۔۔لیکن شاید وہ میرا وہم تھا۔۔وہ کیوں مجھ سے خوفزدہ ہو گی وہ بھی شاپنگ مال جاتے وقت۔۔۔

میں چھوڑ دوں گا مال۔۔۔اب مزید بحث نہیں۔۔مجھے لیٹ ہو رہا ہے" ۔۔۔"میں نے دانستہ طور پر حاکمانہ انداز میں بھرم کے ساتھ کہا۔۔تا کہ وہ مزید بحث نہ کر سکے اور مجبور ہو میرے ساتھ جانے پر۔۔۔

میں نے کالا چشمہ آنکھوں پر لگاتے آمنہ کو اس کی گود سے لیا۔۔۔

میں آگے چلنے لگا۔۔تاکہ اس کے لیے گاڑی کا ڈور کھولوں۔۔۔گاڑی کا ڈور کھولنے کے بعد۔۔وہ مجھے گھورتے ہوئے بیٹھی۔۔۔وہ خفا نظر آرہی تھی۔۔مگر میں اس کی خفگی کو خاطر میں نہ لایا۔۔۔

ہلکا سہ مسکرا کر گاڑی کا ڈور بند کیا اور دوسری سائیڈ سے آکر پیسنجر سیٹ پر بیٹھا اس کے ساتھ۔۔۔

راستے میں، میں آمنہ کے ساتھ کھیلتا رہا۔۔جبکہ وہ کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔میں نے محسوس کیا جیسے وہ نروس ہو یا ڈری ہوئی۔۔۔کیونکہ وہ صرف گھبراہٹ کے وقت اپنی انگلیاں ایک دوسرے سے مروڑتی ہے۔۔۔جیسے اس لمحے میں مروڑ رہی تھی۔۔۔

اگر تم ازلان کی دھمکی کی وجہ سے ڈر رہی ہو۔۔۔ تو بے فکر ہو "
جاؤ۔۔۔ وہ زمین میں نے اسے دے دی ہے۔۔۔ وہ تمھیں اور آمنہ کو کوئی
نقصان نہیں پہنچائے گا اب اور پھر میرے گارڈز ہیں تمہارے ساتھ۔۔
تمہاری حفاظت کرنے کے لیے۔۔"میں نے اس کے دونوں ہاتھوں
کو۔۔۔ جو وہ ایک دوسرے میں الجھا کر مروڑ رہی تھی جماو کے ساتھ تھاما
۔۔۔ وہ چونک کر میری جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

میں نے اسے بہت نرمی سے سمجھایا اور اس کا خوف دور کرنے کی کوشش
کی۔۔ قائل کرنے کی سعی کی۔۔۔ وہ میرے ساتھ محفوظ ہے۔۔۔

ایک مرد کے لیے اس سے زیادہ دکھ اور رنج کی بات کیا ہو گی کہ اس کی
بیوی اس کے قریب ہوتے ہوئے بھی خود کو غیر محفوظ سمجھے۔۔۔

ہمم۔۔۔"اس نے فقط میری جانب دیکھ اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

اس نے میرے ہاتھ کے نیچے سے اپنے ہاتھوں کو نکالنے کی کوشش نہیں کی ۔۔۔جس کے سبب میرا دل مسرت سے بھر آیا۔۔۔کہنے کو وہ ایک چھوٹا سہ عمل تھا اس کا۔۔۔مگر میرے لیے بہت اہمیت کا حامل۔۔۔کبھی کبھار انسان کی خوشیاں کس قدر چھوٹی چھوٹی چیزوں سے منسوب ہو جاتی ہیں میں تو بس یہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

یہ وہی لڑکی تھی جسے میں کبھی کوئی حیثیت نہیں دیتا تھا۔۔جسے میں بہت معمولی و کمتر گمان کرتا۔۔۔مگر آج صرف اس کا ہاتھ تھامنا ہی جیسے میرے لیے تمغہ امتیاز ہو۔۔۔

میں نے اس کے دونوں ہاتھوں کے درمیان اپنا ہاتھ حائل کیا اور اب اس کی انگلیوں کے بدلے اپنی انگلیاں اس کے سیدھے ہاتھ کی انگلیوں میں الجھائیں۔۔۔اس نے میرا ہاتھ ہٹانے کی کوئی کوشش نہ کی۔۔۔اس کے ہاتھ گرم و تر تھے۔۔

اللہ حافظ "اگر میری ضروری میٹنگ نہ ہوتی۔۔تو یقیناً میں اسے کمپنی دیتا" مال میں۔۔۔چاہے اس کے لیے مجھے پورا مال کیوں نہ خالی کرانا پڑتا۔۔۔

وہ آمنہ کو میری گود سے لے کر گاڑی سے اتر گئی۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

لائبہ

میں مال آگئی ہوں اب کیا کرنا ہے مجھے ؟؟۔۔"آمنہ کے ساتھ تھوڑی "
شاپنگ کرنے کے بعد میں تھرڈ فلور پر موجود کینٹین میں بیٹھ گئی تھی اور
اب میں نے اپنا سیل نکال کر فرزین کو میسج کیا مجھے پتہ تھا سر اسامہ کے
گارڈز میرے ارد گرد موجود ہیں۔۔اسی لیے میں کچھ بھی ایسی حرکت نہیں
کرنا چاہتی تھی جو انہیں مشکوک کرے۔۔۔

صرف تین چار منٹ بعد ہی مجھے ریپلائی آگیا۔۔ان تین چار منٹ میں۔۔
میں بس یہی سوچتی رہی کہ آخر میں کر کیا رہی ہوں ؟؟۔۔۔ایک طرف تو
میں اسامہ کو منع کر رہی ہوں دوسری شادی کرنے سے اور دوسری طرف
میں اسی کی ہونے والی وائف سے مدد لے رہی ہوں بھاگنے کے لیے۔۔۔

میں خود میں ہی جیسے الجھی ہوئی تھی۔۔۔

زندگی کے فیصلے لینا اتنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔زندگی ہمیشہ آپ کو دو راستے دکھاتی ہے۔۔۔ایک وہ راستہ ہوتا ہے جس پر آپ کی زندگی چل رہی ہے۔۔آپ کو پتہ ہے اس میں صرف مشکلات و تکالیف ہی ہیں اور آپ کو اسے سہتے ہوئے ہی آگے بڑھنا ہے اور کوئی بعید نہیں کہ آگے جا کے بھی سوائے دکھ و تکالیف کے آپ کے نصیب میں کچھ نہ ہو۔۔لیکن ایک آس پر وہ زندگی چل رہی ہوتی ہے کہ شاید آگے جا کے سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔سب میرے حق میں بہتر ہو جائے۔۔۔۔جبکے دوسرا راستہ ہوتا ہے نیو بگننگ کا۔۔۔ایک نئی زندگی جینے کا۔۔۔جس کا راستہ امید اور خوف کے درمیان ہوتا ہے۔۔کچھ نہیں خبر کہ اس میں کیا ملے گا اور جو ملے گا وہ پہلے سے بہتر ہو گا یا نہیں۔۔۔گویا جوا ہو۔۔۔۔۔اس لیے جب بھی ہم اسے اختیار کرتے ہیں تو بہت سوچ سمجھ کر کرتے ہیں۔۔۔

تم سیکنڈ فلور پر جاؤ۔۔وہاں ایک شخص تم سے ٹکرائے گا۔۔اپنا پرس کھلا " رکھنا وہ شخص اس میں نیند کی دوائی ڈال دے گا۔۔ تمھیں بس وہ دوائی اسامہ کو پلانی ہے۔۔۔15 اکتوبر کی رات کو۔۔۔" یہ میسج پڑھنے کے بعد میں نے فوراً سیل اپنے پرس میں ڈالا اور اس کی زپ دانستہ طور پر کھلی چھوڑ دی۔۔۔آمنہ کو گود میں لے کر میں سیکنڈ فور پہ گئی پلان کے مطابق۔۔۔

سیکنڈ فلور پر میں میک اپ شاپ کے سامنے سے گزر رہی تھی جب میری نظر سامنے ایک لڑکے پر پڑی

عاشر "میں نے اسے دور سے ہی آواز دی مگر شاید فاصلہ اس قدر تھا کہ وہ" میری آواز نہ سن سکا۔۔اس لیے میں تیزی اس کی جانب بڑھی۔۔۔

عاشر "میں نے اس کی جانب بڑھتے ہوئے اسے پھر آواز دی۔۔ لیکن وہ" لفٹ میں داخل ہو گیا۔۔۔ ابھی میں اس تک پہنچتی اس سے پہلے ہی میرا کندھا سامنے آتے ایک شخص زور سے ٹکرایا۔۔۔

سوری۔۔۔ سوری۔۔ "وہ شخص معذرت کرتے ہوئے وہاں سے چل دیا" ۔۔۔ میں ایک دو ثانیوں کے لیے منجمد سی ہوئی۔۔ مجھے خوف لاحق ہوا کہ کہیں اس ڈیول کے گارڈز نے دیکھ تو نہ لیا ہو گا کہ اس شخص نے میرے پرس میں کچھ ڈالا ہے۔۔۔

میری پیشانی پر پسینہ آنے لگا۔۔۔ اک لمحے کے لیے میں یہ بھی بھول گئ کے وہاں کیوں کھڑی تھی۔۔۔۔

میرا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا جیسے کچھ غلط کر رہی ہوں۔۔۔

آمنہ رونے لگی تو میں حواسوں میں لوٹی۔۔۔تیزی سے اب میں لفٹ کی جانب لپکی۔۔۔

لفٹ میں کھڑی ہوئی۔۔۔تب جا کے مجھے یاد آیا کہ میں عاشر کے پیچھے یہاں تک آئی تھی۔۔وہ یہاں مال میں موجود ہے۔۔۔

میں فرسٹ فلور پر عاشر کو ڈھونڈنے لگی۔۔۔مگر وہ مجھے نہ ملا۔۔۔ویسے بھی میں گھبرائی ہوئی تھی اس لیے مال سے نکل گئ۔۔۔میرا ڈرائیور آچکا تھا۔۔۔

"میم۔۔میم۔۔۔"

"ہاں؟؟۔۔"

آمنہ رو رہی ہے میم۔۔"میں بہت گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔۔میرا ذہن "
پکڑے جانے کے خوف کی شدت سے مفلوج ہو گیا تھا۔۔۔جس کے سبب
آمنہ رو رہی تھی لیکن مجھے اس بات کا ذرا بھی احساس نہیں تھا۔۔میں اسے
چپ کرانے کے بجائے بار بار اپنے پرس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ڈرائیور کے ٹوکتے ہی جیسے میں حواسوں میں لوٹی۔۔۔اور فوراہی اپنا
پرس سائیڈ میں رکھ کر۔۔پہلے آمنہ کو چپ کرانے لگی۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

اسامہ

"تم نے ویک اینڈ پر نہ آ کر ہماری بہت بے عزتی کی ہے اسامہ۔۔۔تم اچھے سے جانتے تھے کہ تمھاری شادی کی ڈیٹ فکس ہونی ہے پھر کیوں نہیں آئے؟؟۔۔۔" وہ دبی دبی غراہٹ کے ساتھ مجھے تکتے۔۔نہایت سخت لہجے میں استفسار کرنے لگے۔۔۔

"کیونکہ میں آپ سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں میں یہ شادی نہیں کرنے والا" پہلے میرے لہجے میں اس لیے نرمی تھی چونکہ میں یہ سوچتا تھا کہ کاروباری معاملات کے لیے اگر مجھے شادی کرنی پڑی۔۔۔تو میں کرلوں گا۔۔۔فرزین سے شادی میرے لیے کوئی اہمیت کی حامل نہیں تھی۔۔۔ میں پہلے ہی یہ بات کلیر کر چکا تھا کہ میں اس سے شادی نہیں کر سکتا میری بیوی اور بیٹی موجود ہے لیکن اس کے باوجود اگر وہ شادی کے لیے تیار ہے تو اس کا مطلب صاف تھا کہ وہ خود بھی کاروباری پرافٹ کے لیے شادی کر رہی ہے۔۔۔ لیکن اب۔۔جب مجھے لائبہ نے کہا کہ وہ کاروباری معاملات

کے لیے بھی نہیں چاہتی کہ میں دوسری شادی کروں۔۔۔تو یہ کیسے ممکن تھا کہ اب میں اس شادی کے لیے ذرا بھی نرمی دکھا دیتا۔۔۔

میرے لہجے میں اس بار قطعیت تھی۔۔۔کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے میں فرزین سے دوسری شادی نہیں کروں گا۔۔۔

" تم میرے فیصلے کے خلاف جا رہے ہو اسامہ۔۔۔"وہ برہمی سے دھاڑے۔۔۔ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی غضب وہ غصے کی شدت سے۔۔۔

انھوں نے سامنے ٹیبل پر سجا کانچ کا شو پیس اٹھا کر زور سے فرش پر دے مارا تھا۔۔۔

ان کی دھاڑ سن انٹی فوراً ہی ان کے پاس آکر بیٹھیں۔۔اور ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ہلکے ہلکے سے تھپکنے لگیں۔۔جیسے ان کے غصے کو کم کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔۔(ڈیڈ بلڈ پریشر کے مریض تھے)۔۔

" اسامہ وجدان ایک معمولی سی لڑکی کے پیچھے تم اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہو رہے ہو آج۔۔۔"وہ بھی مجھے دیکھ۔۔شدید غصے میں بولیں۔۔

انٹی نے کبھی بھی میری ماں بننے کی کوشش نہیں کی۔۔وہ صرف میرے ڈیڈ کی بیوی تھیں۔۔۔اور یہی وجہ تھی کہ ہمارے درمیان ہمیشہ اجنبیت کی دیوار حائل رہی۔۔۔شاید یہی سبب تھا کہ جب وہ میرے اور ڈیڈ کے درمیان بولتیں تو مجھے زہر لگتا۔۔۔

" وہ معمولی سی لڑکی آپ ہی کی طرح اس خاندان کا حصہ ہے۔۔ "

مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔تم اس معمولی سے پروفیسر کی بیٹی کو مجھ سے" کمپیئر کررہے ہو۔۔مجھ سے۔۔"یقیناان کے سر تا پاؤں مرچیں لگ گئی تھی میرا جملہ سن۔۔۔اسی لیے تلملا اٹھیں۔۔۔

ان کے لہجے میں شدید حقارت تھی لائبہ کے لیے۔۔۔میری محبت کو کوئی کمتری کی نظروں سے دیکھے۔۔۔یہ بات مجھے ہر گز برداشت نہیں تھی۔۔۔۔

بالکل نہیں۔۔۔۔میں ایک معمولی سے پروفیسر کی بیٹی کو نہیں " ۔۔۔بلکے اسامہ وجدان کی بیوی کو آپ سے کمپیر کررہا ہوں۔۔۔آپ مانیں یا نہ مانیں وہ اس خاندان کی بہو ہے اور اس کی بھی وہی عزت و حیثیت

ہے جو آپ کی ہے۔۔۔"میں صوفے پر بیٹھا تھا(ذرا آگے کو جھکتے)۔۔۔
ان کی آنکھوں میں جھانک۔۔۔ایک ایک لفظ جتا جتا کر گویا ہوا۔۔۔

"تمہاری بیوی اور ہماری بہو ہونے کا حق صرف اور صرف فرزین کو
حاصل ہوگا اسامہ۔۔یہ بات تم جتنی جلدی سمجھ لو اتنا اچھا۔۔اس سے پہلے
کہ مجھے کوئی سخت قدم اٹھانا پڑے۔۔"ڈیڈ اب دو ٹوک انداز میں
بولے۔۔۔۔ان کے لہجے میں وارننگ نمایاں تھی۔۔

"میں بچہ نہیں رہا ڈیڈ جسے آپ مار پیٹ کر اپنی بات منوالیں گے۔۔۔
میں نے کہہ دیا میں شادی نہیں کروں گا تو یعنی نہیں کروں گا۔۔۔"میں
پورے بھرم سے قطعی لہجے میں کہتا۔۔۔اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔۔۔

سوچ لو۔۔۔ کیونکے اگر ایک بار میں نے اپنی جائیداد سے تمھیں عاق "
کر دیا تو تم میرے جوتوں پر اپنی ناک رگڑ رگڑ کے مر بھی جاؤ گے ناں۔۔۔
تو بھی میں تمہیں اپنی جائیداد میں حصہ نہیں دوں گا دوبارہ۔۔۔ فیصلہ تمہارا
ہے۔۔۔ وہ دو کوڑی کی عورت یا تمہارا باپ۔۔۔" ابھی میں اک قدم بھی
نہ چلا تھا کہ ڈیڈ مجھے جاتا دیکھ۔۔۔ فورا اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور
نہایت طیش کے عالم میں بولے۔۔۔

آپ ہمیشہ سر آنکھوں پر رہیں گے ڈیڈ۔۔ لیکن اپنی بیوی نہیں چھوڑ سکتا "
میں۔۔ اور وہ بہو ہے آپ کی۔۔۔ اس لیے غلط الفاظ کا استعمال نہ کریں اس
کے لیے۔۔۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ جائیداد آپ کی ہے جو چاہے
فیصلہ کریں اللہ حافظ۔۔۔" میں نہایت پر سکون انداز میں کہتا۔۔۔ باہر کی
جانب چل دیا تھا۔۔۔

گویا آگ کا دریا تھا جسے میں پار کر رہا تھا اس لمحے۔۔۔ ڈیڈ کی پر طیش نگاہوں کی تپش کو میں اپنی پشت پر محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

اپنے پر وقار انداز میں چلتا جب میں دروازے تک پہنچا۔۔۔ تو وہیں مجھے ازلان بیٹھا نظر آیا۔۔۔

وہ مچھلی والا گیم نہیں کھیلو گے آج؟؟؟" میں واقف تھا۔۔۔ وہ میری " حالت سے مزے لے رہا ہے اس وقت۔۔۔ اسے تو کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔۔۔ میرے حالات ہی اس وقت میرے دشمن بنے بیٹھے ہیں۔۔۔

نہیں۔۔چونکہ ترس آرہا ہے تم پر۔۔۔"وہ سفید شرٹ میں ملبوس لڑکا۔۔جو ویل چیئر پر بیٹھا تھا۔۔۔۔مجھے دیکھ نہایت ترس بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔تو میرے وجود میں آگ سلگ اٹھی۔۔۔

"بھائیوں والا مشورہ دینا چاہوں گا۔۔۔اپنے ارد گرد نظر کڑی رکھو۔۔۔کوئی تمھارا اپنا بہت جلد دھوکہ دینے والا ہے۔۔۔"وہ مجھے دیکھ اپنی ٹھوڑی مسلتے ہوئے۔۔ گمبھیر لہجے میں نصیحت کرنے لگا۔۔۔

"آج میں بھی تمہیں بھائیوں والا مشورہ دینا چاہوں گا۔۔۔دوسروں کے کاموں میں ٹانگ اڑانا بند کرو ورنہ کہیں ایسا نہ ہو تمہارا کوئی اپنا جان سے جائے۔۔۔"اس کی ویل چیئر کے دونوں ہینڈل پر ہاتھ جما کر۔۔۔اس کی اوپر جھک۔۔۔کاٹ دار نگاہوں سے اس کے وجود کو تکتے۔۔۔ایک ایک

لفظ چبا چبا کر وارننگ آمیز لہجے۔۔ مگر چہرے پر ہلکی سی مسکان سجائے گویا ہوا۔۔۔

میرا اپنا؟؟۔۔ تم مام اور ڈیڈ کو تکلیف نہیں پہنچا سکتے۔۔" وہ لاپرواہی سے" مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ جیسے اسے سو فیصد یقین ہو کہ اس کی کوئی کمزوری میرے ہاتھ آ ہی نہیں سکتی۔۔۔

"میں مام ڈیڈ کی بات کر بھی نہیں رہا۔۔۔"

تو پھر؟؟۔۔"اس نے ابرو اچکائی۔۔۔ وہ ابھی بھی بہت لاپرواہ سہ نظر آ" رہا تھا۔۔۔

عزیز آباد۔۔۔۔۔"ابھی میں نے فقط ایک ہی لفظ ادا کیا تھا۔۔ کہ وہ " میرا کالر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر دھاڑا۔۔۔"تم اسے کچھ نہیں کرو گے۔۔۔"اس کی آنکھیں یکدم بدلیں۔۔۔وہ لہو رنگ ہوئیں۔۔مانو ان میں جنوں اتر آیا ہو۔۔۔

جان نکلی؟؟۔۔۔بالکل ایسے ہی میری نکلی تھی۔۔۔"اس کے دونوں" ہاتھ۔۔اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر جھٹکتے۔۔میں سیدھا ہو کر کھڑا ہوا۔۔۔

پھر اپنے کالر پر نہ دکھنے والی گرد جھاڑتے میں نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔وہ تلملایا ہوا نظر آرہا تھا۔۔۔جیسے بس نہ چلتا ہوا بھی کھڑے ہو کر میرا اگلا داد بادے۔۔۔

Zubi Novels Zone

پہلی اور آخری بار سمجھا رہا ہوں کہ شیشے کے گھر میں رہنے والے " دوسروں کے گھروں پر پتھر نہیں مارا کرتے۔۔۔آئندہ اگر میری بیوی اور بیٹی کو نشانہ بنایا تو یہ یاد رکھ کر بنانا کہ میں ڈاکٹر زرناب کا آخری دیدار بھی تجھے نصیب نہیں ہونے دوں گا"

وہ معصوم ہے اسے ان سب میں مت گھسیٹو" وہ چیخا۔۔۔ بالکل ویسے " ہی جیسے کوئی جان نکلنے پر چیختا ہے۔۔۔۔

اس کی رگیں تنگ گئی تھیں۔۔۔ چہرہ سرخ ہو رہا تھا انگارے کی مانند اور آنکھیں۔۔۔وہ تو آگ برسا رہی تھیں مجھ پر۔۔۔

میری بیوی بھی معصوم تھی جب تم نے اسے انفارمیشن لیک کرنے کے " جرم میں جیل بھیجا۔۔۔میری بیوی بھی معصوم تھی جب تم نے اس کے

ہوٹل کے روم میں اپنے غنڈے بھیجے۔۔۔میری بیوی بھی معصوم تھی جب تم نے اسے سمندر میں پھینکوایا۔۔۔میری بیوی بھی معصوم تھی جب تم نے اسے اقبال کو بیچا۔۔۔وہ بھی معصوم تھی ازلان وجدان۔۔۔وہ بھی معصوم تھی۔۔۔"ہر لفظ کے ساتھ میری آواز بلند ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔غم و غصہ۔۔۔کرب۔۔اذیت۔۔کیا کچھ نہیں تھا اس لمحے میری آنکھوں میں۔۔۔میرے الفاظوں میں۔۔۔۔۔میری نیلی آنکھیں سرخ ڈوروں سے سجی تھیں۔۔۔

Zubi Novels Zone

میں واقف ہوں میں بہت خود غرض ہوں محبت کے معاملے میں۔۔۔میں شروع سے جانتا تھا اس کی زندگی میں آنے والی ہر تکلیف ہر اذیت ہر دکھ۔۔ہر کرب میری محبت کی وجہ سے ہے۔۔۔۔لیکن یہ سب جاننے کے باوجود۔۔۔میں اسے نہیں چھوڑ سکتا جبکے دنیا چھوڑ سکتا ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے تو آج سے ہم اپنی عورتوں کو نہیں لائیں گے لڑائی میں۔۔" وہ " تیزی سے تیز چلتے تنفس کے ساتھ۔۔اعلانیہ انداز میں گویا ہوا۔۔

اپنے پہ آئی۔۔۔تو گیم کے رول بدل گئے۔۔۔"میں اس کی چیئر کے " ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر دوبارہ جھکا۔۔اور اس بار میری آنکھوں وہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔۔۔ڈیولش مسکراہٹ۔۔۔ایسی مسکراہٹ جو سب فنا کرنے کے بعد ہونٹوں پر رقصہ ہوتی ہے۔۔۔۔"میں ایک بار اسے کھو چکا ہوں اور میں نے اپنی عزیز عورت کو کھونے کا غم سہا ہے اور میں زندہ رہا۔۔۔اب تمہاری باری۔۔۔دیکھتے ہیں تم زندہ رہ پاتے ہو یا نہیں اپنی عزیز عورت کو کھونے کے بعد۔۔۔یقین جانو۔۔۔جان لیوا سے جان لیوا۔۔۔۔لمحے ہوتے ہیں وہ۔۔ہر لمحہ تمہیں موت سے ہمکنار کرتا ہے مگر کمبخت موت نہیں آتی۔۔۔"اس کی پھٹی پھٹی آنکھیں میرے چہرے پر جمی تھیں۔۔۔ان میں خوف ابھرا تھا۔۔بلا کا خوف۔۔۔بالکل

ویسا ہی خوف جیسے میری آنکھوں میں ابھر تھا اپنی لٹل پرنسس کے جھولے میں وہ دھمکی آمیز چٹ دیکھ۔۔۔

یقیناً اب اسے پتہ چلا ہو گا کہ اپنے پیارے کو کھو دینے کا خوف ہی کتنا جان لیوا ہوتا ہے۔۔۔

۔۔۔ایک now it's my turn little bro ۔۔۔ "
مچھلی پانی میں گئی۔۔۔چھپاک۔۔۔"ایک آنکھ دباتے۔۔۔میں مسکراتے ہوئے سیدھا کھڑا ہوا۔۔۔اور پر وقار انداز میں اپنا چشمہ نکال کر آنکھوں پر لگایا۔۔۔

وہ مجھے دیکھ رہا تھا۔۔
بالکل منجمد سہ۔۔بالکل خوفزدہ سہ۔۔۔

تم اسے کچھ نہیں کرو گے اسامہ وجدان۔۔۔میں تمہاری جان لے لوں " گا اگر تم نے اسے ہاتھ بھی لگایا تو۔۔۔اسامہ وجدان۔۔۔میں کہہ رہا ہوں ناں۔۔ہم اب لڑائی میں عورتوں کو دور رکھیں گے۔۔۔اسامہ وجدان (گالی۔۔

پھر گالی۔۔۔)۔۔"وہ چیخ رہا تھا مسلسل حلق کے بل چیخ چیخ کر صدائیں لگا رہا تھا۔۔

میں اس کی ملامتوں و گالیوں کو نظر انداز کر۔۔۔اپنی راہ میں آگے بڑھتا گیا۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

لائبہ

میں جب سے واپس آئی تھی تھوڑا گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔

اچانک نماز پڑھنے کے بعد مجھے یوں ہی خیال آیا کہ عاشر تو گاؤں گیا ہوا تھا اپنی ماں کے ساتھ..ان کا علاج کروانے کسی حکیم سے۔۔تو پھر جب وہ واپس آیا تو اس نے مجھ سے رابطہ کیوں نہیں کیا؟؟۔۔مجھے کیوں انفارم نہیں کیا اپنے واپس آنے کے متعلق۔۔۔

میرا دل بہت گھبرایا ہوا تھا لیکن مجھے اس کی وجہ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔ مجھے محسوس ہو رہا تھا جیسے کہیں کچھ غلط ہے۔۔۔کہیں کچھ بہت زیادہ غلط ہے۔۔۔مگر کیا؟؟۔۔میں نہیں جانتی۔۔۔

مجھے لگا۔۔۔مجھے عاشر کی والدہ کی طبیعت پوچھنی چاہیے فون کر کے۔۔۔ لیکن پھر دل میں خیال آیا۔۔۔کہ نہیں اس نے کبھی مجھے وہاں جانے کے بعد کال نہیں کی۔۔۔نہ کبھی کوئی میسج کیا۔۔۔وہ تو جیسے غائب ہی ہو گیا ہو میری زندگی سے۔۔۔میں نے ایک دو بار کال کی بھی تو اس نے ریسیو تک نہ کی۔۔۔پھر میرا اسے میسج کرنا کیا صحیح ہو گا؟؟۔۔۔

میرے ہاتھ میں سیل تھا اور نمبر پہ بس کلک کرنا تھا۔۔۔

ایز آ فرینڈ مجھے لگا مجھے اس کی والدہ کی طبیعت پوچھنی چاہیے۔۔تھوڑی ہمت جمع کر میں نے کال ملا دی۔۔۔لیکن ایس ایکسپیکٹڈ اس نے آج بھی کال ریسیو نہ کی۔۔۔جس کے سبب میرا دل تھوڑا برا ہوا۔۔۔لیکن پھر میں نے خود کو سمجھایا۔۔کہ نہیں ہو سکتا ہے وہ بیزی ہو۔۔۔میں اس کے لیے میسج چھوڑ دیتی ہوں۔۔۔

" میں نے تمھیں آج مال میں دیکھا۔۔تم واپس کب آئے؟؟۔۔اور اب انٹی کی طبیعت کیسی ہے؟؟۔۔"میں نے اس کے لیے میسج چھوڑ دیا تھا تاکہ جب بھی وہ دیکھے ریپلائی کر دے۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

" آپ یہ دودھ کس کے لیے لے جا رہی ہیں؟؟"مجھے دودھ کا گلاس لے جاتا دیکھ۔۔مہرو بی بی نے فوراََ ہی الجھ کر پوچھا۔۔

" آپ کے ماسٹر کے لیے۔۔۔"میں نے نظریں چرا کر جواب دیا۔۔۔تو وہ شرمیلی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے۔۔اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔فورا ہی میرا راستہ چھوڑ گئیں۔۔۔

میں سمجھ گئی تھی انہوں نے غلط مطلب اخذ کر لیا ہے۔۔۔ جس کے سبب نہ جانے کیوں میرے گال بھی سرخ پڑ گئے۔۔

میں برق کی پھرتی سی دودھ کا گلاس لے کر اوپر کی جانب لپکی۔۔۔

مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔مانا اس دودھ میں ابھی کچھ نہیں تھا۔۔۔میں تو صرف اپنے اوپر سے شک ہٹانے کے لیے ابھی سے انہیں دودھ دینا شروع کر رہی تھی۔۔تاکہ جب پندرہ تاریخ کو ان کو نیند کی دوائی والا دودھ دوں۔۔تو انہیں مجھ پہ کوئی شک نہ آئے۔۔۔میں خود کو بار بار تسلی دے رہی تھی کہ اس دودھ میں ابھی کچھ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود میرے ہاتھ ابھی سے کپکپا رہے تھے۔۔۔

میں مسلسل اپنے ہونٹ بھی چبا رہی تھی۔۔۔

جب میں کمرے میں داخل ہوئی۔۔تو آمنہ سو چکی تھی جھولے میں۔۔اور وہ اپنا موبائل چلا رہے تھے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے۔۔۔ان کی ٹانگیں پھیلی ہوئی تھیں۔۔۔

دودھ "میں نے ان کے آگے پیش کیا تو بجائے دودھ لینے کے۔۔۔مجھے" اچھنبے سے تکنے لگے۔۔

ان کی حسین نیلی آنکھوں میں بلا کی حیرت تھی۔۔اور اگر میں غلط نہیں ہوں تو ان کی نیلی آنکھوں میں ابھری حیرت کا مطلب۔۔مہرو بی بی کی آنکھوں میں ابھری حیرت سے زیادہ جدا نہ تھا۔۔

انہوں نے فوراً اپنے پاؤں سمیٹ۔۔۔ سیدھا ہو کر بیٹھتے۔۔۔ میرے ہاتھ سے دودھ لیا۔۔۔ ہماری انگلیاں ٹچ ہوئی تھیں۔۔ یا یوں کہوں۔۔۔ کے انہوں نے دانستہ طور پر ٹچ کی تھیں۔۔۔

ان کی انگلیوں کے نرم و گرم لمس نے میرے اندر کوئی طوفان برپا کر دیا تھا۔۔۔

ان کی گہری بولتی نیلی سمندر جیسی گہری آنکھیں اب میرے وجود پر ٹک گئی تھیں۔۔ ان میں جو معنی ابھر رہے تھے ایسا نہیں کے میں پڑھنے سے قاصر تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مجھے شدت سے احساس ہوا کہ غلط امید دے بیٹھی ہوں انہیں۔۔۔ان کی آنکھوں میں جگنو جگمگا رہے تھے۔۔۔انہوں نے مسکراتے ہوئے دودھ کا بھرا گلاس سائیڈ پہ رکھ دیا۔۔۔

اور اب وہ مجھے فرصت سے تک رہے تھے اور میرے پاوں لرزا گئے۔۔۔

کوئی غلط مطلب اخذ مت کیجئے گا۔۔اوکے۔۔" بمشکل اپنی آواز میں " بھرم لاتے۔۔میں نے انہیں انفارم کیا۔۔۔جس پر ان کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔اور وہ ہلکا سہ اثبات میں سر سہلانے لگے۔۔۔

وہاں مزید رکنا خود کو مشکل میں ڈالنا تھا اس لیے میں تیزی سے پلٹی ۔۔ابھی ایک دو قدم بھی نہ چلی تھی۔۔کہ کم بخت میرے پاؤں لڑکھڑائے۔۔اور میں پیچھے کی جانب گرنے لگی۔۔۔مجھے اندازہ تھا کے اب

میرے سر پر زور سے لگنی ہے اس لیے میں نے فورا۔۔مارے خوف کے آنکھیں میچ لیں۔۔۔لیکن اگلے ہی پل میں اس ڈیولش ہینڈ سم بندے کی باہوں میں گری ہوئی تھی۔۔۔میں بغیر دیکھے بھی محسوس کر سکتی تھی اپنے ارد گرد بندھے حصار کو۔۔۔

ڈرتے ڈرتے آنکھ کھولی۔۔توان کا مسکراتا ہوا چہرہ سامنے تھا۔۔

"سوری۔۔م۔۔میرا۔۔پا۔۔پاوں سلپ ہو گیا تھا "

خداروز کرے۔۔۔"مجھے تکتے ہوئے۔۔۔ایک ٹرانس کی سی کیفیت " میں بولے۔۔۔

ان کی آنکھوں کی تپش میرے پورے وجود کو سلگا گئی تھی۔۔۔

مجھے اٹھنا چاہیے۔۔"تیزی سے ہڑ بڑا کر بولتی۔۔۔میں نے اٹھنے کی " کوشش کی۔۔۔

اٹھ پاتی۔۔اس سے قبل ہی انہوں نے اپنا ہاتھ جو میرے پیچھے حائل تھا سر کے سپورٹ کے طور پر۔۔۔وہ ہٹا دیا۔۔جس کے سبب اب میرا سر بیڈ پہ لگا تھا۔۔۔"اہ"اچانک جھٹکے سے گرنے پر۔۔میرے منہ سے بے ساختہ آواز نکلی۔۔۔

" بڑی خوشی سے کہنا پڑ رہا ہے مس لائبہ۔۔۔کے آج آپ کے الفاظ اور ایکشن میل نہیں کھا رہے۔۔الفاظوں میں نہ ہے جبکے ایکشن میں کھلی ہاں۔۔۔ویسے بھی۔۔۔

--actions speak louder than

---"مجھ پر جھک کر---میری زلفوں میں اپنی انگلیاں words"

پھیرتے---وہ شوخی بھری آنکھوں سے میرے چہرے کو

تکتے--- گمبھیر و بھرائی آواز سے گویا ہوئے--تو مجھے اپنا پورا جسم گرم

پڑتا محسوس ہوا---میرے گال دہکنے لگے تھے---

میں وا---واقعی سلپ ہوئی تھی---اپنے فائدے کے مطلب اخذ نہ "

کریں" میں بمشکل تھوک گلے میں نگل کر--انھیں اپنی بڑی بڑی آنکھیں

احتجاج میں دیکھاتے بولی---تو وہ کھل کر ہنس دیے---

ان کی ہنسی نہایت خوبصورت ہے------

ان کے سرخ ہونٹوں سے نگاہ ہٹانا میرا لیے مشکل ہوگیا تھا---

مجھے اپنا گلا خشک پڑتا محسوس ہوا۔۔

ہمیں یہ گھر چھوڑنا پڑے گا لائبہ اور نہ صرف یہ گھر بلکہ سب کچھ۔۔۔ " کیونکہ اگر میں نے فرزین سے شادی نہیں کی تو ڈیڈ مجھے عاق کر دیں گے اپنی جائیداد سے اور میں مینٹلی طور پر اس کے لیے تیار ہوں۔۔۔ تم بھی ذہن بنا لو۔۔۔ یہ عیش و عشرت کی زندگی۔۔۔ یہ نوکر چاکر یہ سب نہیں دے سکوں گا میں تمہیں۔۔۔ لیکن عزت و محبت ضرور دوں گا۔۔۔ یہ میرا وعدہ ہے۔۔۔ تمھیں اور آمنہ کو ہمیشہ خوش رکھوں گا۔۔۔" وہ اچانک سنجیدگی سے بولے۔۔۔ تو میں ان کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی میری سبز رنگ آنکھوں میں۔۔۔ اور کیونکر نہ ہوتی۔۔ وہ شہزادہ اپنا سب کچھ چھوڑ رہا تھا صرف میرے لیے۔۔

وہ مغرور ڈیول جسے میں جانتی تھی۔۔۔وہ تو آج کہیں تھا ہی نہیں۔۔۔آج تو محبت کے نام پر اپنا سب کچھ لوٹا دینے والا شہزادہ میرے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔

"کیا واقعی آپ میرے لیے سب کچھ چھوڑ دیں گے؟؟؟۔۔اپنا بزنس اپنا گھر اپنے پیرنٹس سب کچھ؟؟؟۔۔"میں چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکی تھی اپنی حیرت ظاہر کرنے سے۔۔۔اپنی بے یقینی کا اظہار کرنے سے۔۔۔

"جان ہے تو جہان ہے۔۔۔اور میری جان تم ہو لائبہ۔۔۔۔۔۔تم نہ ہو۔۔۔تو یہ اسامہ وجدان خاک برابر۔۔۔"مجھے کہہ لینے دیں۔۔کوئی جادو تھا اس سحر انگیز نیلی آنکھوں والے ڈیول کے پاس۔۔۔کوئی طلسم تھا اس کے لفظوں میں۔۔۔جو مجھے جکڑ گیا۔۔۔کوئی مقناطیسی طاقت جو مجھے اس کی جانب کھینچتی معلوم ہوئی۔۔۔

اسامہ

آج صبح سے میرا افس میں دل نہیں لگ رہا تھا۔۔رات کی خوبصورت یادیں میری آنکھوں میں سجی تھیں۔۔۔میں چاہ کر بھی خود کو روک نہیں پا رہا تھا۔۔اسے یاد کرنے سے۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

میں واقف تھا۔۔مجھ سے بہت جلد سب کچھ چھیننے والا ہے یہ سی ای او کی سیٹ یہ آفس یہ کاروبار میرا گھر سب کچھ۔۔۔لیکن اس کے باوجود مجھے کوئی ٹینشن نہیں تھی۔۔کوئی دلی طور پہ دکھ ورنج نہ تھا بلکہ میں خوش تھا۔۔۔بہت خوش۔۔۔ایک اطمینان تھا میرے دل کو۔۔کہ میرا فیصلہ بالکل درست ہے۔۔۔کیونکے میں پہلے ہی لائبہ کو بہت دکھ وتکالیف دے

چکا ہوں اب مزید کوئی دکھ ورنج نہیں۔۔۔میں اس پر سوتن نہیں لانے والا۔۔۔چاہے بدل میں ڈیڈ میری جان لینے پر ہی کیوں نہ تل جائیں۔۔

میں کسی خوش فہمی کا شکار نہیں ہوں کہ میں ان کا بیٹا ہوں تو وہ مجھے چھوڑ دیں گے۔۔اچھے سے علم ہے مجھے۔۔۔کے بات جب ان کے کاروبار یا ان کی انا پر آئے گی تو وہ میری جان تک لینے سے دریغ نہیں کریں گے۔۔۔

میں جب جب ڈیڈ کے فیصلوں کے مخالف گیا ہوں۔۔۔مجھے سنگین سزا ملی ہے۔۔۔شاید یہی وجہ ہے کہ میں نے سوچ لیا ہے کہ میں 17 تاریخ کو ہی اپنی بیوی اور بیٹی کو لے کر یہاں سے غائب ہو جاؤں گا۔

ڈیڈ مجھے کبھی ڈھونڈ نہیں سکیں گے۔۔۔نہ ڈیڈ نہ میرا کوئی اور دشمن۔۔۔

"سر آپ نے جو کہا تھا وہ کام ہو گیا۔۔۔" میں اپنی سوچوں میں ہی مگن ۔۔۔ پین کو اپنی دو انگلیوں میں پکڑ کر ہلا رہا تھا جب میرے آفس کا دروازہ نوک ہوا۔۔ کیونکہ میں عبید کا ہی انتظار کر رہا تھا اس لیے میں نے فوراً اسے اندر آنے کی اجازت دی۔۔

اس نے اندر آکر مطمئن انداز میں اطلاع دی تو میرے لبوں پر مسکراہٹ بکھری۔۔۔ "گڈ۔۔۔"

"سر۔۔۔ کیا واقعی آپ اپنی زندگی بھر کی ساری محنت کو۔۔ جو آپ نے کم عمری سے کی ہے۔۔ یوں ہی سر ازلان کی گود میں ڈال کر چلے جائیں گے۔۔۔؟؟؟۔۔۔ میں اور ڈاکٹر دونوں چاہتے ہیں کہ آپ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کریں۔۔ یہ بالکل صحیح فیصلہ نہیں ہے۔۔۔ ایک بار سب کچھ سر ازلان کے ہاتھ میں آ گیا تو مجھے یقین ہے وہ بجائے سکون سے بیٹھنے اور

کاروبار کرنے کے۔۔۔آپ کو ڈھونڈنے میں لگ جائیں گے۔۔۔کون نہیں جانتا ان کی نفرت آپ سے کاروباری معاملات کے لیے نہیں ہے۔۔۔وہ نفرت آپ کی ذات سے وابستہ ہے۔۔۔۔جب تک وہ آپ سے آپ کی تمام خوشیاں و زندگی کا مقصد نہ چھین لیں۔۔وہ سکون سے نہیں بیٹھیں گے۔۔اس لیے ایسا مت کریں۔۔۔یہ پاور بہت ضروری ہے آپ کے سیلف ڈیفنس کے لیے۔۔۔جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔۔۔سر ازلان کے ہاتھوں میں پاور کو دینا ایسا ہی ہے جیسے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارنا۔۔۔"

عبید اور ڈاکٹر دونوں ہی میرے وفادار ہیں۔۔میں واقف ہوں کے انھیں میری فکر ہے۔۔۔لیکن میں اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔۔۔۔کیونکہ میں ازلان سے لڑ سکتا ہوں وجدان احمد سے نہیں۔۔۔اگر بات صرف میری ہوتی تو میں آرام سے یہیں بیٹھ کر دیکھتا کہ ڈیڈ کس حد تک جا

سکتے ہیں اپنی بات مجھ سے منوانے کے لیے۔۔۔ لیکن بات میرے ساتھ منسلک دو انسانی جانوں کی ہے۔۔۔ جنھیں میں خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

وہ میرے برابر میں آکر سونے لیٹی۔۔۔۔۔

میں اپنے آئی پیڈ پر لگا ہوا تھا کام کرنے میں۔۔۔

اور کتنی دیر کام کرنے والے ہیں آپ؟؟۔۔"اس نے مجھے دیکھ " سرسری سے انداز میں پوچھا۔۔۔ پھر اپنے بالوں کو کیچر سے آزاد کیا۔۔۔ اور اس کیچر کو میرے سامنے ہی سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

اس کی گھنی آبشاراب مکمل کمر پر بکھری ہوئی تھیں۔۔۔اور کچھ کندھے سے آگے بھی ڈھلک آئی تھیں۔۔۔میرا دل تو جیسے ان زلفوں میں ہی کہیں الجھ کر رہ گیا ہو۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے؟؟۔"اس نے اپنی بات پر زور دیا تو میں حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔کام زیادہ ہے آج۔۔۔تم سو جاؤ آرام سے۔۔۔بس چہرے کا رخ میری طرف رکھنا۔۔"میں نے آخری جملہ منتی لہجے میں ادا کیا۔۔تو وہ ایک لمحے کے لیے مجھے الجھ کر دیکھنے لگی۔۔۔جب کہ میں آئی پیڈ پر اپنی نظر مرکوز کر چکا تھا۔۔۔

آنکھوں کے کناروں سے اس کے چہرے کو بلش ہوتے دیکھا۔۔۔وہ پھر بھی رخ موڑ رہی تھی۔۔۔

پلیز۔۔۔"اس بار مکمل توجہ اس کی جانب مبذول کر۔۔دنیا جہاں کی" معصومیت چہرے پر سجائے اور نیلی آنکھوں میں منت لیے کہا۔۔۔تو وہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔پھر جواباً کچھ نہ کہا۔۔۔بس میری سمت رخ کر کے۔۔۔آنکھیں موند لیں۔۔۔

میں ہلکا سا مسکرایا اور پھر مطمئن انداز میں کام کرنے لگا۔۔۔۔مجھے جلد سے جلد سارے کام نمٹانے تھے اسی لیے میں آج پوری رات جاگنے والا تھا۔۔۔

میں کام بھی کرتا رہتا اور وقفے وقفے سے اس کا حسین گلاب سہ کھلتا چہرہ بھی دیکھتا رہتا۔۔اس کا چہرہ کافی تھا مجھے دلی سکون بخشنے کے لیے۔۔۔

جب کام سے فارغ ہوا تو آنکھیں دکھ رہی تھیں۔۔۔آنکھوں کو اپنی انگلیوں سے مسلتے ہوئے ابھی میں نے سیل اٹھایا ہی تھا کہ غلطی سے غلط بٹن کلک ہوا اور فیس بک اون ہو گئی۔اور بس اسی لمحے میری نظر ایک پوسٹ پر پڑی۔۔۔جو شاید کسی ناول کی تھی۔۔۔جس میں ہیروئن پوچھ رہی تھی کہ میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔اور ہیرو نے جوابا کہا۔۔۔میری لگ رہی ہو۔۔۔

مجھے یہ جملہ اچھا لگا تھا اور تب میرے ذہن میں آیا۔۔کے مجھ سے میری دشمن جاں کبھی نہیں پوچھتی کہ وہ کیسی لگ رہی ہے۔۔۔ہمارے درمیان بے تکلفی کا رشتہ قائم نہیں ہو سکا تھا ابھی تک۔۔

وہ مجھ سے بہت کھینچی کھینچی سی رہتی ہے اس بات کا احساس مجھے رنج پہنچا رہا تھا۔۔۔

میں سیل رکھ کر۔۔۔اس حسین چہرے کی جانب رخ کر آرام سے لیٹ گیا۔۔۔

بس میرا لیٹنا تھا کہ فجر کی اذانوں کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔

میں نماز نہیں پڑھتا تھا۔۔۔آخری بار یاد بھی نہیں کے کس عمر میں اور کب پڑھی تھی۔۔۔شاید وضو کا طریقہ بھی بھول چکا تھا اب تو۔۔۔انٹر میں رٹا لگایا تھا اسلامیت کے سبجیکٹ میں وضو کے طریقے کا۔۔اب تو بھول بھال گیا۔۔۔

میں نے آذانیں سننے کے باوجود آنکھیں موندلیں۔۔۔اور پھر جیسے مجھے وہ لمحہ یاد آیا۔۔۔جب مجھے علم ہوا تھا کے لائبہ زندہ ہے اور نہ صرف زندہ ہے بلکہ وہ اقبال کے پاس ہے۔۔ایک غیر مرد کے پاس۔۔۔تو میری روح فنا ہو گئی تھی۔۔۔کسی کی بھی ہو گی جس کی بیوی کسی غیر مرد کے پاس ہو بشرط کے مرد غیرت مند ہو۔۔اور میں غیرت مند تھا۔۔۔۔مجھے تو اس کا عاشر سے بات کرنا تک پسند نہیں تھا پھر میں اسے ایک غیر مرد کے ساتھ کیسے دیکھ لیتا۔۔۔

میں نے سوچ لیا تھا پہلے اقبال کو جان سے ماروں گا اور پھر خود کو۔۔۔

میں اقبال کا پتہ لگا رہا تھا۔۔۔کہ وہ کب کہاں کس وقت کیا کرتا رہا ہے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کہاں رہا ہے۔۔۔ کیا کھایا ہے۔۔۔ کس کے ساتھ کھایا ہے۔۔۔ کیسے رہا ہے۔۔ کس کس جگہ گیا ہے۔۔ کس کے ساتھ گیا ہے۔۔۔ ہر اک چھوٹی سے چھوٹی معلومات۔۔۔ اور تب مجھے پتہ چلا کہ اس کا لائبہ سے کوئی رابطہ ہی نہیں ہے۔۔۔ اس نے لائبہ کو اپنی فی۔ میل سیکرٹری کے حوالے کر دیا تھا شروع سے ہی اور اسی کے ساتھ یہاں سے باہر ملک بھیجا۔۔۔ اور خود وہ ایک بار بھی امریکہ نہیں گیا تھا۔۔۔ امریکہ میں لائبہ اکیلے رہ رہی تھی اپارٹمنٹ میں۔۔۔

اس حقیقت سے آشنا ہونے کے بعد۔۔۔ کے مجھ سے دور ہونے کے باوجود خدا نے میری امانت کی حفاظت کی ہے۔۔۔ میں خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔۔۔ مجھے یاد ہے میری انکھوں میں اس لمحے آنسو آ گئے تھے۔۔۔ سجدہ شکر کے آنسو۔۔۔

ابھی میں ماضی کی یادوں کے دریا میں غوطہ زن تھا کہ پھر آذان کی آواز آئی۔۔شاید وہ کسی اور مسجد کی تھی۔۔۔اس لمحے میرے دل نے کہا۔۔۔ کہ جس خدا نے مجھے بن مانگے میری محبت دے دی۔۔۔اور نہ صرف دی بلکہ میری بیو قوفیوں و نادانیوں کے وقت اس کی حفاظت بھی کی۔۔۔تو کیا میرا فرض نہیں بنتا اس کا شکر ادا کروں؟؟۔۔۔اس سے محبت کروں جس نے میری عزت کی حفاظت کی۔۔۔اس سے عشق کروں جو مجھے بن مانگے بھی دیتا رہا۔۔۔اور عشق کی ابتدا تو ہمیشہ جھک کر ہی ہوتی ہے۔۔۔اس لیے مجھے اس کے سامنے جھکنا چاہیے یہ بتانے کے لیے کہ میں اس کا شکر گزار ہوں۔۔۔

بس پھر کیا تھا میں نے کمر کس لی عشق کے لیے۔۔۔ہاں البتہ شیطان نے پاؤں دبانا شروع کر دیے تھے۔۔۔بڑی تیز نیند بھی آنے لگی اچانک۔۔۔

شیطان کے چیلوں نے ورغلانا بھی شروع کیا کہ چھوڑو کل سے پڑھنا شروع کر دینا ابھی تو تم تھکے ہوئے ہو سو جاؤ۔۔۔ مگر شاید شیطان بھول گیا میں بھی اسامہ وجدان ہوں۔۔ان کے سردار ازلان وجدان کا بڑا بھائی۔۔۔میں فوراہی جھٹکے سے اٹھا۔۔۔اور اگلا لمحہ ضائع کیے بغیر بیڈ سے اتر گیا۔۔۔ان کی پندرہ منٹ پاؤں دبانے کی محنت کو میں نے اک لمحے میں پانی میں ملا دیا تھا۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

لائبہ۔۔۔اٹھ جاؤ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔"میں نے اس پر جھک کر" ۔۔۔گال سہلاتے۔۔۔بڑے پیار سے اٹھایا۔۔۔

وہ آنکھیں مسلتے ہوئے بے یقینی کے عالم میں اٹھی تھی۔۔۔یقیناً اسے حیرت ہوئی تھی کہ اسے نماز کے لیے اٹھا کون رہا ہے۔۔۔

پہلے میں وضو کر لیتا ہوں۔۔ پھر تم کر لینا۔۔" میں نے نرمی سے "
کہا۔۔۔ تو وہ شاکڈ کے عالم میں اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

کیونکے میں پہلی بار مسجد نماز پڑھنے جا رہا تھا ٹوپی پہن کر۔۔۔ تو میں نے دیکھا مہرو بی بی کافی حیران زدہ ہو کر مجھے سیڑھیوں سے اترتا ہوا دیکھنے لگی تھیں۔۔۔ جس کی وجہ سے میں تھوڑا اثر موثر موو الی فیلنگس سے ہمکنار ہوا۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

آپ کب تک آ رہے ہیں۔۔ میں اور آمنہ بالکل تیار بیٹھے ہیں۔" میں "
ضروری میٹنگ میں تھا جب میرا سیل رنگ ہونے لگا میٹنگ میں سیل

کیونکہ الاؤ نہیں تھا اس لیے جب میرے سیل کی بیل رنگ ہوئی تو پورا
اسٹاف مجھے حیرت سے دیکھنے لگا۔۔۔

ان کی آنکھوں میں مزید اچھنبا تب ابھرا جب میں نے کال ریسیو کی۔۔۔

بندہ کتنا بھی مصروف کیوں نہ ہو۔۔اپنی بیوی کی کال نہیں ٹال
سکتا۔۔۔کیونکے جانا واپس گھر ہی ہوتا ہے۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

کال ریسیو کرتے ہی دوسری جانب سے بے صبری سی آواز میرے
کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

بس تھوڑی سی دیر لگے گی۔۔میٹنگ ختم پر ہے۔۔پھر میں ڈائریکٹ "
گھر ہی آؤں گا۔۔۔"بس میرا آہستگی سے جواب دینا تھا کہ سارے سٹاف

میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔۔۔یقیناً جس طرح میں بات کر رہا تھا کوئی بھی اندازہ لگا سکتا ہے کہ میں کسی لڑکی سے بات کر رہا ہوں۔۔۔ہو سکتا ہے ان کا شک فرزین پر گیا ہو۔۔۔لیکن کسے فرق پڑتا ہے۔۔۔

کال ڈسکنیکٹ ہونے کے بعد آدھے گھنٹے کی میٹنگ کو میں نے 10 منٹ میں وائنڈاپ کیا تھا۔۔۔

میں گاڑی کو خود ڈرائیو کر کے جب گھر پہنچا تو وہ ماں بیٹی مجھے تیار نظر آئے۔۔۔

لائبہ آج دو دن کے لیے اپنے گھر رہنے جا رہی تھی آمنہ کے ساتھ۔۔۔
میں تو بس یہی سوچ رہا تھا کہ میں رہوں گا کیسے اس کے بغیر۔۔۔

ساتھ ہی لے چلتی تو اچھا تھا۔۔۔مگر جھوٹے منہ بھی ایک بار نہیں پوچھا اس نے مجھ سے۔۔۔ہونہہ۔۔۔سنگ دل عورت۔۔۔

میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاتی۔۔۔خوامخواہ اتنا انتظار کروایا آپ نے اپنا۔۔"وہ منہ بسور۔۔۔بگڑ کر بولی۔۔۔

اب میں کیا کہتا۔۔کہ اگر اسے ڈرائیور کے ساتھ بھیج دیتا۔۔تو یہ جو تھوڑی بہت باتیں کر پا رہا ہوں تھوڑا وقت گزار پا رہا ہوں اس سے بھی محروم ہو جاتا۔۔۔اور میں اس سے محروم نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔۔

کون سہ تمھاری امی بھاگے جا رہی ہیں جو اتنی جلدی مچا رہی ہو۔۔"میں " منہ بسور کر بڑبڑایا۔۔۔

میں اتنے سالوں بعد جا رہی ہوں اپنے گھر رہنے۔۔۔"شاید اس نے " میری بات سن لی تھی۔۔اس لیے وہ تیزی سے جتاتے ہوئے بولی۔۔۔اس کے لہجے میں بلا کا شکوہ در آیا تھا۔۔

اچھا بھئی۔۔جاؤ۔۔۔ تمہیں روکنے کی جرات بھی کس میں ہے۔۔" " مانا اسے جانے کا کہنا بھی میرے حلق تک کو کڑوا کر گیا تھا لیکن مرے دل سے کہنا پڑا۔۔۔

ایک منٹ۔۔ بابا آپ کے لیے کچھ لائے ہیں۔۔"آمنہ میری گود میں " آنے کے لیے مچل رہی تھی۔۔ لیکن پہلے میں اسے جو دینا چاہتا تھا۔۔وہ دینے کے لیے میں نے پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

لال رنگ کی فراک میں وہ بالکل اپنی ماں جیسی لگ رہی تھی
۔۔۔خوبصورت۔۔۔

پھر میں نے اپنی جیب سے دو لال کلر کے مخملی باکس نکالے۔۔۔ایک تھے لائبہ کے لیے۔۔۔ earrings چھوٹا سہ تھا جس میں ایئرنگس پھول ڈیزائن میں بنے ہوئے ڈائمنڈز کے نگوں سے جڑے۔۔۔اور دوسرا لمبا سہ باکس تھا۔۔۔جس میں میری لٹل پرنسس کے لیے لاکٹ تھا۔۔۔ کا۔۔۔وہ بھی ڈائمنڈ سے جڑا ہوا (A) اس کے نام کا فرسٹ الفابیٹ تھا۔۔۔

پہلے میں نے اپنی لٹل پرنسس کے گلے میں لاکٹ پہنایا۔۔۔

پھر لائبہ کے قریب ہو کر۔۔۔اس کے کان میں وہ ڈائمنڈ ایئر رنگ پہنانے لگا۔۔۔میری قربت سے اس کے کان سرخ پڑ رہے تھے۔۔۔وہ سانس روکے کھڑی تھی میں محسوس کر سکتا تھا۔۔۔جس کے سبب میرے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ بکھری۔۔

" پوچھو گی نہیں مجھ سے۔۔۔کے کیسی لگ رہی ہو۔۔۔"مجھے وہ ناولز کی لائنز یاد آئی تھیں۔۔۔میں نے اس کی جانب دیکھ۔۔۔محبت کے جال آنکھوں سے پھینکتے۔۔۔مسکرا کر کہا۔۔

" نہیں۔۔کیونکہ فل کانفیڈنٹ ہے اپنی نمونی پر سنلٹی پر۔۔۔۔۔"وہ منہ بسور کر۔۔۔ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہتی۔۔۔میرے کندھے سے دانستہ طور پر کندھا ٹکراتی۔۔آگے بڑھ گئی۔۔۔

کانفیڈنٹ ہو تو ایسا۔۔اور میں بیچارہ (میری لگ رہی ہو) کہنے کے لیے کھڑا تھا۔۔۔ہونہہ۔۔۔چھ گھنٹے فالتو میں برباد کیے اس ناول کو ڈھونڈ کر مکمل پڑھنے میں۔۔۔تاکہ بیوی کا دل جیتنے کے لیے رومینٹک ٹپس لے سکوں۔۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

دودھ "۔۔روزانہ کی طرح وہ آج بھی دودھ کا گلاس لے کر آن پہنچی تھی۔۔۔

شکریہ۔"میں نے مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔۔ساتھ ہی دودھ کا" گلاس لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

بیٹھو۔۔۔مجھے ضروری بات کرنی ہے۔۔"میں نے اس کا نازک ہاتھ پکڑ" کر۔۔۔ابھی اپنے برابر میں بٹھایا ہی تھا۔۔کہ جو لھے میں سے آمنہ کے رونے کی آواز آنے لگی۔۔۔

آپ۔۔آپ دودھ پیے۔۔۔میں آمنہ کو دیکھ لیتی ہوں۔۔۔"وہ فوراََہی" میرا ہاتھ چھڑا کے جانے کے لیے اٹھی۔۔۔مجھے ایک لمحے کے لیے لگا۔۔جیسے وہ گڑبڑائی ہو یا ڈری ہو۔۔۔مگر کیوں؟؟۔۔۔وہ مجھ سے کیوں ڈرنے لگی بھلا؟؟؟۔۔۔۔

اپنے ذہن میں آنے والے خیال کو جھٹکتے۔۔میں نے دودھ کا گلاس اٹھایا اور پینا شروع کیا۔۔۔اس کا ٹیسٹ روزانہ کے مقابلے تھوڑا الگ تھا۔۔۔ہلکا سہ کڑوا۔۔۔

Zubi Novels Zone

لائبہ۔۔۔دودھ میں کچھ ڈالا ہے کیا؟؟۔۔"ایک دو گھونٹ پینے کے" بعد۔۔میں نے گلاس منہ سے ہٹا کر۔۔منہ بسورتے ہوئے۔۔۔اس کے جانب دیکھ استفسار کیا۔۔۔

میں نے دیکھا اس کی سبز رنگ آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے۔۔۔اگلے ہی لمحے میری آنکھیں دھندلی ہوئیں۔۔جیسے مجھے زور سے چکر آیا ہو۔۔۔ اپنے ارد گرد ہر چیز جیسے گھومتی محسوس ہوئی۔۔۔

کچھ غلط ہے اس بات کا احساس مجھے ہو چکا تھا۔۔لیکن میرا دل ماننے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔بالکل بھی نہیں۔۔۔۔

سوری۔۔۔"میں نے فوراہی اپنا سر پکڑا تھا۔۔۔جو بری طرح چکرا رہا تھا" ۔۔۔پھر لائبہ کی جانب دیکھا۔۔۔جو آمنہ کو گود میں اٹھائے ہوئے تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو ڈھلک کر رخسار پر بہا تھا۔۔۔میں نے اس کی سبز رنگ آنکھوں کو سرخ دیکھا۔۔جن میں شرمندگی تھی۔۔۔

فقط اس کا ایک لفظ ادا کرنا تھا مجھے اپنے دل میں ٹیس اٹھتی محسوس ہوئی۔۔۔

سوری۔۔سوری۔۔۔"میرے ارد گرد سب گھومنے لگا تھا۔۔۔میرے" ہاتھ سے کب گلاس چھوٹا۔۔مجھے خبر نہیں۔۔۔

بس کچھ ٹوٹنے کی آواز میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔اب خبر نہیں کہ وہ میرا دل تھا یا وہ کانچ کا گلاس۔۔۔

میں بے سدھ ہو کر بیڈ پر گرا۔۔۔

بے یقینی سی بے یقینی تھی میری آنکھوں میں۔۔۔مجھے یقین کیسے آئے کہ جس کے لیے میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر جانے کے لیے تیار کھڑا تھا۔۔۔اسی نے مجھے دھوکہ دے دیا۔۔۔

میری آنکھیں بند ہونے لگی تھیں۔۔۔میں نے دیکھا وہ میرے سامنے سے گزر کر چلی گئی ہے۔۔۔مجھے اپنے پیچھے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔۔۔میرا ذہن کام کر رہا تھا ابھی بھی۔۔۔

لائبہ

سر اسامہ کو نیند کی دوائی دینے کے بعد پلان کے مطابق میں مینشن سے باہر آگئی تھی۔۔جہاں ٹیکسی میرا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

امنہ کو گود میں لیے۔۔میں ٹیکسی کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔میرا ہر قدم بھاری تھا۔۔

میرے اندر جیسے کوئی جنگ چل رہی تھی۔۔۔

اس ڈیول نے مجھ سے شادی صرف اپنی منگیتر کو کڈنی ٹرانسفر کروانے کے لیے کی تھی۔۔۔وہ شروع سے دھوکے باز تھا۔۔۔اس نے ہمیشہ مجھے ذلیل کیا۔۔۔ہمیشہ مجھے رسوا کیا۔۔۔جب اس کے دشمنوں نے مجھے تختے پر

لٹکا کر بیچ سمندر میں پھینکا۔۔۔وہ تب بھی مجھے بچانے نہیں آیا۔۔اسے تب بھی میری کوئی فکر نہیں تھی۔۔۔میں خود کو بار بار سمجھا رہی تھی۔۔۔ خود ہی کو یاد کرا رہی تھی کہ اس نے مجھ پر کتنے ظلم ڈھائے ہیں۔۔۔لیکن اس کے باوجود میرے دل میں ابھرتا گلٹ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔۔ان کی وہ بند ہوتی نیلی رنگ آنکھیں۔۔۔جن میں بے یقینی تھی۔۔جن میں دکھ تھا۔۔جن میں رنج تھا۔۔۔وہ میرے ضمیر کو جھنجوڑ رہی تھیں۔۔۔

میں ان سارے خیالات کو جھٹک کر ٹیکسی میں بیٹھی یہ سوچتے ہوئے کہ میں جو کر رہی ہوں وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔

اسامہ

پھر مجھے زور سے کھانسی اٹھی۔۔۔اور میرے منہ سے خون نکلنے لگا۔۔۔

عورت بے وفا ہوتی ہے۔۔اب تک سنا تھا۔۔آج دیکھ بھی لیا۔۔۔

میری آنکھوں سے۔۔۔دل میں اٹھنے والی شدت کی ٹیسوں کے سبب آنسو بہنے لگے۔۔۔اور کیو نکر نہ بہتے جسے اتنی شدت سے چاہا کہ اس کے پیچھے سب چھوڑنے کے لیے تیار تھا۔۔وہ تو مجھے ہی چھوڑ گئی۔۔۔

اس نے کہا تھا جب وہ مجھے گولی مارے گی تو اس کے ہاتھ تک نہیں کانپیں گے۔۔۔۔مگر وہ رو رہی تھی مجھے زہر دینے کے بعد۔۔۔اس کا مطلب صاف تھا۔۔اتنی نفرت نہیں کرتی وہ مجھ سے۔۔۔جتنی وہ سمجھتی ہے کہ مجھ سے کرتی ہے۔۔۔

اسی حالت میں۔۔۔ چکراتے ہوئے سر کے ساتھ۔۔۔ میں نے ہاتھ بیڈ پر سیل ڈھونڈنے کی نیت سے مارنا شروع کیا۔۔۔

میرا سیل جو میرے تکیے کے برابر میں ہی رکھا تھا وہ میرے ہاتھ آیا تو میں نے فوراً ہی دھندلی آنکھوں کے ساتھ سیل کی اسکرین تکتے۔۔انداز اکال ملائی۔۔۔۔

مانا میرے دل کے لیے یہ ماننا مشکل تھا کہ وہ مجھ سے نفرت میں اس قدر آگے بڑھ گئی۔۔۔کے مجھے زہر تک دے دیا۔۔۔ لیکن میں اچھے سے واقف ہوں۔۔۔ کہ وہ یہ زہر اکیلے نہیں دے سکتی مجھے۔۔۔ کوئی ہے جو اس کا ساتھ دے رہا ہے ان سب میں۔۔۔ ساتھ تو کیا ہی دے رہا ہے اسے اصل میں پھنسا رہا ہے۔۔۔اور اگر میں آج مر گیا تو یقیناً اسے کوئی نہیں بچا

سکے گا۔۔۔اس لیے مجھے جینا ہو گا۔۔۔اپنے لیے نہیں۔۔۔اس نادان لڑکی کو بچانے کے لیے۔۔۔

لائبہ۔۔لائبہ کی۔۔۔حفاظت۔۔۔"میں اپنے ٹھنڈے پڑتے وجود میں" ہمت جمع کر۔۔بمشکل اتنا ہی کہہ سکا تھا کہ میری آنکھیں بند ہو گئیں۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

لائبہ

ماضی کی یاد:

" ساری تیاری ہو گئی ہے لائبہ۔۔بس تمھیں اسامہ کو نیند کی دوائی دے کر اپنی بیٹی کو لے کر باہر آنا ہے۔۔۔باہر ٹیکسی موجود ہے تمھارے لیے۔۔۔جو تمہیں ایئرپورٹ پر چھوڑے گی ڈائریکٹ۔۔۔۔۔سارے

گارڈز کو ہٹا دیا گیا ہے۔۔۔ تمھارے پاس ایک گھنٹہ ہے جلدی کرو۔۔۔"
یہ میسج پڑھتے ہی میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔لگا جیسے باہر نکل آئے گا۔۔۔

نہیں۔۔ میں انہیں دوائی نہیں دینے والی۔۔"بس میرا یہ میسج ٹائپ کر" کے بھیجنا تھا کہ فوراً ہی مجھے کال آنے لگی۔۔۔

تم نے ابھی کیا میسج کیا ہے لائبہ؟؟۔۔۔میں نے پہلے ہی کہا تھا تمھیں " ۔۔۔مجھے ڈبل کراس کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔میں نے ساری تیاریاں کر دی ہیں۔۔ گارڈز ہٹا دیے گئے ہیں اور تم اب اینڈ موقع پر کہہ رہی ہو کہ تم اسامہ کو نیند کی دوائی نہیں دو گی۔۔۔"مانا میں اسے دیکھ نہیں رہی تھی لیکن اس کا لہجہ بتانے کے لیے کافی تھا کہ وہ کس قدر آگ بگولا ہو کر مجھ سے بات کر رہی ہے اس وقت۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں ڈبل کراس نہیں کر رہی۔۔میں بس نہیں کر سکتی۔۔۔" میں نے بے بسی سے کہا۔۔۔

مجھے نہیں علم کیوں؟؟؟۔۔شاید میں ڈرپوک ہوں۔۔ہاں۔۔۔میں ڈرپوک ہوں۔۔۔اس لیے مجھ میں ہمت نہیں ہے سر اسامہ کو نیند کی دوائی دے کر آمنہ کو لے کر گھر سے بھاگنے کی۔۔۔

" لائبہ تمھیں تھوڑی سی ہمت کرنی پڑے گی اپنے لیے نہیں تو اپنی بیٹی کے لیے کرو اور نکلو یہاں سے۔۔۔یاد رکھنا میں تمہیں چھوڑ بھی دوں۔۔ تو بھی ازلان وجدان تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔وہ اسامہ کا جانی دشمن ہے اور اس کی دشمنی کسی کاروباری معاملات کے لیے نہیں ہے۔۔۔وہ اسامہ کو اپنے اپاہج ہونے کا قصور وار سمجھتا ہے۔۔۔وہ نفرت

کرتا ہے اس سے۔۔۔اتنی نفرت کے جب تک اسے تباہ نہیں کر دے گا نا ں۔تب تک وہ سکون سے نہیں بیٹھے گا۔۔۔اور اسامہ سے جنگ میں جو بے قصور مارے جائیں گے وہ تم ماں بیٹی ہوں گے یاد رکھنا۔۔۔کیونکہ تم ہی "اسامہ کی کمزوری ہو۔۔۔۔

تم میرا ساتھ کیوں دے رہی ہو؟؟۔۔۔اگر میں اپنی بیٹی کو لے کر " یہاں سے دور بھی چلی جاؤں۔۔تو بھی سر اسامہ تم سے شادی نہیں کریں گے۔۔"میرے دل کا ہر کونا اس بات کا گواہ ہے کہ میں نے کبھی بھی اس آدمی کو بانٹنے کا تصور نہیں کیا۔۔۔اور جب بھی ان کا اور فرزین کا ایک ساتھ ذکر آتا ہے میرے تن بدن میں مانو آگ لگ جاتی ہے۔۔۔

میں نہیں جانتی کیوں؟؟۔۔۔لیکن اس وقت میں اپنے ہی محسن سے لڑ رہی تھی۔۔۔

سوچ ہے تمھاری۔۔۔تم سامنے سے ہٹو تو صحیح ۔۔۔دیکھنا اسامہ تمھیں" کتنی جلدی بھولتا ہے۔۔۔فلحال۔۔۔یہ ان باتوں کا وقت نہیں ہے۔۔۔ جب تم سیف مقام پر پہنچ جاؤ گی تو ہم آرام سے بیٹھ کر بات کریں گے۔۔۔ ہمارے درمیان ابھی تو بہت سے معاملات طے ہونا باقی ہیں۔۔۔"ان کے آخری جملے بہت معنی خیز تھے۔۔۔بہت سے مفاہمانہ مفہوم اپنے اندر سموئے ہوئے۔۔

تم جلدی کرو۔۔۔زیادہ وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔"انہوں نے" تیزی سے کہہ کر کال ڈس کنیکٹ کر دی

حال :

ٹیکسی چلنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔ میں نے مینشن کو اپنی آنکھوں سے دور جاتے ہوئے دیکھا۔۔۔

مجھے لگا کہ وہ مینشن مجھ سے دور نہیں جا رہا۔۔۔ میرا کوئی اپنا مجھ سے دور جا رہا ہے۔۔۔ بہت دور۔۔۔

میری آنکھوں میں فلم کی طرح پوری زندگی چلنے لگی تھی۔۔۔ وہ زندگی جو میں نے سر اسامہ کے ساتھ گزاری۔۔۔ جن میں یادیں تھیں۔۔۔

خود پر نہیں۔۔۔ تو مجھ پر ترس کھاؤ۔۔۔ تکلیف ہوتی ہے مجھے۔۔۔ پلیز" "تھوڑا دھیان سے چلا کرو

"کریم لو گی۔۔ پھر شیشے کے سامنے جاؤ گی۔۔۔ پھر کریم کھولو گی۔۔ پھر لگاؤ گی۔۔ پھر واپس آؤ گی۔۔۔ بہت دیر لگے گی۔۔۔ ناشتے پر دیر ہو رہی ہے پہلے ہی۔۔۔۔ ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہو گا پروفیسر کا۔۔۔ اس سے بہتر ہے کہ بس میں یوں کریم کھولوں۔۔ اور یہ لگا دوں"

لائبہ۔۔۔ تھوڑا سہ اعتبار کرو مجھ پر۔۔ میں کوشش کر رہا ہوں ڈیڈ کو منانے کی اور مجھے یقین ہے میں منا لوں گا انھیں اور نہ بھی منا سکا تو بھی یہ شادی صرف کاروباری معاملات کے طور پر ہو گی کیونکہ میں فرزین کو پہلے ہی تمہارے اور آمنہ کے متعلق آگاہ کر چکا ہوں۔۔۔"

" اور اگر میں کہوں کہ میں چاہتی ہی نہیں ہوں کہ آپ کی دوسری شادی ہو تو؟؟۔۔۔ کاروباری معاملات کے لیے بھی نہیں۔۔۔"

تو نہیں ہو گی۔۔۔ تمہاری قسم نہیں ہو گی۔۔۔ چاہے اس کے لیے مجھے "
"پوری دنیا سے کیوں نہ لڑنا پڑ جائے۔۔

"کیا چاہیے اپ کو؟؟؟"

"ایک کپ چائے تمہارے ساتھ۔۔۔ وہ بھی تمہارے ہاتھوں کی۔۔ "

کیا واقعی آپ میرے لیے سب کچھ چھوڑ دیں گے؟؟۔۔اپنا بزنس اپنا "
"گھر اپنے پیرنٹس سب کچھ؟؟؟۔۔

جان ہے تو جہان ہے۔۔۔اور میری جان تم ہو لائبہ۔۔۔۔۔۔ تم نہ "
"ہو۔۔۔تو یہ اسامہ وجدان خاک برابر۔۔۔

میں نہیں جانتی کیوں؟؟۔۔ لیکن میں کوئی بھی بری یاد۔۔ یاد نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ ساری اچھی یادوں نے جیسے میرے ارد گرد بسیرا کر لیا تھا۔۔۔

سر اسامہ جیسے بزنس مین و مغرور پر سنلٹی کا صرف میرے خاطر۔۔۔ میرے گھر جا کر جلیبیوں کا ناشتہ کرنا۔۔ ائلی پراٹھے کھانا۔۔ میرے ساتھ برتن دھلوانا۔۔ میرے لیے اپنے گھر والوں سے بات کرنا۔۔۔ اپنے والد تک سے لڑ جانا۔۔۔ ساری جائیداد چھوڑنے کے لیے راضی ہو جانا۔۔۔ یہ سب عام باتیں نہیں تھیں۔۔۔ کسی کے لیے بھی عام نہیں ہو سکتیں۔۔۔ جب آپ کے لیے کوئی مرد اپنی ہستی تک مٹانے کے لیے تیار بیٹھا ہو تو آپ چاہ کر بھی اسکے لیے اپنے دل میں نفرت قائم نہیں رکھ سکتے۔۔۔ میں بھی نہیں رکھ پا رہی تھی۔۔۔

مجھے محسوس ہوا کہ میں غلط ہوں۔۔ جب وہ میرے لیے اپنا سب کچھ چھوڑنے کے لیے تیار ہیں تو پھر مجھے یوں بیچ راستے میں انھیں دھوکا دے کر نہیں بھاگنا چاہیے۔۔۔ ہاں دھوکہ۔۔۔ میں ماننا نہیں چاہتی لیکن جو اس وقت میں کر رہی تھی۔۔۔ میرا دل و ضمیر دونوں جانتے تھے کے وہ دھوکہ ہے۔۔۔

میں یہ سب آمنہ کی حفاظت کے لیے کر رہی تھی لیکن کیا گارنٹی ہے کہ سر اسامہ سے دور ہو جانے کے بعد۔۔ خود فرزین مجھے اور میری بیٹی کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔۔۔ جس امیر زادی کے لیے سر اسامہ جیسے پاور فل شخص کے گارڈز کو ہٹانا مشکل نہیں تھا اس کے لیے مجھے مارنا یا میری بیٹی کو مار کر کسی کونے میں دفن کر دینا کتنا مشکل ہو گا بھلا۔۔۔ اور اس خیال کے آنے پر مجھے اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔

کیا وہ مجھے معاف کر دیں گے؟؟" میں انہیں نیند کی دوائی دے کر آئی " تھی صبح جب انہیں ہوش آئے گا اور میں انہیں بتاؤں گی کہ میں نے فرزین کے ساتھ مل کر بھاگنے کی کوشش کی۔۔ تو یقیناً وہ مجھے معاف نہیں کریں گے۔۔۔

ان گنت وسوسے ان گنت خیالات مجھے مکمل گھیرے ہوئے تھے میں فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ مجھے اس وقت کیا کرنا چاہیے کیا چیز میرے لیے درست ہے اور کیا غلط۔۔۔

کیا واقعی آپ میرے لیے سب کچھ چھوڑ دیں گے؟؟۔۔اپنا بزنس اپنا" "گھر اپنے پیرنٹس سب کچھ؟؟؟۔۔

جان ہے تو جہان ہے۔۔۔اور میری جان تم ہو لائبہ۔۔۔۔۔تم نہ ہو۔۔۔تو یہ اسامہ وجدان خاک برابر۔۔۔" یہ جملے میرے کانوں میں گونجنے لگے۔۔۔بار بار۔۔۔بار بار۔۔۔۔

میں کبھی اپنی گود میں سوتی آمنہ کو دیکھتی۔۔تو کبھی باہر کی جانب۔۔۔

میری جان تم ہو لائبہ۔۔۔۔۔تم نہ ہو۔۔۔تو یہ اسامہ وجدان خاک برابر۔۔۔"ان الفاظوں میں مانو جادو تھا یہ ابھی تک مجھے اپنے سحر میں جکڑے ہوئے تھے۔۔۔

پھر جیسے ان لفظوں نے مجھے طاقت دی۔۔کہ میں واپس جاؤں۔۔۔علم ہے کے مجھ سے ناراض ہوں گے۔۔۔مگر کوئی اپنی جان سے بھلا کتنے دن تک ناراض رہ سکتا ہے؟؟؟۔۔۔

"ٹیکسی روکو۔۔۔" آخر کار میں نے فیصلہ کیا۔۔۔ کہ میں سر اسامہ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔

سر اسامہ کے دشمنوں کا نشانہ میں اور میری بیٹی ہیں میں جانتی ہوں۔۔۔ اس لیے میں ان سے کہوں گی کہ ہمیں یہاں سے کہیں بہت دور لے چلیں۔۔۔ جہاں ہم اپنی ایک نئی زندگی بسا سکیں۔۔۔ مجھے یقین ہے وہ میری بات سنیں گے۔۔۔

"میں نے کہا ٹیکسی روکو۔۔۔" وہ ڈرائیور تو جیسے بہرا ہو۔۔۔ میرے کہنے کے باوجود اس نے گاڑی نہ روکی۔۔۔ میں نے دوبارہ کہا کہ شاید اسے سنائی نہ دی ہو میری آواز۔۔۔ لیکن اس بار بھی وہ میری آواز پی گیا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔میں نے کہا گاڑی روکو۔۔۔"اس بار میری آواز میں برہمی تھی۔۔۔

"یہ گاڑی تب تک نہیں رکے گی۔۔جب تک پولیس والے نہیں روکیں گے۔۔"وہ ٹیکسی ڈرائیور جو خاصہ ادھیڑ عمر نظر آرہا تھا بیک ویو مرر میں دیکھ۔۔۔خباثت سے مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔تو مجھے اپنی جان ہوا ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔

"پولیس؟؟۔۔۔وہ بھلا ہمیں کیوں روکنے لگی؟؟"مجھے اپنی پیشانی پر پسینہ آتا محسوس ہوا۔۔۔ہاتھ بھی گیلے گیلے سے ہونے لگے جس سے میں مریم کو تھامے ہوئے تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone
Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مجھے نہیں پتہ پولیس ٹیکسی کو کیوں روکے گی۔۔۔مجھے بس اتنا بتایا گیا ہے کہ مجھے تب ہی رکنا ہے جب پولیس مجھے روکے۔۔۔لیجیے۔۔شیطان کا نام لیا اور وہ حاضر۔۔۔"اور اتنا کہہ کر اس نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی۔۔ مجھے پولیس کی گاڑی کا سائرن سنائی دینے لگا تھا۔۔۔

پلیز گاڑی روکو۔۔۔"اب مجھے شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ میں نے خود کو کسی بڑی مصیبت میں پھنسا لیا ہے فرزین کی مدد لے کر۔۔۔

ٹیکسی ڈرائیور جیسے جیسے اپنی سپیڈ بڑھا رہا تھا ویسے ویسے مجھے سائرن کی آوازیں مزید بڑھتی سنائی دے رہی تھیں۔۔۔وہ ہمارے پیچھے تھے۔۔۔ مگر کیوں؟؟؟۔۔۔میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا ہے۔۔

میری آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے۔۔۔پورا وجود لرز رہا تھا مارے خوف کے۔۔۔آخر یہ سب کیا ہو رہا تھا میرے ساتھ؟؟؟؟۔۔۔ابھی میں یہی سوچ رہی تھی۔۔۔کے اچانک ہماری گاڑی کو بریک لگا۔۔۔

میرا سر ڈرائیور کی سیٹ کے پچھلے حصے سے ٹکرایا۔۔۔وہ تو اچھا ہوا کہ آمنہ پر میری پکڑ مضبوط تھی۔۔ورنہ یقیناوہ نیچے گر جاتی۔۔۔مگر اس جھٹکے کے سبب اس کی انکھ کھل گئی تھی۔۔۔

میں آمنہ کو دیکھ ہی رہی تھی پریشان اور مفلوج ذہن کے ساتھ۔۔۔کہ میری سائیڈ کا ڈور کھلا۔۔۔مجھے پولیس افسر نظر آیا۔۔۔جو مجھے نہایت برہمی سے تک رہا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

باہر نکلو بی بی۔۔۔"اس کالی وردی والے پولیس افسر نے سختی سے حاکمہ "
انداز میں کہا۔۔۔

کی۔۔کیوں ؟؟۔۔۔میں نے کیا کیا ہے ؟؟۔۔"اس لمحے بس میں اتنا ہی "
پوچھ سکی تھی۔۔۔

تھانے چلو سب بتاتے ہیں۔۔کیا کیا ہے تم نے۔۔۔"اس پولیس "
آفیسر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔تو مجھے اپنی سانسیں اٹکتی محسوس
ہوئیں۔۔۔

میری پیشانی پر پسینہ چمک رہا تھا۔۔۔ہاتھ پاوں لرز رہے تھے مارے
خوف کے۔۔۔اپنی جان جاتی محسوس ہو رہی تھی ہر گزرتے لمحے کے

ساتھ۔۔۔ان لوگوں نے میری ایک نہ سنی اور نہ ہی مجھے بتایا کہ مجھے کس گناہ کے تحت اپنے ساتھ پولیس اسٹیشن لے جارہے ہیں۔۔۔

فرزین کے کہنے پر میں اپنا سیل تک ساتھ نہیں لائی تھی جو کسی کو کال کر کے بلا سکوں مدد کے لیے۔۔۔

پولیس اسٹیشن میں داخل ہوتے ہی ان لوگوں نے مجھ سے آمنہ کو چھین لیا۔۔۔

'میری بچی مجھے واپس دو۔۔۔ "

"میں نے کیا کیا ہے کوئی بتائے گا مجھے"

کیوں لے کر آئے ہیں مجھے یہاں۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا "
ہے۔۔۔"میں بار بار پوچھ رہی تھی۔۔۔لیکن کوئی مجھے جواب نہیں دے
رہا تھا۔۔۔

کافی دیر بعد۔۔۔

چل۔۔۔اب سچ سچ بولنا شروع کر۔۔۔کیوں دیا زہر اسامہ وجدان "
کو؟؟؟۔۔۔"اور بس اس لیڈی پولیس آفسر کا میری انکھوں میں آنکھیں
ڈال۔۔۔ٹیبل پر دونوں ہاتھ جما کر (جو میرے سامنے رکھی تھی)۔۔۔
پوچھنا تھا کے میرے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے میں بالکل ساکت ہو گئی تھی۔۔۔

ک۔۔کون سہ زہر؟؟؟۔۔۔" بمشکل میرے منہ سے الجھ کر نکلا۔۔"

بڑی معصوم بن رہی ہے۔۔۔چل جلدی سے بتا۔۔۔کس کے کہنے پر "
اسامہ وجدان کو زہر دے کر آئی ہے تو؟؟۔۔"

میں نے کوئی زہر نہیں دیا ہے۔۔۔میں تو صرف انھیں نیند کی دوائی دے"
کر آئی تھی۔۔۔"میں نے تیزی سے جواب دیا۔۔۔

نیند کی دوائی یا زہر؟؟؟۔۔۔دیکھ لڑکی شرافت سے بتا دے۔۔۔۔ "
ورنہ اور طریقے آتے ہیں ہمیں سچ اگلوانے کے۔۔۔"اگلے ہی پل۔۔وہ
سیدھی کھڑی ہو کر۔۔ٹیبل پر رکھا موٹا سا ڈنڈا۔۔ہاتھ میں پکڑ کر مسلتے
ہوئے بولی۔۔۔تو مجھے لگا میری روح فنا ہو جائے گی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یہ فرزین نے مجھے کہاں پھنسا دیا تھا؟؟۔۔۔

شدت سے دل چاہا کے اپنی عقل پر ماتم کروں۔۔۔ کہ کیا سوچ کر میں نے اس کمینی ڈائن سے مدد مانگی۔۔۔ میں کیسے بھول گئی اس نے پچھلی بار میرا ڈیٹا لیک کر دیا تھا جس کی وجہ سے میں کتنی بڑی مشکل میں پھنس گئی تھی۔۔ اگر اقبال نہ ہوتے اور مجھے اس وقت نہ بچاتے تو۔۔۔ نا جانے بوٹ اف ڈائریکٹرز اور وجدان احمد میرے ساتھ کیا کرتے۔۔

" میں نیند کی دوائی دے کر آئی ہوں۔۔ وہ سو رہے ہیں بستر پر۔۔ آپ جا کے خود چیک کر سکتی ہیں۔۔۔" اس بار میں بے بسی سے چیخی تھی۔۔۔

" لڑکی پہلے تو تم اپنے باس کے ساتھ رنگ رلیاں مناتی ہو۔۔۔ پھر اسے زہر دے کر راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتی ہو اپنے پارٹنر کے

ساتھ۔۔۔اور پکڑے جانے پر کہتی ہو کہ نیند کی دوائی دی تھی۔۔۔

مطلب۔۔۔سیریسلی؟؟؟۔۔۔لڑکی۔۔۔یا تو تم ضرورت سے زیادہ ہی معصوم ہو یا پھر حد سے زیادہ چلاک۔۔۔"

" وہ میرے پاس نہیں ہیں۔۔۔وہ میرے شوہر ہیں۔۔۔اور میں نے کہا نا میں انہیں صرف نیند کی دوائی دے کر آئی ہوں۔۔۔وہ سو رہے ہیں۔۔۔آپ جا کر چیک کریں انہیں۔۔۔" میں حلق کے بل چیخی۔۔۔جب انہوں نے میرے کردار کو گالی دی۔۔۔

میرا خون کھول گیا تھا آخر کب تک میرے کردار کو یوں غلاظت کا نشانہ بنایا جاتا رہے گا؟؟؟۔۔۔آخر کب تک میں حلال کی بیوی ہونے کے باوجود حرام کی عورت کہلاؤں گی دنیا کی نظر میں؟؟؟۔۔۔

"ہم چیک کرنے کے بعد ہی تمہیں پکڑنے آئے ہیں بی بی۔۔۔منہ سے خون نکل رہا تھا ان کے۔۔۔ ہسپتال پہنچایا تو پیٹ میں زہر کی مقدار ملی ہے۔۔۔وہ زہر تم نے دیا ہے انہیں۔۔۔اور زہر دینے کے بعد تم اپنے یار کے ساتھ فرار ہو رہی تھیں۔۔۔"

زہر؟؟۔۔۔"میں بے یقینی سے زیر لب بڑبڑائی۔۔۔"

جو میں نے سر اسامہ کو دیا وہ نیند کی دوائی نہیں۔۔زہر تھا۔۔۔"میرا" دماغ جیسے گھوم کے رہ گیا تھا۔۔۔

یہ شاکڈ اتنا بڑا تھا میرے لیے۔۔کہ مجھے اپنے ارد گرد ہر چیز ساکت ہوتی محسوس ہوئی۔۔مجھے لگا۔۔۔مجھے اگلا سانس نہیں آئے گا۔۔۔

وہ لیڈی پولیس آفیسر مسلسل کچھ پوچھ رہی تھی۔۔۔کچھ بول رہی تھی۔۔۔لیکن اب مجھے نہ تو اس کی آواز سنائی دے رہی تھی اور نہ ہی باہر سے آنے والا شور سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔

پھر اچانک میرے منہ پر ایک زوردار طمانچہ پڑا۔۔۔جس نے نہ صرف میرے گال کو جھلسا دیا تھا۔۔بلکہ میرے کان کو بھی سائیں سائیں کرنے پر مجبور کر دیا۔۔

چل۔۔۔ٹائم کھوٹی مت کر جلدی سے بولنا شروع کر۔۔۔تو نے زہر " کیوں دیا؟؟؟۔۔۔اور تیرا وہ یار کہاں ہے؟؟جس کے ساتھ مل کر تو بھاگ رہی تھی؟؟؟۔۔۔"اس کے تھپڑ کے سبب میری گردن دوسری جانب لڑک گئی تھی۔۔اس نے میرا منہ دبوچ کر اپنی جانب کیا۔۔۔اور اس بار دانت پیستے ہوئے۔۔۔۔سختی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

اس کی انگلیاں میرے گالوں میں دھنس رہی تھیں۔۔۔

"میں۔۔۔میں۔۔۔سچ کہہ ر۔۔۔رہی ہوں۔۔میں نے کوئی زہر نہیں دیا۔۔"میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔جو میرے گالوں پر دہکتے ہوئے پھسل رہے تھے۔۔۔

میں نے روتے ہوئے کہا۔۔۔مگر اس نے پھر ایک زوردار طمانچہ میرے منہ پہ رسید کیا اس بار میں کرسی سمیت زمین پر گری تھی۔۔۔

طمانچہ اتنا زوردار تھا کہ میرے منہ سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں اسی حالت میں پڑی تھی جب اس نے میری کمر پہ پیچھے سے زوردار ڈنڈا مارا۔۔۔

اہہ "میری ایک زوردار چیخ گونجی۔۔۔"

تکلیف کی شدت اس قدر تھی کے مجھے لگا۔۔میرے جسم سے جان نکل گئ ہے۔۔۔

مانا میں زندگی میں پہلی بار کسی سے مار کھا رہی تھی۔۔۔لیکن اس کے باوجود میری آنکھوں سے بہنے والے آنسو اپنی حالت پر نہیں تھے۔۔۔وہ اس ڈیول کے لیے تھے۔۔۔ہاں یہ سچ ہے۔۔۔میں اتنی تکلیف میں بھی اس ڈیول کو یاد کر رہی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

میڈم صاحبہ اس کا یار پکڑا گیا ہے۔۔۔" وہ مجھے مار رہی تھی۔۔۔ "
کے میں نے کسی کو یہ کہتے سنا۔۔۔

لائبہ "اور اگلی آواز جو میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔ وہ آخری"
بندہ تھا جسے میں وہاں تصور کر سکتی تھی۔۔۔

وہ عاشر تھا۔۔۔ میں بغیر دیکھے بھی پہچان سکتی تھی کہ وہ عاشر کی آواز
ہے۔۔۔

لائبہ۔۔۔ "میں نے نظر اٹھا کر بمشکل دیکھا۔۔۔ وہ میری جانب ہی"
بے چینی و پریشانی کے عالم میں لپکا تھا۔۔۔

چھوڑو مجھے "اس سے پہلے وہ مجھ تک پہنچتا۔۔اسے دو پولیس اہلکاروں" نے جکڑ لیا تھا۔۔۔

میڈم اس کے یار کے پاس سے۔۔سوائے اس فائل کے کچھ نہیں ملا " ہے۔۔۔"

یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔انہوں نے یہ خود میرے بیگ میں رکھی " ہے۔۔۔میں تو اپنے گھر جا رہا تھا جب انہوں نے مجھے پکڑا۔۔۔" وہ حلق کے بل دھاڑا۔۔مگر اس کی کوئی نہیں سن رہا تھا۔۔۔بالکل اسی طرح جیسے میری کوئی نہیں سن رہا تھا وہاں۔۔۔

ٹھیک ہے لے جاؤ اسے اور جب تک یہ اپنا جرم خود قبول نہ کرے تب " تک۔۔۔" ابھی وہ لیڈی پولیس افسر بول ہی رہی تھی۔۔۔کے عاشر تیزی

سے بولا۔۔۔"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟۔۔۔میں نے کیا کیا ہے ؟؟۔۔۔کس جرم کی بات کر رہے ہیں آپ لوگ؟؟۔۔"وہ حواس باختہ ہو کر پے در پے سوالات کر رہا تھا۔۔۔

اس کی حالت بتا رہی تھی۔۔کہ اس بیچارے کو بھی نہیں پتہ اسے یہاں کیوں لایا گیا ہے۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔لائبہ۔۔۔اس بیچاری کو کیوں پکڑا ہے؟؟۔۔۔"ان" اہلکاروں نے اس کی ایک نہ سنی۔۔۔اور اسے پکڑ کر وہاں سے لے جانے لگے۔۔۔میں اس کی مسلسل چیخوں کی آوازیں سن رہی تھی۔۔۔

میں نے کرب کی شدت سے اپنی آنکھیں موندیں۔۔۔میری انکھوں سے آنسو جھر جھر موتیوں کی طرح بہے چلے جا رہے تھے۔۔۔

اس نے مجھے اتنا مارا۔۔۔کے میرے جسم میں شاید ہی ایسی کوئی جگہ ہو۔۔۔جہاں اس کا ڈنڈا نہ پڑا ہو۔۔۔میں تکلیف کی شدت سے غنوگی میں چلی گئی تھی۔۔۔

اسی غنودگی کے عالم میں مجھے موبائل کے رنگ ہونے کی آواز سنائی دی۔۔۔

جی میم۔۔۔۔۔۔جیسا آپ کا آرڈر تھا بالکل اسی طرح خاطر مدارت کی ہے اس لڑکی کی۔۔۔"اس پولیس آفسر نے بڑے فخرانہ انداز میں دوسری جانب اطلاع دی۔۔۔

Zubi Novels Zone

میم ایک بچی بھی تھی اس کے ساتھ۔۔اس کا کیا کرنا ہے؟؟۔۔"جب" اس نے یہ سوال کیا تو مجھے لگا میری مدھم چلتی سانسیں بھی رک جائیں گی۔۔۔

فرزین

وہ اسامہ کی مجھ سے بے وفائی کی نشانی تھی۔۔۔میں اس بچی کو کیسے زندہ رہنے دے سکتی تھی۔۔۔

ماردو اسے۔۔۔"میں نے خود کو کہتے سنا۔۔۔"

مار دو اسے اور نہ صرف مارنا بلکہ اس چڑیل سے قبول بھی کروانا کہ اس"
نے اپنی بیٹی کو خود مار کے پھینکا ہے اپنے یار کے ساتھ جانے کے لیے۔۔۔
ہر چیز پلان کے مطابق ہو اس بات کو تم حقیقی بناؤ گی۔۔۔ کہیں بھی کوئی
بھول چک کی گنجائش نہیں ہے۔۔۔ کیونکہ یاد رکھنا اگر اسامہ وجدان کو ذرا
سہ بھی شک ہوا کہ اس کی پیاری بیوی کو پھنسایا گیا ہے۔۔۔ تو وہ چمڑیاں
ادھیڑ وادے گا اک اک کی۔۔۔"

" میم آپ فکر نہ کریں سارے ثبوت اس لڑکی اور اس کے یار کے خلاف
ہوں گے۔۔۔ ویسے بھی یہ لڑکی خود اپنے ہاتھوں سے زہر دے کر آئی ہے
مسٹر اسامہ وجدان کو۔۔۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ اب وہ اس لڑکی پہ اعتبار
کریں۔۔۔" اس لیڈی پولیس آفسر نے۔۔۔ جب مجھے پر اعتماد کیا۔۔ تب
جا کے مجھے سکون نصیب ہوا تھا۔۔۔

کال ڈس کنیکٹ کرنے کے بعد۔۔"اسامہ وجدان میں صرف کہتی نہیں تھی۔۔میں واقعی تمہارے خاطر کسی کی جان لے بھی سکتی ہوں ۔۔۔اور اپنی جان دے بھی سکتی ہوں۔۔۔"میں زیر لب اسامہ کو تصور کر کے بڑبڑائی۔۔۔۔جو اس وقت زندگی اور موت کی بازی لڑ رہا تھا۔۔

اس کے والدین، دادی، بھائی سب اس وقت میرے سامنے موجود تھے ہسپتال میں۔۔۔اور اس کے خطرے سے باہر آنے کی دعائیں مانگ رہے تھے۔۔۔میں بھی ایک دو قطرے آنسو کے بہا چکی تھی۔۔۔مجھے واقعی اذیت ہوئی تھی کہ میں نے اسے اتنی تکلیف پہنچائی۔۔۔میں نے اسے اس حالت میں پہنچایا کہ وہ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا لیکن میں کیا کرتی بھلا؟؟۔۔وہ بھی تو باز نہیں آرہا تھا اپنی حرکتوں سے۔۔ایک معمولی سی پروفیسر کی بیٹی کو وہ میرا مقام دینے چلا تھا۔۔۔ہونہہ۔۔۔۔

جب غلطی کی ہے تو سزا تو ملے گی۔۔۔ برابر ملے گی۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

بیٹا تم فکر مت کرو اسامہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"اسامہ کی دادی " میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مجھے دلاسہ دیتے ہوئے گویا ہوئیں۔۔ تو میں نے آنسو سے تر پلکیں اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔ پھر فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔

اب مجھے بھی ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ اسامہ کے پیٹ میں گیا زہر کافی پھیل چکا ہے۔۔۔ جس کی وجہ سے اسے بچا پانا مشکل ہے۔۔۔ یہی سبب تھا کہ مجھے اپنی جان نکلتی محسوس نہیں۔۔۔اس لائبہ کی وجہ سے میں نے اپنے اسامہ کو کتنی تکلیف میں ڈال دیا تھا۔۔۔

میں نے تو بھائی سے کہا تھا پوائزن زیادہ اثرانداز ہونے والا نہ ہو۔۔۔ مارنا نہیں ہے۔۔۔ صرف لائبہ کو پھنسانا ہے واسامہ کا اس لڑکی پر سے اعتبار اٹھانا ہے۔۔اس کی محبت کا بھرم توڑنا ہے۔۔۔ مگر میں بھول کیسے گئی بھائی نفرت کرتا ہے اسامہ سے۔۔۔اسے تو موقع مل گیا اسامہ کو نقصان پہنچانے کا۔۔۔

سب میری غلطی ہے مجھے بھائی پر اس معاملے میں اعتبار کرنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ زہر اتنا سٹرانگ تھا کہ اس کے پیٹ کی انتڑیاں تک کٹ گئیں۔۔۔تب سے مجھے بہت خوف آرہا ہے۔۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

ازلان

میں پر سکون انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔۔ جبکہ ڈاکٹر کہہ رہا تھا وہ موت اور زندگی کے درمیان جنگ لڑ رہا ہے۔۔۔ مجھے پتہ تھا وہ جیت جائے گا کیونکہ اگر میں ننیاوے ہزار نو سو ننیاوے شیطانوں کے مرنے کے بعد دنیا میں آیا تھا تو وہ تو پھر میرا بڑا بھائی ہے۔۔۔ ہر معاملے میں مجھ سے دو ہاتھ آگے۔۔۔ اگر میں کبھی اپنے شیطانی گروہ کے ساتھ کھڑے ہو کر نعرہ لگاؤں کہ ہمارا سردار کیسا ہو۔۔ تو مجھے سو فیصد یقین ہے جواب میں یہی آئے گا۔۔۔ کے اسامہ وجدان جیسا ہو۔۔۔

میں واقف تھا اسامہ وجدان اتنی اسان کھیر نہیں جو صرف معمولی سے زہر سے مر جائے۔۔۔ اسے تو اژدھا بھی نگل لے تو مجھے یقین ہے وہ اسے بھی چیر پھاڑ کے باہر نکل آئے گا۔۔۔ مگر پھر بھی مجھے اس کے لیے تھوڑا دکھ ہے۔۔۔

وارن کیا تھا میں نے اسے۔۔۔ مگر کمبخت عشق میں تھا۔۔۔ عشق نے نکما کر دیا اسے۔۔ ورنہ بندہ بڑا کام کا تھا۔۔

پردہ نشین رہتا نہیں کوئی بھی عمر بھر غالب
وقت کی رفتار سے اترتے ہیں نقاب لوگوں کے۔۔

ہونہہ۔۔۔ بندے کی اپنی محبوبائیں ہی دھوکہ دے گئیں۔۔۔ یہ دو عورتوں کا چکر ہی برا ہے سالا۔۔۔

جو دنیا سے کبھی نہیں ہارا وہ دو عورتوں کے چکر میں پڑ کر بیڈ پر پڑا ہے آج "بیچارہ۔۔" چچ۔۔۔ چچ۔۔۔ چچ

میں نے سائیڈ میں بیٹھے مام ڈیڈ کی جانب دیکھا۔۔مام کا رو رو کر برا حال تھا جبکے ڈیڈ بار بار ایک ہی بات کہہ رہے تھے کہ وہ اس حرام زادی لائبہ کو چھوڑیں گے نہیں۔۔۔۔۔اس کی نسلیں یاد رکھیں ایسی سزا دلائیں گے اسے۔۔۔۔

ان سارے جھمیلوں میں مجھے اگر کسی کی فکر تھی۔۔۔تو وہ تھی صرف میری بھتیجی آمنہ کی۔۔۔جس کے لیے میں نے اپنے سیکرٹری کو آرڈر دے دیا تھا۔۔۔کہ اسے کسی سیو مقام پر پہنچا دے۔۔۔

میں ابھی انہیں سوچوں میں مگن تھا کہ میرے سیکرٹری کی کال آئی۔۔۔

ہیلو۔۔"میں نے سینے پر لگی پاکٹ سے سیل نکال کر۔۔کان سے "لگایا۔۔۔

سر۔۔بچی غائب ہے"بس اتنا سننا تھا کے میرے کان کھڑے ہوئے۔۔۔پورا جسم مانو ساکت ہوا۔۔۔۔۔میں نے فوراآپریشن روم کے دروازے کے پاس کھڑی فرزین کو دیکھا۔۔اور اپنے الٹے ہاتھ کی مٹھی مضبوطی سے بھینچ لی۔۔۔"

غصے کی شدت سے مجھے اپنے دماغ کی رگیں پھٹتی محسوس ہوئیں۔۔۔

ڈھونڈواسے۔۔۔میری بھتیجی مجھے صحیح سلامت واپس چاہیے۔۔۔سنا تم نے۔۔۔"پہلی بار میرے جذبات منتشر ہو گئے تھے۔۔۔میں اتنی زور سے دھاڑا۔۔۔کہ میرے ارد گرد کا ہر شخص مجھے دیکھنے لگا۔۔

ڈیڈ مام دادی سب کی نظریں مجھ پر تھیں۔۔۔ مگر مجھے اس لمحے کسی کی پرواہ نہ تھی۔۔۔

میری بھتیجی کہاں ہے فرزین؟؟۔۔" غصے کی شدت سے سرخ ہوتے" چہرے کے ساتھ دھاڑا۔۔

ک۔۔ کیا پوچھ رہے ہو؟؟۔۔۔ مجھے کیا پتا؟؟۔۔" پہلے تو وہ بری طرح" بوکھلا گئی۔۔ اسے شاید اندازہ نہیں تھا کے میں سب کے سامنے اس سے یوں ڈائریکٹ بات کروں گا۔۔۔

اس کا چہرہ مارے خوف کے سفید پڑا تھا۔۔۔

زیادہ چالاک مت بنو میرے سامنے۔۔۔ سمجھی۔۔میری بھتیجی کہاں ہے؟؟۔۔"میرا بس نہیں چل رہا تھا کہ میں کھڑا ہو کر اس کمینی عورت کا گلا اپنے ہاتھوں سے دبا دوں۔۔۔ بھلا بچوں کے ساتھ ایسا کون کرتا ہے۔۔۔بچوں سے کون دشمنی نبھاتا ہے۔۔۔وہ تو ابھی اتنی چھوٹی ہے کہ اس نے ابھی چاچا یا پاپا بولنا تک نہیں سیکھا۔۔۔۔

اب مجھے خوف لاحق ہوا۔۔ہاں خوف۔۔۔خوف اپنی بھتیجی کو کھو دینے کا۔۔۔ساتھ ساتھ شدت سے پچھتاوا۔۔کہ جب مجھے پہلے سے علم تھا کے فرزین کارنامے انجام دی رہی ہے تو کیوں کر میں نے اپنی بھتیجی کو ان سب سے پہلے ہی سیف نہ کرلیا۔۔۔

شاید مجھے اس نازک و معصوم دکھنے والی لڑکی سے اتنے بڑے گیم کھیل جانے کی توقع نہ تھی۔۔۔مجھے واقعی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اسامہ تک کو...

جسے وہ اپنی محبت کہتی ہے موت کے منہ تک پہنچا دے گی صرف لائبہ کو اپنے راستے سے ہٹانے کے لیے۔۔۔

۔۔۔سچ کہوں don't judge a book by its cover۔۔ تو آج میں نے اس محاورے کو صحیح طرح سمجھا تھا۔۔۔

ازلان۔۔۔بیہیو یور سلیف۔۔۔ہم ہسپتال میں کھڑے ہیں اس وقت۔۔۔۔باہر پورا میڈیا جمع ہے۔۔۔تم کیا چاہتے ہو ہم تماشہ بن جائیں؟؟وہ بھی ان پنچ لوگوں کے لیے جن سے ہمارا کوئی تعلق ہی نہیں" ڈیڈ سختی سے بولے۔۔۔تو میرا خون کھول گیا۔۔۔اپنے ہاتھ میں پکڑا اسیل مارے طیش کے۔۔۔میں نے زور سے سامنے وائٹ ٹائل سے سجی دیوار پہ دے مارا۔۔۔۔

تعلق نہیں؟؟؟۔"میں بے یقینی سے بڑبڑایا۔۔"کیسے تعلق نہیں ؟؟۔۔۔وہ پوتی ہے آپ کی۔۔۔آپ کا خون۔۔۔"میں انہیں احساس دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔کہ جیسے وہ پیچ کہہ رہے ہیں ناں۔۔وہ کوئی اور نہیں۔۔۔ان کا اپنا خون ہے۔۔۔

"تم اس وقت ان ماں بیٹی کے لیے مجھ سے لڑ رہے ہو۔۔جو تمہارے بھائی کو زیر دے کر گئی ہے۔۔"ڈیڈ کی حمایت سے فل ٹوٹ فائدہ اٹھا کر۔۔فرزین تیزی سے دنیا جہاں کی معصومیت اپنے چہرے پر سجائے روتے ہوئے بولی۔۔۔

آج پہلی بار مجھے فیل ہوا کہ اسامہ کیسا محسوس کرتا ہو گا اپنے موقف پر صحیح ہو کر بھی جب اسے دوسروں سے (جو بظاہر اس کے اپنے ہیں) لڑنا پڑتا ہو گا۔۔۔یہ ایک تلخ حقیقت ہے۔۔۔مگر سچ ہے کہ اگر میں ابھی ایک

غریب کے بیٹے کو مار آوں۔۔۔تو میرا باپ مجھے بچالے گا اور مجھے ایک لفظ نہیں کہے گا برائی میں۔۔۔جب کہ اگر میں ایک غریب آدمی کی بیٹی سے شادی کرلوں تو میرا اپنا سگا باپ ہی سب سے پہلے مخالفت پر اترے گا۔۔۔سخت مخالفت پر۔۔جبکہ قتل کرنا حرام و گناہ تھا اور نکاح کرنا بالکل جائز۔۔۔ہونہہ۔۔کیا کہا جاسکتا ہے ؟؟؟۔۔۔سر پٹکنے کا مقام ہے فقط۔۔۔

" میرے سامنے مگرمچھ کے آنسو مت بہاو۔۔۔اور سیدھی شرافت سے بتاؤ میری بھتیجی آمنہ کہاں ہے ؟؟۔۔"میں دانت پیستے ہوئے۔۔۔نہایت غصے سے چنگھاڑا۔۔۔

مجھے نہیں پتا۔۔۔اور تم مجھ سے اس لہجے میں بات نہیں کر سکتے" ازلان۔۔۔مانا میں عمر میں تم سے چھوٹی ہوں مگر رشتے میں تمہاری ہونے

والی بھابھی ہوں۔۔۔ تمہیں کم از کم رشتوں کا لحاظ رکھنا سیکھنا چاہیے۔" وہ ابھی بھی بیچاری عورت والا ٹرم کارڈ کھیل رہی تھی۔۔۔

رشتوں کا لحاظ؟؟۔۔۔مائے فٹ۔۔۔۔ تمھیں تو اس بات کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ میرے پاؤں پیرالائز ہیں۔۔ ورنہ یقیناً تم اس وقت یوں زندہ صحیح سلامت کھڑی نہ ہوتیں۔۔۔" کدورت سے اس کی جانب دیکھتے۔۔۔ میں نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔ خاصہ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔

ازلان۔۔"ڈیڈ چیخے۔۔۔"تم گھر جاو۔۔۔ یہاں تمہارا کوئی کام نہیں۔۔۔انا لے جاؤ اسے یہاں سے" انہوں نے پاس کھڑی ملازمہ کو مخاطب کر کے کہا۔۔

آپ نہ بھی کہتے تو میں چلا جاتا" ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں "
کہتا۔۔ میں فرزین کو ڈیتھ لک دیتا۔۔ منہ پھیر گیا تھا۔۔۔

فرزین

ازلان کے وہاں سے جاتے ہی میں نے فوراً ہی اپنے بھائی کو میسج کیا۔۔ "
جلد سے جلد سارے کام نمٹا دو۔۔ ساتھ ساتھ دیکھ لینا کوئی ثبوت پیچھے
باقی نہ رہ جائے۔۔۔۔۔" میں چاہتی تھی اسامہ کے اٹھنے سے پہلے پہلے
لائبہ اور عاشر اعتراف جرم کر چکے ہوں۔۔۔

Husny Kanwal

عاشر

جلدی بول۔۔۔کون ہے یہ لڑکا؟؟۔۔اور کہاں ملے گا؟؟؟؟۔۔۔اسے " تونے جو زہر کی بوتل دی تھی۔۔وہ تونے کہاں سے خریدی تھی؟؟؟اور کب سے پلاننگ کر رہے ہو تم دونوں ان سب کی؟؟؟؟۔۔۔"اس موٹے پولیس آفسر نے (جس کی شرٹ کا تیسرا اور چوتھا بٹن بڑی مشکل سے اس کے موٹے پیٹ کو قابو کیے ہوئے تھا۔۔۔جسے دیکھ ایسا لگ رہا تھا کہ کسی وقت بھی بٹن ٹوٹیں گے۔۔۔اور وہ موٹا دلدل پیٹ باہر نکل آئے گا۔۔۔)لیپ ٹاپ کی اسکرین پر مال کی ایک فوٹیج کا سین چلا کر مجھے دکھاتے ہوئے۔۔ سختی سے پے در پے سوالات کرنے لگا۔۔۔

اس سین میں وہ لڑکا تھا جسے مجھے انٹی کا دیا ہوا سامان دینا تھا (خاکی کاغذ والا چھوٹا پیکٹ)۔اور میں نے اسے دیا۔۔۔پھر دوسرا سین دکھایا گیا جس میں

وہ لڑکا دانستہ طور پر لائبہ سے ٹکراتا ہوا نظر آیا اور اس نے وہی خاکی کاغذ والا پیکٹ لائبہ کے بیگ میں ڈال دیا۔۔۔

میری آنکھیں شاکڈ رہ گئی تھیں یہ سین دیکھنے کے بعد۔۔۔

" سر میں آپ سے سچ کہہ رہا ہوں۔۔نہ تو میں اس لڑکے کو جانتا ہوں اور نہ ہی اس کاغذ کے پیکٹ میں کیا تھا اس چیز کو۔۔۔۔مجھے تو یہ پیکٹ ایک بوڑھی انٹی نے دیا تھا۔۔۔جو مال کی پارکنگ پہ کھڑی تھیں اور وہ کہہ رہی تھیں کہ وہ اپنے بیٹے کو یہ دینا چاہتی ہیں لیکن وہ سیڑھیاں چڑھ کے اوپر نہیں جا سکتیں اور انہیں لفٹ میں جانے سے بھی ڈر لگتا ہے تو میں نے صرف ان کی مدد کی غرض سے وہ پیکٹ ان کے بیٹے تک پہنچایا تھا۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اور تو نے اسے پہچانا کیسے ؟؟۔۔" وہ اپنی ٹھوڑی کھجاتے ہوئے۔۔ "
تفتیشی انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

سیل تھا انکے پاس۔۔۔انہوں نے سیل میں اپنے بیٹے کی تصویر دکھائی "
تھی مجھے۔۔۔ میرا لائبہ سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔۔۔ میں کیوں اس کے
شوہر کو مارنے کی کوشش کروں گا۔۔۔ میں تو خود شادی شدہ ہوں۔۔۔
میری ماں بیمار ہے میں اس کے علاج کے لیے واپس یہاں شہر آیا تھا کام کی
تلاش میں۔۔۔ میرا لائبہ سے کافی عرصے سے کوئی رابطہ نہیں ہوا ہے۔۔
آپ چاہیں تو میرا سیل چیک کر سکتے ہیں۔۔۔ یقین کریں آفسر۔۔۔ کوئی
مجھے اور لائبہ کو پھنسا رہا ہے۔۔۔" پہلے تو وہ پولیس آفسر بڑے تحمل سے
میری بات سنتا رہا۔۔ جس کے سبب مجھے حوصلہ ملا اس سے بات کرنے کا
۔۔۔ لیکن پھر میں نے دیکھا وہ میری پوری بات سننے کے بعد مسکرا رہا
ہے۔۔۔ اور وہ مسکراہٹ بہت خباثت بھری تھی۔۔ بہت معنی خیز۔۔۔۔

بھلا تجھ جیسے غریب اور بے روزگار شخص کو پھنسا کر۔۔۔کسی کو کیا ملے "
گا؟؟؟۔۔۔اصل کہانی تو یہ ہے۔۔۔کہ تم دونوں کا آفیئر تھا شروع سے
ہی۔۔۔مگر تم دونوں ہی غریب تھے اور دونوں کے خواب اپنی پہنچ و
اوقات سے زیادہ اونچے۔۔۔جن کی تعبیر ایک معمولی سی نوکری کر کے
پانا تو نا ممکن تھا اس لیے تم لوگوں نے شارٹ کٹ لیا اور ایک امیر زادے
کو پھنسایا۔۔۔تو نے اپنی محبوبہ کو مسٹر اسامہ وجدان کے آگے چارے کی
طرح پیش کیا۔۔۔ساتھ ساتھ تو پیچھے سے خود بھی اس سے ملتا رہا۔۔اس
کے ہوٹل کے روم میں جاتا رہا۔۔۔تم دونوں مسلسل رابطے میں
تھے۔۔۔۔پہلے تو تم دونوں کا مقصد صرف اسامہ وجدان سے جائیداد لوٹنا
تھا جتنی لوٹ سکتے تھے۔۔۔مگر پھر تم نے دیکھا کہ وہ تو صرف سائیڈ بزنس
کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔۔۔اور پھر پھینک کے چلا جاتا ہے۔۔۔تم
محبوبہ کو اس کے بچے دونوں کے ہاتھ کچھ نہیں آرہا تھا اس لیے تو نے اپنی

کی ماں بننے کا کہا۔۔تا کے بچے کے نام پر اسے پریشرائز کر کے دنیا کے سامنے اس کی بیوی بن سکے اور اس کی جائیداد اپنے نام کروا سکے۔۔۔اور تم لوگ کامیاب بھی ہوئے۔۔۔بچی ہوتے ہی اسامہ وجدان نے اپنی ماں کی طرف کی ساری جائیداد تیری محبوبہ کے نام ٹرانسفر کر دی۔۔اپنی بچی اور اس لڑکی کا فیوچر سیکیور کرنے کے لیے۔۔۔"ابھی وہ پولیس والا میرے اور لائبہ کے کردار پر کیچڑ اچھال ہی رہا تھا کہ میں زور سے چیخا۔۔۔

یہ جھوٹ ہے۔۔۔ہم نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔"میرے گلے کی ہری لال نسیں چیخنے کے سبب الگ ہی نمایاں ہو رہی تھی۔۔۔

" اچھا۔۔۔تو کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اسامہ وجدان نے تجھے ہوٹل کے روم سے باہر نکلتے ہوئے پکڑ لیا تھا۔۔۔پھر اپنے بندوں سے تجھے اتنا پٹوایا اتنا پٹوایا کہ تو دو ہفتے تک ہاسپٹلائزہ رہا۔۔۔پھر اس کے بندے تجھے اور تیری

ماں کو خود گاوں چھوڑ کر آئے اس دھمکی کے ساتھ کہ تو پھر کبھی شہر کی طرف رخ نہیں کرے گا اور نہ ہی لائبہ سے کسی قسم کا کوئی رابطہ کرنے کی کوشش کرے گا۔۔۔ مگر وہ تجھے پھر بھی میسج کرتی رہی۔۔۔اس کے میسجز کا ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے۔۔۔انہی میسجز میں سے ایک میں، اس نے تجھے بتایا کہ اسامہ وجدان نے اپنی والدہ کی طرف سے ملی جائیداد اس کے نام کر دی ہے۔۔۔۔ پھر کیا تھا تیرے اندر کا لالچ جاگ اٹھا۔۔۔ دیکھا جائے تو لائبہ کو تو سب مل گیا تھا جائیداد، عیش و عشرت بھری زندگی، شوہر، بیٹی سب کچھ۔۔۔وہیں دوسری طرف۔۔ تیرے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔۔ایک گاؤں کی غربت سے بھری زندگی۔۔۔ایک ان چاہی عورت بیوی کے روپ میں اور ایک بیمار ماں۔۔۔ تجھے اب ڈر لاحق تھا کہ لائبہ کہیں وہ امیری و پیسہ دیکھ کر اپنا ایمان و محبت نہ بدلے۔۔۔اس لیے تو نے لائبہ سے کہا کہ جو کچھ مل گیا اسے غنیمت جان کر بھاگ چلتے ہیں۔۔۔ چونکہ وہ تیری محبت میں پاگل ہے اس لیے فوراً مان گئی۔۔۔ پھر تم دونوں

نے اسامہ وجدان اور اس کی بیٹی سے جان چھڑانے کر جائیداد کے پیپرز لے کر بھاگنے کا پلان بنایا۔۔۔اور تم دونوں اس میں کامیاب بھی ہو گئے تھے اگر اینڈ وقت میں پولیس تمھیں نہ پکڑتی۔۔۔

" یہ سب جھوٹ ہے جھوٹ ہے جھوٹ ہے جھوٹ ہے۔۔۔"میں حواس باختہ ہو کر چیخنے لگا۔۔۔"ہاں میں مانتا ہوں کہ اس نے مجھے پٹوایا اور میں ہاسپٹلائز ہوا اور اس نے مجھے گاؤں بھجوادیا لیکن اس کے بعد میں نے کبھی بھی لائبہ سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی اور وہ بھی جو مجھے میسج بھیجتی تھی وہ صرف میری ماں کی طبیعت پوچھنے کے لیے ہوتے تھے۔۔۔تم سب ملے ہوئے ہو۔۔۔تم سب ہمیں مل کے پھنسا رہے ہو۔۔۔تم۔۔"میں ابھی غم وغصے کی ملی جھلی کیفیت سے سرشار ہو کر چیخ ہی رہا تھا کے اس پولیس آفیسر نے میرے بالوں کو جڑوں سے پکڑ کر کھینچ کر۔۔میرے چہرے کو اونچا کیا۔۔پھر اپنا منہ میرے قریب کیا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کے منہ سے سخت بدبو آرہی تھی۔۔اس بدبو کا اثر اس قدر تھا کہ مجھے لگا میں سانس نہیں لے پاؤں گا۔۔۔

"چپ۔۔ایک دم چپ اور میری بات اب کان کھول کر سن۔۔۔اگر اس لڑکی کی عزت کی عافیت چاہتا ہے تو، تو وہی بیان دے گا جو ہم تجھے دینے کو کہیں گے۔۔۔وہ پیکٹ والا لڑکا تیرے اور تیری محبوبہ کے خلاف گواہی دے گا۔۔۔" وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ میں زور سے احتجاجا چیخا۔۔"وہ میری محبوبہ نہیں ہے۔۔۔اور تم لوگ اسے ہاتھ بھی نہیں لگاؤ گے۔۔

مانا سر اسامہ کی مار پیٹ کے بعد اپنی بوڑھی ماں کی خاطر میں سب کچھ چھوڑ کر گاؤں جا بسا تھا اور میں نے وہیں شادی کرلی تھی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ لائبہ میری محبت نہیں رہی۔۔۔وہ میری پاکیزہ محبت تھی۔۔۔جسے کوئی گالی دے یہ بات میری غیرت برداشت نہیں کرسکتی تھی۔۔۔

کہاناں۔۔۔چپ ہو کر سن۔۔"یہ کہتے ہی اس پولیس والے نے اپنے" الٹے ہاتھ میں پکڑا ڈنڈا میرے منہ پر دے مارا۔۔۔

اہ"ایک زوردار کراہ پورے کمرے میں گونجی تھی۔۔۔"

میرا گال پھٹ گیا تھا اور اس میں سے خون رسنے لگا۔۔۔تکلیف کی شدت اس قدر تھی کہ میرا دماغ گھوم کے رہ گیا تھا۔۔۔آنکھوں سے آنسو از خود بہہ نکلے۔۔۔

پہلے تو مجھے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ میرے ارد گرد چل کیا رہا ہے لیکن اب اس پولیس آفیسر کی بوتیں سننے کے بعد مجھے سب سمجھ آنے لگا تھا۔۔۔

تواب خود قبول کرے گا۔۔۔ کہ لائبہ نے اسامہ وجدان کے لاکر سے " فائل چرائی ہے پراپرٹی کی تیرے کہنے پر۔۔۔ پھر اسامہ وجدان کو زہر دے کر اور اس کی بیٹی کو جان سے مار کر دفنا دینے کے بعد۔۔۔ تم دونوں ملک سے فرار ہو رہے تھے افغانستان کے راستے سے۔۔۔" اس لمحے میں ۔۔۔ اس پولیس والے کو بے بسی، رنج، دکھ، کرب سے دیکھتا رہا۔۔ کیا کچھ نہیں تھا میری آنکھوں میں۔۔۔

اس ملک میں ہم غریبوں کا کوئی پوچھنے والا نہیں۔۔۔ میں سمجھ گیا تھا یہ پورا پلان جس نے بنایا ہے وہ یقیناً کوئی بہت امیر اور طاقتور شخص ہے۔۔ جو ہمیں ان سب میں پھنسا رہا ہے۔۔۔ اور ہم چاہ کر بھی خود کو ان سب سے آزاد نہیں کرا سکتے

Husny Kanwal

لائبہ

تیری بیٹی کو مار دیا گیا ہے۔۔"میں بے ست و مردہ سی اوندھے منہ پڑی تھی جب اس لیڈی پولیس آفیسر نے میرے پیٹ پر لات مارتے ہوئے اطلاع دی۔۔۔

آمنہ۔۔۔"میں رونا چاہتی تھی۔۔بلکنا چاہتی تھی۔۔تڑپنا چاہتی تھی۔۔۔زور زور سے چیخ کر ایک ایک کو اپنے ساتھ ہوئی ناانصافیاں بتانا چاہتی تھی۔۔۔مگر میں ہل تک نہیں پا رہی تھی۔۔۔میرا پورا جسم میرا ساتھ چھوڑ چکا تھا۔۔۔صرف میری آنکھیں تھیں جو وفا کر رہی تھیں اور میری بیٹی کی محبت میں ان میں سے آنسو بہے چلے جا رہے تھے۔۔۔

میں اپنی بیٹی سے کہنا چاہتی تھی کہ بیٹا یہ میرا جسم انسانی ہے یہ ساتھ نہیں دے رہا میرا۔۔۔ ورنہ ابھی بھی اٹھ کر بھاگتی ہوئی تمہارے پاس چلی آؤں۔۔۔

کوئی اہ نہیں۔۔۔ کوئی چیخ وپکار نہیں۔۔۔ میں مر گئی تھی۔۔ ہاں آج میں، لائبہ مر گئی۔۔۔ مجھے اپنے زندہ ہونے کا احساس ختم ہو گیا تھا۔۔۔

میں سمجھتی تھی جب جان نکلتی ہے تو انسان روتا ہے تڑپتا ہے چیختا ہے۔۔ مگر ایسا نہیں تھا۔۔۔ سچ میں جب جان نکلتی ہے ناں۔۔ تو انسان بے ست سہ ہو جاتا ہے۔۔ بالکل خاموش۔۔۔ اس کا دماغ کام کرنا ختم کر دیتا ہے۔۔۔ وہ سن ضرور رہا ہوتا ہے لوگوں کی۔۔۔ مگر سمجھنے کی کیفیت میں نہیں رہتا۔۔۔

بچی تو مر گئی۔۔ مگر تیرا یارا ابھی باقی ہے۔۔۔اگر اس کی جان بچانا چاہتی ہے تو، تو وہی بیان دے گی جو ہم تجھے دینے کو کہیں گے۔۔۔ سمجھی۔۔۔"

اس نے میرے پیٹ پر پھر ایک زوردار لات مارتے ہوئے کہا۔۔ مگر میرے منہ سے کراہ تک نہ نکلی۔۔۔

میری آنکھوں کے آگے میری بیٹی کی تصویر چل رہی تھی۔۔۔ ہنستی۔۔ مسکراتی۔۔۔روتی۔۔ گود میں آنے کے لیے مچلتی۔۔۔۔اپنے بابا سے گو گو کر کے باتیں کرتی۔۔

وہ میری اور سر اسامہ کی باتوں پر ایسے ہنستی جیسے نا جانے کتنی اسے ہماری باتیں سمجھ آ رہی ہوں۔۔۔

میں نے آنکھوں کو شدت کرب و رنج سے بند کیا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میرے ایک غلط فیصلے نے سب کچھ ختم کر دیا۔۔۔سب کچھ۔۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

افنان

لائبہ کی حالت کیسی ہے؟؟۔۔"میں پولیس اسٹیشن سے لائبہ وعاشر کو " اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آرہا تھا۔۔۔دونوں کی ہی حالت مار پیٹ کر بہت خراب کر دی گئی تھی۔۔۔

پولیس والوں کو ہدایت کرنے کے بعد میں باہر ہی نکل رہا تھا پولیس اسٹیشن سے۔۔جب مجھے فرزین کی کال آئی۔۔۔میں نے الٹا ہاتھ پاکٹ

میں ڈال کر گاڑی کی چابی نکالتے ہوئے۔۔۔ سیدھے ہاتھ سے اس کی کال ریسیو کی اور سیل کان سے لگایا۔۔۔

بالکل ویسی۔۔۔ جیسی تم چاہتی تھی سس۔۔۔ "میں بہت پریشان تھا " لیکن میں نے اپنی پریشانی اس پر ظاہر نہیں ہونے دی۔۔۔ ورنہ وہ خواہ مخواہ مجھ پہ چڑھائی کر ڈالتی۔۔۔ کہ بھائی تم سے ایک چھوٹا سہ کام نہیں ہوا۔۔۔

اور وہ بچی؟؟؟۔۔۔اسے مار کر دفنا دیا ناں؟؟۔۔۔"اس کے سفاکیت و " بے حسی سے بھرے سوالات سن۔۔۔ میں تھوڑا حیران ہوا۔۔۔ کیا واقعی یہ میری وہ ہی چھوٹی بہن ہے جو کبھی ایک بلی کا بچہ مر جانے پہ بھی گھنٹوں آنسو بہایا کرتی تھی؟؟؟۔۔۔

سچ ہے محبت انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہاں۔۔ باقی باتیں میں تم سے گھر آ کے کرتا ہوں" ابھی یہ کہ کر۔۔ میں" نے چابی کا بٹن کلک کیا ہی تھا۔۔۔ کہ پیچھے سے کسی نے میرے منہ پر کالے کلر کا کچھ ڈالا۔۔۔ جس کے سبب میں بوکھلاہٹ کا شکار ہوا اور ہاتھ چلانے لگا لیکن اس سے پہلے میں ہاتھ چلاتا کسی نے میرے دونوں ہاتھ پکڑ کر پیچھے کی جانب باندھ دیے اور پھر میں نے محسوس کیا کہ مجھے کسی گاڑی میں پھینکا گیا ہے۔۔ کوئی چیز میرے بہت زور سے سر پہ لگی تھی۔۔۔ اس کے بعد سب بلیک اؤٹ ہو گیا۔۔۔

میری آنکھ کھلی تو مجھے اپنا آپ بندھا محسوس ہوا۔۔ میں نے اپنی پوری طاقت لگائی لیکن شاید میں کسی چیز سے بندھا ہوا تھا۔۔

میری آنکھوں کے آگے صرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔۔۔میرے منہ پر ابھی تک کپڑا تھا۔۔میں محسوس کر سکتا تھا کہ میرے پاؤں تک بندھے ہوئے ہیں۔۔شاید میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔۔میرے ارد گرد مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی کے اچانک مجھے دروازہ کھلنے کے آواز آئی۔۔

پھر میرے منہ سے کپڑا اہٹا دیا گیا۔۔۔

اچانک آنکھوں میں روشنی پڑی تو میں نے اپنی آنکھیں چندھیا کر سامنے کی جانب دیکھا۔۔۔

سامنے ازلان تھا۔۔وہ آخری بندہ جسے میں توقع کر سکتا تھا اپنے سامنے ہونے کی۔۔۔وہ تو میرا کرائم پارٹنر رہا ہے شروع سے۔۔۔بھلا اس نے مجھے یوں کیوں اغوا کروایا؟؟۔۔

میں ابھی اسی الجھن میں تھا کہ وہ زور سے چیخا۔۔"میری بھتیجی کہاں ہے؟؟"

ہا؟؟؟" مجھے لگا شاید میں نے کچھ غلط سن لیا۔۔ بھتیجی؟؟۔۔کون سی" بھتیجی؟؟؟۔۔کیا وجدان کی سو کولڈ بیٹی کی بات کر رہا تھا؟؟؟۔۔۔بھلا اس بچی سے ازلان کو کیا سروکار؟؟

میں نے دیکھا اس نے گہرا سانس لیا جیسے خود کو کول ڈاؤن کیا ہو۔۔اور پھر اپنی گردن کی پشت پر اپنی انگلیاں رگڑنے لگا۔۔۔

الٹے ہاتھ کی انگلیاں مضبوطی سے بھینچے ہوئے تھا وہ۔۔۔

افنان تم سے تو کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے۔۔"

تم جانتے ہو میں اپنی مطلوبہ انفارمیشن جاننے کے لیے کسی کی جان لینے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔۔ لیکن میں تمہارے ساتھ سختی نہیں کرنا چاہتا آخر کو کرائم پارٹنر ہو تم میرے۔۔۔اس لیے سچ سچ بتاؤ میری بھتیجی کہاں ہے؟؟؟۔۔ کیا کیا ہے تم لوگوں نے اس کے ساتھ؟؟؟۔۔"اس بار اس کی آواز دھیمی تھی۔۔۔ مگر لہجہ۔۔ وہ پہلے سے کہیں زیادہ خطرناک۔۔۔

اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے جو مجھے لگ رہا تھا کسی وقت بھی مجھے جلا کر خاک کر دیں گے۔۔۔

سچ کہوں تو میں نے اس سے پہلے۔۔ اسے کبھی اتنا غضبناک ہوتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اگر تم اس لائبہ کی بیٹی کی بات کر رہے ہو۔۔۔ تو وہ مر چکی ہے "
۔۔۔ اسے مار دیا ہے لائبہ نے خود۔۔۔ میں اپنے ایک کیس کے سلسلے میں
گیا تھا پولیس اسٹیشن تو وہاں مجھے بتایا گیا کہ اسامہ کو زہر دینے والی لڑکی بھی
پکڑی گئی ہے پھر مجھے پتہ چلا کہ اس کی کوئی بیٹی بھی تھی جسے وہ خود اپنے
ہاتھوں سے مار کر کہیں دفنا آئی ہے۔۔۔ "میں ازلان کے چہرے کے
ایکسپریشن اور بات کرنے کے انداز سے بھانپ گیا تھا کہ وہ بچی اس کے لیے
بہت خاص ہے۔۔۔ اس لیے میں نے اسے یہ تاثر دیا کہ مجھے اس متعلق
کوئی خاص انفارمیشن نہیں۔۔۔۔

میں نے سرسری سے انداز میں جواب دیا۔۔۔ تو وہ مجھے گھور کر دیکھنے
لگا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں کچھ تھا۔۔۔ عجیب سہ کچھ۔۔۔ کچھ جنونی
سہ۔۔۔ لگا جیسے اپنی آنکھوں سے ہی مار دے گا مجھے۔۔۔ پہلی بار مجھے اس کی

سیاہ آنکھیں بہت خطرناک محسوس ہوئیں۔۔۔بہت ڈراؤنی سی۔۔۔بہت پراسرار۔۔۔بہت شاطر۔۔بہت بے حس سفاکیت سے بھری۔۔۔

پھر اگلے ہی پل۔۔وہ دل جلی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا ۔۔۔"شاید تونے میرا سوال ٹھیک سے سنا نہیں۔۔۔میں نے پوچھا میری بھتیجی کہاں ہے؟؟۔۔کیا کیا ہے تم لوگوں نے اس کے ساتھ؟؟۔۔"تم کے لفظ پر اس کا خاصہ زور تھا۔۔جو مجھے یہ بتانے کے لیے کافی تھا کہ وہ جانتا ہے کہ اس بچی کو غائب کرنے کے پیچھے ہمارا ہاتھ ہے۔۔۔

ہم بھلا کیوں کچھ کریں گے ہمارا اس بچی سے کیا لین دین؟؟۔۔پھر وہ" ایک دودھ پیتی بچی ہے۔۔تجھے لگتا ہے ہم اتنا گرے ہوئے ہیں کہ دودھ پیتی بچی کو ماریں گے؟؟۔۔۔"میں نے بھرم سے استفسار کیا۔۔۔اس یقین

کے ساتھ کہ جواب میں وہ جھم جائے گا۔۔ مگر میری توقع کے بالکل برعکس وہ چیخ اٹھا۔۔

"ہاں تم بہن بھائی اتنے ہی گرے ہوئے ہو۔۔ کہ اپنی نفرتوں وحسد کی آگ میں ایک دودھ پیتی بچی کو بھی نہیں چھوڑا تم لوگوں نے۔۔"

"ہم بھلا کیوں اس بچی کو کچھ کرنے لگے ؟؟۔۔ اس کی اپنی ماں نے مارا ہے اسے۔۔ آفیئر تھا اس کا کمپنی کے ایک لڑکے کے ساتھ۔۔۔ اسی کے ساتھ بھاگنے کے لیے اس نے اسامہ کو زہر دیا اور اس کی بیٹی کو جان سے مار دیا۔۔ اگر مجھ پر یقین نہ آئے۔۔ تو جا کے پولیس اسٹیشن میں خود پوچھ لو۔۔۔ اور پلیز اب مجھے کھولو۔۔ میرے ہاتھوں میں درد ہو رہا ہے۔۔۔ یہ تفتیشی سوالات تو مجھے کھول کر۔۔ آرام سے بیٹھ کر بھی کر سکتے ہو۔۔" آخری جملہ میں غصے سے دبے دبے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

" تمہیں کیا لگتا ہے افنان۔۔ تم کچھ بھی بکو گے اور میں یقین کر لوں گا؟؟" وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ میں نے دیکھا اس کے سیکرٹری نے۔۔ جو اس کے پیچھے کھڑا تھا۔۔۔اپنی پاکٹ سے نکال کر۔۔اس کے ہاتھ میں گن پکڑائی ہے۔۔۔

" میں بک نہیں رہا ثبوت موجود ہیں۔۔" میں فوراً ہی احتجاجاً چیخا۔۔۔اس کے ہاتھ میں گن دیکھ۔اب مجھے معاملے کی نزاکت کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

" جیسے مجھے نہیں پتہ کہ ثبوت کیسے بنائے وہ مٹائے جاتے ہیں" وہ ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں۔۔ گن کو لوڈ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

مجھے اپنی پیشانی پر پسینہ آتا محسوس ہوا۔۔میرے ہاتھ پاؤں بھی نم ہونا شروع ہو چکے تھے۔۔۔

"ازلان ہم بات کر رہے ہیں ناں۔۔یہ گن بیچ میں لانے کی کیا ضرورت ہے؟؟۔۔"میں فوراً ہی گڑبڑا کر چیخا۔۔۔ساتھ ساتھ میں نے خود کو آزاد کرانے کے لیے اب زور لگانا شروع کیا تھا لیکن میرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں بندھے ہوئے تھے۔۔میں چاہ کر بھی خود کو آزاد نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

"سارا مسئلہ یہی تو ہے کہ ہم بات نہیں کر رہے۔۔تم من گھڑت بک رہے ہو اور میں برداشت کر رہا ہوں۔۔لیکن میں کب تک برداشت کر سکتا ہوں؟؟۔۔ہاں؟؟۔۔۔"اس نے ابرو اچکاتے ہوئے بے نیازی سے استفسار کیا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کے سوال پر میرے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔۔لگا جیسے جان نکلی ہو۔۔۔کیا میں نہیں جانتا تھا اس کے لیے لوگوں کو اغوا کرا لینا۔۔غائب کر دینا۔۔۔جان سے مار کے بوری بند لاش بنا کر پھینک دینا۔۔سب ہی بہت عام سی باتیں تھیں۔۔۔

وہ دنیا کا پہلا ایسا معذور شخص تھا جس پر لوگ ترس نہیں۔۔۔خوف کھاتے تھے۔۔۔۔

وہ خود معذور تھا اور دوسروں کو معذور کرنا ہی اس کا سب سے بڑا فن تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

زیادہ وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔ مجھے میری بھتیجی دے دو اتنی سی " ڈیمانڈ رکھ رہا ہوں میں تمہارے آگے۔۔ لیکن تم سے وہ بھی پوری نہیں ہو رہی۔۔۔ "اتنا کہتے ہی۔۔ اس نے گن میرے سامنے کر دی۔۔ اب اس کا نشانہ میں تھا۔۔۔۔

خوف کی شدت کے سبب میرا وجود لرزنے لگا۔۔۔

" ٹھیک ہے اب کوئی بکواس نہیں کر رہا میں۔۔ میں۔۔ میں تمہیں سچ بتا رہا ہوں وہ بچی کہیں غائب ہو گئی ہے۔۔۔ "میں واقف تھا اس سے جھوٹ بولنا بے کار ہے۔۔۔ جتنا جھوٹ بولوں گا اتنا ہی اپنی موت کو خود دعوت دوں گا۔۔۔ اس لیے میں نے سچ کہا۔۔۔ وہ سچ جو مجھے پولیس اسٹیشن میں بتایا گیا۔۔ لیکن میں خود بھی نہیں جانتا یہ کتنا سچ پر مبنی سچ ہے۔۔۔ کیونکہ ہو سکتا ہے وہ لوگ دانستہ طور پر بچی کو غائب کر کے بیٹھ گئے ہوں۔۔ یا یہ بھی

ممکن ہے کہ مار دیا ہو لیکن ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ بچی غائب ہو گئی۔۔۔تاکہ بعد میں ہمیں بلیک میل کر سکیں۔۔یہ پولیس والے بہت ح***ہوتے ہیں۔۔۔یہ اپنی پیداوار کے ذرائع ہمیشہ کھلے رکھتے ہیں۔۔۔لیکن میں ان سے جلد نمٹ لوں گا یہ سوچ کر ہی میں نے فرزین سے کہہ دیا تھا کہ بچی مار دی گئی ہے۔۔۔

"غائب ہو گئی؟؟۔۔۔سیریسلی؟؟۔۔۔"وہ غصے کی شدت سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ دانت پیستے ہوئے بے یقینی سے بولا۔۔۔

اور پھر اس نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔

"سنا تم نے۔۔وہ دودھ پیتی بچی جو بول تک نہیں سکتی۔۔چل نہیں سکتی۔۔ وہ اچانک غائب ہو گئی۔۔۔ہونہہ" وہ مضحکہ خیز انداز میں ہنستے ہوئے اپنے سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہہ رہا تھا۔۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔وہ واقعی غائب ہو گئی ہے۔۔مجھے یہی بتایا پولیس والوں نے۔۔۔"اسے اپنی بات پہ نہ یقین کرتا دیکھ۔۔میں فوراً ہی چیخا۔۔۔ساتھ ہی پہلے سے زیادہ کوشش کی خود کو آزاد کرنے کی۔۔مگر میں کرسی سمیت نیچے گر گیا تھا۔۔۔

"اٹھاؤ اسے اور ٹھیک طرح سمجھاؤ کہ وقت نہیں ہے میرے پاس اس کی بکواس سننے کے لیے۔۔۔"اس نے اپنے سیکرٹری کو آرڈر دیا۔۔

اپنے سیکرٹری سے کہو دور رہے مجھ سے ازلان۔۔۔شاید تم بھول رہے " ہو میں کس کا بیٹا ہوں۔۔۔"میں نے اسے اپنے باپ سے ڈرانے کی کوشش کی۔۔۔اور میں کوشش ہی تو کر سکتا تھا اس وقت۔۔۔خود کو اس سے پہلے کبھی میں نے اتنا بے بس نہیں پایا تھا جتنا اس لمحے خود کو پا رہا تھا۔۔۔

مجھے آج احساس ہوا تھا کہ وہ لوگ کیسا محسوس کرتے ہوں گے جنہیں ہم اغوا کر کے لاتے تھے اور مارتے پیٹتے تھے اپنی باتیں اور ناجائز ڈیمانڈز منواتے تھے۔۔۔

اور تم شاید بھول رہے ہو کہ ازلان وجدان کسی سے ڈرتا نہیں " ہے۔۔۔"وہ بلا خوف اعلانیہ بولا۔۔۔

اس کا سیکرٹری فوراً ہی میرے پاس آیا اس نے مجھے کرسی سمیت اٹھایا اور پھر میرے منہ پر مکے ہی مکے جڑنا شروع کر دیے۔۔۔

پہلا مکا کھاتے ہی میرا دماغ گھوم کے رہ گیا تھا۔۔ باقی مکے تو میں نے سن ذہن کے ساتھ کھائے۔۔ میرے منہ سے خون نکلنے لگا تھا۔۔ آگے کا ایک دانت بھی ٹوٹا۔۔۔

بس۔۔۔"اس کے آرڈر دیتے ہی اس کا سیکرٹری مجھے چھوڑ کر ایک "قدم دور ہٹا۔۔۔" جلدی سے بول۔۔ کہاں ہے میری بھتیجی؟؟؟۔۔۔

می۔۔ می۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے نہیں پتا۔۔۔" اس بار میں غم و غصے کی ملی جلی کیفیت سے سرشار ہو کر چیخا۔۔۔

لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔۔ذرا سمجھاؤاسے ٹھیک " طرح۔۔۔مجھے دو گھنٹے میں جواب چاہیے۔۔ سمجھے۔۔"اس نے میرے سامنے ہی اپنے سیکرٹری کو غصے سے آرڈر دیا۔۔

جی سر۔۔۔آپ فکر نہ کریں اس کے تو حلق سے بھی نکلوا لیں گے کے" آمنہ کہاں ہے۔۔"اس کا سیکرٹری پر اعتماد انداز میں بولا تو میری آنکھوں کے آگے خوف کے بادل لہرانے لگے۔۔۔

ازلان میں سچ کہ رہا ہوں۔۔تم مجھ پر یقین کیوں نہیں کرتے۔۔۔مجھے " نہیں پتہ وہ بچی کہاں ہے۔۔۔پولیس والوں نے یہی بتایا کہ وہ غائب ہو گئی ہے۔۔اگر میری بات پر یقین نہ ائے تو خود جا کے چیک کر لو۔۔۔۔"میں چیختا رہا لیکن اس نے میری ایک نہ سنی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بس اس کے کمرے سے باہر نکلنے کی دیر تھی۔۔مجھے اندھا دھن مارنا شروع کر دیا تھا اس کے آدمیوں نے۔۔۔

ازلان

" سر آپ کو کیا لگتا ہے وہ سچ کہہ رہا ہے یا جھوٹ ؟؟"میرا اسیکرٹری جس کا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا افنان کو مارتے ہوئے۔اپنے ہاتھ کی مٹی کو کھول بند کھول بند کرتے ہوئے۔۔میری جانب دیکھ۔۔۔ تجسس سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

پھر اس نے اپنے الٹے ہاتھ سے پاکٹ میں سے رومال نکال کر اپنے سیدھے ہاتھ پہ باندھا تھا۔۔جس میں سے ہلکا ہلکا خون رس رہا تھا۔۔

باتوں میں جھول تو ہے فلحال وہ کوئی پیشاور مجرم نہیں ہے جو مار " کھانے کا عادی ہو۔۔۔ تھوڑی اچھی طرح دھلائی ہو جائے تو خود ہی طوطے کی طرح پٹ پٹ سچ بولنا شروع کر دے گا۔۔۔"

"سر اگر واقعی آمنہ کو مار دیا گیا ہو تو؟؟ "

تو اسے اور اس کی بہن کو بھی مار دوں گا میں۔۔۔"میرے لہجے میں کوئی" لچک نہیں تھی۔۔اور نہ ہی ہو سکتی تھی ان لوگوں کے لیے جنہوں نے میری بھتیجی کو مارا۔۔۔

میں اپنے سیکرٹری کے سامنے بکھرنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ورنہ میں جانتا ہوں میں اندر سے ٹوٹ گیا تھا اسی لمحے۔۔جب اس نے مجھے بتایا کہ بچی غائب ہے۔۔بجائے یہ کہنے کہ اس نے مار دیا ہے۔۔۔

وہ کہتا اس نے مار دیا ہے تو میں یقین کر لیتا اور اسے بھی بدل میں مار دیتا ۔۔اور وہ کمینا یہ بات جانتا تھا کے بس قبول کرنے کی دیر ہے میں اسے مار دوں گا۔۔۔اسی لیے اس نے کہا۔۔غائب ہے۔۔اس کا مطلب صاف تھا۔۔مار چکے ہیں یہ کمینے اسے۔۔۔اور صرف میرے خوف سے قبول نہیں کر رہے۔۔۔لیکن پھر بھی دل کو ایک امید تھی۔۔ایک آس۔۔۔ کے شاید ایسا نہ ہو۔۔۔شاید میں ہی غلط سوچ رہا ہوں۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

زرناب

سرازلان کے سیکرٹری کی مجھے کال آئی۔۔انہوں نے مجھ سے کہا۔۔کہ ان کو میری ضرورت ہے۔۔۔

ان کے مجھ پر بہت احسانات تھے۔۔اس لیے میں بغیر مزید سوال کیے۔۔۔فوراً ہی ان کی مدد کرنے گھر آن پہنچی۔۔۔۔

جب میں ان کے کمرے میں داخل ہوئی تو مجھے وہ نیچے فرش پر گرے نظر آئے۔۔۔میں ڈر گئی تھی۔۔۔

میں فوراً ان کی جانب لپکی۔۔۔وہ بچوں کی طرح رو رہے تھے بلک بلک کر۔۔۔

کی۔۔کیا ہوا ہے ؟؟۔۔۔ایسے رو کیوں رہے ہیں آپ ؟؟۔۔۔"میں نے" نیوز سنی تھی کہ ان کے بھائی اسامہ وجدان کو زہر دے دیا ہے کسی نے لیکن جہاں تک مجھے پتہ ہے ان دونوں بھائی کے تعلقات اچھے نہیں تھے۔۔۔ پھر وہ ایسے کیوں رو رہے تھے ؟؟۔۔۔ جیسے ان کا کوئی پیارا بچھڑ گیا ہو۔۔

انہوں نے میری بھتیجی کو مار دیا اور میں کچھ نہیں کر سکا زرناب۔۔۔ " میں کچھ نہیں کر سکا۔۔۔ساری غلطی میری ہے۔۔مجھے خیال رکھنا چاہیے تھا۔۔۔وہ میری بھتیجی تھی۔۔۔میرا خون۔۔۔وہ تو کتنی چھوٹی سی تھی ۔۔۔اتنی معصوم سی۔۔۔کیسے مار سکتے ہیں وہ ظالم اسے ؟؟۔۔۔کیسے ؟؟۔۔۔"میں نے بہت مشکل سے انہیں اٹھا کر (صوفے کے نیچے کے حصے سے) ٹیک لگا کر بیٹھایا۔۔۔ان کی آنکھیں لہو رنگ تھیں۔۔۔جن سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

میں نے کبھی انہیں اتنا ٹوٹا و بکھرا نہیں دیکھا تھا۔۔۔جتنا آج دیکھ رہی تھی۔۔۔

میرے سامنے بیٹھا ازلان۔۔۔وہ ازلان وجدان نہیں تھا جو ویل چیئر پر بیٹھ کر بھی سلطنت پہ راج کرتا ہے۔۔۔

" آپ کے بھائی کی تو شادی ہی نہیں ہوئی ہے ابھی تک۔۔۔" مجھے سمجھ نہیں آرہا آپ کس کی بات کر رہے ہیں؟؟۔۔۔ میں اپنی انگلیوں کے پوروں سے ان کے آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔۔الجھ کر بول اٹھی۔۔۔

" اس کی شادی ہو چکی ہے۔۔۔اس کی ایک بیٹی بھی ہے۔۔۔یا تھی۔۔۔" وہ کہتے کہتے رکے۔۔۔اور اپنے ہونٹوں کو ایک دوسرے سے دبانے لگے۔۔۔ان کے آنسوؤں کی روانگی میں مزید تیزی آئی تھی۔۔۔

کیا تم بغیر کوئی سوال کیے۔۔ تھوڑی دیر کے لیے مجھے اپنا کندھا دے سکتی ہو؟؟؟۔۔" ان کے سوال پر میری آنکھوں میں حیرت ابھری۔۔۔۔ میں ٹراس کی سی کیفیت میں انہیں دیکھ ہی رہی تھی کہ وہ اپنی پیشانی۔۔ میرے کندھے سے ٹکا گئے۔۔۔

وہ رو رہے تھے۔۔۔ اور میں صرف بت بنے بیٹھی تھی۔۔۔

میرا پورا جسم گرم پڑ گیا تھا۔۔۔ ان کی قربت۔۔۔ میری سانسوں تک پر غالب آ گئی تھی۔۔۔ میں دم سادے۔۔۔ نا جانے کتنی دیر بت بنے بیٹھی رہی۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ میرے محسن تھے شروع سے ہی۔۔جب میری والدہ کی طبیعت خراب ہوئی اور کوئی میری مدد کرنے کے لیے تیار نہیں تھا تو صرف وہ تھے جو میری مدد کرنے کے لیے تیار ہوئے۔۔۔اور بدلے میں انہوں نے مجھ سے کچھ نہیں مانگا۔۔۔

دنیا میں کچھ لوگ جہاں کسی کے لیے ظالم جابر اور بے حس ہوتے ہیں۔۔۔وہیں کسی کے لیے خدا کی رحمت ہوتے ہیں۔۔

اور وہ میرے لیے اسی رحمت کی مانند تھے۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کہ میں ان کے قریب رہنے کے شروع سے بہانے تلاش کرتی تھی۔۔۔

وہ میری اوقات سے باہر کا خواب تھے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ازلان

میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اپنے دل کو اسامہ سے انسپائر ہوتا پایا "
ہے جیسے ہر چھوٹا بھائی اپنے بڑے بھائی سے ہوتا ہے۔۔۔ میں ماننا نہیں چاہتا
لیکن میں اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔ ہوں۔۔۔اور شاید ہمیشہ رہوں
گا۔۔۔لوگ سمجھتے ہیں مجھے اس سے نفرت ہے اس لیے میں اسے نقصان
پہنچاتا ہوں جب کہ حقیقت تو یہ ہے کہ میں صرف اس کی اور مام ڈیڈ کی
توجہ اپنی جانب مبذول رکھتا ہوں۔۔۔ جیسے ایک شرارتی بچے کو اپنی ماں
کی توجہ ہر وقت اپنی جانب چاہیے ہوتی ہے۔۔۔ چاہے وہ کسی بھی طرح
سے حاصل ہو۔۔۔ خود کو تکلیف پہنچا کر یا کسی اور۔۔۔ بس غرض ملنے والی
توجہ سے ہوتی ہے۔۔۔ میرا بھی یہی حال ہے۔۔۔ میں نے اس کی خاطر
اپنے پاؤں گوائے لیکن وہ اتنا سنگدل ہے کے پھر بھی مجھے ہسپتال میں دیکھنے
تک نہیں آیا۔۔۔ میں اپاہج کیا ہوا۔۔ مجھے تو لوگ بھول ہی گ ئے۔۔ اتنے

پڑارہتا لیکن کوئی مجھے پوچھنے بڑے مینشن کے ایک کمرے کے کونے میں والا نہ تھا سوائے ملازمین کے۔۔۔مام ڈیڈ اسامہ سب اپنی اپنی دنیاؤں میں مگن ہو گئے۔۔کسی کو میرا خیال نہیں تھا۔۔میں پاؤں سے شاید اتنا اپاہج نہیں تھا جتنا دل سے ہو گیا تھا اپنے ارد گرد کے لوگوں کے رویے دیکھنے کے بعد۔۔مام ڈیڈ مجھے ایسے ٹریٹ کرنے لگے جیسے میں کوئی بوجھ ہوں۔۔۔ان کے پاس پانچ منٹ بھی نہیں ہوتے تھے مجھے دینے کے لیے۔۔۔ایک دن ایک ملازم میرے ساتھ مس بیہیو کر رہا تھا۔۔۔مجھے غلط جگہ ٹچ کر رہا تھا۔۔۔میں نے مام سے شکایت کرنے کی کوشش کی ۔۔لیکن انہوں نے نہیں سنا۔۔پھر جب دوبارہ اس نے مجھے ٹچ کیا۔۔تو اپنے بچاؤ کے لیے میں نے اس کے سر پر کانچ کا گلاس توڑ دیا۔۔ڈیڈ کے پاس اتنا وقت بھی نہیں تھا کہ وہ مجھ سے وجہ پوچھتے۔۔بس سرسری سہ ڈانٹ کے چلے گئے اور مام یا اسامہ نے تو اسکی بھی زحمت نہیں کی۔۔۔آہستہ آہستہ عدم توجہی کے سبب میں دل برداشتہ ہوتا چلا گیا اور

چڑچڑا بھی۔۔۔اس چڑچڑے پن میں، میں گھر کے ملازمین کو نقصان پہنچانے لگا۔۔تب مام ڈیڈ میری شکایات ملنے کے سبب پریشان ہو گئے۔۔اور مجھ پر نظر رکھنے لگے۔۔اندھے کو کیا چاہیے دو آنکھیں ۔۔۔مجھے کیا چاہیے تھا۔۔توجہ۔۔۔اور وہ مجھے اس طرح مل رہی تھی تو ٹھیک۔۔اسی طرح سے ہی صحیح۔۔۔کم از کم میں زندہ ہوں لوگوں کو اس کا احساس تو ہونے لگا تھا۔۔۔"میں نہیں جانتا کیوں لیکن زرناب کے سامنے اپنا دل کھول کے رکھ چکا تھا۔۔وہ باتیں کہہ چکا تھا جو میں نے شاید کبھی خود سے بھی نہ کہی ہوں۔۔۔

میں پہلی بار اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔

بس بولے چلے جا رہا تھا میں۔۔۔اور وہ خاموشی سے۔۔۔بس مجھے تکتے ہوئے سنتی چلی جا رہی تھی۔۔۔

اسامہ کی جان خطرے میں ہے۔۔ڈاکٹر کہہ رہے ہیں۔۔۔ لیکن اس کے " باوجود مجھے اس کے لیے کوئی ڈر یا خوف نہیں۔۔۔ کوئی دکھ نہیں۔۔۔ یقین کروگی میں نے تو ابھی تک کسی سے فون کر کے یہ بھی نہیں پوچھا کہ وہ بچایا مر گیا۔۔۔ کیونکہ مجھے علم ہے۔۔۔۔ وہ بچ جائے گا۔۔۔ وہ اتنی اسانی سے ہارنے والوں میں سے نہیں ہے۔۔۔ لیکن میری بھتیجی کا معاملہ بالکل جدا ہے۔۔۔ اس کے لیے میں بیس سے تیس بار کال کر چکا ہوں۔۔۔ مگر جواب یہی آتا ہے کہ وہ غائب ہے۔۔۔ میں اسے کھونا نہیں چاہتا زرناب ۔۔۔" میں نے زرناب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔ تو وہ بھی روتی ہوئی نظر آئی۔۔ جیسے وہ میرے غم کو سمجھتی ہو۔۔۔

ہم دونوں ہی صوفے کے نچلے حصے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔۔۔ میں نے اپنا سر زرناب کے نازک کندھے پر ٹکا دیا تھا۔۔۔

کیا میں نے تمہیں بتایا۔۔میری بھتیجی کی آنکھیں بالکل میرے جیسی "
ہیں۔۔۔وہ اپنے باپ پر نہیں گئیں۔۔۔وہ مجھ پر گئی تھیں۔۔"ایک فخر سہ
تھا میرے لہجے میں یہ کہتے ہوئے۔۔۔میں نے اپنی آنکھیں کرب کی
شدت سے موند لیں۔۔۔

بھتیجی تو ویسے بھی چاچا کی جان ہوتی ہے۔۔۔" یہ جملہ ادا کرتے "
وقت۔۔۔میری آنکھوں سے آنسو پھر سے بہنے لگے تھے۔۔میں اپنی
بھتیجی کی حفاظت نہیں کر سکا یہ غم بہت گہرا تھا۔۔۔

کاش میں نے پہلے ہی اس کی حفاظت کر لی ہوتی۔۔۔کاش اسامہ کو خبر دار
کرنے کے بجائے میں نے بتا دیا ہوتا کہ فرزین اور لائبہ رابطے میں ہیں آج
کل۔۔۔

اب صرف کاش ہی تو رہ گیا تھا۔۔باقی تو کچھ باقی نہ رہا تھا۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

اسامہ

میری آنکھ کھلی۔۔تو سب سے پہلے جو مجھے نظر آئیں۔۔۔وہ اپنے برابر میں بیٹھی دادی تھیں۔۔۔جو تسبیح کے دانے گن رہی تھیں۔۔۔ساتھ ساتھ مجھے باہر سے شور کی آواز آرہی تھی۔۔۔بہت زیادہ شور کی۔۔۔جیسے کوئی چیخ رہا ہو۔۔۔

اسامہ۔۔۔میرے بچے۔۔۔ تمہیں ہوش آگیا۔۔۔میں ڈاکٹر کو بلا کر" لاتی ہوں۔۔۔"دادی فوراہی خوش ہو کر بولیں۔۔اور ڈاکٹر کو بلانے کے لیے باہر کی جانب دوڑئیں۔۔۔

بس ان کا دروازہ کھولنا تھا۔۔کہ میں نے لائبہ کے والد یعنی اپنے پروفیسر صاحب کو اندر کی جانب بھاگتے ہوئے آتے دیکھا۔۔۔

ان کے پیچھے پیچھے میرے گارڈز اور عبید بھاگتے ہوئے آئے تھے۔۔۔

مجھے ایک بار بات کر لینے دو اسامہ سے۔۔پلیز مجھے بات کر لینے " دو۔۔"انہیں فوراہی گارڈز نے جکڑ لیا تھا۔۔۔عبید کے اشارہ دینے پر وہ انھیں باہر لے جانے لگے۔۔۔تو انہوں نے زور زور سے چیخنا شروع کر دیا۔۔۔

"ک۔۔۔کیا ہو رہا ہے یہ؟؟۔۔"میری آواز بہت کمزور سی نکلی۔۔۔"

"بیٹا۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ میری جانب دیکھ۔۔ منتی انداز میں چیخے۔۔۔"

"سوری سر۔۔۔اجازت نہیں ہے آپ سے بات کرنے دینے کی

انھیں۔۔۔۔ بڑے سر نے سختی سے منع کیا ہے۔۔"

"کیوں؟؟۔۔"مجھ سے زیادہ بولا نہیں جا رہا تھا کمزوری کی شدت کے

سبب۔۔۔آواز بھی بہت مدھم سی نکل رہی تھی میری۔۔۔

"بیٹا ایک بار میری بات سن لو۔۔۔صرف تم ہی ہماری لائبہ کو بچا سکتے

ہو۔۔۔اس نے تمہیں زہر نہیں دیا۔۔۔وہ مجھے بتا چکی ہے اس نے تمہیں

نیند کی دوائی دی تھی بس۔۔۔اور نہ ہی اس نے آمنہ کو مارا ہے۔۔سب جھوٹ کے رہیں گے اس نے آمنہ کو مارا ہے۔۔۔وہ بھلا کیسے اپنی بچی کو خود مار سکتی ہے۔۔۔اس نے نہیں مارا۔۔۔یقین کرو میرا۔۔۔اس نے نہیں مارا۔۔۔" ابھی میں عبید کی جانب دیکھ کر بات کر ہی رہا تھا۔۔کہ وہ گارڈز سے اپنا آپ چھڑوا کر۔۔تیزی سے میری جانب لپکے۔۔۔اور میرا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں قید کر۔۔تیز تیز بولنے لگے۔۔۔

ان کی سانسیں پھولی ہوئی تھیں۔۔جیسے کہیں بہت دور سے بھاگتے ہوئے چلے آرہے ہوں۔۔۔

کی۔۔کیا بول رہے ہیں یہ ؟؟؟۔۔"میرے عبید کی جانب دیکھ۔۔الجھ کر" پوچھتے ہی۔۔۔وہ نظر جھکا گیا۔۔۔

سر۔۔مس لائبہ نے جس رات آپ کو زہر دیا تھا اسی رات آمنہ کو بھی " مار دیا تھا۔۔۔"بس ان جملوں کا میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرانا تھا کے میں خاموش ہو گیا۔۔۔ بالکل ساکت۔۔۔میرے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔آنکھوں کے اگے لائبہ کا چہرہ گھومنے لگا۔۔۔وہ معصوم چہرہ جس پہ میں دل ہارا۔۔۔

زہر دینے کے بعد جب اس کی آنکھوں سے وہ دو قطرے آنسو کے بہے۔۔ بس وہ منظر کہیں اٹک گیا ذہن و دل میں۔۔۔کہیں بہت اندر تک اس کا اثر ظاہر ہوا تھا۔۔۔

اور پھر میری آنکھیں دوبارہ بند ہو گئیں۔۔۔کبھی نہ کھلنے کی آرزو لیے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وجدان احمد

ڈاکٹر اسے کیا ہوا ہے؟؟۔۔۔ تین دن گزر گئے ہیں اسے ہوش آئے۔۔ " مگر نہ کچھ بولتا ہے نہ کچھ ٹھیک طرح کھاتا ہے نہ کسی سے بات کرتا ہے۔۔۔ حتیٰ کہ اپنی منگیتر اور دادی سے بھی نہیں۔۔جب کہ وہ تو اس کے قریبی ہیں۔۔۔ کسی بات کا کوئی ری ایکٹ نہیں کرتا۔۔۔ایسا لگتا ہے جیسے ہوش میں ہو کر بھی ہوش میں نہ ہو۔۔۔ "میں بہت پریشانی کے عالم میں تھا ان کچھ دنوں سے۔۔۔

میرے پاس اپنی محبت کی صرف ایک ہی نشانی باقی تھی۔۔اور وہ تھا اسامہ۔۔۔جسے میں کبھی بھی کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

میں مانتا ہوں میں نے ہمیشہ اسے اس بات کی سزا دی جو اس کی خطا تھی ہی نہیں۔۔۔ لیکن اب جب وہ دور جا رہا تھا مجھ سے۔۔۔ تو مجھے محسوس ہوا کہ میں ایک بار پھر اپنی محبت کو کھو رہا ہوں۔۔۔

میں بہت اذیت میں تھا۔۔ میرا جوان بیٹا جو کل تک دولہا بننے والا تھا وہ آج بے سدھ بیڈ پر پڑا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں خالی ہو گئی تھی بالکل۔۔۔مانو ان میں کوئی جینے کی تمنا باقی نہ رہی ہو۔۔۔

ڈاکٹر سے بات کرنے کے بعد میں اسامہ کے کمرے میں آیا۔۔۔ ہم اسے ڈسچارج کر کے گھر لے آئے تھے۔۔۔ گھر آنے کے دوران اس نے

کسی سے بھی ایک بار بات نہیں کی۔۔اور بس خاموشی سے اپنے خالی ہاتھوں پر نگاہ جمائے بیٹھا رہا۔۔۔

اپنے کمرے میں داخل ہونے کے بعد۔۔۔وہ فوراً ہی لیٹ گیا۔۔۔بالکل بے سُت سہ۔۔۔جیسے ہسپتال میں لیٹا رہتا تھا۔۔۔

اسامہ "میں نے آواز دی مگر اس نے آنکھ نہ کھولی۔۔۔"

میں جانتا ہوں تم جاگ رہے ہو۔۔۔"میں نرمی سے کہتے ہوئے۔۔۔" اس کے برابر میں بیٹھا۔۔اس نے ابھی بھی آنکھیں نہیں کھولی تھیں۔۔۔

ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ تمہیں صدمہ لگ گیا ہے۔۔۔اور اس سے صرف تم "
ہی خود کو باہر نکال سکتے ہو۔۔۔سچ کہوں تو مجھے سمجھ نہیں آرہا تم کس بات کا
صدمہ لیے بیٹھے ہو اپنے دل پر؟؟؟۔۔۔اس دھوکے باز لڑکی کا جو تمہاری
جائیداد لے کر بھاگ رہی تھی اپنے یار کے ساتھ۔۔۔پتا ہے ان دونوں
نے اپنا جرم قبول کر لیا ہے۔۔۔ حتیٰ کہ اس لڑکی نے خود گواہی دی ہے کہ
اس نے اپنی بیٹی کو قتل کیا ہے اپنے ہاتھوں سے تاکہ وہ اپنے یار کے ساتھ
افغانستان کے راستے سے بھاگ سکے تمہاری جائیداد لے کر۔۔۔اور تم اس
جیسی (گالی) لڑکی کی خاطر اپنے آپ کو گھن لگا رہے ہو جو اپنی اولاد تک کی
سگی نہ ہو سکی۔۔۔مجھے تو یقین کرو حیرت ہے۔۔کہ کتنی سفاک دل
عورت ہے وہ۔۔۔جس نے اپنی دودھ پیتی بچی کو اپنے ہی ہاتھوں سے مار
دیا۔۔اسامہ۔۔۔۔تم سن رہے ہو ناں۔۔۔اسامہ۔۔۔"اس نے آنکھ نہ
بھی اس پر کوئی اثر نہیں پڑا تھا کھولی۔۔میرے اتنا سمجھانے کے باوجود
۔۔۔

"میں یہ فائل تمہارے لیے چھوڑ کر جا رہا ہوں اس میں سارے ثبوت ہیں۔۔۔ان کے جالی پاسپورٹ۔۔۔تمہارے لوکر سے چرائی ہوئی پراپرٹی کی فائل۔۔۔لائبہ عاشر کے فون کالز ریکارڈز۔۔۔ٹیکسی ڈرائیور کا پتہ اور اس کا بیان۔۔۔اس لڑکے کا بیان جس کے ذریعے عاشر نے زہر کی بوتل لائبہ تک پہنچائی تھی مال میں۔۔۔اور اگر تم چاہو تو خود پولیس اسٹیشن جا کے وہ کلپ بھی دیکھ سکتے ہو مال کی۔۔۔اس لیے اٹھو اور ان سب کو دیکھو اور یقین کرو کہ اس لڑکی نے تمہیں دھوکہ دیا ہے اور ان سب سے باہر نکلو۔۔۔زندگی ایک لڑکی کے پیچھے تباہ نہیں کر سکتے تم۔۔۔سنا تم نے۔۔۔"

میں جتنا اسے سمجھا سکتا تھا۔۔۔سمجھا چکا تھا۔۔۔پھر فائل وہاں سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر میں کمرے سے باہر نکل آیا۔۔اور آہستہ سے دروازہ اپنے پیچھے بند کر دیا۔۔۔

مجھے لگا تھا اپنی آنکھوں سے پروف دیکھے گا تو دل کو تسلی ہو جائے گی اس کے۔۔۔ باہر نکلے گا اپنے صدمے سے۔۔۔ بھلا کب تک کوئی ایک بے وفا عورت کے لیے آنسو بہا سکتا ہے؟؟۔۔۔ مگر سب کچھ میری توقع کے بالکل برعکس ہوا۔۔۔ سارے پروف دیکھنے کے بعد۔۔۔ وہ مزید صدمے میں چلا گیا تھا۔۔۔

میرے لاکھ کہنے کے باوجود نہ تو وہ کسی ڈاکٹر کو دیکھانے کو تیار تھا خود کو۔۔۔ نہ ہی آفس جا کر کام میں لگ کر اپنا ذہن بٹانے کے لیے۔۔۔ وہ بس پورا دن خود کو کمرے میں بند رکھتا۔۔۔ جب جاو بیماروں کی طرح لیٹا یا سوتا ہوا ملتا۔۔۔

کمپنی دن بہ دن نقصان کی جانب بڑھ رہی تھی مگر اسامہ کو اس کی کوئی فکر نہ تھی۔۔۔ یہی وجہ تھی کے مجھے اسامہ کو سی ای او کی سیٹ سے ہٹا کر

ازلان کو بیٹھانا پڑا۔۔۔سارے بورڈ اف ڈائریکٹرز میرے فیصلے سے متفق تھے۔۔۔

لائبہ

میری ملاقات آئی ہے جب مجھے یہ بتایا گیا تو دل میں ایک امید جاگی کے شاید سر اسامہ آئے ہوں۔۔بابا نے مجھے بتایا تھا کے انھیں ہوش آ گیا ہے۔۔۔وہ ان سے ملے بھی ہیں۔۔۔۔اور ان سے منت سماجت بھی کی ہے کے مجھے بچا لیں۔۔۔۔

میری بیٹی کو مار دیا تھا ان ظالم لوگوں نے۔۔۔میں انھیں بتانا چاہتی تھی کے زہر نہیں دیا میں نے انھیں۔۔۔نہ ہی آمنہ کو مارا ہے۔۔۔کون سی ماں بھلا اپنی ہی بچی کو مار سکتی ہے۔۔۔میں انھیں بتانا چاہتی تھی کے مجھے پھنسایا گیا

ہے۔۔اور کہیں ناں کہیں میرے دل کو آس تھی کے شاید۔۔۔شاید وہ یقین کر لیں۔۔۔شاید وہ اعتبار کر لیں۔۔جبکے میں جانتی ہوں اب اعتبار کرنا ان کے لیے ناممکن سہ ہو گا۔۔

میں کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔تو سامنے ٹیبل کے پار کرسی پر بیٹھی خاتون کو دیکھ۔۔میری امید ٹوٹ گئی۔۔۔

"دادی؟؟؟۔۔آپ؟؟؟۔۔"

ہاں میں۔۔۔آؤ بیٹھو۔۔۔"ان کے کہنے پر۔۔۔میں ان کے سامنے جا کر" بیٹھی۔۔۔

کچھ دیر ہمارے درمیان صرف خاموشی کا تبادلہ ہوتا رہا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں زخموں سے چور چور تھی۔۔۔مجھے بہت مارا پیٹا گیا تھا جھوٹا بیان دینے کے لیے۔۔۔جب میں نے ان کا من چاہا بیان دے دیا۔۔تو انھوں نے تب سے مجھے ہاتھ نہیں لگایا۔۔۔بلکے مجھے بی کلاس میں شفٹ بھی کر دیا تھا۔۔۔

میں نے سنا تھا جس لیڈی پولیس آفیسر نے مجھے مارا پیٹا تھا۔۔۔اس کی اچانک کرنٹ لگنے سے موت ہو گئی ہے۔۔۔اس کے بعد جو نئی پولیس والی آئی تھی اس کا رویہ مجھ سے کافی نرم تھا۔۔۔

تم کیسی ہو؟؟؟۔۔"دادی کے نرمی سے سوال پوچھتے ہی میری آنکھوں" میں آنسو آنے لگے۔۔۔

وہ آنسو ہی میرا جواب تھے۔۔۔

وہ عورت کیسی ہو سکتی ہے جس کی اپنی ہی بے وقوفی نے اس کے شوہر کو موت کے منہ تک پہنچادیا۔۔۔اس کی دودھ پیتی بچی کو موت سے ہمکنار کردیا۔۔اس کے بے گناہ ساتھی کو زندگی بھر کے لیے جیل کا مقیم بنادیا۔۔۔

کہتے ہیں جیتے ہیں امید پہ لوگ غالب
ہم کو جینے کی بھی امید نہیں۔۔۔

سر اسامہ کیسے ہیں؟؟۔۔۔"میں نے فورا اپنے آنسو بے دردی سے ہاتھ" کی پشت سے پونچھتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میرے ہونٹ زخمی تھے۔۔اس لیے جب میں نے ہلکا سہ مسکرانے کی کوشش کی۔۔تو ان میں تکلیف ہونے لگی۔

"زندہ ہے بس اتنا ہی کہوں گی۔۔۔ "

ہمم۔۔۔"ہمارے درمیان پھر تھوڑی دیر تک خاموشی کا تبادلہ ہوتا" رہا۔۔

"میں یہاں تم سے کچھ پوچھنے آئی تھی؟؟۔۔ "

جی۔۔۔"میں کنفیوز ہو کر انہیں دیکھنے لگی۔۔۔ان کے چہرے سے لگ" رہا تھا کہ اگلا سوال جو وہ کریں گی۔۔وہ مجھے اچھا نہیں لگنے والا۔۔۔

میرا دل ماننے کے لیے تیار نہیں کہ تم نے اسامہ کو زہر دیا ہے۔۔۔جب " کہ تم خود قبول کر چکی ہو۔۔۔ہر بار جب بھی میں اپنے پوتے کو دیکھتی ہوں میرا دل چاہتا ہے میں تم سے پوچھوں۔۔کہ کیسے زہر دے دیا تم نے اس شخص کو جو تمہارے خاطر اپنے بچپن کے خوف تک سے لڑ گیا تھا۔۔۔کسے نہیں پتہ تھا کے اسامہ کو سمندر سے فوبیا ہے۔۔لیکن تمہاری خاطر وہ اپنے فوبیا سے بھی لڑ گیا۔۔۔فوبیا تو کجا وہ تو اپنے پورے خاندان سے لڑنے کے لیے تیار کھڑا تھا۔۔۔ تمہیں شاید علم نہ ہو۔۔میں وہ واحد ہوں پورے خاندان میں۔۔جو تمہارے لیے اس سے لڑتی تھی۔۔اسے احساس دلاتی تھی کہ تم اس کی بیوی ہو۔۔۔جب مجھے پتہ چلا تھا کہ تمہیں صرف کڈنی ٹرانسفر کے لیے لایا گیا ہے تو میں اسامہ سے لڑی تھی۔۔۔بہت لڑی تھی۔۔۔یہ پہلی بار تھا جب ہم دادی پوتے میں ناراضگی ہوئی ہو۔۔۔میں اتنا شدید ناراض ہوئی تھی اس سے۔۔۔کہ اس کا گھر تک چھوڑ کر آگئی تھی۔۔۔اور اب لگتا ہے کاش میں نے وہ سب نہ کیا ہوتا۔۔۔میں پچھتا رہی

ہوں تمہاری جیسی لڑکی کے لیے اس کے دل میں محبت جگا کر۔۔۔میں پچھتا رہی ہوں۔۔میرا پوتا زندہ مردہ ایک ہے اور میں اس کے لیے کچھ نہیں کر پا رہی۔۔۔" وہ بے بسی سے رونے لگیں۔۔۔

ان کا انکشاف سن۔۔مجھے لگا آج میں پھر مر گئی ہوں۔۔۔۔

یہ کمبخت جان نہیں نکلتی جسم سے۔۔ورنہ روح تو روز مر رہی ہے۔۔۔

تو میں خوابوں میں سچ دیکھا کرتی تھی۔۔۔کہ وہ سراسامہ ہیں جو مجھے پانی میں سے نکال رہے ہیں۔۔۔جو مجھے بچا رہے ہیں۔۔۔ہونہہ۔۔۔بہت دیر کر دی صنم آتے آتے۔۔۔

اب پچھتاووں کے سوا مقدر میں باقی کیا رہ گیا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کبھی کبھار آپ کی صرف ایک غلطی سب کچھ بدل دیتی ہے۔۔۔سب کچھ۔۔۔اور آپ بس اسی ملال میں رہ جاتے ہیں۔۔۔کے کاش میں نے نہ کی ہوتی۔۔۔۔

انسان سب کچھ ہو۔۔۔بس معصوم نہ ہو اس دنیا میں۔۔ورنہ عقل مند اسے زندہ نہیں چھوڑتے۔۔نوچ کھاتے ہیں اس کی ساری خوشیاں اپنے اپنے مفاد کے لیے۔۔۔اب کوئی مجھ سے کہے۔۔کہ کچھ عقلمند شریف بھی ہوتے ہیں۔۔تو میں نہیں مانتی۔۔میں کہوں گی۔۔۔یہاں شریف بس وہی ہے جسے موقع نہ ملا۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

ازلان

گن نیچے رکھ دو افنان۔۔۔یہ چل جائے گی۔۔۔"مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا* اتنے بندے ہونے کے باوجود افنان کے ہاتھ میں گن کیسے لگی۔۔۔

میں خود کو مار لوں گا ازلان۔۔۔مجھے جانے دو یہاں سے۔۔۔۔اور یاد رکھنا اگر میں مر گیا۔۔۔تو میرے ڈیڈ تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔۔۔"

جس افنان کو میں جانتا ہوں وہ انتہائی بزدل لڑکا تھا۔۔مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیسے وہ اتنا بہادر ہو گیا کہ اپنی پیشانی پر گن ٹکا کر مجھے دھمکا رہا ہے۔۔۔

تم گن نہیں چلا سکتے۔۔۔میں جانتا ہوں اس لیے چپ چاپ یہ مجھے " واپس دے دو اور سیدھے سیدھے بتاؤ۔۔یہ گن تمھیں کہاں سے ملی۔۔"

میں نے اپنے سیکرٹری کو اشارہ کیا تو وہ اس کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔ لیکن بہت محتاط ہو کر۔۔۔

"میں کہہ رہا ہوں قریب مت آنا ورنہ میں گولی چلا دوں گا۔۔۔اور مار لوں گا خود کو۔۔۔ ویسے بھی تھک گیا ہوں میں تمہاری قید میں رہ رہ کر۔۔۔اب یا تو مروں گا یا آزاد ہوں گا۔۔یہ مت سمجھنا کہ گن خالی ہے۔۔۔اس میں گولیاں ہیں۔۔۔"بس اتنا کہ کر اس نے اوپر کی جانب فائر کی۔۔۔ پھر اس نے گن دوبارہ اپنی پیشانی پر ٹکا دی۔۔۔

"افنان کام ڈاؤن۔۔۔ ہم بات کر لیتے ہیں آرام سے بیٹھ کر۔۔۔"

"مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔۔میں نے کہا نا مجھے جانے دو یہاں سے۔۔"

افنان۔۔جب تک تو میری بھتیجی کے متعلق مجھے انفارمیشن نہیں دے" دیتا۔۔تب تک میں تجھے یہاں سے جانے نہیں دوں گا۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔"میں نے قطعی لہجے میں کہا۔۔۔

میں جانتا تھا وہ بزدل ہے وہ نہیں چلا سکتا گن خود پر۔۔۔اور نہ ہی مجھ پر چلا سکتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے اگر اس نے مجھ پر گولی چلائی تو یہاں موجود میرے بندے اسے بھون کے رکھ دیں گے گولیوں سے۔۔۔

Zubi Novels Zone

"سوچ لو۔۔۔میں چلا دوں گا"

ہونہہ۔۔۔چلو۔۔"میں نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں اس" کی جانب دیکھا۔۔۔اور پھر اپنے سیکرٹری سے کہا۔۔۔

ازلان میں خود کشی کرلوں گا میں بتارہا ہوں۔۔۔مجھے جانے دو" وہ "
آنکھوں میں سرخی لیے مجھے وارن کرنے لگا۔۔۔

ازلان میں خود کشی کرلوں گا میں بتارہا ہوں۔۔۔مجھے جانے دو" وہ "
آنکھوں میں سرخی لیے مجھے وارن کرنے لگا۔۔۔

میں اسے مرنے نہیں دے سکتا تھا۔۔تب تک تو بالکل نہیں جب تک
میں یہ نہ جان لوں کہ میری بھتیجی کہاں ہے؟؟۔۔کس حال میں ہے
؟؟۔۔کیا ان لوگوں نے واقعی اسے ماردیا ہے؟؟؟۔۔۔

میں نے افنان کے ساتھ ساتھ اس پولیس والے کو جس نے لائبہ کو
اریسٹ کیا تھا آمنہ کے ساتھ اور باقی جتنے بھی لوگ ان سب میں شامل
رہے تھے۔۔سب کو اٹھوالیا تھا۔۔لیکن اس کے باوجود مجھے کوئی سراغ

نہیں مل رہا تھا آمنہ کے متعلق۔۔۔کسی کو اس کے متعلق کچھ علم ہی نہیں تھا۔۔۔مانو وہ غائب ہو گئی ہو۔۔۔مگر ایک بچی کیسے غائب ہو سکتی ہے؟؟۔۔۔

میں نے اپنے سیکرٹری کو اشارہ کیا کہ اس سے گن چھین لے۔۔۔وہ میرا اشارہ ملتے ہی فوراً ہی افنان کی جانب لپکا۔۔۔ان دونوں کے درمیان اب لڑائی شروع ہو چکی تھی گن کو لے کر۔۔۔

افنان کسی صورت گن چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا اس نے دانستہ طور پر اپنے سر پر ٹکالی تھی اور وہ بار بار یہی کہہ رہا تھا مجھ سے۔۔کہ میں خود کو مار لوں گا اگر مجھے یہاں سے جانے نہیں دیا تو۔۔۔

ابھی ان دونوں میں چھینا چھانی چل ہی رہی تھی۔۔۔کہ اچانک گولی چلی۔۔۔

میں نے اس لمحے صرف افنان کی آنکھیں دیکھیں۔۔۔جو حیرت کے مارے پھٹی تھیں۔۔جیسے اسے یقین نہ آیا ہو۔۔کہ گولی چل گئی ہے۔۔۔اور اسے لگ بھی چکی ہے۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔وہ زمین پہ گر گیا تھا۔۔اس کے پیٹ سے خون نکل رہا تھا۔۔گولی اس کے پیٹ میں جا کر لگی تھی۔۔۔

اس میں گولی تھی" بھرائی آواز میں۔۔فقط اس نے اتنا ہی کہا۔۔۔اور " وہ بے ہوش ہو گیا۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے میں اس کے کہے جملے میں اٹک گیا۔۔

"سر اس کے تو بہت تیزی سے خون نکل رہا ہے۔۔اسے ہسپتال لے کے جانا ہو گا۔۔ورنہ یہ مر جائے گا۔۔"میرا سیکرٹری فوراً ہی گڑ بڑا کر بولا۔۔

"پاگل مت بنو۔۔اس کے باپ نے پہلے ہی پورے شہر میں ناکہ بندی کروار کھی ہے۔۔۔ہم پکڑے جائیں گے اگر اسے یہاں سے باہر نکالا تو۔۔ایک کام کرو اسے اوپر والے روم میں لے جاؤ اور وہیں پر ہی ڈاکٹر کی ٹیم کو بلا لو۔۔اب منہ کیا دیکھ رہے ہو؟؟۔۔۔کال کرو ڈاکٹر کو۔۔۔یہ مرنا نہیں چاہیے۔۔۔" کبھی کبھار تو مجھے لگتا تھا۔۔کہ میرے گناہوں کی سزا کے طور پر یہ بے وقوف آدمی سیکرٹری بنا کر مجھ پر مسلط کر دیا گیا ہے ۔۔جب دیکھو مجھے مروانے والے مشورے دیتا ہے۔۔۔

ایک دن یہ مروائے گا مجھے چوڑے میں۔۔۔

کچھ دیر بعد ہی ہمارے بھروسے مند ڈاکٹر کی ٹیم آگئی اور اس کا ٹریٹمنٹ شروع کر دیا گیا۔۔۔

سر اب وہ خطرے سے باہر ہے۔۔"میں گراؤنڈ فلور پر موجود تھا۔۔یہ دعا کرتے ہوئے کہ وہ بچ جائے۔۔۔ "

ڈاکٹر نے آکر جب مجھے اطلاع دی تب جاکے مجھے تھوڑا سکون حاصل ہوا۔۔۔ابھی ڈاکٹر مجھ سے بات کر ہی رہا تھا کہ اچانک ایک نرس بھاگتے ہوئے آئی۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔ڈاکٹر پیشنٹ کی طبیعت بگڑ گئی ہے "وہ ہڑ بڑا کر اطلاع دے رہی تھی۔۔۔"

کیسے؟؟"ڈاکٹر ہکا بکا ہوا اور پھر اگلے لمحے اس نے میری جانب پریشان نظروں سے دیکھا۔۔۔اور پھر نرس کے ساتھ اوپر کی جانب دوڑا۔۔۔"

کچھ دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کا منہ لٹکا ہوا تھا۔۔

اس کے چہرے پر چھائی مایوسی دیکھ۔۔میں سمجھ چکا تھا کہ کوئی انہونی پیش آگئی ہے۔۔

سوری سر۔۔۔ہم اسے بچا نہیں سکے۔۔"بس ان کا یہ جملہ ادا کرنا تھا کہ "مجھے لگا۔۔۔ڈاکٹر نے میرے سر پر ایٹم بم پھوڑا ہے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کیسے ؟؟۔۔ابھی کچھ دیر پہلے تو آپ مجھے بتا رہے تھے۔۔کہ وہ خطرے" سے باہر ہے۔۔پھر اچانک کیسے ؟؟۔۔۔"میں چیخا۔۔۔رنج، دکھ، کرب۔۔آخری امید کھو دینے کی تکلیف۔۔اس لمحے بے پناہ تھی۔۔۔

میری آنکھوں کے آگے میری بھتیجی کا چہرہ گھومنے لگا تھا۔۔۔میں بکھر کر رہ گیا تھا۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے میں نے خود کو ہمت دی۔۔تو کیا ہوا اگر افنان مر گیا۔۔اس کہانی کی ماسٹر مائنڈ باقی ہے۔۔۔بالکل۔۔۔وہ ڈائن ابھی باقی ہے جس کی وجہ سے میرا بھائی بستر پر پڑا ہے آج۔۔۔میری بھابھی جیل میں اور میری بھتیجی لاپتہ ہے۔۔۔

میں جانتا ہوں میں ابھی اس ڈائن کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیونکہ افنان کے غائب ہو جانے کے سبب اس کا پورا خاندان الرٹ ہے ابھی میں کچھ بھی

کروں گا تو پکڑا جاؤں گا اس لیے مجھے معاملات ٹھنڈے ہو جائیں اس کا انتظار کرنا ہوگا۔۔ لیکن کاروباری معاملات میں۔۔۔ میں اسے نہیں چھوڑنے والا۔۔۔ بہت جلد اسے روڈ پہ لاؤں گا۔۔۔

"دنیا کی سب سے بڑی غلطی کی ہے تم نے فرزین۔۔ میری بھتیجی کو۔۔۔" میں تصور میں فرزین کو مخاطب کر کے بول ہی رہا تھا۔۔۔ کہ بولتے بولتے آگے کے جملے میرے منہ میں پھنس گئے۔۔ انھیں ادا نہ کر سکا میں۔۔۔

میں نے اپنے دونوں ہونٹ مضبوطی سے بھینچ لیے تھے ایک دوسرے میں۔۔۔

مجھے اپنی آنکھیں جلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں مارے طیش کے۔۔۔ دماغ کی رگیں تنی ہوئیں۔۔۔اتنا غم و غصہ دل میں بھرا ہوا تھا کے بس نہیں چل رہا تھا۔۔کے ابھی اسی وقت جاؤں اور اسے زندہ جلا دوں۔۔۔

میں نے خود ہی کو ہمت و تسلی دی کہ کچھ وقت اور۔۔۔پھر اسے اس حال میں پہنچاؤں گا۔۔۔کہ خود مرنے کی دعائیں مانگے گی تڑپ تڑپ کر۔۔مگر اسے موت نہیں آئے گی۔۔۔

جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔یو وچ۔۔۔"میں دانت پیستے ہوئے " بڑبڑایا۔۔۔میری آنکھوں میں عزم تھا۔۔۔اسے تباہ کر دینے کا عزم۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

چھ ماہ بعد۔۔۔

"اسامہ"

میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔"میرے ڈاکٹر جو اس وقت میرا " ٹریٹمنٹ کر رہے تھے وہ میری بات سن چونکے۔۔۔کیونکے میں اچانک لائبہ سے ملنے کی خواہش ظاہر کر رہا تھا آج۔۔۔وہ اب یہی سوچ رہے تھے کے مجھے اب تک اسے بھول جانا چاہیے تھا کیونکہ ان کا ٹریٹمنٹ یہی کام کرنے کے لیے تھا۔۔۔مگر وہ نہیں جانتے روح کے بغیر جسم نہیں جیا کرتے۔۔۔میں اسے بھول جاؤں یہ کہاں ممکن۔۔۔سوتے ہوئے بھی مجھے وہی خوابوں میں نظر آتی ہے۔۔اس کے وہ دو آنسو میرے خواب و خیالوں میں اٹک گئے ہیں۔۔۔

میرا محبوب بہت ظالم تھا۔۔۔اس نے مجھے زہر سے نہیں اپنے دو آنسوؤں کے قطروں سے مار دیا ہے۔۔

وہ دو آنسوؤں کے قطرے مجھے باندھ کے رکھتے تھے جبکہ میں چاہتا تھا۔۔۔ آزاد کر دوں اسے۔۔۔جب وہ رہنا ہی نہیں چاہتی میرے ساتھ۔۔تو کیوں اسے باندھ رہا ہوں۔۔۔کیونکہ ماضی میں، میں نے یہی غلطی کی تھی۔۔۔ نہ میں اسے باندھتا نہ وہ انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور ہوئی ہوتی۔۔۔

مگر جب فیصلہ کرنے کی سوچتا ہوں۔۔۔وہ دو آنسو میرے پاؤں کی زنجیر بن جاتے ہیں۔۔۔میں نہیں کر پا رہا تھا کچھ بھی۔۔۔کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا اب تک۔۔۔

"ایز آ ڈاکٹر میں نہیں ریکمنڈ کروں گا کہ آپ اس لڑکی سے ملیں۔۔اپ کو بھول جانا چاہیے اسے اور یہی سب سے بہترین فیصلہ ہے اس وقت آپ کے لیے۔۔۔کہ آپ آگے بڑھیں۔۔۔۔"جواب وہی ملا تھا جو مجھے ان سے توقع تھی۔۔۔

ڈیڈ مام دادی کوئی بھی راضی نہیں تھا مجھے ایک بار بھی لائبہ سے ملنے دینے کے لیے۔۔۔انہیں ڈر ہے کہ میں اتنا کمزور ہو گیا ہوں۔۔۔کہ اسے دیکھ کر دوبارا صدمہ میں نہ چلا جاؤں۔۔۔

اصل بات تو یہ ہے کہ میں خود بھی نہیں جانتا کہ میرا اس سے مل کر کیا ری ایکشن ہو گا۔۔۔کیا میں غصہ ہوں گا یا روؤں گا؟؟۔۔۔بے بسی سے چیخوں گا یا اپنی بے بسی پر ماتم کروں گا؟؟؟۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

لائبہ

میں جائے نماز پر بیٹھی روئے چلی جارہی تھی۔۔۔

رورو کر میری آنکھیں اب کمزور ہونے لگی ہیں۔۔۔

مجھے آس تھی کہ جب سر اسامہ کو ہوش آئے گا تو وہ مجھ سے ملنے آئیں گے۔۔پوچھیں گے کہ میں نے یہ سب کیوں کیا اور میں انہیں وجہ بتاؤں گی۔۔۔میں انھیں سب سچ بتاؤں گی۔۔۔بتاوں گی کے فرزین نے میرے ساتھ کتنا بڑا مکرو فریب کیا ہے۔۔۔اس نے مجھے کیسے پھنسایا ان سب میں ۔۔اس نے ہماری لٹل پرنسس کو مروایا ہے۔۔ہماری بیٹی کو۔۔۔۔مگر

میرا بھرم ٹوٹ گیا۔۔وہ نہیں آئے۔۔۔وہ ایک باہر بھی نہیں آئے۔۔۔ چھ ماہ گزر گئے مگر وہ نہیں آئے۔۔۔اور یہی وجہ تھی۔۔کہ اب میری امیدیں دم توڑ گئی تھیں۔۔۔

ابو میرے لیے مسلسل بھاگ دوڑ کر رہے تھے شروع میں۔۔ لیکن پھر میں نے ہی انہیں منع کر دیا۔۔۔وجدان احمد جیسے امیر شخص کے خلاف کوئی بھی ہمارا کیس لینے کے لیے تیار نہیں ہو رہا تھا۔۔۔اور جو ہوا بھی مجھے بعد میں خود ہی محسوس ہو گیا کہ اس نے بھی پیسے کھائے ہوئے ہیں۔۔۔

ہم نہیں لڑ سکتے ان شاطر اور امیر لوگوں سے۔۔۔

اب میرا۔۔میرے رب کے سوا کوئی آسرا نہیں تھا۔۔

"یارب کریم۔۔۔ میرا تیرے سوا اب کوئی آسر نہیں۔۔بس تو ہی ہے جو اب میری مدد کر سکتا ہے۔۔۔ مجھے اپنے لیے جینے کی کوئی امید نہیں رہی۔۔۔ لیکن میں اپنے اوپر اتنا سنگین جرم لیے مرنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔ لوگ مجھے میری ہی بیٹی کا قاتل کہتے ہیں۔۔۔ میری بچی کا۔۔۔ بھلا کوئی ماں اپنی ہی اولاد کو تکلیف پہنچا سکتی ہے؟؟۔۔۔ مولا میں ان لوگوں سے نہیں لڑ سکتی۔۔۔ یہ لوگ بہت شاطر و خطرناک ہیں۔۔ بہت امیر۔۔۔ اور یہ دنیا امیروں کی ہے۔۔۔ ہم جیسے غریبوں کی نہیں۔۔۔ میرا شوہر واحد ہے جو ان لوگوں سے لڑ سکتا ہے۔۔ انہیں ان کے انجام تک پہنچا سکتا ہے۔۔۔ میری بیٹی کے خون کا بدلہ لے سکتا ہے۔۔۔ مگر وہ۔۔۔ وہ مجھ پہ اعتبار نہیں کرتا اب۔۔۔ وہ تو مجھ سے ملنے تک نہیں آیا۔۔۔ یا مالک۔۔۔ کیا مجھے اور میری بیٹی کو تکلیف پہنچانے والے یوں ہی آرام سے جیتے رہیں گے۔۔ اور میں یوں ہی تڑپ تڑپ کے مرتی رہوں گی۔۔۔ مالک۔۔۔ میں نے اپنا فیصلہ اب تیری عدالت میں دیا۔۔۔ اور مجھے یقین ہے۔۔ مجھے انصاف ملے

گا۔۔۔میرا تیرے سوا کوئی نہیں مالک۔۔تو انصاف کر۔۔۔یہ ماں بے بس ہو سکتی ہے۔۔۔مگر اس بے بس ماں کا رب بے بس نہیں ہے۔۔۔تو نھیں دیکھا مولا۔۔۔میرا رب بے بس نہیں ہے۔۔۔تو دیکھا۔۔۔۔یہ جو فرعون خود کو خدا سمجھ بیٹھے ہیں جو سمجھ بیٹھے ہیں کہ لوگوں کی قسمت کے فیصلے یہ کریں گے تو، تو انھیں دیکھا۔۔۔۔۔کے رہے نام صرف اللہ کا۔۔۔کے جو تقدیروں کو بدل دینے و دلوں کو پھیر دینے پر قادر ہے۔۔۔"میں بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہی تھی۔۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

کچھ دن بعد۔۔

جیل کا یہ اندھیرا۔۔۔مجھے اب اپنی قسمت لگنے لگا تھا۔۔۔میں یوں ہی دیوار سے ٹیک لگائے گھٹنوں بیٹھی رہتی۔۔۔اپنے فیصلوں پر ماتم کرتی رہتی۔۔خود کو کوستی۔۔۔

ہر سانس لگ رہی ہے ہمیں آخر یہاں۔۔۔
جی بھی کہاں رہے ہیں اگر مر نہیں رہے۔۔۔

میں سمجھتی تھی جتنے صدمے مجھے ملے ہیں میں ان ہی کے غم سے مر جاوں گی جلد ہی۔۔۔۔مگر اب میں نے جانا۔۔۔انسان بڑی سخت جان ہوتا ہے خاص کر کے ایک عورت۔۔۔وہ جتنی نازک دکھتی ہے ناں۔۔۔اصل میں اندر سے اتنی ہی مضبوط ہوتی ہے۔۔۔اسے کوئی بھی غم اتنی آسانی سے نہیں مار سکتا۔۔۔بلکے جب یہ تکالیف پہنچتی ہیں تو جا کر علم ہوتا ہے۔۔۔ارے واہ۔۔میں تو یہ بھی سہہ گئی۔۔۔۔پھر جا کر ہمیں سمجھ آتا

ہے۔۔۔کے خدا کا وعدہ سچا ہے۔۔۔کے وہ کسی جان پر اس کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔۔۔ہم دوسروں سے زیادہ مضبوط ہیں بس یہ بات ہم نہیں جانتے۔۔یہ بات ہمیں یہ تکالیف واذیتیں سمجھاتی ہیں ۔۔۔۔

اب مجھے خوف سہ آنے لگا ہے۔۔کہیں میں پاگل نہ ہو جاوں۔۔۔ہاں ۔۔۔یہ غم۔۔۔یہ مایوسیاں۔۔۔یہ اندھیرا۔۔۔یہ اذیتیں۔۔۔یہ خود میں ہر وقت الجھے رہنا۔۔۔۔خود کو کوسنا۔۔۔۔اپنی بے وقوفیوں پہ ماتم کرنا۔۔۔کیوں اتنی سیدھی ہوں اس بات پہ بار بار رونا۔۔۔۔

میں ہر وقت خدا سے دعا کرنے لگی تھی کے مجھے پاگل نہ کرے۔۔۔میں پاگل نہیں ہونا چاہتی۔۔۔

میری ملاقات بہت کم آیا کرتی تھی۔۔۔آتے بھی تو امی ابو یا پھر سلمان۔۔۔

امی ابو کو تو میں نے خود ہی منع کر دیا تھا یہاں آنے سے۔۔۔کیونکہ وہ جب بھی آتے۔۔۔بہت روتے اور مجھ سے ان کا رونا نہیں دیکھا جاتا تھا۔۔۔میں نے اپنے والدین کو اپنی زندگی کی ہر حقیقت سے آشنا کر دیا تھا اب۔۔چاہے وہ شادی کے متعلق ہو یا سر اسامہ کو زہر دینے کے متعلق۔۔۔وہ بہت پچھتا رہے تھے میری شادی اپنے لائق و ہوشیار اسٹوڈنٹ سے کر کے۔۔۔۔خاص طور پر سر اسامہ کا بیہیور دیکھنے کے بعد جب وہ ان سے مدد مانگنے گئے اور انہوں نے بات تک نہ سنی۔۔۔

ایک مہینے پہلے جب سلمان آیا تھا تو اس نے مجھے بتایا۔۔ کہ عاشر کو اس کے کسی امیر خالو نے آزاد کروالیا ہے جیل سے۔۔۔ یہ ایک واحد اچھی خبر تھی جو میں نے اس جیل میں سنی۔۔۔

کس طرح آزاد کروایا اس کی کوئی ڈیٹیل نہیں بتائی سلمان نے مجھے۔۔۔ ویسے بھی ضرورت کسے تھی پوچھنے کی۔۔۔ کون نہیں جانتا یہاں پہ انصاف کی عدالتیں نہیں ہیں قانون کی عدالتیں ہیں اور قانون کے رکھوالوں کو پیسوں سے آرام سے خریدا جا سکتا ہے پاکستان میں۔۔۔ ویلکم ٹو پاکستان۔۔۔

میں یوں ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ جب مجھے بتایا گیا کہ میری ملاقات آئی ہے۔۔۔ تو میں سمجھی۔۔۔ سلمان آیا ہو گا۔۔ میں تھکے ہارے انداز میں

اٹھی اور پھر مرے قدم لیتی کمرے میں پہنچی۔۔۔ مگر جو مجھ سے ملنے آیا تھا وہ آخری شخص تھا جسے میں وہاں چاہتی تھی۔۔

"ہیلو۔۔۔ کہا تھا ناں جب سیف مقام پر پہنچ جاؤ گی۔۔ تو آرام سے بیٹھ کر بات کریں گے۔۔۔" یہ وہ جملہ تھا جسے میں اپنی نادانی میں سمجھ نہ سکی تھی۔۔۔ جس کے سبب میں خود کو بہت کوسہ کرتی۔۔ کاش میں نے اس کے جملے کا مطلب اس دن سمجھ لیا ہوتا تو آج میں اس مقام پہ نہ کھڑی ہوتی۔۔۔

" تم ایک نمبر کی جھوٹی عورت ہو۔۔۔" میرے پاؤں جم گئے تھے اسے دیکھ اور خاص طور پہ اس کا جملہ سننے کے بعد۔۔ اس کی مسکراہٹ میرا دل تپا رہی تھی میرے اندر آگ لگا رہی تھی۔۔۔ میرا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کا گلا دبا دوں اپنے ہاتھوں سے۔۔۔

میں پھنکار کر چیخی۔۔۔

جھوٹی؟؟۔۔۔حقیقت کے خلاف بات بیان کرنا جھوٹ کہلاتا ہے۔۔۔" اور میں نے تو یہی کہا تھا کہ تمہیں سیف مقام پر پہنچا کر بات کروں گی۔۔۔ اس میں جھوٹ کیا ہے؟؟۔۔ہاں مانتی ہوں تھوڑا دیر لگ گئی آتے آتے ۔۔۔"وہ نرمی سے بولی۔۔اس کی آنکھوں میں فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔۔۔

"آؤ بیٹھو۔۔وہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔ "

اس کے کہتے ہی۔۔میں آکر کرسی پر بیٹھی۔۔۔"کیوں کیا تم نے میرے ساتھ یہ سب؟؟؟۔۔کیوں؟؟۔۔۔میں تو خود جا رہی تھی ناں سب کچھ

چھوڑ کر تمہارے لیے۔۔۔" یہ وہ سوال تھا جو ہر وقت میرے ذہن میں گردش کیا کرتا تھا۔۔ جو مجھے نہ سونے دیتا تھا نہ جاگنے۔۔۔ جب میں خود سب کچھ چھوڑ کر جا رہی تھی اس کے لیے تو پھر کیا ضرورت تھی اسے مجھے تکلیف پہنچانے کی؟؟؟ میری بیٹی کو مارنے کی؟؟۔۔ یہ سب ڈرامہ رچنے کی؟؟۔۔ میں چلی جاتی اور میرا ارادہ کبھی واپس نہ آنے کا تھا۔۔ میں کبھی اسے اپنی دوبارہ شکل تک نہ دکھاتی۔۔۔۔

ہونہہ۔۔ دیکھو تو ذرا۔۔۔ ایسے بول رہی ہو جیسے احسان کر رہی تھی مجھ پر" کوئی۔۔۔" وہ ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں دانت پیستے ہوئے بولی۔۔ "تم چھوڑ کر جا رہی تھی صرف اسی لیے اس وقت صحیح سلامت بیٹھی ہوئی ہو زندہ۔۔۔ ورنہ تمھیں لگتا ہے میں تمہیں زندہ چھوڑتی؟؟۔۔" اس کا مغرور اور بے نیاز لہجہ۔۔۔ سفاکیت و بے حسی کی انتہا کو چھوتی باتیں۔۔۔ میرا حلق تک کڑوا کر گئی تھیں۔۔۔

ساری غلطی تمہاری ہے لائبہ۔۔ تمہیں میرے اسامہ کی زندگی میں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔ سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ بولی تو میں زخمی سہ مسکرا دی۔۔۔

وہ تو ایسے بول رہی تھی جیسے سب کچھ شروع سے میرے اختیار میں تھا ۔۔ ہونہہ۔۔۔

ارے۔۔۔ میں تو بھول ہی گئی۔۔۔ میں تو تمہیں یہاں شادی کا کارڈ دینے آئی تھی۔۔۔ اپنے اور اسامہ کی شادی کا۔۔۔" بس یہ آخری جملہ مجھے مبہوت کر گیا تھا۔ ساکت۔۔۔ سانس تک رک گیا تھا۔۔۔ میں اسے یک ٹک دیکھے چلی گئ بے یقینی سے۔۔ رنج سے۔۔ کرب سے۔۔۔ الجھن سے۔۔۔۔

وہ شادی کر رہے ہیں۔۔۔وہ واقعی شادی کر رہے ہیں وہ بھی اس عورت سے جس نے ہماری بیٹی کو مارا۔۔۔ہماری آمنہ کو۔۔۔ہماری لٹل پرنسس کو۔۔۔

میری آنکھوں سے آنسو کا قطرہ کب بہا۔۔۔مجھے خبر نہیں۔۔۔شاید میں قبول نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔لیکن وہ میری محبت تھے۔۔۔پہلی نظر کی محبت۔۔۔وہ میرے لیے شروع سے اس چاند کی مانند تھے جسے میں دور سے دیکھ کے آئیڈیلائز کرتی۔۔۔خوش ہوتی۔۔۔بچوں کی طرح ان سے ملنے کی خواہش کرتی۔۔۔کسی دن میرا دوپٹا ان کی گھڑی میں اٹک جائے یہ آرزو کرتی۔۔

اور ایک بار انسان جس سے محبت کر لیتا ہے۔۔۔بس پھر کر لیتا ہے

۔۔۔محبت اپنا قبلہ نہیں بدلا کرتی۔۔۔

تکلیفوں سے تھک کر آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔۔۔

کہنے والے کیا جانیں سہنے والے کتنا سہتے ہیں۔۔۔

تم یہاں سکون سے رہو اب۔۔اوکے۔۔۔" وہ مسکرا کر کہتی۔۔۔کارڈ ٹیبل پر رکھ کر۔۔۔اٹھ گئی تھی جبکہ میں۔۔۔بس اس کارڈ کو تکتی رہ گئی۔۔۔حسرت دکھ کرب رنج۔۔کیا کچھ نہیں تھا میری آنکھوں میں۔۔۔

اپنے محبوب شخص کو اپنی بے وقوفی کے سبب کھو دینا۔۔۔واللہ قیامت ہے۔۔۔۔

Husny Kanwal

فرزین

میں اسے جعلی کارڈ دے آئی تھی۔۔۔ہاں۔۔۔وہ فرضی کارڈ تھا جو میں نے اپنی خواہش کے تحت بنوایا۔۔۔

اسامہ جب سے اٹھا تھا وہ کوئی بات نہیں کر رہا تھا مجھ سے۔۔ایسا محسوس کراتا تھا جیسے میں کوئی اجنبی ہوں اس کے لیے۔۔۔وہ بالکل بدل گیا تھا ۔۔۔ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ وہ اپنے صدمے میں سے باہر نکلنے کی کوشش تک نہیں کر رہا ہے۔۔۔۔

مجھے شدید اذیت دینے لگا تھا اسامہ کا بیہیور۔۔

لائبہ سے چھیننے کے بعد بھی وہ مجھے نہیں مل رہا تھا۔۔۔اور یہی بات میرے سینے میں آگ سلگائے رکھتی تھی۔۔۔وہ تو آرام سے جیل میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔اور میں یہاں سلگ سلگ کے مر رہی ہوں روز۔۔۔اس لیے آج اسے بھی جلا آئی۔۔۔۔

مجھے لگتا تھا جب میں اسے جیل میں ڈلوادوں گی اور اسے اس کی بیٹی کہ غم میں تڑپادوں گی۔۔تو مجھے سکون وراحت نصیب ہو جائے گی۔۔۔آج اس کی بیٹی مر چکی تھی اور وہ جیل میں پڑی ہوئی تھی چھ ماہ سے۔۔۔اسے مارا پیٹا گیا تھا بری طرح۔۔۔کوٹ کے اندر اس کے اوپر گندے الزامات لگائے گئے تھے۔۔۔۔اسکے کردار پر کیچڑ اچھالا گیا تھا۔۔لیکن اس کے باوجود مجھے سکون نہیں ملا۔۔۔مجھے آرام نہیں آرہا تھا۔۔میری روح تڑپ رہی تھی اور میں نہیں جانتی اس کا سبب کیا ہے؟؟۔۔۔میں ایک نہ دکھنے والی اذیت

میں مبتلا ہوتی جا رہی تھی دن بہ بدن۔۔۔میں عجیب سی بے چینی و بے قراری میں اپنے شب و روز گزار رہی تھی۔۔۔میں بس نکلنا چاہتی تھی اب ان سب سے۔۔۔میں پہلے جیسی لائف چاہتی تھی اپنی۔۔ٹینشن فری والی۔۔۔جو مجھے نہیں مل رہی تھی کہیں بھی۔۔۔نہ محبت کے اعتبار سے جب سے افنان بھائی غائب ہوئے تھے اور نہ ہی کاروباری اعتبار سے۔۔۔سب کچھ بدل گیا تھا۔۔۔کتنا ڈھونڈا لیکن ان کا کچھ پتہ نہ چلا۔۔جیسے غائب ہو گئے ہوں زمین سے کہیں۔۔۔لوگ کہتے ہیں کہ شاید وہ مر چکے ہیں لیکن ہم نہیں مانتے۔۔ہم انتظار کرتے ہیں۔۔ہماری آنکھیں راہیں تکتی ہیں کہ شاید وہ کہیں ناراض ہو کر چلے گئے ہوں اور واپس لوٹ آئیں۔۔ہم کبوتر کی طرح بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر رہے ہیں جانتی ہوں میں۔۔۔۔۔

ممی ان کے غم میں دن بدن بوڑھی ہوتی جا رہی ہیں اور ڈیڈ بھی۔۔۔پورا بزنس مجھ اناڑی کے کندھوں پہ آن ٹکا ہے۔۔۔پورا کاروبار بھائی نے سنبھال رکھا تھا مجھے اور ڈیڈ کو تو کبھی وہ پریشان ہونے ہی نہیں دیتے تھے اس حوالے سے۔۔۔اس لیے اب۔۔جب وہ نہیں ہیں تو مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔۔میں جتنی بھی کوشش کر لوں مگر میں کچھ بھی ہینڈل نہیں کر پا رہی۔۔۔اوپر سے ازلان وجدان اپنی بھتیجی کے چکر میں ہمارے بزنس کے پیچھے پڑ گیا ہے۔۔۔دن بدن ہمارا پورا بزنس لاس میں جا رہا ہے مجھے ڈر ہے کہ ہم کہیں بینکرپٹ نہ ہو جائیں۔۔۔

ممی اور ڈیڈی کو جھوٹی امید دلاتی ہوں کے میں سب سنبھال لوں گی وہ فکر نہ کریں لیکن اصل میں، میں کچھ نہیں سنبھال پا رہی ہوں۔۔۔سب کچھ بکھرتا چلا جا رہا ہے۔۔۔

میں اسٹیرنگ پر اپنا سر ٹکا کر۔۔بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی تھی۔۔۔

"یہ سب کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ؟؟۔۔۔کیوں؟؟؟۔۔۔"

کبھی کبھار ہم جواب جانتے ہوئے بھی لاعلم بنتے ہیں۔۔میرا بھی کچھ یہی حال تھا۔۔۔میں ماننا ہی نہیں چاہتی تھی میں نے کچھ غلط کیا ہے۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

اسامہ

تم نے ڈاکٹر سے آج پھر کہا۔۔۔ کہ تمہیں لائبہ سے ملنا " ہے۔۔ کیوں ؟۔۔۔ تم بھول کیوں نہیں جاتے اس لڑکی کو۔۔ دیکھو اس نے تمہاری کیا حالت کر دی ہے۔۔"میں اپنے ڈاکٹر کے پاس سے واپس لوٹا۔۔ تو مجھے لانچ میں ہی سب اپنے منتظر بیٹھے نظر آئے۔۔ وہ دادی تھیں جو سب سے پہلے میرے پاس آکر۔۔۔ پریشان ہو کر پوچھنے لگیں۔۔۔

کیونکے میں اس سے ملنا چاہتا ہوں اور مجھے پتہ ہے جب تک میں اس سے " نہیں مل لیتا مجھے سکون نہیں آئے گا۔۔"میں مزید وہاں نہ رکا ڈیڈ اور انٹی کی باتیں سننے کے لیے۔۔ میں فوراً ہی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

میں تو کہتی ہوں مل لینے دیں اسے ایک بار۔۔۔ ہو سکتا ہے یہ زندگی کی " طرف لوٹ آئے۔۔۔ ویسے بھی شروع سے ہی جب آپ اسے کسی کام کی منع کرتے ہیں یہ پہلے سے زیادہ لگن کے ساتھ اس کام کو سرانجام دینے کی

کوشش میں جت جاتا ہے۔۔۔تو بہتر یہی ہے کہ آپ خود ہی اجازت دے دیں۔۔۔"ابھی میں نے دو تین سیڑھیاں ہی عبور کی تھیں جب انٹی کے جملے میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائے۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

لائبہ

وہ شادی کر رہے ہیں یہ سننے کے بعد سے میرا دل قابو میں نہیں آرہا تھا

۔۔۔۔

میں کھڑکی سے آتی ان دھوپ کی کرنوں کو دیکھ رہی تھی۔۔جو چھن چھن کر میرے آنگن میں اتر رہی تھی۔۔۔میں بس انہیں ہی دیکھے چلی جا رہی تھی۔۔۔

"لائبہ۔۔۔اٹھ جا۔۔۔تیری ملاقات آئی ہے۔۔"

کون؟؟"میں نے بے دلی سے پوچھا۔۔"

تیرا شوہر۔۔۔اسامہ وجدان۔۔۔ویسے ماننا پڑے گا۔۔بڑی ٹائٹ چیز" ہے۔۔۔میگزین اور ٹی وی میں تو دیکھ رکھا تھا میں نے۔۔۔آج پہلی بار ریل لائف میں دیکھا ہے۔۔واقعی لڑکی تیرا بھی لیول ہے اگر تو نے اس چکنے کو زہر دیا تھا دوسرے مرد کے ساتھ بھاگنے کے لیے۔۔۔"علینہ کیا

بول رہی تھی میں نے نہیں سنا۔۔ میرا ذہن تو اس کے پہلے جملے میں ہی اٹک گیا تھا۔۔۔

سر اسامہ مجھ سے ملنے آئے ہیں۔۔۔"میں بے یقینی سے بڑبڑائی۔۔ پھر " بے اختیار مسکرا دی۔۔۔وہ مسکراہٹ نا جانے اپنے اندر کتنے غموں و تکلیفوں کو سموئے ہوئے تھی۔۔۔

ملنے آئے بھی تو کب۔۔۔ کیا مجھے اپنی شادی کا کارڈ دینے آئے ہیں۔۔۔ یہ سوچ۔۔۔ جیسے جسم سے جان نکلی۔۔۔

میں کھڑی ہوئی تھی۔۔ مگر پھر لڑکھڑا کے منہ کے بل گری۔۔ میرے گرتے ہی دھمک سی پیدا ہوئی تھی فضا میں۔۔۔ جسے سن۔۔ علینہ پلٹی۔۔۔

"اللہ اللہ لڑکی تو چلنا کب سیکھے گی۔۔جب دیکھو گرتی پڑتی رہتی ہے۔۔"علینہ منہ بسور کر کہتی۔۔۔مجھے اٹھانے آئی۔۔۔

جب بھی میں گرتی ہوں ہر کوئی یہی کہتا ہے میں چلنا کیوں نہیں سیکھ لیتی۔۔ہر کوئی بیزاریت کا اظہار کرتا ہے مگر وہ واحد تھے۔۔۔جو کہتے۔۔۔"خود پر نہیں۔۔تو مجھ پر ترس کھاؤ۔۔۔تکلیف ہوتی ہے مجھے۔۔۔پلیز تھوڑا دیھان سے چلا کرو"ان کی محبت سے بھرے جملے یاد کر۔۔۔میری آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے تھے۔۔۔

جس شخص کا میں نے پل پل ان چھ ماہ میں انتظار کیا ہے جب وہ آیا تو مجھے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔بہت زیادہ ڈر۔۔۔خوف۔۔۔کے کہیں طلاق نہ دے دے۔۔۔کہیں اپنی دوسری شادی کا کارڈ نہ پکڑا دے۔۔۔

میں اپنے آنسو ہاتھ کی پشت سے رگڑتے کھڑی ہوئی۔۔۔میرا ہر قدم بھاری تھا۔۔ایسا لگ رہا تھا مانو صدیاں لگ رہی ہوں مجھے اک اک قدم آگے بڑھانے میں۔۔۔

میں ملاقاتی کمرے میں پہنچی۔۔

تو مجھے سامنے سفید شرٹ و پینٹ میں ملبوس۔۔۔وہ ڈیولش ہینڈ سم نوجوان نظر آیا

ZNZ
Zubi Novels Zone

میں تھم گئی تھی۔۔۔ارد گرد کا وقت تھم گیا تھا۔۔۔ہر چیز ساکت سی ہوئی۔۔۔

تجھے دیکھا سانسیں مجھے آتی اب کم۔۔۔
دل گیا دل گیا۔۔۔لے گیا صنم۔۔۔

وہ نیلی آنکھوں والا ڈیول۔۔۔آج میری سانسیں تھمادے گا۔۔۔کچھ ایسا فیل ہوا مجھے۔۔۔

پہلے سے کافی کمزور معلوم ہو رہے تھے وہ۔۔۔ان کی آنکھوں کے نیچے حلقے تھے۔۔جو بتا رہے تھے نہ جانے کتنی راتوں سے سوئے نہیں ہیں۔۔۔یا شاید روئے بہت ہیں۔۔۔

اسامہ

اسے دیکھا۔۔لگا وقت تھم گیا۔۔۔

کچھ عجیب سہ محسوس ہوتا ہے تمھیں دیکھ کر۔۔
سمجھ نہیں آتی کہ جان آتی ہے یا نکل جاتی ہے۔۔۔

کتنی دبلی کتنی نڈھال کتنی دکھی لگ رہی تھی وہ۔۔۔

وہ سفید رنگ کی قمیض شلوار میں ملبوس تھی۔۔۔ سر پہ دوپٹہ نہایت تمیز سے اوڑھ رکھا تھا۔۔۔

دھوپ کی کرنیں اس کے سفید چہرے پہ پڑ رہی تھیں۔۔۔ مگر میری نگاہ کا مرکز تو اس کی سبز رنگ آنکھیں تھیں۔۔۔ وہ آنکھیں جن سے جب وہ مجھے دیکھتی تھی تو مجھے لگتا تھا وہ میری روح کو کیپچر کر لیں گی۔۔۔ آج بھی ان میں ایسی ہی بلا کی تاثیر تھی۔۔۔

اسے دیکھتے دیکھتے کب میری آنکھیں دھندلانے لگیں۔۔۔مجھے خبر نہیں۔۔۔ان میں نمکین پانی تیرنے لگا تھا۔۔۔میں نے فوراً ہی ہلکا سہ چہرہ موڑ کر اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے۔۔۔تاکہ وہ دیکھ نہ لے۔۔۔

میں اسے اس حال میں کبھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔مگر زندگی ہماری خواہشوں پہ نہیں چلا کرتی...ہر کسی کو اپنے حصے کی سزا خود بھگتنی پڑتی ہے۔۔

پھر دوبارہ اس کی جانب چہرہ کیا۔۔۔تو وہ ابھی بھی بت بنے کھڑی تھی۔۔۔

میری نگاہ اس کے ڈائمنڈ کے چمکتے ائیر نگ پر گئی۔۔۔یہ وہی ائیر نگ تھے جو میں نے اسے گفٹ کیے تھے۔۔۔

میں خاموشی سے کرسی کسھکا کر۔۔۔اس پر بیٹھا تو وہ بھی میرے سامنے آکر بیٹھ گئی۔۔۔ہمارے درمیان ایک ٹیبل کا فاصلہ تھا۔۔۔اور سچ کہوں تو وہ فاصلہ مجھے میلوں کا لگ رہا تھا۔۔۔

وہ بھی چپ تھی اور میں بھی خاموش۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر ہم ایک دوسرے کو خاموشی سے تکتے رہے۔۔۔

ہممم۔۔"میں نے گلا صاف کیا۔۔"ہمارے درمیان بات کرنے کے لیے کچھ باقی نہیں رہا ہے۔۔۔یا یوں کہوں تو زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔کہ تم نے

باقی نہیں چھوڑا ہے۔۔۔" میرے سنجیدگی سے کہتے ہی۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

میں نے خاموشی سے اپنی جیب سے رومال نکال کر سامنے ٹیبل پر رکھ دیا ۔۔۔اس نے بغیر کچھ کہے رومال اٹھایا اور اپنی آنکھوں سے بہتے موتی صاف کرنے لگی۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

لائبہ

کتنا کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔۔کتنا کچھ انہیں بتانا چاہتی تھی۔۔۔مگر اس لمحے جب وہ میرے سامنے آئے۔۔۔تو مانو زبان پہ قفل لگ گیا ہو اور آنسو ۔۔۔وہ تو باولے بادلوں کی طرح برسے چلے جا رہے تھے۔۔۔میرے جذبات میرے قابو میں نہیں رہے تھے۔۔۔سب منتشر ہو گئے تھے۔۔۔

یاد ہے تم نے کہا تھا۔۔۔جب مجھے گولی مارو گی تو تمہارے ہاتھ بھی نہیں کانپیں گے لیکن تم روئی۔۔۔میں نے دیکھا تھا تم رو رہی تھیں۔۔۔کیوں؟؟۔۔کیوں رو رہی تھیں؟؟۔۔" ان کی خوبصورت نیلی آنکھیں میرے چہرے پر ٹکی تھیں۔۔۔

جواب کی منتظر نظر آ رہی تھی وہ آنکھیں۔۔۔۔

وہ مجھے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے میری روح تک کو دیکھ پا رہے ہوں۔۔۔

میں نا جانے کتنے سوالوں کی توقع لیے بیٹھی تھی کہ وہ مجھ سے پوچھیں گے زہر کیوں دیا؟؟۔میری بیٹی کو کیوں مارا؟؟؟۔۔۔عاشر کے ساتھ کیوں

بھاگ رہی تھیں؟؟؟۔۔۔ مگر جو انہوں نے سوال کیا۔۔ وہ تو میرے خواب و خیالوں میں بھی نہیں گزرا تھا۔۔۔

کیا جواب دوں۔۔۔ جب میں خود بھی نہیں جانتی۔۔۔ کہ میری آنکھوں سے وہ آنسو کیوں بہے تھے۔۔۔ جبکہ میری نزدیک تو میں صرف انہیں نیند کی دوائی دے کر چھوڑ کر جا رہی تھی۔۔۔

انسان بہت عجیب شے ہے۔۔ وہ خود بھی خود کو نہیں سمجھ پاتا اور دوسروں سے توقع رکھتا ہے خود کو سمجھنے کی۔۔۔

کیا اتنی نفرت نہیں تھی مجھ سے؟؟؟۔۔۔ جتنا تم سوچا کرتی تھی کے مجھ سے ہے۔۔۔ "ٹیبل پر ہاتھ رکھ۔۔۔ وہ تھوڑا آگے ہو کر پوچھنے لگے۔۔۔

انھیں زہر دیا۔۔۔انکی بیٹی کو مارا۔۔ان کی بیوی ہونے کے باوجود میں اپنے عاشق کے ساتھ بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ان کی جائیداد کے پیپرز چرائے۔۔۔لیکن انھیں ان سب کے متعلق کچھ نہیں جاننا تھا۔۔۔انھیں جاننا تھا تو صرف اتنا کہ وہ دو آنسوؤں کے قطرے کیوں تھے ؟؟۔۔مطلب سیر یسلی ؟؟؟۔۔۔کیا میں اس سامنے بیٹھے بندے کو کبھی سمجھ بھی پاؤں گی ؟؟۔۔۔

ہاں۔۔۔شاید اتنی نفرت نہیں تھی جتنا میں سوچتی تھی کہ آپ سے ہے۔۔۔"میں روندی ہوئی آواز میں گویا ہوئی۔۔۔

میں نے سچ کہا تھا۔۔میں واقعی نہیں جانتی تھی کے صرف ان کو چھوڑ کر جانے پر بھی میری آنکھوں میں آنسو آجائیں گے۔۔۔

بس میرا جواب سننا تھا کے انہوں نے آنکھیں ایک لمحے کے لیے بند کی۔۔۔اور پھر کھولیں۔۔۔

وہ خالی تھیں۔۔۔یا شاید مجھے خالی لگیں۔۔۔بیگانی سی وہ نیلی آنکھیں ۔۔۔کسی کا بھی چین لوٹ لیں۔۔۔میرا بھی لوٹ رہی تھیں۔۔۔

ان سے کہو کوئی۔۔ہٹا لیں مجھ پر سے یہ بیگانی بھری نگاہیں۔۔۔یہ جان لے رہی ہیں میری۔۔۔۔

"بس جا رہے ہیں یوں ہی؟؟۔۔اور کچھ نہیں پوچھیں گے؟؟۔۔"کچھ لمحے مجھے تکنے کے بعد۔۔وہ کھڑے ہو گئے اور اٹھ کر چل دیے۔۔۔میں ہڑبڑا کر تیزی سے پیچھے سے بولی۔۔۔ساتھ ساتھ چیئر سے اٹھی۔۔

Zubi Novels Zone

سمجھ نہیں آ رہا تھا میں حیران زیادہ تھی یا پریشان۔۔۔

انہوں نے تو کچھ پوچھا ہی نہیں۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔کیا انہیں پہلے ہی یقین ہے کہ سب کچھ میں نے ہی کیا ہے۔۔۔کیا وہ مجھے ایک بار صفائی کا موقع بھی نہیں دیں گے؟؟۔۔۔۔

" مجھے جو پوچھنا تھا میں پوچھ چکا۔۔۔"وہ میری جانب پلٹ کر دیکھ۔۔۔ ایک ہاتھ پاکٹ میں ڈال کر۔۔۔بے نیازی سے بولے۔۔۔تو میں ان کا چہرہ دیکھ کے رہ گئی۔۔۔

" مگر آپ نے تو کچھ پوچھا ہی نہیں ہے۔۔۔"میں پریشانی کے عالم میں تیزی سے بولی۔۔۔

کچھ پوچھا ہی نہیں۔۔۔" وہ میرا ہی جملہ زیر لب دہرانے لگے۔۔۔پھر " ہونٹوں کو سکیڑا۔۔۔

میں ان کے ہر عمل کو بغور دیکھ رہی تھی۔۔۔

کوئی پچھتاوا ہے؟؟۔۔" چھوٹی آنکھیں کر۔۔بغور مجھے تکتے۔۔۔فقط اتنا " سوال سرسری سے انداز میں کیا۔۔

ان کا پوچھنے کا انداز کچھ یوں تھا۔۔۔کہ مجھے لگا جیسے میں چاہتی ہوں وہ پوچھیں۔۔اس لیے وہ پوچھ رہے ہیں۔۔ورنہ وہ نہ پوچھتے۔۔۔

بہ۔۔بہت۔۔۔ب۔۔بہت زیادہ۔۔۔" یہ چھ ماہ سوائے پچھتاوے کے " اور تھے کیا؟؟۔۔۔میری آنکھوں سے جھر جھر موتی پھر بہنا شروع ہو چکے

تھے۔۔اپنے لرزتے ہونٹوں کے ساتھ فقط اتنا ہی کہہ سکی تھی۔۔کہ میں نے دیکھا۔۔وہ مڑ کر آگے کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

اب میں اس ملاقاتی کمرے میں اکیلے کھڑی تھی۔۔۔تنہا۔۔۔میری آخری آس وامید بھی آج مانو ٹوٹ گئی تھی۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

وہ مجھے روتا ہوا چھوڑ گئے تھے۔۔۔

کتنا کچھ کہنا تھا کتنا کچھ بتانا تھا لیکن انہوں نے تو ٹھیک سے سنا تک نہیں۔۔۔۔

میں وہیں نیچے گر کر۔۔پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی تھی۔۔۔

Husny Kanwal

*وجدان احمد

میں نے منع کیا تھا اسے لائبہ سے ملنے جانے کے لیے لیکن وہ نہ مانا اور آخر کار وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا وہ ٹوٹ گیا۔۔پہلے وہ تھوڑا بہت کچھ کھانے پینے لگ گیا تھا۔۔۔اب تو وہ بھی چھوڑ دیا۔۔۔

پہلے سے زیادہ ڈپریشن کی دوائیاں کھا رہا تھا وہ اب لیکن بھوکے پیٹ۔۔۔ جس کی وجہ سے میں مزید پریشان ہو رہا تھا۔۔اپنی قسمیں دے دے کر۔۔۔اس کی دادی اسے دودھ پلا دیتیں۔۔۔۔"ایسے تو وہ مر جائے گا۔۔۔"جب یہ کہ کرامی حضور میرے سامنے روئیں۔۔تو مجھے لگا میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔۔۔

ایک آدمی کی جوان اولاد۔۔اس کا کل سرمایہ۔۔اس کی کل کائنات اچانک بیمار ہو جائے۔۔بیماری بھی ایسی۔۔۔کہ دوا خریدی نہ جاسکے۔۔۔تو بتاؤ وہ بندہ کیا کرے۔۔۔

اتنا بے بس تو میں نے کبھی خود کو محسوس نہیں کیا تھا جتنا اسامہ کے معاملے میں کر رہا تھا۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

فرزین

اسامہ۔۔۔"میں اس کی کمرے میں داخل ہوئی۔۔تو روز معمول کی" طرح وہ بستر پر لیٹا نظر آیا۔۔۔وہ بے ست سہ لیٹا چھت کو تک رہا تھا۔۔۔

میں نے آواز دی۔۔جو خالی کمرے میں گونجی۔۔۔ مگر اس نے میری جانب نہیں دیکھا۔۔۔

میں خود ہی اس کے پاس جا کر بیٹھی۔۔اس کے حسین چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں قید کر۔۔اس پر جھک کر۔۔۔اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی مس کی۔۔۔

میں محسوس کرنا چاہتی تھی اسے۔۔

اسے یاد دلانا چاہتی تھی ہمارے درمیان گزرے حسین لمحوں کو۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

واللہ۔۔۔اسکی مدھم چلتی سانسوں کی مہک۔۔

ساری دنیا کی تکالیف ایک طرف اور اس کی مہک ایک طرف۔۔۔

کچھ دیر میں اس کے ساتھ یوں ہی بیٹھی رہی۔۔۔ہمارے درمیان سوائے خاموشی کے اور کچھ نہ تھا۔۔اور پھر جب میں اس پر سے ہٹی تو بھی اسے چھت کو خالی نظروں سے تکتا ہوا پایا۔۔لیکن اس بار اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔۔جو بہہ کر تکیے میں جذب ہونے لگے۔۔اس نے تو اتنی بھی زحمت نہ کی کہ آنسوؤں کو صاف کر لے۔۔۔

پتہ ہے دنیا میں سب سے زیادہ کیا چیز تکلیف واذیت دیتی ہے۔۔اپنی محبت۔۔وہ محبت جسے آپ ٹوٹ کے چاہتے ہو اور وہ شخص اتنا ہی ٹوٹ کر کسی اور کو چاہے۔۔۔

"ہماری تو شادی ہونے والی تھی ناں۔۔۔پھر کیوں ہو رہا ہے یہ سب ؟؟۔۔کیوں ؟؟۔۔۔"میں اسی کے پاس بیٹھ کر رو رہی تھی اور یہ پہلی بار نہیں تھا میں اکثر اس کے پاس بیٹھ کر ایسے ہی روتی تھی لیکن وہ مجھے چپ نہیں کراتا تھا۔۔وہ تو ہلتا تک نہیں تھا وہ تو دیکھتا تک نہیں تھا۔۔۔

ایک انسان جب اپنے نصیب کے ہائی لیول پر ہوتا ہے جہاں اس کے پاس کامیابی ہوتی ہے۔۔۔محبت ہوتی ہے۔۔۔اپنے ہوتے ہیں۔۔۔سب کچھ اسے اپنی مٹھی میں محسوس ہوتا ہے۔۔اسے اپنا آپ سب سے خوش نصیب لگتا ہے۔۔اور پھر اچانک مانو جیسے اسے آسمانوں سے زمین پہ پھینکا گیا

ہو۔۔۔سب کچھ چھن گیا ہو۔۔۔اس پر جو تکلیف ہوتی ہے جو اذیت ہوتی ہے میں اس وقت اسی سے گزر رہی تھی۔۔۔اور واللہ یہ تکلیف جان لیوا تھی۔۔۔بہت جان لیوا۔۔۔جب سب کچھ اچانک سے چھن جائے نا۔۔۔ تو آپ مر جاتے ہیں۔۔۔میں بھی لمحہ لمحہ مر رہی تھی۔۔۔

میں چاہتی تھی کہ اسامہ اٹھے۔۔۔مجھے دلاسہ دے۔۔میرا بھائی نہیں مل رہا تھا میرے والدین پریشان تھے۔۔میرا کاروبار دن بدن تباہی کی جانب جا رہا تھا۔۔میری محبت میرے ہی سامنے کسی اور کے لیے بستر پر پڑی تھی۔۔اور ان ساری سچویشن میں مجھے کوئی دلاسہ دینے والا کوئی حوصلہ دینے والا نہ تھا۔۔۔میں اکیلی تھی۔۔۔تنہا۔۔۔ساری اذیتوں کو سہہ رہی تھی۔۔۔

اب تو مجھے لگنے لگا تھا مجھے اس بچی کی بد دعا لگ گئی ہے۔۔۔ کہ میں نے اسے اس کے والدین سے دور کیا۔۔ بالکل اسی طرح میری محبت۔۔ میرا بھائی میری خوشیاں سب مجھ سے دور ہو گئی تھیں۔۔۔ سب۔۔۔

میں یہی سوچ اور پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔۔۔

اسامہ۔۔۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں؟؟۔۔اٹھو۔۔۔ دیکھو میں کتنی تنہا" ہوں۔۔ دیکھو میں کیسے رو رہی ہوں۔۔۔اٹھو پلیز۔۔۔ میں پاگل ہو جاؤں گی ورنہ۔۔۔ میں نہیں سہہ سکتی تمھاری جدائی۔۔۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے میری آنکھوں میں آنسو؟؟۔۔۔ میں وہ ہی فرزین ہوں اسامہ جس کی آنکھوں میں تم آنسو نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔ میں وہی ہوں جس کی کڈنی فیل ہونے کا جب تمھیں پتہ چلا تھا تو تم پاگل ہو گئے تھے۔۔۔ کڈنی ٹرانسفر کے لیے بندہ ڈھونڈنے لگ گئے تھے۔۔۔ تم لائبہ کو بھی اپنی زندگی میں

میرے لیے ہی لائے تھے۔۔۔کیا تم بھول گئے ہو سب کچھ ؟؟؟۔۔۔کیا تمہیں یاد نہیں جب تمہارے ڈیڈ تمہیں بچپن میں مارتے تھے تو وہ میں تھی ۔۔۔جو تمہیں بچاتی تھی ان سے۔۔ایک بار جب وہ تمھیں بیلٹ مار رہے تھے تو وہ میں نے کھائی تھی اپنی کمر پر تمھاری خاطر ۔۔۔کیا وہ ایک معمولی سی لڑکی تمہارے لیے مجھ سے زیادہ خاص ہو گئی ؟؟؟۔۔۔تم ہماری بچپن کی دوستی ہماری محبت سب بھول گئے۔۔۔تم ایسا کیسے کر سکتے ہو اسامہ ؟؟۔۔کیسے ؟؟۔۔۔"میں اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھ میں لے کر۔۔اپنی پیشانی سے لگا کر رونے لگی۔۔۔

تم بہت برے ہو۔۔۔بہت برے۔۔۔تم ایک احسان فراموش انسان ہو" ۔۔۔سنا تم نے۔۔۔پتھر دل انسان۔۔۔تمہارے لیے صرف وہی عورت اہمیت رکھتی ہے جو تمہیں چھوڑ کر بھاگ رہی تھی اپنے یار کے ساتھ میں کچھ نہیں ہوں"جب میں نے دیکھا کہ وہ تو ابھی تک سنگ دل بنے لیٹا ہے

اسے تو کوئی فرق ہی نہیں پڑھ رہا میرے رونے سے۔۔۔تو میں مزید برداشت نہ کر سکی۔۔۔دل برداشتہ ہو کر میں نے اس کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔اور کھڑی ہو گئی۔۔۔

ایک امید ایک آس۔۔۔کے شاید وہ مجھے روکے۔۔۔مگر نہیں۔۔۔اس نے نہیں روکا۔۔۔

میں اپنے آنسو بے دردی سے پونچھتی ہوئی نکل گئی تھی۔۔۔جب میں پارکنگ میں پہنچی تو کالی بلی کی طرح ازلان میرا راستہ کاٹ گیا تھا۔۔۔

اسے کہتے ہیں بغیر آگ کے جلا کے خاک کر دینا۔۔۔انجوائے "۔۔۔۔۔"وہ ایک آنکھ ونگ کر۔۔۔۔دو انگلیوں سے تصوراتی تیلی جلا کر

میری جانب پھینکتے۔۔۔فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ مجھے تکتے گویا ہوا۔۔۔

اس کی وہ فاتحانہ مسکراہٹ مجھے اندر تک سلگا گئی تھی۔۔۔

وہ دنیا کا پہلا معذور تھا جو ہاتھ پیر والوں کو ذہنی معذور کر دینا جانتا تھا۔۔۔اسی لیے نفرت تھی مجھے اس سے۔۔۔

اس کی وہ معصومانہ آنکھیں و چہرہ مجھے ہمیشہ اسامہ کا کہا لفظ یاد دلاتی تھی۔۔۔"منافق" کوئی کہہ سکتا تھا اس معذور شخص کو دیکھ کر۔۔کہ وہ لوگوں کی دنیا ہلا دیتا ہے بغیر اپنے پاؤں ہلائے۔۔۔

ایک بار میرا بھائی مل جائے۔۔۔پھر ہم دیکھ لیں گے تمہیں" میں " کدورت بھری آنکھوں سے اسے تکتے۔۔۔دانت پیستے ہوئے دھمکی آمیز لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

مگر وہ میری دھمکی کو ہوا میں اڑاتا۔۔دو انگلیاں اپنی پیشانی پہ رکھ کر سلوٹ مارتے۔۔۔۔اپنی ویل چیئر اور سیکرٹری کے ساتھ آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

"وجدان احمد"

میں اسامہ کے ڈاکٹر سے مسلسل رابطے میں رہ رہا تھا۔۔۔۔ان کے کہنے پر ہی میں نے اسامہ کو کراچی سے دور بھیج دیا تھا کچھ دنوں کے لیے۔۔۔تاکہ اس کی آب وہوا بدلے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں تو اسے باہر ملک بھیجنا چاہتا تھا لائبہ سے دور۔۔۔ان سارے جھمیلوں سے دور مگر وہ راضی ہی نہیں ہو رہا تھا اس لیے مری بھیج دیا عبید کے ساتھ۔۔۔امی حضور بھی ساتھ چلی گئی تھی اس کا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔

سچ کہوں تو مجھے کبھی بھی ازلان سے اتنی خاص امیدیں نہیں تھیں۔۔۔لیکن اس نے مجھے حیران کر دیا۔۔اس نے اسامہ کی جگہ کاروبار اتنے اچھے طریقے سے سنبھال لیا تھا کہ میں بے فکر ہو کر اب گھر بیٹھ سکتا تھا۔۔میں ابھی خوش ہو کر یہی بات اس کی والدہ کو بتا رہا تھا۔۔۔جب مجھے کال ریسیو ہوئی۔۔۔

ہیلو" اور اگلے لمحے ایک دل دہلا دینے والی خبر میرے کانوں کی سماعت "
سے ٹکرائی۔۔

میرے ہاتھ سے سیل کب چھوٹا۔۔۔میں کب نیچے گرا۔۔۔مجھے خبر
نہیں۔۔۔

ازلان

میں لیٹ نائٹ تک بیٹھا آفس میں کام کر رہا تھا۔۔۔

مجھے واقعی اندازہ نہیں تھا کے سی ای او کی سیٹ پہ بیٹھنا اتنا ٹف ہونے والا ہے میرے لیے۔۔۔میں تو حیران تھا اسامہ مجھے اور کام کو ایک ساتھ کیسے سنبھال لیتا تھا۔۔میرے لیے تو صرف کام کو سنبھال پانا مشکل ہو رہا

ہے۔۔۔ہے ناں آخر کو 99 ہزار نو سو ننانوے شیطانوں کے بعد پیدا ہونے والے کا بڑا بھائی۔۔۔یہی سوچ میں ہلکا سہ مسکرایا اور پین چلانے لگا ۔۔۔

ابھی میں فائل پر قلم گھسیٹ ہی رہا تھا کہ میرا اسیل رنگ ہوا۔۔۔

میں نے یوں ہی مسکراتے ہوئے کال ریسیو کی۔۔۔کال عبید کی تھی اسامہ کے رائٹ ہینڈ کی۔۔۔ہماری زیادہ باتیں نہیں ہوا کرتی تھیں۔۔۔وہ صرف اسامہ کا کوئی پیغام دینے کے لیے ہی مجھے کال کیا کرتا تھا۔۔۔

کال ریسیو کرتے ہی۔۔۔جو خبر مجھے ملی۔۔۔وہ میرے پاؤں کے نیچے سے زمین اور سر سے اسمان کھینچنے کے لیے کافی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میرے ہونٹ لرزنے لگے تھے۔۔مجھے لگتا تھا اپنے پاؤں کھونے کے بعد ایسا کوئی غم نہیں ہے جسے میں سہہ نہیں سکتا۔۔۔لیکن سچ کہوں تو یہ غم مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔میری آنکھوں سے آنسو از خود جاری ہو گئے۔۔۔

قلم میرے ہاتھ سے گر چکا تھا۔۔اب ان سفید کاغذوں کو میرے آنسو بھیگو رہے تھے۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

لائبہ

میں فرش پر بیٹھی زمین پر اپنی شہادت کی انگلی سے کراس کے نشان بنا رہی تھی۔۔۔میں صرف بظاہر وہاں تھی۔۔۔اصل میں تو میری روح سر

اسامہ کی یادوں میں ہی پھنس گئی تھی۔۔۔میں اس آخری ملاقات سے نکل نہیں پا رہی تھی اب تک۔۔۔

میری ملاقات آئی ہے۔۔جب مجھے پتہ چلا تو میں بے دلی سے اٹھ کر ملاقاتی کمرے کی جانب آئی۔۔۔

وہاں سلمان میرا منتظر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

میں اس کے سامنے جا کر بیٹھی۔۔۔تو وہ بہت دکھی نظروں سے مجھے دیکھنے لگا۔۔وہ اپنے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔۔مجھے محسوس ہوا جیسے مجھ سے کچھ کہنا چاہ رہا ہے۔۔۔مگر الفاظ تلاش نہیں کر پا رہا یا شاید ہمت نہیں کر پا رہا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کیا؟؟؟۔۔۔سب خیریت تو ہے ناں باہر؟؟۔۔۔امی ابو ٹھیک تو ہے" نا؟؟۔۔"میں فکرمند ہو کر تیزی سے پوچھنے لگی۔۔۔اس نے فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

پھر اس نے بولنے کے لیے منہ کھولا اور پھر اچانک دوبارہ بند کر لیا۔۔۔وہ رونے لگا تھا۔۔۔اس کا عمل مجھے پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟؟۔۔۔بتاؤ مجھے۔۔"میں بے صبری ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔ "

مجھے اس کے ایکسپریشن سے اندازہ ہو رہا تھا۔۔کہ اب جو وہ بولے گا اسے سننے کے بعد میری روح نکل جائے گی۔۔۔

میری اور انکل کی آخری امید اسامہ سے وابستہ تھی ہمیں لگتا تھا اس کا " غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا تو وہ ہمیں موقع دے گا بات کرنے کا۔۔۔اور تب جا کے ہم اسے سب سچ سچ بتا دیں گے۔۔۔کیونکہ صرف وہی تھا جو تمہیں "یہاں سے نکال سکتا تھا۔۔۔

تھا؟؟۔۔۔(ہے) بولو۔۔۔" ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ میں فوراً ہی سر " اسامہ کے لیے۔۔۔ماضی کا لفظ استعمال کرنے پر ٹوک اٹھی۔۔۔

وہ تھا کا لفظ میرے کانوں اور دل کو چبھتا سا محسوس ہوا تھا۔۔۔

ہے نہیں۔۔۔تھا۔۔" اس نے نظر جھکا کر پھر اپنا لفظ دہرایا۔۔جیسے وہ " میری تصحیح کر رہا ہو۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو۔۔اردو بھول گئے ہو کیا؟؟۔۔۔ہے بولو۔۔۔وہ "
ہیں۔۔۔"میں اسے جتاتے ہوئے بولنے لگی۔۔۔

میرے دل کو ایک عجیب سے خوف نے گھیر لیا تھا۔۔۔

نہیں۔۔ تھا۔۔۔۔وہ اب ہم میں نہیں رہا۔۔۔اس کی گاڑی کھائی سے ملی"
تھی۔۔وہ اس میں موجود تھا اس وقت جب گاڑی کھائی سے گری۔۔۔
وہاں کے ایک مقامی شخص نے جو اس وقت بکریاں چرا رہا تھا اسے خود
گاڑی کو سپیڈ سے کھائی کی جانب لے جاتے دیکھا تھا۔۔۔۔گاڑی میں آگ
لگ جانے کی وجہ سے وہ بھی جل کر انتقال کر گیا۔۔۔پولیس کو باڈی ملی ہے
مگر وہ 90 فیصد جل چکی ہے۔۔۔پولیس کا کہنا ہے۔۔۔کے اسامہ نے
خودکشی کی ہے ساتھ ساتھ اس کے ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ وہ بہت ڈپریشن میں
"تھا کچھ وقت سے۔۔۔

میں سانس روکے اس کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔اور جب وہ چپ ہوا۔۔ تو میں نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔میں ہنسے چلی جارہی تھی۔۔۔بس ہنسے چلی جارہی تھی اور ہنستے ہنستے میں کب رونے لگی۔۔۔مجھے نہیں پتا۔۔وہ ہنسی اب رونے میں بدلی۔۔پھر چیخوں میں۔۔۔میں دل دہلا دینے والی آہوں میں۔۔۔۔

ہوا ہے تجھ سے بچھڑنے کے بعد یہ معلوم
کہ تو نہیں تھا تیرے ساتھ ایک دنیا تھی

کبھی کبھار آپ کا صرف ایک غلط فیصلہ بہت سوں کی زندگیاں تباہ کردیتا ہے۔۔۔

کیا چلا جاتا اگر میں ان پر اعتبار کر لیتی۔۔۔ تھوڑا سہ انتظار کر لیتی۔۔۔وہ کہہ رہے تھے کہ وہ سب ٹھیک کر دیں گے۔۔۔میں نے کیوں ان کی نہیں سنی؟؟؟۔۔کیوں؟؟؟۔۔۔

میری بائیں آنکھ نہیں پھڑکی۔۔۔میرا راستہ کسی کالی بلی نے نہیں کاٹا۔۔۔ مجھ سے شیشہ نہیں ٹوٹا۔۔۔۔میں نے ناک کی لاؤنگ نہیں اتاری۔۔۔ الغرض میرے ساتھ ایسی کوئی چیز نہیں ہوئی۔۔جو مجھے اشارہ دے کہ میرے ساتھ کچھ برا ہونے والا ہے۔۔بہت برا۔۔۔اتنا کہ میں جیتے جی مر جاوں۔۔۔۔

جب ناگہانی آفت آنی ہوتی ہے ناں۔۔تو وہ آجاتی ہے۔۔اور ایسے آتی ہے کہ آپ کو ایک لمحے پہلے بھی پتہ نہیں ہوتا۔۔کہ اگلا لمحہ آپ کس طرح کی

اذیت و کرب میں گزارنے والے ہیں۔۔آپ کی جان نکلنے والی ہے۔۔۔آپ مرنے والے ہیں۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

فرزین

وہ چلا گیا۔۔۔وہ واقعی مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

میں اب کتنا بھی رولوں۔۔۔کتنا بھی چیخ لوں۔۔۔مگر وہ واپس نہیں آئے گا۔۔وہ اب کبھی نہیں آئے گا۔۔۔

اس کی موت کے بعد سے میں نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔۔۔

میرے سینے میں ٹھیسیں اٹھ رہی تھیں۔۔۔اتنی تکلیف۔۔اتنی اذیت ۔۔کہ مجھے لگ رہا تھا میرا دم نکل جائے گا۔۔۔مگر نہیں نکل رہا تھا۔۔۔

خاموش کمرے میں اچانک میرے سیل کی رنگ گونجی۔۔۔

سیل مسلسل رنگ ہوتا رہا۔۔لیکن میں نے کال ریسیو نہ کی۔۔۔

میں بیڈ کے کراون سے ٹیک لگائے۔۔بس روئی چلی جا رہی تھی۔۔۔

حال نہ پوچھو مجھ پاپا کی پری کا۔۔۔سب کچھ پانے کی چاہ میں۔۔جو پاس تھا وہ بھی گوا بیٹھی۔۔۔

کیا جاتا۔۔رہنے دیتی اسے لائبہ کے ساتھ۔۔۔کم از کم وہ زندہ تو رہتا۔۔۔ہم دوست بن کر رہ لیتے۔۔۔

یہ اذیت کے وہ آج میری وجہ سے دنیا میں ہی نہیں ہے مجھے مار رہی ہے ۔۔۔

تھوڑی دیر بعد سیل پھر رنگ ہونے لگا۔۔اس کی آواز مجھے ڈسٹرب کر رہی تھی۔۔۔اس لیے میں نے سیل اٹھایا تاکہ سوئچ اف کر دوں۔۔۔مگر اس سے پہلے میں سوچ اف کرتی۔۔میری نگاہ اسکرین پہ گئی۔۔۔کال پولیس سٹیشن سے آ رہی تھی۔۔۔

میں نے کال ریسیو کر کے سیل کان سے لگایا۔۔۔

میم۔۔اس لڑکی نے اپنے ہاتھ کی نس کاٹ لی ہے۔۔۔پتا نہیں اسے بلیڈ" "کہاں سے ملا۔۔

جب مر جائے تو میسج چھوڑ دینا۔۔۔۔۔۔کال کر کے مجھے ڈسٹرب کرنے" کی اب کوئی ضرورت نہیں تمھیں۔۔۔اس لڑکی سے مجھے کوئی سروکار نہیں رہا۔۔۔اب وہ مرے یا جیے میرا اس سے کیا لین دین؟؟۔۔میرا اسامہ تو نہیں رہا اب۔۔۔" جھنجھلا کر کہتے ہوئے۔۔۔میں نے کال ڈس کنیکٹ کر دی۔۔۔مجھے واقعی اب کوئی فرق نہیں پڑتا تھا لائبہ جیے یا مرے۔۔۔

کچھ دیر بعد ہی مجھے میسج موصول ہو گیا تھا۔۔۔کہ وہ مر گئی ہے

❤ *Husny Kanwal* ❤

ازلان

میں گہری نیند میں تھا جب میرے سیکرٹری کی کال آئی۔۔۔

اللہ مغفرت فرمائے "مجھے بتایا گیا کہ لائبہ نے جیل میں خودکشی کرلی ہے۔۔۔اور وہ زیادہ خون بہہ جانے کے سبب مر چکی ہے۔۔۔"

یہ خبر سننے کے بعد۔۔۔اب مجھے نیند کہاں آنی تھی۔۔

میں جانتا تھا لائبہ بے قصور ہے۔۔لیکن میں نے پھر بھی اسے جیل سے نہیں نکلوایا۔۔کیونکہ میرے نزدیک غلطی اسی کی تھی۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آتا اس نے اپنے دشمن پر بھروسہ کیا کیسے؟؟۔۔بھلا دشمن بھی کوئی

بھروسہ کرنے کی چیز ہوتا ہے؟؟۔۔۔وہ بھی کھلا دشمن۔۔۔۔ہاں ٹھیک ہے اس نے نیند کی دوائی دی تھی اپنے نزدیک۔۔۔ مگر وہ زہر نکلا۔۔ لیکن کیا ہوتا اگر میرا بھائی اسکی بے وقوفی کے سبب واقعی مر جاتا۔۔۔فلحال مر تو وہ اب بھی گیا۔۔۔

ویسے تو مجھے اس خبر پر دکھی ہونا چاہیے تھا لیکن سچ کہوں۔۔تو میں دکھی ہونے سے کہیں زیادہ الجھا ہوا تھا۔۔۔

میں نہیں جانتا کیوں۔۔۔ لیکن افنان کی آنکھوں میں گولی مارنے کے بعد جو حیرت ابھری تھی وہ میرے دماغ میں اٹک گئی ہے کہیں۔۔۔

آمنہ کا غائب ہونا۔۔۔

افنان کے پاس میری اتنی سیکیورٹی ہونے کے باوجود گن کا آجانا۔۔۔

اس لیڈی پولیس آفسر کو کرنٹ لگ جانا جس نے لائبہ کو مار اپیٹا تھا۔۔
پہلے اسامہ کا خودکشی کرنا پھر لائبہ کا۔۔۔

میں جانتا ہوں کہ لائبہ بھابھی کتنی بیوقوف و سیدھی سی تھیں وہ اتنے خطرناک پلان نہیں بنا سکتیں۔۔ جبکہ میں تو ان سے صرف دو تین بار ملا ہوں۔۔۔ تو وہ اسامہ وجدان۔۔۔ جو اڑتی چڑیا کے پر گن لے۔۔ وہ نہیں جان سکا۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے ؟؟؟۔۔۔

سی ای او کی سیٹ ملنے کے بعد میں اپنے کاموں میں اتنا الجھ گیا تھا کہ مجھے کبھی موقع ہی نہیں ملا یہ سوچنے کا۔۔۔ کے کہانی بالکل بے ترتیب سی ہے۔۔۔ بہت کچھ مسنگ ہے اس میں۔۔۔ کیا؟؟۔۔ میں نہیں جانتا ابھی۔۔۔ مگر ہے۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لیئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM ZNZ.LIFE

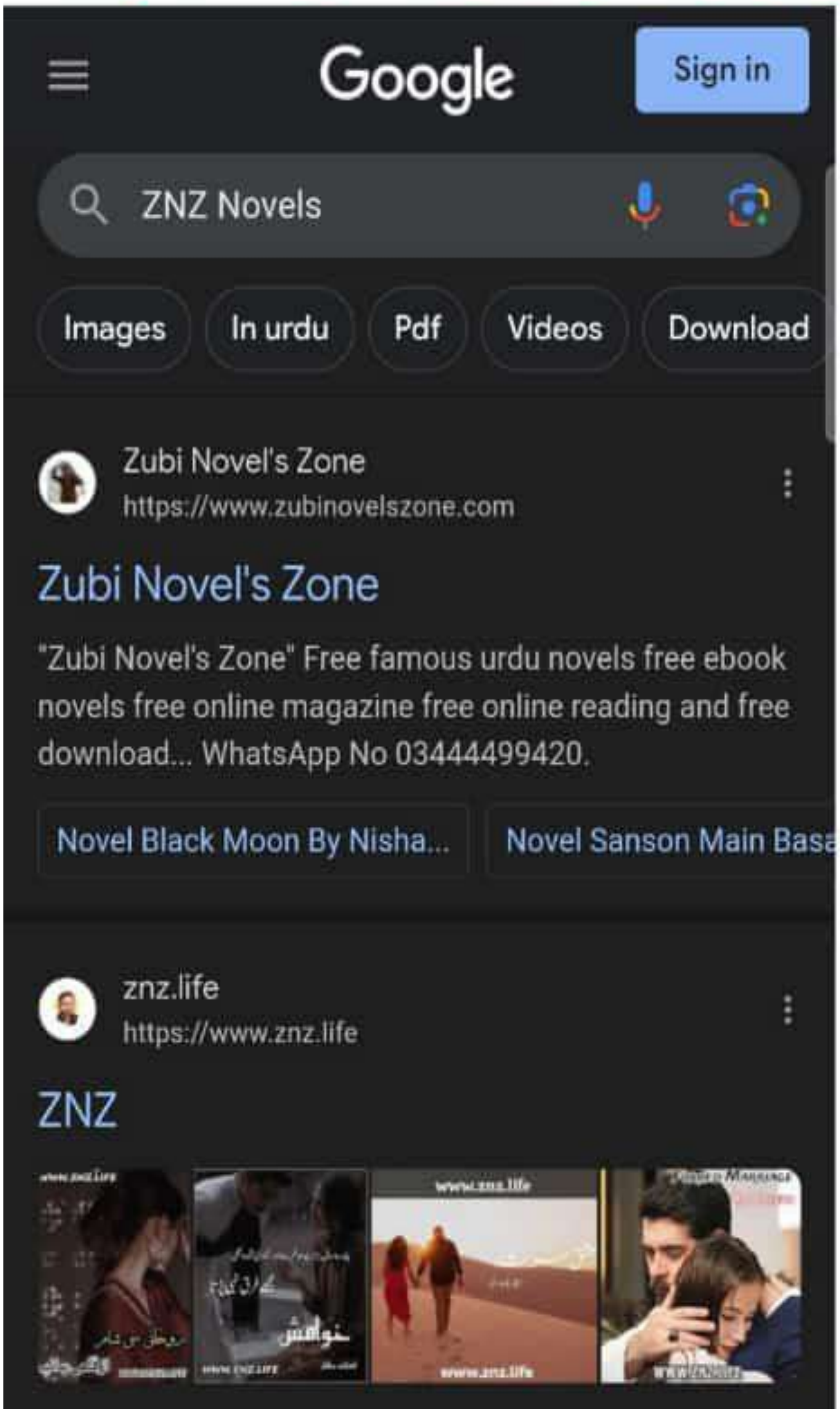

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے گے جسکی سکرین شاٹ آپ سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی ایک سائٹ وزٹ کریں اور اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے باآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں مذید کے لیئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

https://www.znz.life

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

#رائٹر : #حُسنِ_کنول

#ناول : #بے_نام_رشتہ

#episode : 32 last❤️

(Part: 1)

میں بہت دنوں تک ڈھونڈتا رہا کہیں تو کچھ ملے۔۔کوئی ثبوت کوئی سراغ مگر کچھ ہاتھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

میں کرسی پر بیٹھا تھا۔۔۔ کرسی مسلسل جھول رہی تھی میں بھی مسلسل اس کے ساتھ جھول رہا تھا۔۔ میں نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔۔

کمرے میں مکمل خاموشی کا راج تھا کہ گھڑی کی ٹک ٹک کرتی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔۔۔ کھڑکی کھلے ہونے کے سبب باہر ہونے والی ہلکی پھلکی فوار کھڑکی کے ذریعے نیچے سفید ٹائلز پر آرہی تھی۔۔۔ اور کچھ ہوا بن کر میرے چہرے کو چھوتی۔۔۔ جس سے ٹھنڈک کا احساس پیدا ہوتا۔۔۔

میں دماغ میں ہر چیز دوہرا رہا تھا کہیں تو کچھ ہوگا ۔۔۔

"اس میں گولی تھی..." افنان نے اپنا آخری جملہ یہ کیوں ادا کیا ؟؟... جب کہ اس نے کچھ دیر پہلے خود ہی فائر چلائی تھی چھت کی جانب...

" اس میں گولی تھی" میں زیر لب اس کا کہا جملہ دوہرانے لگا...

"اس میں گولی تھی..." کیا تھا اس جملے میں... جو یہ اٹک گیا تھا میرے ذہن میں... شاید جملے میں نہیں تھا اس کی آنکھوں میں تھا.. وہ آنکھیں ...وہ حیرت ...میں بھول نہیں پاتا ...

"اس میں گولی تھی.." میں بار بار دوہرا رہا تھا...یہ بتانے والا انداز نہیں تھا..

"اس میں گولی تھی..."پھر دوہرایا... اور پھر ایک دم میری کرسی رکی...

" اس میں گولی تھی ؟؟؟.." ایک منٹ.. وہ بتا نہیں رہا تھا..وہ تو خود حیران تھا...گویا اسے علم ہی نہ ہو کہ گن میں ایک اور گولی موجود ہے...

"ہونہہ۔۔واو۔۔۔" میں بے ساختہ ہنسا۔۔۔

"اس کا مطلب افنان نہیں جانتا تھا کہ گن میں دو گولیاں ہیں اسے شاید یہی بتایا گیا ہو کہ گن میں ایک ہی گولی ہے جو اسے مجھے دکھانے کے لیے ٹرائل کے طور پر چلانی تھی چھت کی جانب۔ تاکہ میں ڈر کر اس کے لیے راستہ چھوڑوں یا شاید وہ شخص افنان کے دماغ سے کھیل رہا تھا کیونکہ جو مجھے جانتا ہے۔۔۔ وہ یہ بات بھی بخوبی جانتا ہے کہ میں خالی خولی دھمکیوں سے ڈرتا نہیں۔۔۔ یقینا میں اسے اتنی آسانی سے جانے نہیں دینے والا تھا ۔۔ گن دینے والا جانتا تھا کہ گن پر چھینا جھپٹی ہوگی۔ اور اس دوران گولی چل سکتی ہے۔۔۔ یہ پلان تھا۔۔۔یہ پورا پلان تھا۔جو میری ناک کے نیچے چلایا گیا۔۔ووو۔۔۔" میرے ہونٹ ایکسائٹمنٹ و حیرت انگیزی سے از خود گول ہوئے۔۔۔

میں نے اگلے ہی پل فورا اپنے سیکرٹری کو کال کی۔۔۔ جو دو تین منٹ بعد جاکے ریسیو ہوئی۔۔۔

" کہاں مر گئے تھے؟؟" میں غصے سے چیخا۔۔

" سر واش روم میں تھا کم از کم وہاں تو سکون سے بیٹھ لینے دیا کریں..." جوابا وہ جھنجھلا کر گویا ہوا ...تو میں نے دانت پیسے..."جی بولیں... کیا حکم تھا میرے لیے.."

" لانبہ کی قبر کھدواو..."

"کیا؟؟.." میں محسوس کر سکتا تھا وہ کافی حیران ہے میرا آرڈر سن...

" تم سن چکے ہو .میں نے کہا میری بھابھی لانبہ کی قبر کھدواؤ..وہ بھی ابھی..میں آرہا ہوں جلدی کرو..." اس بار میں نے اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا تھا تاکہ اسے یقین آجائے... میں جانتا ہوں وہ بہت ڈرپوک انسان ہے خاص طور پہ جناتوں سے اور بھوتوں سے ڈرنے والا...

"سر... ابھی تو رات کے تین بج رہے ہیں .کل صبح کر لیں گے .. ویسے بھی میری نانی کہتی ہیں راتوں میں خوبصورت لڑکوں کو چڑیلیں چمٹ جاتی ہیں.." وہ ڈرتے ہوئے بولا تو میں نے اپنا سر پکڑا...

" پھر تو تمہیں بالکل بھی فکر نہیں ہونی چاہیے..." میں نے اسے ٹکا کے ذلیل کیا..

"سر ..." وہ احتجاجا منمنایا..جسے خاطر میں نہ لاتے ہوئے میں نے اس بار سختی سے حکم صادر کیا.."اسی وقت جاو..میں بھی آرہا ہوں..."

"اوکے سر.." مانا میں اسے دیکھ نہیں رہا تھا لیکن اس کی آواز سے اندازہ لگا سکتا تھا کے وہ کس قدر مرے ہوئے دل سے یہ جواب دے رہا ہے..

کچھ دیر بعد...

میں قبرستان میں تھا ..میرے سامنے بھابھی کی قبر تھی جسے کھودا جا رہا تھا... اس سے پہلے میں ان بیس دنوں میں جھانکا بھی نہیں تھا یہاں آکر چونکہ وقت ہی نہیں ملا ..سی ای او کی سیٹ کو سنبھالنا مزاق تھوڑی ہے...

بارش اب تیز ہونے لگی تھی ..میرا سیکرٹری میرے سر پر چھتری لیے کھڑا تھا بلیک رنگ کی...

"سر یہ تو خالی ہے..." جب قبر کھودنے والے گورکن کی آواز آئی... تو میرے ہونٹوں پر اطمینان بخش مسکراہٹ دوڑ گئ...

"تو میرا اندازہ بالکل ٹھیک نکلا ... اب تک میں سمجھتا رہا کہ اس گیم کی ماسٹر مائنڈ فرزین تھی جس نے سب کو مہروں کی طرح استعمال کیا حتی کہ اس نے اپنی محبت کو بھی نہ بخشا ..مگر نہیں ..میں غلط تھا..اس گیم کا اصل ماسٹر مائنڈ تو ابتدا سے ہی اسامہ وجدان تھا ... مجھ سمت باقی سب صرف اس کے مہرے تھے... یہ پورا گیم اسی کا تھا..اس ڈیول کا... فرزین اسے پھنسا سکی کیونکہ وہ خود پھنسنا چاہتا تھا...." اب مجھے اس کا وہ ڈپریشن میں ہونا وہ ڈاکٹر کے یہاں جانا ..وہ دوائیاں کھانا ..وہ روتے ہوئے ملنا ..وہ ہر وقت سوتے ہوئے ملنا ..سب یاد آرہا تھا... یقینا وہ ایک بہت اچھا ایکٹر تھا..نہیں..نہیں...ہے ...."

❤️*Husny Kanwal*❤️

میں آفس میں تھا جب زرناب کے آنے کی مجھے اطلاع دی گئی... میرے چہرے پر بہت پیاری سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی...

دروازہ نوک ہوا تو میں نے فورا آنے کی اجازت دی...

"ہیلو۔۔کیسے ہیں آپ؟؟۔۔"وہ مسکرا کر پوچھتی ہوئی میرے سامنے چیئر پر آکر بیٹھی۔۔۔

۔۔۔آپ سنائیں۔۔کیسی ہیں ڈاکٹر آپ؟؟۔۔" اس کا چہرہ ہر بار " الحمداللہ کی طرح چمک رہا تھا۔۔ پتہ نہیں وہ واقعی دنیا کی سب سے حسین لڑکی تھی یا مجھے لگتی تھی۔۔۔

"ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔" وہ ہلکا سہ مسکرا کر بولی۔۔وہ مسکان مصنوعی تھی۔۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔کچھ ہوا ہے؟۔" میں فکر مند ہوکر۔۔ فورا ہی اپنی چیئر سے سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔وہ نہیں جانتی ۔۔میری جان بسنے لگی تھی اس میں۔۔۔

"ہاں۔۔رشتہ آیا ہے میرا۔۔"وہ اداسی سے بتانے لگی۔۔ اس کی نظر جھکی ہوئی تھی شاید اس نے نہ دیکھا ہو لیکن میں نے اپنی مٹھی بھینچ لی تھی۔۔ میں نے مٹھی اتنی زور سے بھینچی تھی کہ میرے ہاتھوں کی نسیں ابھر آئی تھیں۔۔

بہت مشکل تھا اس لمحے اپنے جذبات پر قابو پانا...آنکھوں میں نمی و سرخی امڈ آئی...

ایک دو ثانیوں تک میں بس اس کا چہرہ دیکھتا رہا... سوچتا رہا ..کیا میں جی سکتا ہوں اس کے بغیر؟؟؟..نہیں... میں نہیں جی سکتا تھا اس کے بغیر...لیکن یہ بھی سچ تھا میں اس بھولی بھالی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کر سکتا تھا ... اس سی ای او کی سیٹ پر پہنچتے پہنچتے میں نے اپنے بہت دشمن بنالیے تھے... میں نہیں چاہتا کوئی میری وجہ سے اسے تکلیف پہنچائے... پھر مام ڈیڈ بھی تو کبھی راضی نہیں ہوں گے ..

میں جانتا ہوں یہ تو صرف میں اپنے ذہن کو سکون و دلیل دینے کے لیے بہانے بنا رہا ہوں... ورنہ میں پوری دنیا سے لڑ سکتا ہوں اس کے لیے ..

اصل وجہ تو میرا معذور ہونا ہے... وہ نازک و پاکیزہ گلاب کا پھول ہے جس کے میں قابل نہیں ..کسی صورت نہیں ... نہ میں اسے کوئی خوشی دے سکتا ہوں نہ ہی مکمل زندگی.. پھر میں اسے کیوں اپنے سے باندھ کے رکھوں اس امید پر کہ ایک دن اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکوں گا ایک دن اس کے قدم سے قدم ملا کر چل سکوں گا..مانا وہ مجھے کبھی کمتری کی نگاہ سے نہیں دیکھتی لیکن میں جانتا ہوں... میں ہوں ...

" یہ تو اچھی خبر ہے.. اس میں منہ لٹکانے والی کیا بات ہے؟؟.." میں دانستہ طور پر انجان بنتے ہوئے مسکرا کر بولا تو وہ میرا چہرہ دیکھنے لگی.. اس کی آنکھوں میں شکوہ تھا ..شکایت تھی ..غم تھا..کرب تھا... اور سب سے بڑھ کر مان ٹوٹنے کا دکھ... اس کی آنکھیں بتا رہی تھی کہ وہ بڑے مان سے آئی ہے مجھے یہ بتانے...

"تو اب آپ ایسا کریں گے میرے ساتھ؟؟.."وہ شکوتا...آنکھوں میں سرخ ڈورے سجائے بولی..تو اک لمحے کے لیے میں مبہوت ہوا...

" شادی میں بلانا مت بھولنا..." میں ازلان وجدان ہوں اور یہ ازلان وجدان منافق مشہور ہے زمانے میں... شاید وہ نہیں جانتی مجھے اپنے جذبات کو چھپانا بخوبی آتا ہے.. میں نے پیاری سی مسکان چہرے پر سجائے نارمل انداز میں کہا تو وہ میرا چہرہ دیکھ کر رہ گئی...

لمحہ بھر کے لیے وہ کچھ بول نہیں سکی تھی... میں نے دیکھا اس کی آنکھوں سے آنسو کے قطرے بہنے لگے ہیں...

"ہا.. " میں نے گہرا سانس لیا... وہ مجھے کمزور کر رہی تھی...

" ظاہر سی بات ہے دولہے کے بغیر شادی ہوگی کیسے..."اس کا بھرم سے ادا کیا جملہ مجھے ہکا بکا کر دینے کے لیے کافی تھا ۔میں تو اس کی جرات ہی دیکھتا رہ گیا تھا ۔میری اتنی لاپرواہی بلا کی بےمروتی کے باوجود وہ تو ہلنے تک کے لیے تیار نہ تھی...

" ڈاکٹر مجھے آپ سے اس طرح کی بچکانا باتوں کی امید نہیں تھی...یو ڈس پوائنٹ می.." اپنے بکھرتے جذبات پر قابو پاتے.. میں نے مصنوعی غصے بھری نگاہ سے اسے تکتے .. مایوس کن لہجے میں کہا... تو وہ دونوں ہاتھ فولڈ کر.. سیٹ سے ٹیک لگا کر... پرسکون انداز میں مجھے تکنے لگی ...

"یو ٹو ڈئیر.."جوابا .. وہ سرد لہجے میں خاصہ جتاتے ہوئے.. چھوٹی آنکھیں کر بغور مجھے گھورتے گویا ہوئی... تو مجھے اپنی پیشانی پر پسینہ آتا محسوس ہوا...

وہ ازلان وجدان جو بندوق کی نوک پر ہونے سے نہیں ڈرتا.. وہ آج صرف ایک لڑکی کی نگاہوں سے ڈر گیا تھا...حد ہے...

مجھے نہیں سمجھ آیا اسے اتنی ہمت کس نے دی کہ وہ میرے سامنے ڈٹ کر بیٹھ گئی تھی آج...

اس کی گھورتی آنکھوں کے سبب میں مزید اسے دیکھنے کی تاب نہ لا سکا اور میں نے نظر جھکا لی ۔۔۔ پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور میری جانب چلتی ہوئی آنے لگی۔۔۔ میں جانتا تھا وہ میری جانب آ رہی ہے لیکن میں نے اس کی طرف نہیں دیکھا ۔۔۔ میں اسے اگنور کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو بہت مشکل تھا اس لمحے ۔۔۔

اس نے میری سیٹ کے دونوں ہینڈل پکڑ کر اپنی جانب گھمائی اور اب وہ میرے چہرے پر جھکی ہوئی تھی۔۔۔ اس کے اچانک عمل پر۔۔ میں نے اپنے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوتی محسوس کی۔۔۔

زندگی میں پہلی بار میری سانسیں تھمی تھیں۔۔۔

اس کی پیلی سادہ فراک۔۔

گلابی ہونٹ۔۔

سیاہ نشیلی آنکھیں۔۔۔

اور سب سے بڑھ کر اس کی خوشبو

اف۔۔۔ اس کے نزدیکی قیامت سی قیامت تھی۔۔۔

" میرے سامنے یہ جھوٹا مکھوٹا اڑنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو کیونکہ میں آپ کو منافق نہیں مانتی ۔۔۔ میرے لیے تو آپ ایک مسیحہ

کی مانند رہے ہیں شروع سے جس سے میں نے محبت کی ہے اور ٹوٹ کر کی ہے... میں آپ کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی سمجھ لیں آپ.." وہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال محبت سے لبریز لہجے میں گویا ہوئی.. تو میں کچھ لمحوں کے لیے مبہوت سہ ہو گیا ...

کوئی مجھے بھی اتنا چاہ سکتا ہے میں نے تو کبھی نہیں سوچا تھا...

" میں معذور ہوں" میں اعتراضا و احتجاجا بولا...

"میرے نزدیک نہیں..." دوبدو جواب دیا...

" میرے والدین نہیں مانیں گے"

" ہم چھپ کر نکاح کر لیں گے..." وہ جیسے ہر سوال کا جواب پہلے سے تیار کیے بیٹھی تھی..

اسے میرے معذور ہونے سے فرق نہیں پڑتا تھا اور نہ ہی اسے دنیا کے سامنے میری بیوی ہونے کا اسٹیٹس چاہیے تھا...

" میں اچھا انسان نہیں ہوں ہزاروں دشمن ہیں میرے..."

"کوئی نہیں...آپ پہ تو جان بھی قربان ہے"وہ لاپرواہی سے بولی...

" میں تمہیں خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا" میں ماننا نہیں چاہتا لیکن میرا احتجاج اور اعتراض دونوں ہی دم توڑ رہے تھے اس کے سامنے...

"اور میں آپ کے بغیر نہیں رہنا چاہتی..." وہ قطعی لہجے میں بولی...

" پوری زندگی ایک معذور شخص کے ساتھ نہیں گزر پاؤ گی..." میں آخری کوشش کر رہا تھا اسے سمجھانے کی

" یہ فیصلہ کرنے والے ہیں آپ کون ہوتے ہیں؟؟..."وہ غصیلی نگاہ سے مجھے تکتے پوچھنے لگی...

"اففف..." میں مزید اس کی قربت برداشت نہیں کرسکتا تھا..اسے کوئی سمجھائے صرف پاؤں پیرالائز تھے میرے باقی جسم نہیں....

ٹمپریچر ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھ رہا تھا کمرے کا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔بات کرتا ہوں آج ہی ڈیڈ سے۔۔۔" میں ہار گیا تھا اس کے آگے۔۔۔ مگر سچ کہوں تو زندگی میں پہلی بار ہار کر اتنی خوشی ہو رہی تھی مجھے جتنی کبھی جیت کر بھی نہیں ہوئی۔۔۔

"اور وہ نہ مانے تو؟؟۔۔" اب جاکے اس کی آواز میں ہلکا سہ خوف جھلکا۔۔

"تو چھپ کر کریں گے اور کیا۔۔" میرے لاپرواہی سے کہتے ہی اس کے ہونٹوں پر بڑی سی مسکراہٹ رقصا ہوئی۔۔۔

"اوکے۔۔ڈن۔۔۔"

"اب ذرا ہٹو گی۔۔۔سانس نہیں آرہی مجھے۔۔۔" میں جھوٹ نہیں کہہ رہا تھا۔۔واقعی فل اے سی والے روم میں ہونے کے باوجود میری کمر پر پسینے کی بوندیں ڈھلتی محسوس کر رہا تھا میں۔۔۔

"او۔۔۔ضرور۔۔۔" وہ مسکرا کر کہتی۔۔۔ہینڈل چھوڑ کر ۔۔۔سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی۔۔۔

سچ کہوں تو جھوٹ کہا میں نے اس سے کہ اگر ڈیڈ نہیں مانے تو چھپ کر شادی کریں گے۔۔ میں چھپ کے شادی نہیں کروں گا۔ میں اسامہ والی غلطی نہیں دوہراؤں گا ۔۔میں اسے دنیا کے سامنے وہ اسٹیٹس دلاؤں گا جس سے اسے عزت بھی ملے اور حفاظت بھی۔۔۔

دشمن ازلان وجدان کے سائیڈ بزنس پر وار کر سکتے ہیں مگر مسز ازلان وجدان پر نہیں۔۔۔

میں نے اسامہ کی غلطیوں سے بہت کچھ سیکھا ہے۔۔میں وہ غلطیاں نہیں دہراؤں گا کبھی۔۔۔

ویسے بھی اسامہ کے جانے کے بعد سے ڈیڈ بہت جھم گئے ہیں۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

میں ڈاکٹر کے گھر پہنچا۔۔مجھے یقین تھا اگر اسامہ زندہ ہے تو اس بات کی خبر عبید اور ڈاکٹر کو ضرور ہو گی۔۔

"ڈاکٹر..." مجھے اپنے گھر میں اچانک دیکھ.. ڈاکٹر چونکا ...عبید کے چہرے کے رنگ بھی بدلے تھے...

"سر ازلان آپ یہاں ؟؟.." وہ عبید تھا جو وائٹ صوفے سے کھڑے ہوتے فورا بولا...

"وقت بہت قیمتی ہے میرا... اس لیے ضائع کرنے کی سوچنا بھی مت..چلو بولو..اسامہ کہاں ہے؟؟؟..." میرے سوال پر وہ دونوں پہلے تو ایک دوسرے کے چہرے دیکھنے لگے...پھر دونوں ہی کنفیوز نظروں سے مجھے تکنے لگے... جیسے انھیں میری بات سمجھ نہ آئی ہو..

"سر...آپ کیا بول رہے ہیں؟؟..سر اسامہ کی ڈیتھ ہوچکی ہے اور آپ یہ بات اچھے سے جانتے ہیں." عبید کے کہتے ہی میں نے ایک ابرو اچکاکر..اسے ترچھی نگاہ سے گھورا...

"کہا ناں میں نے..وقت ضائع نہ کرو میرا ورنہ اور طریقے آتے ہیں مجھے اگلوانے کے...ابھی شریف بنا ہوا ہوں تو بنے رہنے دو.." میں نے وارننگ آمیز لہجے میں دونوں کو دیکھ کہا...تو ڈاکٹر جو صوفے پر پھیل کر بیٹھا تھا ہلکا سہ سیدھا ہوا..مگر بولا ابھی بھی کچھ

نہیں۔۔ہونہہ۔۔میں اچھے سے واقف تھا یہ اسامہ کے لیے جان دینے والے لوگ ہیں یہ اتنی آسانی سے منہ نہیں کھولیں گے۔۔

"تم خوابمخواہ ہمیں دھمکا رہے ہو ازلان۔۔اسامہ اب دنیا میں نہیں رہا۔۔ڈیتھ باڈی تم نے خود بھی دیکھی تھی۔۔" کچھ لمحے خاموشی کے تبادلے کے بعد ڈاکٹر مجھے دیکھتے۔۔پرسکون انداز میں گویا ہوا۔۔

"بالکل دیکھی تھی۔۔اور دفناتے وقت بھی قبر کے سب سے پاس میری ہی ویل چیئر تھی۔۔ لیکن جب میں نے اپنے بھائی کی اس جلی ہوئی باڈی کا آج ڈی این اے کروایا تو گیس واٹ ۔۔" میں ان دونوں کے چہرے کے تاثرات دیکھنے کے لیے رکا ۔۔ان کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔۔

" رزلٹ پچھلی بار سے مختلف آیا ہے۔۔ اس بار رپورٹ یہ نہیں کہہ رہی تھی کہ وہ اسامہ کی ڈیتھ باڈی ہے وہ تو اسے کسی اور کا شو کر رہی ہے ۔۔ ظاہر سی بات ہے دونوں میں سے ایک ہی رپورٹ ٹھیک ہو سکتی ہے۔۔۔ اور کیونکہ میں اپنی آنکھوں دیکھی پر یقین کرنے والا بندہ ہوں تو میں مانتا ہوں میری والی رپورٹ ٹھیک ہے۔۔ تو اس کا مطلب صاف ہے وہ جلی ہوئی باڈی اسامہ کی ڈیتھ باڈی ہے ہی نہیں۔۔" میں اس انکشاف کے بعد ان کے چہرے کے تاثرات دیکھنے کے لیے رکا۔۔ ان کی پیشانیوں پر پسینہ نمودار ہو رہا تھا۔۔

"مگر ساتھ ساتھ میری بھابھی بھی اس حادثے کے کچھ دنوں بعد ہی خود کشی کر کے مرنی تھی پتا ہوگا تم دونوں کو مگر مزے کی بات دیکھو...ان کی قبر خالی ہے... عجیب ہے ناں ۔دونوں میاں بیوی کی باڈی غائب ؟.."

"تم نے ایک مردہ کی قبر کھدوانی؟؟.." ڈاکٹر فورا کھڑا ہوکر...غصے سے جزبز ہوکر استفسار کرنے لگا...

یقینا اسے جھٹکا لگا تھا...

"مردہ کیا۔میں تو زندہ لوگوں کی بھی کھدوا دیتا ہوں..جسٹ ٹرائے می" میں نے فخرانہ انداز و مفاہمانہ انداز میں وارننگ دیتے کہا ۔تو وہ میرا چہرہ شاکڈ کے عالم میں دیکھنے لگا...

"اسامہ اگر زندہ ہے تو کہاں ہے؟؟۔اور اگر مر گیا ہے تو مجھے اس کی ڈیتھ باڈی لاکر دو..." میرے کہتے ہی ڈاکٹر کے چہرے کے رنگ بدلنا شروع ہوئے تھے...

ابھی میں اس سے بات کرہی رہا تھا۔۔ کے میرا سیل رنگ ہوا۔۔۔ میں نے سینے پر لگی پاکٹ سے اپنا سیل نکال کر اسکرین دیکھی۔۔کال فرزین کی تھی۔۔۔

میں نے کال ریسیو کی۔۔بس ریسیو کرنا تھا کے دوسری جانب سے غصیلی آواز میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

" آج تم نے اپنی ہر حد پار کی ہے میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں ۔۔تمہیں کیا لگتا ہے تم کچھ بھی کر سکتے ہو؟؟۔۔ تم نے میری لیب میں۔۔ میری بچی کچی امید میں آگ لگا دی ہے آج جس کی وجہ سے ڈیڈ ہاسپٹل میں پڑے ہیں انہیں ہارٹ اٹیک آیا ہے اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ میں چھوڑوں گی نہیں تمھیں۔۔سنا تم نے۔۔۔۔" اس کے چیخنے کی آوازیں موبائل سے باہر تک آرہی تھیں۔۔ میں نے دیکھا ڈاکٹر کے چہرے پر ایک لمحے کے لیے مسکراہٹ بکھری اور پھر وہ ایسے غائب ہو گئی جیسے مجھے وہم ہوا۔۔۔

تو اتنے وقت سے اسامہ میرے کندھے پر بندوق رکھ کر فرزین پر چلا رہا تھا اور فرزین سمجھ رہی ہے کہ یہ سب میں کر رہا ہوں۔۔۔

اب تو مجھے ایک پرسنٹ بھی شک باقی نہیں رہا تھا کہ وہ زندہ ہے۔۔یقینا وہ زندہ ہے اور اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا پھر رہا ہے۔۔۔

پھر اچانک میرے ذہن میں خیال آیا اس انتقام کی آگ میں اس نے مجھے کیوں نہیں گھسیٹا؟؟..

ایک واحد میں ہوں جو فائدے میں ہوں اب تک... اب ایسا تو ہے نہیں کہ وہ ڈیول مجھ سے بڑی محبت کرتا تھا اس لیے دانستہ طور پر موت کا کھیل رچا تاکہ ڈیڈ سب کچھ میرے حوالے کر دیں کیونکہ اس کے جیتے جی تو یہ کبھی نہیں کرتے...اور پھر اگلے ہی پل جیسے میں تھم گیا۔مجھے اب سب سمجھ آنے لگا تھا... میں نے اپنے پاؤں کی جانب دیکھا ...

"وہ واقعی میرے لیے مرا تھا.. اس نے یہ سارا کھیل صرف اس لیے رچا تاکہ وہ اپنی فیملی کو یہاں سے سیو کر کے نکال لے اور مجھے، مجھے وہ سب کچھ دے دے جو مجھے معذور ہونے کے سبب نہیں مل سکتا تھا اس کے جیتے جی" میری آنکھیں دھندلانے لگیں...

تو کیا وہ مجھ سے نفرت نہیں کرتا تھا؟؟.. کیونکہ جن سے نفرت کی جاتی ہے انہیں نقصان پہنچایا جاتا ہے .یوں اپنا سب کچھ ان پہ لوٹایا نہیں جاتا... اور وہ تو اپنا سب کچھ مجھ پر لوٹا گیا تھا..کیوں؟؟..کیوں لوٹا گیا... کیا ایک بار انسان کا بچہ بن کر سامنے سے آ کر بول نہیں سکتا تھا کہ مجھ سے محبت کرتا ہے... محسوس کرتا ہے میری

تکلیف کو جب لوگ مجھے کمتری کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔خاص طور پر ڈیڈ۔۔۔

میں دنیا سے کہتا رہا میں نے اس کی محبت میں اپنے پاوں وارے ہیں اور وہ۔۔وہ تو چپ چاپ سب وار گیا۔۔۔

ایک آنسو کا قطرہ از خود بہا میری سرخ آنکھوں سے۔۔۔

کون نہیں جانتا تھا کہ افنان غائب ہو گیا ہے۔۔ افنان کے غائب ہو جانے کے بعد سے لوگ خوب فائدہ اٹھا رہے تھے خاص طور پر اس کے دشمن۔۔۔ فرزین سب سنبھالنے کی کوشش کررہی تھی۔۔مگر سنبھال تو کیا ہی رہی تھی بس ڈوبتی نیا بچانے کی کوشش میں لگی تھی بیچاری ۔۔۔ بیوٹی پروڈکٹس کا نیا فارمولا بنانے کے لیے اس نے بینک سے کافی بڑی مقدار میں لون اٹھایا تھا۔۔۔ کیونکہ یہ آخری امید تھی اس کی اپنی کمپنی کو بچانے کی۔۔۔ جس پر اس نے اپنا سب کچھ لگا دیا تھا۔۔۔ وہ دعوی دار تھی کہ اس کا نیا بیوٹی پروڈکٹ جب مارکیٹ میں آئے گا تو دھوم مچا دے گا۔۔۔مگر مارکیٹ میں آنا تو دور اس نئے فارمولے کا تو لیب میں ہی دم گھوٹ دیا گیا تھا۔یقینا اس کے پیچھے اسامہ کا ہاتھ تھا۔۔وہ فرزین کو آج روڈ پر لے آیا تھا۔۔۔

" فرزین کی لیب میں آگ اسی نے لگوائی ہے ناں؟؟"میں نے بھرائی آواز میں سوال کیا... جبکہ میں جواب سے واقف تھا...

(ماضی)

بیس دن پہلے جیل میں:

*لانبہ *

وہ مرگئے...وہ واقعی مرگئے...

انہیں یاد کر بار بار میری آنکھوں میں آنسو آ رہے تھے مجھے یقین نہیں آرہا تھا اپنے کانوں پر ...جو میں نے سنا... کیا وہ سچ ہے ؟..کیا وہ واقعی اس دنیا میں نہیں رہے؟

مجھے یقین نہیں آ رہا تھا اپنی سانسوں پر.. یہ کیسے چل رہی ہیں انہیں تو تھم جانا چاہیے تھا... میری بے وقوفی سے میری بیٹی مر گئی میرا شوہر مر گیا اور میں زندہ ہوں... میں کیوں زندہ ہوں ؟؟..مجھے زندہ نہیں ہونا چاہیے...مجھے مرجانا چاہیے..ہاں مجھے مرجانا چاہیے...

میں بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی جب عائشہ نے آکر۔مجھے سنبھالا۔۔۔

"کیا ہوا ہے اچانک اس طرح پھوٹ پھوٹ کر کیوں رو رہی ہے ؟؟۔جب سے ملاقات سے واپس آئی ہے میں دیکھ رہی ہوں تیرا یہی حال ہے۔۔" عائشہ کے سوال پر میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور پھر بچوں کی طرح لگ بلک بلک کر رونے لگی۔میں نے اس سے کہا کہ میں جینا نہیں چاہتی اب۔۔۔میں مر جانا چاہتی ہوں۔۔۔ میری مدد کرے۔۔۔

" پاگل مت بن۔چل چپ ہو۔۔" اس وقت تو مجھے عائشہ نے چپ کرا دیا۔۔

شروع سے ہی عائشہ میرا خیال رکھتی تھی جیل میں۔۔۔دوسرے قیدیوں سے میرے لیے وہی لڑا کرتی۔مگر میں نے دیکھا ۔رات کے اگلے پہر ۔۔ وہ کالی چادر میں خود کو ڈھانپ کر آنی۔۔مانا اندھیرا تھا۔۔باہر سے صرف ہلکی زد رنگ کی روشنی اندر آ رہی تھی جس میں اسے پہچان پانا مشکل تھا۔۔مگر مجھے اس کے سر میں لگے تیل کی خوشبو آ گئی تھی جس کے سبب میں نے اسے پہچان لیا۔۔۔

میں نے دیکھا وہی ایک بلیڈ میرے پاوں کے پاس رکھ کر چلی گئی ہے۔۔۔

اس کے جاتے ہی میں نے فورا وہ بلیڈ اٹھایا۔۔۔

میری آنکھوں میں فلم کی طرح پوری زندگی چلنے لگی تھی۔۔۔ وہ زندگی جو میں نے سر اسامہ کے ساتھ گزاری ۔۔۔جن میں یادیں تھیں۔۔میٹھی و محبت بھری یادیں۔۔ جن سے آج میرا دامن خالی تھا۔۔۔

"خود پر نہیں۔۔ تو مجھ پر ترس کھاؤ۔۔ تکلیف ہوتی ہے مجھے ۔۔۔پلیز تھوڑا دیھان سے چلا کرو" ان کا وہ محبت سے چور لہجے میں کہنا۔۔۔

"کریم لوگی ۔پھر شیشے کے سامنے جاؤ گی۔۔۔ پھر کریم کھولو گی۔۔ پھر لگاؤ گی ۔۔پھر واپس آؤ گی۔۔۔ بہت دیر لگے گی۔۔۔ ناشتے پر دیر ہو رہی ہے پہلے ہی۔۔۔ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہوگا پروفیسر کا ۔۔۔اس سے بہتر ہے کہ بس میں یوں کریم کھولوں۔۔ اور یہ لگادوں" ان کا وہ محبت بھرا لمس یاد کر۔۔۔ میری آنکھوں سے جھر جھر موتی بہنے لگے تھے۔۔۔

"لانبہ ۔۔۔ تھوڑا سہ اعتبار کرو مجھ پر۔۔ میں کوشش کر رہا ہوں ڈیڈ کو منانے کی اور مجھے یقین ہے میں منا لوں گا انھیں اور نہ بھی منا

سکا تو بھی یہ شادی صرف کاروباری معاملات کے طور پر ہوگی کیونکہ میں فرزین کو پہلے ہی تمہارے اور آمنہ کے متعلق آگاہ کر چکا ہوں..."

" اور اگر میں کہوں کہ میں چاہتی ہی نہیں ہوں کہ آپ کی دوسری شادی ہو تو ؟؟...کاروباری معاملات کے لیے بھی نہیں..."

"تو نہیں ہوگی...تمھاری قسم نہیں ہوگی... چاہے اس کے لیے مجھے پوری دنیا سے کیوں نہ لڑنا پڑ جائے.."ان کا بار بار مجھے خود پر اعتبار دلانا اور میرا نہ کرنا...

"کیا چاہیے آپ کو؟؟"

" ایک کپ چائے تمہارے ساتھ ...وہ بھی تمہارے ہاتھوں کی.."

" کیا واقعی آپ میرے لیے سب کچھ چھوڑ دیں گے؟؟.. اپنا بزنس اپنا گھر اپنے پیرنٹس سب کچھ؟؟؟.."

"جان ہے تو جہان ہے۔۔اور میری جان تم ہو لائبہ۔۔۔تم نہ ہو۔۔تو یہ اسامہ وجدان خاک برابر۔۔" ساری اچھی یادوں نے جیسے میرے ارد گرد بسیرا کرلیا تھا۔۔

اب موت سے کہو ہم سے صلح کرلے غالب۔۔
وہ شخص ہی بدل گیا جس کے لیے ہم زندہ تھے۔۔

مجھے اب جینے کی کوئی امنگ باقی نہیں رہی تھی۔۔ میں تھک چکی تھی امیدیں باندھتے باندھتے ۔۔

میری پھول جیسی بچی۔۔ میرا محبت کرنے والا شوہر۔۔ سب ختم ہو گیا تھا۔۔ میں بچانے کی چاہ میں سب گواہ بیٹھی۔۔

کچھ لمحے تک میں اس بلیڈ کو پکڑے بیٹھی رہی۔۔ مجھے خیال آیا اپنے ماں باپ کا لیکن پھر سوچا وہ اس وقت زیادہ اذیت میں ہیں۔۔ایک بار مر جاؤں گی تو زندگی بھر کی راحت مل جائے گی انہیں ورنہ مجھے دیکھ دیکھ کر تڑپتے رہیں گے اور مجھے یہاں سے نہ نکلوانے کا غم انہیں دن رات مارتا رہے گا۔۔

"سوری۔۔سو۔سوری اسامہ۔۔سوری اسامہ۔۔۔ سب میری غلطی ہے میں نے تم پہ اعتبار نہیں کیا۔۔" یہ زندگی میں پہلی بار تھا اور شاید آخری بھی ۔کہ میں ان کا نام لے رہی تھی۔۔۔

میرے اردگرد اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔ وہ ہلکی سی زرد روشنی میں ، میں نے اپنے ہاتھ کی کلائی دیکھی۔ اور پھر نس کاٹ لی۔۔۔

میرے ہاتھوں سے خون بہنے لگا تھا لیکن اندھیرے کے سبب شاید ہی کسی کو خبر ہوتی۔۔۔ مجھے یقین تھا جب صبح تک لوگوں کو خبر ہوگی میں مر چکی ہوں گی اس دنیا فانی سے انتقال کر چکی ہوں گی اپنے اسامہ اور آمنہ کے پاس پہنچ چکی ہوں گی۔۔۔

بس کچھ ہی لمحے بیتے اور مجھے سب کچھ دھندلا دھندلا نظر آنے لگا۔۔ میں بالکل آرام سے لیٹ گئی تھی انتظار میں۔۔۔ اپنی موت کے انتظار میں۔۔۔ مجھے اب اپنی موت سے ملنے کی بڑی بےصبری تھی۔۔۔

ہوتی ہوگی زندگی سے رخصت لوگوں کے لیے موت۔۔ میرے لیے تو حیات ٹھہری ...

میں آہستہ آہستہ غنودگی کے عالم میں جاتی جا رہی تھی۔۔ مجھے اپنے ارد گرد اب اندھیرا مزید بڑھتا محسوس ہو رہا تھا۔۔ وہ جو پیلی زد روشنی تھوڑی بہت نظر آرہی تھی وہ بھی اب مدھم مدھم ہوتی۔۔ ختم ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ میرا وجود بہت ہلکا پھلکا ہوتا جارہا تھا۔۔۔ اور پھر میری آنکھیں بند ہو گئیں۔۔۔

مجھے نہیں پتا موت کا احساس کیسا ہوتا ہے۔۔ لیکن اس لمحے مجھے محسوس ہوا جیسے مجھے ہوا میں اٹھایا گیا ہو ۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

"مما۔۔مما۔۔مما۔۔۔مما۔۔۔" مجھے مسلسل کسی کے پکارنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ آہستہ آہستہ آوازیں اب تیز ہوتی گئیں۔۔۔

پھر مجھے محسوس ہوا جیسے کوئی مجھے چھو رہا ہے۔۔۔"مما۔۔۔مما۔۔۔" اور پھر اچانک میری آنکھ کھلی۔۔۔

آنکھ کھلتے ہی جو سب سے پہلی چیز مجھے نظر آئی وہ ایک بہت پیارا سہ چہرہ تھا ایک بچی کا چہرہ۔۔۔ جس کے بے بی بال تھے وہ

بار بار مجھے مما مما کہہ کر بلا رہی تھی۔۔ اس کے ہاتھ کی ننھی سی انگلیاں میرے گالوں کو چھو رہی تھیں۔۔۔

کچھ لمحے تک میں اسے خالی ذہن کے ساتھ تکتی رہی۔۔۔

"مما۔۔مما۔۔"

❤️ ❤️ ❤️ ❤️

#رائٹر : #حُسنِ_کنول

#ناول : #بےنام_رشتہ

#episode : 32 last❤️

(Part: 2)

کچھ لمحے میں اس بچی کو سن ذہن کے ساتھ دیکھتی رہی۔۔۔اور پھر اچانک میرا ذہن کام کیا۔۔۔"آ۔۔آمنہ۔۔میری بچی۔۔"

"مما۔۔۔" اس نے پھر سے کہا۔۔ اس کی میٹھی آواز میرے کانوں نے میں رس گھولتی معلوم ہوئی۔۔۔اگلے ہی پل میں نے اسے دونوں باہوں میں بھرا۔۔۔اور فورا اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

اس وقت میرا ذہن ٹھیک سے کام نہیں کر رہا تھا بس جو سامنے تھا وہ تھی میری بیٹی میری آمنہ ... جو میرے لیے میری کائنات تھی..

ابھی میں اسے گلے لگا کر رو ہی رہی تھی کے اچانک میرے کانوں کی سماعت سے ایک نرم مگر رعبدار آواز ٹکرائی.."تم اٹھ گئیں؟ "

میں نے بےیقینی سے نظر اٹھا کے سامنے کی جانب دیکھا ...وہ چلتے ہوئے آ رہے تھے.... آہستہ آہستہ میری جانب... ان کے چہرے پہ آج مسکراہٹ تھی پچھلی بار کی طرح کرختگی نہیں..

وہ وائٹ رنگ کی شرٹ پر بلیک واسکٹ اور بلیک پینٹ پہنے ہوئے تھے ..بال جیل سے سیٹ تھے..ہلکی ہلکی بلیک داڑھی سجی ہوئی تھی ان کے حسین چہرے پر... وہ خوبصورت لگ رہے تھے... ہر بار کی طرح ڈیولیشن ہینڈسم...

دیدار عشق بھی کیا چیز ہے غالب..

محبوب سامنے آئے تو مسلسل دیکھا نہیں جاتا..

کیا میں خواب دیکھ رہی تھی؟؟..ہاں..کیونکے اتنے حسین تو صرف خواب ہی ہوا کرتے ہیں...

وہ مجھ تک پہنچے بھی نہیں تھے ابھی کے میں دیوانا وار آمنہ کو گود میں لیے ان کی جانب لپکی...

اگلے پل میں ان کے سینے سے لگی ہوئی تھی...

"سوری..سوری...سوری اسامہ..سوری...سوری...سوری اسامہ...سوری.." اگر میں مر کر یہاں پہنچی تھی ..تو بھی مجھے کوئی غم نہیں تھا..کیونکے یہ ہی میرے لیے حیات تھی..جس میں وہ تھے..میری کائنات کو کل کردینے والے...

جن الفاظوں کو کہتے کہتے میں نے آنکھیں بند کی تھی... انہی الفاظوں کو کہتے کہتے میں ان کے سینے سے لگ کر رو رہی تھی ...

مجھے لگا تھا شاید وہ مجھ سے ناراض ہوں گے.. وہ مجھے ہٹا دیں گے ..دھتکار دیں گے... کہیں گے اب جاؤ نا تمہیں تو بہت شوق تھا مجھ سے بھاگنے کا لیکن میری توقع کے بالکل برعکس... وہ تو میری کمر کو نرمی سے سہلانے لگے... میں اپنے کمر پر ان کے ہاتھ کو مسلسل محسوس کر رہی تھی...

میرے آنسو ان کی شرٹ و واسکٹ کو بھیگو رہے تھے۔۔۔

"سوری۔۔۔" اس بار میں نے ان کے سینے سے ہٹ کر۔۔سر ذرا اونچا کر۔۔ان کی جانب دیکھ۔۔معذرت کی۔۔۔

میری آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں۔۔

"آمنہ رو رہی ہے لانبہ" میں انہیں مبہوت ہو کر دیکھ رہی تھی۔۔۔ مجھے کسی نے بتایا نہیں تھا مرنے کے بعد انسان اور بھی خوبصورت ہو جاتے ہیں۔۔۔

واللہ میں نے ان سے خوبصورت بندہ نہیں دیکھا دنیا میں۔۔۔

معذرت کے جواب میں وہ کیا بول رہے تھے۔۔ مجھے سمجھ نہیں آیا ۔۔میں نے صرف ان کے ہونٹوں کو جمبش ہوتے دیکھا ۔۔۔الفاظ کیا تشکیل پائے۔۔۔ کانوں تک کیا بن کر پہنچے کسے خبر۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔ میں بس انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔ بےیقینی سے بےاعتباری سے۔۔۔۔

کوئی نظر اتار دے اس لمحے کی... مجھے ڈر ہے کہیں میں خودی کی خوشیو کو نظر نہ لگا بیٹھوں...

واللہ دنیا ملے اور تم نہ ملو تو میں کیا کروں اس دنیا کا؟۔ مر کر اگر تم ملو... تو ہائے میں روز سو سو جانیں مروں...

"آمنہ رو رہی ہے لانبہ ..." وہ پھر کچھ بولے..مگر کسے خبر تھی...ان کے عنابی ہونٹوں کو جمبش ہوتا دیکھ۔میں ہلکا سہ بےیقینی سے مسکرائی جبکہ میری آنکھیں جھلملا رہی تھیں..میں نے اپنا الٹا ہاتھ ان کے چہرے کو چھونے کے لیے آگے بڑھایا۔ تو ایک زوردار چیخ میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی...

وہ چیخ آمنہ کی تھی...

میں اگلے ہی پل چونک کر سر اسامہ سے ایک قدم دور ہوئی...

"کہ رہا ہوں وہ رو رہی ہے۔سن کیوں نہیں رہی تم؟؟۔اسےپسند نہیں ہے زیادہ دیر گود میں رہنا اور تم تو اسے ہم دونوں کے درمیان سینڈ وچ کی طرح پیس رہی ہو..رحم کرو میری بچی پر یار..." وہ ہلکا سہ خفا ہوکر کہتے ۔میری گود سے روتی ہوئی آمنہ کو لینے لگے...

"اوو۔۔میرا بچہ۔۔رو مت۔۔" میرے سامنے اسے گود میں لے کر ٹہلتے ہوئے چپ کرانے لگے ۔۔وہ تھوڑی دیر بعد چپ ہو گئی تھی اور پھر مسکرانے لگی بابا بابا کہ کر۔۔

میں نے اپنی آنکھوں سے بہنے والے آنسو صاف کیے۔۔

" مجھے نہیں پتا تھا مرنے کے بعد بھی بچے روتے ہیں۔۔"میں نے آمنہ کی جانب دیکھ۔۔ تعجب سے کہا۔۔

" اور مجھے نہیں پتا تھا مرنے کے بعد بھی کچھ لوگوں کو عقل نہیں آتی۔۔"وہ مجھے دیکھ دوبدو گویا ہوا۔۔

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے ابھی اس سامنے کھڑے ڈیول نے مجھے ذلیل کیا ہے وہ بھی ٹکا کے۔۔میں منہ بسور کر سوچنے لگی۔۔

"مہرو بی بی؟؟۔۔کیا آپ بھی مر گئ تھی؟؟۔۔" ابھی میں سر اسامہ کو دیکھ ہی رہی تھی کہ میں نے دیکھا کہ مہرو بی بی کمرے میں داخل ہوئی ہیں۔۔ انہیں دیکھ ۔۔میں خاصہ حیران ہوئی۔۔

حیرت کا یہ عالم تھا کہ میں پوچھے بغیر رہ نہ سکی۔۔۔

"ہاں؟؟۔۔"   میرے سوال وہ مجھے ایسے دیکھنے لگیں جیسے میں دنیا کا کوئی اٹھواں عجوبہ ہوں ۔۔۔ ساتھ ساتھ ان کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔۔۔

"آپ آمنہ کو لے کر جائیں۔۔۔"میں نے دیکھا سر اسامہ نے میری بات پر کوفت سے سر جھٹکا ۔۔۔ گویا جیسے کہہ رہے ہوں کیا نمونی گلے پڑ گئی ہے۔۔پھر میرے سامنے ہی انھوں نے آمنہ کو مہر بی بی کی گود میں دیا۔۔جبکے میں اپنے ارد گرد نظر دوڑا کر دیکھ رہی تھی۔۔۔کیا میں جنت میں تھی ؟؟۔۔ٹھنڈک   اور پرفیوم کی ملی جھلی کی خوشبو کا احساس میرے ارد گرد موجود تھا۔۔مگر یہ خوشبو تو بالکل ویسے ہی تھی جیسے ہمارے گھر میں سے آتی تھی۔۔۔ سر اسامہ کے پسندیدہ پرفیوم کی۔۔۔

کمرہ خوبصورت تھا ویل فرنیش۔۔ سامنے کھڑکی تھی جس میں سے باہر کا گارڈن نظر آ رہا تھا جس میں چار وائٹ کلر کی کرسیاں اور ایک ٹیبل لگی ہوئی تھی۔۔۔

میرا ذہن ابھی انہی چیزوں میں لگا ہوا تھا جب میں نے پیچھے سے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی۔۔

میں ان کی قدم قدم چلتے ہوئے اپنے نزدیک آتی آہٹ سن سکتی تھی ..میں پلٹ کر ابھی کچھ کہتی اس سے قبل ہی انہوں نے مجھے پیچھے سے اپنے حصار میں باندھا...

میں ساکت ہوئی...وقت تھما..ہر چیز مانو منجمد ہو گئی...

میں چپ کھڑا تھا تعلق میں اختصار جو تھا

اسی نے بات بنائی وہ ہوشیار جو تھا ...

انہوں نے پیچھے سے اپنی تھوڑی میرے کندھے پر ٹکائی..تو میری سانس تک رکی...

میری نگاہ سامنے آئینے میں ابھرتے ہمارے عکس پر گئی...میں دیکھ سکتی تھی وہ آنکھیں موندے میری زلفوں کی مہک کو محسوس کر رہے تھے...

کتنے لمحے بیتے...مجھے نہیں خبر ..میں یوں ہی ساکت کھڑی رہی .. اس لمحے پہ اعتبار کرنے کی کوشش کرتی رہی...

میری کمر ان کے سینے سے مس تھی۔۔۔

" میں نے بہت مس کیا تمھیں۔۔" وہ آہستگی سے میرے کان کی لو کے پاس منہ لا کر سرگوشی کرنے لگے۔۔۔

وہ بھرائی آواز میں آہستگی سے کی گئ سرگوشی ۔۔میرے پورے جسم میں برقی رو کی طرح بجلی دوڑا گئی تھی۔۔۔

بس ان کے اس جملے کا کان کی سماعت سے ٹکرانا تھا کہ میری آنکھوں سے آنسو از خود گرنے لگے ۔۔ میں رونے لگی تھی اور میں خود بھی نہیں جانتی میں کیوں رو رہی تھی شاید خوشی سے۔۔۔

میرے دونوں ہاتھ ان کے ہاتھوں میں قید تھے۔۔۔

ایک عجیب سہ طلسم تھا اس لمحے میں۔۔وہ تھے۔۔اور بس وہ ہی تھے۔مجھ میں بھی وہ ہی تو تھے۔۔۔ جب کسی کا عشق آپ کے اندر سانسیں لینے لگے تو آپ، آپ کہاں رہتے ہیں پھر۔میں بھی میں کہاں رہی تھی پھر۔۔۔

" آپ کو کیسے ....کیسے یاد آسکتی ہے میری 72 حوریں تھیں آپ کے پاس تو دل بہلانے کے لیے.."میں شاید خود بھی اس بات سے واقف نہیں تھی کہ ان کا عشق تو میرے روم روم میں بس چکا تھا...اور عشق میں شراکت موت ہے...پھر میں کیسے نہ جلوں...

میں نے دیکھا آئینے کے عکس میں... وہ میری بات سنتے ہی ہلکا سہ مسکرائے...اور پھر ان کی نیلی سمندر جیسی گہری خوبصورت آنکھوں سے میں نے آنسو بہتے دیکھے...وہ رو رہے تھے... پھر اگلے ہی پل... انہوں نے میرا ایک ہاتھ چھوڑا اور اپنی آنکھیں(اسی ہاتھ سے) مسلنے لگے...

اگر میں اس وقت آئینے میں عکس نہ دیکھ رہی ہوتی... تو نہ جان پاتی کہ وہ رو رہے ہیں...

انہوں نے فورا ہی اپنے آنسو چھپانے چاہے تھے ...

" مجھے عادت ہے ان کی سردارنی کی...میرا گزارہ نہیں ہے اس کے بغیر..."انھوں نے میرے کان کے پاس منہ لاکر... دوبارہ ہلکے سے سرگوشی کی...

" تو پھر اتنے مہینوں سے کیسے جی رہے تھے؟"تجسس سے استفسار کیا۔ میری نگاہیں۔۔ آئینے میں موجود اس ڈیولش ہینڈسم بندے کے وجود پر ٹکی تھیں۔۔

"کون جی رہا تھا ؟؟؟۔۔ بس سانسیں اپنا وقت پورا کر رہی تھیں۔۔۔" انہوں نے ہلکے سے اپنے گالوں کو میرے گالوں سے رگڑتے ۔بولے سے کہا۔۔ان کی داڑھی کی چبھن میں نے اپنے چہرے پر محسوس کی ۔مگر وہ مجھے اچھی لگی ۔بہت اچھی۔۔۔

" آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں؟؟۔" میں نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔ مجھے خوف تھا کہ کہیں وہ میرا تھاما ہاتھ نہ چھوڑ دیں۔۔ مجھے خوف تھا کہ مجھ سے دور نہ ہو جائیں۔۔ مجھے خوف تھا مجھ سے رویہ نہ بدل لیں۔۔۔

انہیں نہیں خبر ۔۔یا شاید ہو اور وہ ظاہر نہ کر رہے ہوں کہ میں انہیں دیکھ رہی ہوں۔۔۔ ان کے ایک ایک عمل کو دیکھ رہی ہوں ۔۔ان کی بند آنکھوں کو دیکھ رہی ہوں۔۔ ان کے عنابی ہونٹوں پر آئی زخمی مسکراہٹ کو دیکھ رہی ہوں۔۔۔

"تم سے ناراض ہوکر کہاں جاوں گا؟۔" ان کا جواب۔۔۔میری آنکھوں میں پھر آنسو بھر لایا تھا۔۔۔

"سو۔سوری۔۔سوری۔۔مج۔مجھے نہیں پتا تھا۔کے فرزین دھ۔دھوکا دے۔۔ دے گی۔۔۔"اس بار میں نے آئینے میں عکس نہیں دیکھا۔۔ہمت ہی نہیں تھی۔۔ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں پھر معذرت کی۔۔اور میں اب کر بھی کیا سکتی تھی؟؟۔۔۔ گزرا ہوا وقت واپس تھوڑی لایا جا سکتا ۔۔۔۔

"باربار معافی مت مانگو۔مجھے شرمندگی ہورہی ہے۔۔۔غلطی میری تھی شروع سے ہی۔۔۔"انھوں نے محبت سے چور لہجے میں جواب دیا۔۔جس پر میں مزید شرمندگی کی انتہا گہرائیوں میں اتر گئی۔۔۔

کیا میں واقعی اپنے اتنے محبت کرنے والے شوہر کو چھوڑ کر بھاگ رہی تھی؟؟۔۔کیا عقل پر پتھر پڑ گئے تھے میرے ؟؟۔۔۔

اسامہ

" باربار معافی مت مانگو۔مجھے شرمندگی ہورہی ہے۔۔۔غلطی میری تھی شروع سے ہی۔۔۔" میں جھوٹ نہیں بول رہا۔۔میں واقعی شرمندہ ہوں شاید وہ سمجھے کہ یہ میری عاجزی ہے ۔۔میری اس سے محبت ہے لیکن نہیں۔۔۔ یہ صرف میری شرمندگی ہے۔۔۔ ہاں شرمندگی کیونکہ میرے نزدیک اسے سزا ملنی چاہیے تھی۔۔ اسی لیے میں نے اسے جیل میں چھوڑ دیا تھا۔۔۔

کتنی بار کہا اس سے... کہ اعتبار کرئے مجھ پر ...پر نہیں... محترمہ سب پر آنکھیں بند کر کے اعتبار کرنے کے لیے تیار تھیں سوائے میرے...

پہلے اس نے ایک گمنام عاشق پر اعتبار کر لیا اور اس کے ساتھ بھاگنے کے لیے تیار ہوئی بغیر یہ سوچے کہ وہ میرا کوئی دشمن بھی نکل سکتا تھا جو اسے نقصان پہنچا سکتا تھا مگر نہیں... اس نے تو سوچنا ہی نہیں ہے... اسنے تو صرف مجھ سے دور بھاگنا ہے...

دوسری بار وہ اقبال کے ساتھ اپنی مرضی سے چلی گئی بغیر یہ سوچے کہ کوئی غیر آدمی بھلا کیوں اس کی اتنی مدد کرئے گا.. سوچنا سمجھنا تو محترمہ نے سیکھا ہی نہیں ہے ناں...بس ایک ہی دھن ...اس ڈیول سے دور بھاگنا ہے....

تیسری بار وہ فرزین پر اعتبار کر بیٹھی ...اپنی کھلی دشمن پر ...مطلب کوئی حد تھی محترمہ کی بیوقوف ہونے کی؟؟؟...

بس مجھ سے دور بھاگنا ہے ...چاہے انجام کچھ بھی ہو اور میں، میں پاگلوں کی طرح سب سے اس کے لیے لڑتا پھر رہا تھا...

مارنے والے کو ایک بار لک کی ضرورت پڑتی ہے اور بچنے والے کو ہزار بار۔۔۔ اب ضروری تو نہیں ناں۔۔۔ وہ ہزار بار لکی ہوتی اس لیے اس امر کی اہم ضرورت تھی کہ میں خود اسے سبق سکھاؤں۔۔۔وہ بھی اپنے طریقے سے۔۔۔تاکے آئندہ کبھی مجھے چھوڑ کر جانے کا تصور بھی نہ گزرے اس کے تصوروں میں۔۔۔

وہ میری زندگی تھی اور میں اپنی زندگی کو بچانے کے لیے کچھ بھی کرسکتا تھا۔۔۔کچھ بھی۔۔۔

اس نے شاید دیکھا ہی نہیں میری آنکھوں میں ابھرے جنون کو۔۔۔پاگل پن کو۔۔۔دیوانگی کو۔۔۔

وہ جانتی ہی نہیں۔۔۔کس حد تک جا سکتا ہے یہ اسامہ وجدان اس کے لیے۔۔۔اور نہ میں چاہتا ہوں کہ وہ جانے۔۔۔ کیونکہ وہ ڈر جائے گی اور میں اسے خوفزدہ نہیں کرنا چاہتا خود سے۔۔۔

کوئی بےوقوف ہی ہوگا جو ازلان وجدان جیسے شخص کی دھمکی کو ہلکے میں لے۔۔ میں تو اسی دن سے الرٹ ہو گیا تھا۔۔۔

میں پہلے سے واقف تھا کہ لائبہ مجھے فرزین کی دی دوائی پلانے والی ہے۔۔۔ لیکن میں اس کی آخری حد دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

میرا دل آخری وقت تک امید باندھے ہوئے تھا کہ شاید وہ نہ دے مجھے وہ دوائی ۔۔شاید اس کی نفرت پر میری محبت جیت جائے۔۔شاید وہ اپنا فیصلہ بدل لے ۔۔۔ اخری موومنٹ پر ہی صحیح۔۔مگر میں غلط نکلا۔۔۔ اس نے دے دی مجھے دوائی۔۔۔ بغیر یہ سوچے کہ اس میں زہر تک ہو سکتا ہے۔۔۔

میرا بھرم ٹوٹا تھا میری محبت کا بھرم۔۔۔ میں اذیت میں تھا۔۔بہت اذیت ۔۔رنج پہنچا تھا مجھے۔۔۔ شدید رنج ۔۔۔ لیکن ماتم منانے کا وقت نہیں تھا میرے پاس۔۔۔ میری بیوی اپنے لیے گڑھے کو چن چکی تھی اور مجھے اسے صحیح سلامت واپس نکالنا تھا وہ بھی سبق کے ساتھ ۔۔۔ تاکہ دوبارہ مجھے چھوڑ کر جانے کی وہ ہمت بھی نہ کرسکے۔۔۔

میں کسی کو اجازت نہیں دیتا میری بیوی کو مجھ سے جدا کرنے کی۔۔خود لائبہ کو بھی نہیں۔۔۔ وہ ہوتی کون ہے مجھ سے جدا ہونے کا فیصلہ کرنے والی؟۔۔۔

میں نے لائبہ کے وہاں سے جاتے ہی ڈاکٹر کو فون کر دیا تھا۔۔میری ٹیم الرٹ ہوگئ تھی۔۔۔

جو میں نے اس لمحے ڈاکٹر سے کہا تھا دراصل وہ ایک سگنل تھا۔۔وہ نادان لڑکی تو جانتی ہی نہیں اس کے کانوں میں جو ائیرنگ ہیں اور آمنہ کے گلے میں جو لاکٹ ہے اس میں دراصل ٹریکر لگا ہے۔۔۔

سوچ بھی کیسے لیا ۔۔کے میں اپنی جان سے پیاری بیوی و بیٹی کو اپنے دشمنوں کے بیچ صرف چند گارڈز کے بھروسے چھوڑ کر بیٹھا ہوں۔۔ہونہہ۔۔۔

معاملات ہمارے انڈر تھے۔۔پلان کے مطابق میں لائبہ کو بچاتا اور ڈاکٹر آمنہ کو۔۔۔اور عبید سارے ثبوت میٹاتا۔۔۔

ہمیں شروع سے ہی بہت محتاط ہوکر کام کرنا تھا۔۔تاکے کسی کے لیے کوئی سراغ باقی نہ بچے۔۔۔مگر پلان تو تب بگڑا۔۔جب وہ زہر میری توقع سے زیادہ اسٹرنگ نکل آیا۔۔۔

مجھے تو ہسپتال سے ہی غائب ہونا تھا مگر میں زندگی و موت کی جنگ میں الجھ گیا۔۔اور دوسری جانب فرزین کو موقع مل گیا لائبہ پر اپنی بھڑاس نکالنے کا۔۔۔

سچ کہوں تو مجھے دھچکہ لگا تھا..جب مجھے ہوش آیا اور پتا چلا عبید سے..کے میری حالت غیر ہونے کے بعد.وہ لائبہ کو اس لیڈی پولیس آفسر کی مار سے بچا نہیں سکے...

اسی لمحے...اسی حالت میں..جب میرا آپریشن ہوکر چکا تھا..میں اٹھ کر خود گیا اس لیڈی پولیس آفسر کے پاس..جس نے ہمت کی تھی میری محبت کو ..میرے جنون کو..میری لائبہ کو تکلیف پہنچانے کی...

میں پلان کے مطابق صرف لائبہ کو ڈرانے کے لیے جیل میں رکھتا ..کیونکے وہیں سے آگے جاکر اسے غائب کرنا تھا..مگر انھوں نے میری بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی غلطی کی... اور میں نے اس غلطی کو اس کی آخری غلطی بنا دیا..یوں ہی تو لوگ مجھے ڈیول نہیں کہتے ناں....

(ماضی)

"سر مجھ سے غلطی ہو گئی ... میں پیسوں کے لالچ میں آ گئی تھی... مجھے نہیں پتہ تھا وہ آپ کی وائف ہیں ورنہ میں کبھی ان پر ہاتھ نہ اٹھاتی ..." وہ لیڈی پولیس افسر میرے سامنے چیئر پر رسیوں سے بندھی ہوئی چیخ رہی تھی...

سیگریٹ پی کر اس کا دھواں ہوا میں تحلیل کرتے ... میں نے عبید کو اشارہ دیا....

کوئی کہہ سکتا تھا مجھے دیکھ کر.. کہ میں ابھی ابھی آپریشن روم سے اٹھ کر آیا ہوں اور مجھے تو آنا ہی تھا... کیونکے میں اس عورت کا حشر اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا تھا جس نے میری بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی غلطی کی تھی... میری زندگی پر۔میری جان پر ...میرے جنون پر...

"میرا صرف ایک ہی اصول ہے... مرو یا مار دو... میں دوسروں کے لیے اپنے فیصلے نہیں چھوڑتا....اس لیے تمھیں چاہیے تھا اس پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے کے اس کے شوہر کو مار دیتیں... مار دیتیں اسامہ وجدان کو...مار دیتیں اس ڈیول کو لیکن تم نے نہیں مارا اور یہی تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خطا ہے...ناو اٹس مائے ٹرن .... اللہ تمہاری روح کو جنت نصیب کرے " اتنا کہہ کر میں نے عبید کو اشارہ کر دیا

"نہیں...نہیں...مجھ سے غلطیییییییییی" وہ مکار عورت معافی مانگ رہی تھی اب...

میرا اشارہ ملنے کی دیر تھی عبید نے فورا ہی ننگے تار اس کے دونوں ہاتھوں پہ ٹچ کر دیے... اس کے بعد (غلطی) کا لفظ طویل ہوتا ہی چلا گیا......

****

ہاں وہ میں ہی تھا جس نے اپنے بندے کو ازلان کی سخت سکیورٹی کے باوجود افنان تک پہنچایا...

افنان کو جو کھانا دینے جاتا تھا وہ میرا ہی بندہ تھا...

افنان نہیں جانتا تھا اس لڑکے کی شرٹ پر لگے پین میں کیمرہ لگا ہوا ہے...

"یہ گن ہے.... اس میں ایک گولی ہے... آپ ازلان کو ڈرائیے گا کے آپ خود کو شوٹ کر دیں گے وہ ڈر جائے گا... کیونکہ وہ آپ کو مارنا نہیں چاہتا وہ صرف آپ کو ڈرانے کے لیے یہاں رکھ رہا ہے .گن میں ایک ہی گولی ہے... اسے آپ ڈراتے وقت اوپر کی طرف ٹرائل کے طور پر چلا دیجیے گا اس کے سامنے۔ ازلان ڈر جائے گا اور پھر آپ اپنے سر پہ رکھ لیجیے گا اسے مزید بلیک میل کرنے کے لیے... وہ آپ کو یہاں سے چپ چاپ نکلنے دے گا...یہاں سے نکلتے ہی...میں اور میرے دو دوست آپ کی مدد کرنے کے لیے پیٹرول پمپ تک آجائیں

گے وہاں تک لیکن اپ کو خود آنا ہوگا چونکہ ہم ازلان وجدان سے فیس ٹو فیس لڑائی کرنے کا جوکھم نہیں اٹھا سکتے..."

"تم ہو کون ؟؟... اور میری مدد کیوں کر رہے ہو؟؟.." میں نے دیکھا افنان الجھ کر پوچھنے لگا... لیکن اس کی آنکھوں میں ایک امید جاگ اٹھی تھی اس قید سے نکلنے کی..... بالکل ایسے ہی امید ان لوگوں نے میری لائبہ کی آنکھوں میں جگائی ہو گی ...یہ سوچ... میں نے اپنی مٹھیاں مضبوطی سے بھینچ لیں... میرے سامنے لیپ ٹاپ کی اسکرین پر لائیو فلم چل رہی تھی افنان کی.. اس کمینے کی جس نے میری بیوی کو پٹوایا... میری بیٹی کو مارنے کی کوشش کی.. میری جان پر گندے الزامات لگوائے...

میں ڈاکٹر کے ساتھ بیٹھا صوفے پر اپنی آنکھوں سے اس کی موت کا تماشہ دیکھنے والا تھا...

میں نے دیکھا اس لڑکے نے جوابا کہا :" سر آپ کو یاد نہیں ہوگا ایک بار آپ نے ویلفیئر کے بچوں کے لیے فنڈ دیا تھا .میں انہی بچوں میں سے ایک ہوں جس کی زندگی آپ نے بنائی ہے...میں صرف اپنے محسن کی مدد کرنا چاہتا ہوں... لیکن ازلان وجدان جیسے پاور فل شخص سے سامنے سے نہیں لڑ سکتا اس لیے چھپ کر مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جتنی بھی کر سکتا ہوں..." اس لڑکے نے اپنی باتوں سے اسے کنونس کر لیا تھا کہ اس کی مدد کرنے آیا ہے ...

میں چاہتا تو اسے ازلان کی قید کے اندر ہی مروا دیتا لیکن نہیں ..میں اسے امید دینا چاہتا تھا..بالکل ویسے ہی امید جیسے انہوں نے میری لائبہ کو دی تھی... دکھانا چاہتا تھا اسے ...کہ جب امید ٹوٹتی ہے... جب دھوکا ملتا ہے تو انسان کس قدر بکھر جاتا ہے... انسان کا دماغ بہت مشکل سے اس دھوکے کو قبول کر پاتا ہے.. اور وہ ہوتی ہے حقیقی اذیت...

وہ بہت سخت جان تھا.. اتنی آسانی سے کہاں مرتا.. اس لیے ہمیں اسے اپنی بھیجی ہوئی نرس کے ذریعے زہر کا انجکشن دینا پڑا...

یہ وہی زہر تھا جو اس نے لائبہ کے ذریعے مجھے دلوایا تھا... کہتے ہیں ناں.. دوسروں کو اتنی ہی تکلیف پہنچاؤ جتنی خود بدل میں برداشت کر سکو... اور آہ...وہ نہ کرسکا...

" اس نرس سے کہو کہ کیمرہ ان کرے.." میرے ڈاکٹر کو آرڈر دیتے ہی اس نے اثبات میں سر ہلایا اور فورا ہی اس نرس کو کال کی...

کچھ منٹوں بعد... ڈاکٹر کے سیل پر افنان مجھے تڑپتا ہوا نظر آرہا تھا...

نرس نے سیل کی اسکرین بالکل افنان کے سامنے کر دی تھی ۔جس کے سبب اب میں اس سے آرام سے بات کر سکتا تھا۔۔مجھے علم تھا کہ وہ سن رہا تھا بالکل اسی طرح جس طرح میں سن رہا تھا جب مجھے زہر دیا گیا تھا۔۔۔

" دنیا میں رہ کر لوگوں کا اذیت پہنچاؤ گے اس سے بہتر ہے کہ تم آرام سے مرو۔۔اور بےفکر ہوکر مرنا۔۔۔ تمہارے نام پر مسجدوں میں لنگر اور ویلفیر والوں کو فنڈ بھجوا دوں گا ان کی دعائیں تمھارا معاملہ آسان کریں گی آخرت میں۔۔۔اللہ تمھارے گناہ معاف کرے۔۔۔اور تمھیں جنت نصیب فرمائے۔۔".

میرے ہی سامنے اس نے اپنی آخری سانس لی۔۔۔

آخری سانس تو سب ہی نے لینی ہے اس دنیا میں مگر وہ آپ کے اعمال ہوتے ہیں جو بتاتے ہیں ۔۔۔اس وقت آپ کے ساتھ ہے کون۔۔ آپ کا پیارا یا کوئی انتقام لینے والا۔۔۔

اب صرف فرزین بچی تھی۔۔۔ اس گیم کی ماسٹر مائنڈ۔۔۔اسے اتنی اسان موت نہیں دینا چاہتا کے بس کرنٹ کا ایک جھٹکا یا زہر کی ایک سرنج لگے اور وہ مر جائے اس کی روح آزاد ہوجائے۔۔۔نہیں۔۔۔ میں چاہتا ہوں وہ جیے۔۔۔اور ہر لمحہ اپنی زندگی کا کرب و پچھتاوے میں

گزارے۔۔۔ کیونکے پچھتاوے کی آگ دنیا کی سب سے بڑی آگ ہے جو انسان کو اندر تک جھلسا دیتی ہے۔۔۔

بس اسے پچھتاوے کی آگ تک پہنچانا میرا کام ہے۔۔۔

(حال)

"میں کبھی نہیں چاہتا تھا کہ تم ان حالات سے گزرو۔۔۔"میں اس کی میٹھی سی مہک کو سونگھتے ہوئے۔۔۔آہستگی سے گویا ہوا۔۔۔

کتنا ترسا تھا میں اس قرب کے لیے۔۔۔

سنا ہے ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں دنیا میں۔۔
کے جن سے ملیے تو تنہائی ختم ہو جاتی ہے۔۔

" سوری۔۔"

میں جانتا ہوں یہ ایک لفظ ان تکلیفوں کا مداوا نہیں ہو سکتا جو اس نے جیل میں سہی۔۔۔ہرگز نہیں۔۔۔

" آپ کیوں معافی مانگ رہے ہیں؟؟.. آپ کی تو کوئی غلطی تھی ہی نہیں ان سب میں.." اس نے میرے ہاتھوں سے خود کو آزاد کیا.. اور پھر میرے روبرو ہوئی...

اس کی سبز آنکھیں جو آنسوؤں سے بھری تھیں۔ ان سے وہ اب مجھے ڈائریکٹ دیکھ رہی تھی...ہا..میری نگاہیں جھک گئیں...اسامہ وجدان کی نگاہیں جھک گئیں.میں نہیں کرسکا ڈائریکٹ ان کا سامنا...

کبھی کبھار انسان کو اپنے جان سے پیارے شخص کو بھی سخت سبق سیکھانے پڑتے ہیں اسی کی بھلائی کے لیے..

میں واقف ہوں جیل کسی شریف عورت کے رہنے کی جگہ نہیں...مانا اس کی حفاظت کے لیے میں نے عائشہ کو بھیج دیا تھا جو سائے کی طرح اس کے ساتھ رہتی...لیکن جس ذہنی اذیت سے وہ ان چھ سات ماہ میں گزرئی...اس کی معذرت ...میں صرف ایک انگریزی لفظ سوری سے نہیں کرسکتا...

"ہممم..." میں نے ہلکا سہ اثبات میں سر ہلایا..پھر اس کے حسین چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں لے کر اس کی پیشانی کو نرمی و شدت الفت و تشکر سے چوما...

میری آنکھیں باربار بھیگ رہی تھیں آج...

ناجانے کتنی ہی دیر میں ساکت اسی حالت میں کھڑا رہا..وہ سکون..وہ راحت..وہ خوشی..واللہ..کہیں خوشی سے روح نہ نکل جائے آج میری...

" بھوک لگی ہوگی کھانا لگوا دوں؟؟..." میں نے اس کی پیشانی سے اپنا سر ہٹا کر نہایت نرمی استفسار کیا...

"ہاں..تو کیا مردے کھانا بھی کھاتے ہیں؟؟" اس کے معصومانہ سوال پر.. میں بے اختیار مسکرا دیا..اور اگلے ہی پل... میں نے اس کی پیشانی پر زور سے اپنی پیشانی مارئی..

"اہہہ" اس کی کراہ بلند ہوئی... فورا ہی اپنے سیدھے ہاتھ سے پیشانی کو مسلتے... الجھ کر مجھے تکنے لگی...

"ہم زندہ ہیں بےوقوف .." میرے کہتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں... کچھ لمحے وہ ساکت رہی... پھر بےیقینی کے عالم میں کبھی ادھر دیکھتی کبھی اُدھر دیکھتی پھر مجھے دیکھنے لگی ...

لائبہ

"آپ۔۔۔آپ۔۔۔آپ زندہ ہیں؟؟؟۔۔کی۔کیسے؟؟۔۔اور میں۔میں بھی زندہ ہوں؟؟۔کیسے؟؟۔۔۔ میں نے تو خود اپنے ہاتھ کی نس کاٹی تھی ۔۔۔ پھر آپ بھی تو مر گئے تھے ۔جل۔جل کے۔۔ہم زندہ کیسے ہوسکتے ہیں؟؟۔۔ایک منٹ۔۔آمنہ؟۔۔ اس کا کیا؟؟۔۔۔ کیا وہ بھی زندہ ہے؟؟۔۔بولیں ناں پلیز۔۔پلیز۔۔۔" میں ٹوٹے پھوٹے لفظ ہربڑاہٹ میں ادا کر رہی تھی۔۔۔بےیقینی سی کیفیت میں۔۔۔

کسی کا سب چھن جائے۔۔اولاد۔۔۔محبت کرنے والا شوہر۔۔۔ خوشیاں ۔۔۔آزادی۔۔۔ حتی کہ وہ ناامید ہوکر خودکشی جیسے فعل کو کرنے پر تل جائے۔۔اور کر بھی گزرے۔۔پھر اچانک سویرا ہو۔۔۔ خوشیوں کا سویرا۔۔۔ پرامید زندگی کا سویرا۔۔۔ محبت کرنے والے شوہر اور بیٹی کے ساتھ کا سویرا ۔۔۔تو کچھ وقت تو لگتا ہے ناں ذہن کو اس حقیقت کو قبول کرنے کے لیے ۔۔۔کے کیا میں اتنی خوش نصیب ہو سکتی ہوں؟؟؟۔۔۔اور جواب میرے سامنے تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔میں ہوسکتی ہوں۔۔۔میرے رب نے میری دعاوں کا جواب دیا ہے۔۔۔اور یہ جواب اتنا خوبصورت ہے کے میں جتنا شکر ادا کروں اتنا کم ہے۔۔۔وہ جواب دیتا ہے۔۔۔بس مانگنا نہیں چھوڑنا چاہیے ۔۔۔

اگلے پل۔۔۔میں ان کے سینے سے جالگی۔۔وہ حقیت تھے۔۔۔یہ ملن حقیقت تھا۔۔یہ لمحہ حقیقت تھا ۔۔وہ لمحہ جس میں ہم دونوں ساتھ تھے۔۔پاس تھے۔۔۔ایک دوسرے کی دھڑکنوں کو سن سکتے تھے۔۔۔ ایک دوسرے کی مدھم چلتی سانسوں کو محسوس کر سکتے تھے۔۔۔یہ حقیقت خواب کی سی تھی ۔۔۔حسین تر حسین۔۔۔محبوب تر محبوب۔۔۔معطر تر معطر۔۔۔

"میں اپنی جان کو کیسے کچھ ہونے دے سکتا تھا۔۔۔" میں ان کے سینے سے لگی ہوئی تھی جب خاموش کمرے میں مدہم سی ان کی آواز میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

بہت سوالات اٹھ رہے تھے میرے ذہن میں۔۔۔ بہت سی الجھنیں۔۔۔ مگر سچ کہوں تو میں اپنے درد بھرے ماضی کو یاد بھی نہیں کرنا چاہتی تھی اب۔۔۔

" میرا دنیا کے سامنے مرنا ضروری تھا لائبہ۔خاص طور پر ڈیڈ کے سامنے۔۔۔۔ازلان نے میرے لیے اپنے پاؤں قربان کیے تھے میں بڑا بھائی ہوں اس کا۔۔اور بڑے رشتے ہمیشہ بڑی قربانی مانگتے ہیں چاہےچھوٹوں کو کبھی پتہ چلے یا نہ چلے۔۔۔ انہیں ہماری قربانی کا احساس ہو یا نہ ہو ۔۔۔ہمیں تو دینی ہی ہوتی ہے اور میں نے دے دی۔میں اکیلا کیسے رہتا۔۔ اس لیے آمنہ اور تمہیں بھی لوگوں کے سامنے مار کر اپنے ساتھ لے آیا۔۔ہم دنیا کی نظر میں مر چکے ہیں

لائبہ۔۔۔اور اچھا ہی ہے۔۔ اب میرا کوئی دشمن نہیں ۔۔ تمھیں مجھ سے بھاگنے کی اب کوئی ضرورت نہیں۔۔ہم اب ساتھ رہ سکتے ہیں ہمیشہ ۔۔۔"جیسے جیسے وہ بولتے جارہے تھے۔۔ویسے ویسے میں اپنے وجود کے گرد ان کی باہوں کا حصار مضبوط ہوتا محسوس کررہی تھی۔۔لگا جیسے خود میں سمو لینا چاہتے ہوں۔۔۔۔

اسامہ

شروع سے ہی میں اپنے پیاروں کو کھو دیتا ہوں۔۔پہلے نانا۔۔پھر نانی۔پھر اپنی ماں۔۔۔میں ازلان کو کبھی کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔ مگر جب مجھے بچاتے ہوئے اس کی جان خطرے میں آئی تو میں خوفزدہ ہوگیا۔۔اس سے فاصلہ رکھنے لگا۔۔۔ میں اسے ملنے تک نہیں گیا اندر کمرے میں ۔۔ جب کہ ہسپتال میں موجود تھا میں۔۔ اسی کے کمرے کے باہر دروازے پر کھڑا۔۔۔

میں دروازے پر لگی گول کھڑکی سے مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔۔میں پوری رات وہیں کھڑا رہا تھا۔۔۔ انٹی مجھے مسلسل کوس رہی تھیں۔کہ رہی تھیں کے گھر جاؤ لیکن میں نہیں گیا۔۔۔میں وہیں کھڑا رہا۔۔۔

اس نے شاید کبھی غور نہ کیا ہو لیکن وہ کتنے ہی مشکل حالات میرے ارد گرد پیدا کر دے.. کتنا ہی میری چیزوں کو نقصان پہنچا دے لیکن میں پلٹ کر اس پر کبھی کوئی حملہ نہیں کرواتا تھا ...اور کیسے کرواسکتا تھا اس میں جان بسی تھی میری.... بالکل ویسے ہی.جیسے اس کی بستی ہے مجھ میں...

میں حیران نہیں ہوا جب میں نے دیکھا کہ میرے علاوہ صرف میرا بھائی ہے جو میری بیٹی کی حفاظت کے لیے بھاگ دوڑ کر رہا ہے

اس نے اپنے کرائم پارٹنر افنان تک سے جنگ موڑ لے لی تھی صرف میری بیٹی کے لیے...

"آپ کو کب پتہ چلا کہ میں بےقصور ہوں؟؟"میرے سینے سے لگے ہوئے...اس نے روندی و زکام بھری آواز میں پوچھا ...

کیا بتاتا... کے شروع سے ہی جانتا تھا کہ وہ بےقصور ہے...پھر بھی اسے جیل میں رہنے دیا...یقینا حقیقت جاننے کے بعد وہ مجھ سے نفرت کرتی...اس لیے راز کو راز ہی رہنے دینا بہتر تھا...

اب اس راز نے میرے ساتھ قبر تک جانا ہے...

اس خاموش کمرے میں, میں نے خود کو کہتے سنا" جب مجھے ٹھیک ہونے کے بعد پتہ چلا کہ تم پر پراپرٹی کے پیپرز چوری کرنے کا الزام لگا ہے۔جبکے میں نے تو تمہیں بتایا ہی نہیں تھا کہ میں اپنی مام کی پراپرٹی تمہارے نام ٹرانسفر کروا چکا ہوں۔جس کے پیپرز میں نے لاکر میں رکھے ہیں ۔۔پھر تم پر آمنہ کے قتل کا الزام تھا جبکے عبید نے مجھے بتایا کے اس نے اور ڈاکٹر نے آمنہ کو مجھے زہر دیے جانے کی نیوز سنتے ہی پولیس اسٹیشن سے غائب کر کے مہرو بی بی کے ساتھ نیوزی لینڈ پہنچا دیا تھا۔۔جب وہ دونوں الزامات جھوٹے تھے تو یقینا باقی سب بھی جھوٹے ہی ہوں گے۔۔۔اسی لیے میں نے اپنا اثرورسوخ استعمال کرکے عاشر کو جیل سے نکلوا کر۔۔۔اس کے گاؤں بھیج دیا ساتھ ساتھ اس کی والدہ کے علاج کے پیسے بھی دیے۔۔۔"

سچ کہوں تو مجھے پتہ ہی نہیں تھا کہ فرزین کے پلان میں عاشر بھی پھنسنے والا ہے۔۔۔

"کیا ہم پرانی ساری تلخ یادوں کو بھول کر نئی زندگی شروع نہیں کر سکتے؟؟"میں نے پرامید لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

"جس لمحے آپ کے سینے سے لگی اس لمحے میں بھول گئ کے میں کبھی تکلیف میں بھی تھی۔۔" اس کا دیا جواب میرے دل کو پرسکون و خوشی سے سرشار کر گیا۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

اب چلتے ہیں واپس بیس دن بعد۔۔۔

حال۔۔۔

ازلان

"فرزین کی لیب میں آگ اسی نے لگوائی ہے ناں؟؟"میں نے بھرائی آواز میں سوال کیا۔۔۔ جبکہ میں جواب سے واقف تھا۔۔۔

"آپ کیا بول رہے ہیں ہمیں نہیں پتا۔۔"یہ کہتے ہوئے ڈاکٹر میری جانب آیا اور اس نے میرے سیدھے کندھے پر اپنا ہاتھ جمایا۔۔۔

"جب اتنی ہی محبت کرتے تھے اپنے بھائی سے ۔۔۔تو کہا کیوں نہیں کبھی ۔۔۔"اس نے یہ کہتے ہوئے اپنا ہاتھ میرے کندھے سے ہلکا سہ رگڑتے واپس اٹھا لیا اور میں اس کی جانب دیکھنے لگا ۔۔۔میری

آنکھوں میں آنسو آرہے تھے۔۔۔ جنہیں میں چھپانے کی کوشش میں، میں نے فورا نظریں چرا لیں۔۔۔

"محبت ؟؟۔۔اور اس شیطانوں کے سردار سے۔۔۔ہونہہ۔۔۔اتنا برا وقت نہیں آیا ازلان وجدان کا۔۔" الٹے ہاتھ سے اپنی دونوں انکھوں کو رگڑتے ہوئے کہہ کر۔۔۔میں نے اگلے ہی پل۔۔۔ بےنیازی سے اس کی جانب دیکھا۔۔جس پر وہ مسکرا دیا ۔۔۔اس کی مسکراہٹ ایسی تھی جیسے کہہ رہا ہو کہ تم کچھ بھی بولو میں جانتا ہوں کہ تمہارے دل میں کیا ہے۔۔۔

"سر۔۔۔۔ کیا آپ اپنی جیب چیک کریں گے۔۔" ہم واپس گھر کی جانب آرہے تھے ۔۔جب میرے سیکرٹری نے بیک ویو مرر میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیوں؟" میں الجھ کر۔۔۔

"کیونکے مجھے ایسا لگا ڈاکٹر نے آپ کی جیب میں کچھ ڈالا ہے۔۔ شاید میرا وہم ہو لیکن پھر بھی چیک کر لیں آپ ایک بار۔" اس کے کہتے ہی میرے کان کھڑے ہوئے۔۔۔ میں نے فورا ہی اپنے سینے پر لگی جیب میں ہاتھ ڈالا۔۔۔

اور وہ ٹھیک کہ رہا تھا۔ میری جیب میں واقعی ایک کاغذ تھا۔۔

بس اس کاغذ کا باہر نکالنا تھا۔ کہ میرا سیکرٹری عجلت سے مارے تجسس کے بولا "کیا ہو سکتا ہے سر اس میں ؟؟"

میں بھی تجسس میں مبتلا تھا کہ آخر کیا ہو سکتا ہے اس چھوٹی سی سفید چٹ میں۔۔

" سر کھولیں ناں۔ ایسا تو ہے نہیں کہ اس چھوٹی سی چٹ میں بم نکل آئے گا۔" میں ابھی اس چٹ کو دیکھ ہی رہا تھا جب میرا سیکرٹری اتاولا ہو کر بولا۔۔جس پر میں نے اسے گھور کر دیکھا۔۔

پھر آہستگی سے چٹ کو کھولا۔۔۔

میرے ذہن میں اس چٹ کے حوالے سے انگنت سوچیں چل رہی تھیں۔۔ مگر جو اس میں لکھا نکلا ۔وہ میری سوچ سے بالکل بالاتر تھا۔

"چٹ:دو مچھلی ۔۔

دو مچھلی ۔۔

پانی میں گئ۔۔

پانی میں گئ۔۔

چھپاک۔۔چھپاک۔۔😈 "

اسے پڑھ کر میرے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔

"کیا لکھا ہے سر؟؟"میرا سیکرٹری مارے اشتیاق کے پوچھ رہا تھا۔۔

"یہی کے وہ جیت گیا ہے۔۔" کھوئے کھوئے انداز میں کہتے ہوئے . میں نے کھڑکی سے باہر کی جانب نگاہ کی ۔۔ اب میں باہر دیکھ رہا تھا۔۔۔میرا ذہن بہت مطمئن تھا۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

لائبہ

میں جب سے یہاں آئی ہوں سر اسامہ مجھے نیوزی لینڈ گھماتے پھر رہے ہیں۔۔ہم تقریبا یہاں کی ہر مشہور جگہ گھوم چکے ہیں جیسے۔۔۔

Abel Tasman National Park---

Aoraki / Mount Cook,Castlepoint,Blue Spring

بلاشبہ نیوزی لینڈ بہت خوبصورت ہے...بالکل ہمارے پاکستان کے طرح..وہاں کے برف سے ڈھکے پہاڑ ..پہاڑ سے بہنے والی آبشار کا Blue Spring...حد نگاہ تک دکھنے والا سبزہ ..خاص طور پر خوبصورت و شفاف نیلا پانی... ہر چیز مجھے ناران کاغان سرگدو مری سوات ہنزہ و کشمیر کی یاد دلا رہی تھی..

یہاں کیبل کار بہت مشہور ہے جو پورے شہر کا سفر کراتی ہے...ہم اسی میں سفر کررہے تھے آج.. ویسے یہاں بارشیں بہت ہوتی ہیں... اور بارش کے بعد منظر اور بھی خوبصورت ہو جاتا ہے...یہ آبشاروں اور ندیوں کی سرزمین ہے..آپ کسی طرف بھی نکل جائیں آپ کی پانی سے ملاقات ضرور ہو گی...

سر اسامہ جتنا پانی سے ڈرتے ہیں..اتنا ہی ہمارا پانی سے سامنا ہورہا ہے 😋

یہ بہت صاف ستھرا ملک ہے...یہاں آپ کو مسلم لوگ بہت ٹکرائیں گے...جو دل کے بہت اچھے اور بڑھ چڑھ کر مدد کرنے والے ہوتے ہیں..

یہاں کی تازہ ہوا میں مانو جادو ہے..آپ اپنا ہر غم بھول جائیں گے...

یہاں بھیڑے بہت ہیں۔جنھیں دیکھ کر آمنہ خوشی سے تالیاں بجانا شروع کردیتی ہے۔۔۔

میں نے اپنے والدین کو فون کر کے بتا دیا ہے اپنے زندہ ہونے کے متعلق اور یہ بھی کے سر اسامہ اور آمنہ کے ساتھ نیوزی لینڈ میں ہوں ۔وہ میرے لیے غم نہ کریں۔۔میں بہت خوش ہوں یہاں اپنے شوہر و بیٹی کے ساتھ۔۔۔

ہم جہاں بھی گھومنے جاتے ہیں وہاں کی پکس میں اپنے والدین کو ضرور سینڈ کرتی ہوں ۔۔تاکہ وہ بھی انہیں دیکھ کر خوش ہوں۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

"یہاں پر رمضان کا تو پتا ہی نہیں چلتا۔۔اس وجہ سے پاکستان کی بہت یاد آتی ہے امی۔۔۔رمضان ہوں تو صرف پاکستان میں۔۔۔میں ترس جاتی ہوں ہمارے پاکستان کی ٹیسٹی فروٹ چاٹ کھانے کے لیے"میں اپنی والدہ کو ویڈیو کال پر بتا رہی تھی۔۔۔ مجھے نہیں خبر تھی کہ سر اسامہ میرے پیچھے کھڑے ہیں۔۔

"السلام علیکم امی۔۔کیسی ہیں آپ؟؟۔۔" علم تو مجھے تب ہوا ان کی موجودگی کا جب انہوں نے میرے ہاتھ سے سیل چھین کر میرے برابر میں بیٹھتے ہوئے ۔۔امی سے بات کرنا شروع کی۔۔۔

" دیکھ رہی ہیں ناں امی آپ۔۔بالکل بھی خیال نہیں رکھتی میرا۔۔۔ دیکھیں میں کتنا پتلا ہوتا جا رہا ہوں۔۔"ہونہہ۔۔ وہ باتیں تو کیا ہی کرتے ۔۔۔ جب دیکھو میری امی سے شکایتیں لگاتے رہتے۔۔۔اور امی بھی ٹھری فل داماد سپورٹر۔۔۔ان کے ساتھ مل کر شروع ہوجاتیں۔۔۔

"یہ تو ہی کام چور شروع سے۔۔۔ نکمی صدا کی۔۔۔ اگر آپ یہاں ہوتے ہیں ناں داماد جی۔۔۔تو آپ دیکھتے میں آپ کے لیے کیسے اچھے اچھے پکوان بناتی۔۔" لو جی شروع ہو گئی میری والدہ صاحبہ میری عزت کا فالودہ کرنے۔۔۔

"امی۔۔۔میں اب شادی شدہ اور ایک بچے کی ماں ہوں۔۔۔تھوڑی تو میری عزت رکھ لیں ۔۔۔" میں منہ بسور کر شکوتا بولی۔۔۔جسے انھوں نے کہاں سننا تھا۔۔۔یہ امی بھی ناں۔۔۔ پہلے میں نے ناگواری سے سر جھٹکا اور پھر میں مسکرا دی۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

میں امید سے تھی۔۔۔سر اسامہ میرا بہت خیال رکھ رہے تھے۔۔۔ان کا بس نہیں چل رہا تھا مجھے موٹی گائے بنادیں ۔۔۔جب دیکھو کھلاتے پلاتے رہتے ۔۔اوپر سے مہرو بی بی کو بھی پابند کر دیا تھا کہ ہر گھنٹے کے بعد مجھے کچھ نہ کچھ ضرور کھلائیں یا پلائیں۔۔۔ جس کی وجہ سے مجھے اپنا وزن دن بدن بڑھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

پورا دن آمنہ کو مہرو بی بی اور ملازمین سنبھالتے اور رات میں اسامہ۔۔۔ وہ جتنی بڑی ہوتی جا رہی تھی اتنی شرارتی بھی۔۔۔

ہمارے گھر کی ایسی کوئی دیوار نہیں ملے گی آپ کو جس پر اس کے آرٹ کا نمونہ پیش نہ ہو۔۔۔۔ وہ ڈرائنگ کی بہت شوقین ہے۔۔۔ اس کی ڈرائنگ کی بک میں ۔۔۔فیملی فوٹو میں دادا دادی کبھی نہیں ہوتے لیکن چاچو ازلان اور چاچی زرناب ضرور ہوتے ہیں۔۔۔

سر اسامہ کی باتوں میں ازلان کا ذکر ہوتا ہے۔۔۔ وہ آمنہ کو ہمیشہ سے یہی بتاتے ہیں کہ اس کے ایک چاچو ہیں جو پاکستان میں رہتے ہیں۔۔۔

چار سال کی ہوگئ ہے میری شرارتی گڑیا۔۔میں سوچ رہی ہوں اسکول لگا دوں مگر میرے ہبی نہیں مان کے دے رہے۔۔۔ ان کے نزدیک جب

وہ پانچ سال کی ہو جائے گی تب وہ قابل ہوگی اسکول جانے کے۔۔ اس سے پہلے وہ اپنی بچی پر کوئی برڈن نہیں ڈالنا چاہتے۔۔۔

اسامہ

میں اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا جب میرے سیل پر ایک نئے نمبر سے میسج آیا میں جانتا تھا وہ ڈاکٹر ہے۔۔۔ کیونکہ اس نے مجھے فرزین کی پکس بھیجی تھیں۔۔۔ اس پک میں موجود لڑکی کو اگر کوئی دیکھ لیتا تو ہرگز اعتبار نہ کرتا کہ یہ وہی فرزین ہے جو کبھی برانڈڈ سوٹ برانڈڈ جیولری برانڈڈ بیگ برانڈڈ سینڈل پہنا کرتی تھی وہ لڑکی تو بہت غربت کی ماری نظر آرہی تھی۔۔۔ چہرے کا رنگ بھی جل گیا تھا۔۔۔ اس پک میں وہ اپنے شوہر کے ساتھ کہیں جا رہی تھی شاید فیکٹری جہاں وہ دن رات کام کرتی ہے اب۔۔۔جس بائیک پر وہ بیٹھی ہوئی تھی وہ بھی بہت خراب حالت میں تھی گویا اس کی غربت کا منہ بولتا ثبوت۔۔۔ جب کسی کی بنی بگڑتی ہے نا تو بہت اذیت ہوتی ہے۔۔۔ اور میں نے اسے اسی حالت میں چھوڑ دیا تھا ۔۔۔

مجھے رتی برابر دکھ نہیں تھا اسے اس حالت میں پہنچا کر۔۔۔وہ اسی قابل تھی۔۔۔ جو لوگ دوسروں پر رحم نہیں کرتے ان پر بھی رحم نہیں کیا جاتا ۔۔

میرے یہاں آج بیٹے کی ولادت ہوئی۔۔میری خوبصورت فیملی کمپلیٹ ہو گئی تھی زویان کے آنے سے ۔۔۔ہاں یہ الگ بات ہے لائبہ تھوڑی ہیلدی ہو گئی ہے زویان کے پیدا ہونے کے بعد سے۔۔جس کا ذمہ دار وہ اکثر مجھے ہی ٹھہراتی ہے ۔۔اور میں سر تسلیم خم کر کے۔۔۔باخوشی و بڑی شان سے قبول کرتا ہوں کے یہ میرا کارنامہ ہے۔۔۔

آمنہ کے ہونے کے بعد ہمارے زندگی سے رومانس تھوڑا کم ہوا تھا لیکن زویان کے بعد پیمپر چینج کرانے۔۔۔ اسے فیڈر بناکر دینے۔۔ کپڑے دھلوانے ۔۔۔اس کے ساتھ بیٹھ کر صفائیاں کروانے۔شاپنگ پر جانے۔۔۔ بچوں کی ضرورت کا سامان لانے تک ہی محدود رہ گیا ہے۔۔مگر سچ کہوں تو یہ ہی اصل رومانس ہے زندگی کا۔۔۔

یقین کریں گے آپ۔۔ زندگی کا سب سے بڑا چیلنج اب آمنہ اور زویان کی نظروں سے بچ کر لائبہ کو ایک کس کرنا ہوتا ہے۔۔۔اس پر بھی وہ مجھے آنکھیں دیکھاتی ہے۔۔۔

پہلے لائبہ کو کبھی میری ضرورت نہیں پڑتی تھی لیکن اب ہر ایک دو گھنٹے بعد مجھے کال کر کے پوچھ رہی ہوتی ہے۔۔ کہ کب واپس

آئیں گے ۔مجھ سے زویان سنبھل نہیں رہا ہے۔۔ آپ کی بیٹی آمنہ نے اب یہ شرارت کر دی ہے اب وہ شرارت کردی ہے۔۔ وغیرہ وغیرہ۔۔

اس سے زیادہ خوبصورت زندگی کا تصور نہیں کر سکتا تھا میں۔۔ میرے پاس آج کروڑوں اربوں کی جائیداد نہیں ہے ۔میں صرف ایک معمولی سے ریسٹورنٹ کا مالک ہوں یہاں پر لیکن میں خوش ہوں ۔۔میری فیملی خوش ہے اور یہی سب سے اہم بات ہے زندگی کی۔۔کے آپ خوش ہوں۔۔

زندگی بار بار موقع نہیں دیتی اس لیے جب موقع دے تو تھام لو کیونکہ وہی ایک موقع لائف چینجر ہوتا ہے ❤️

Happy Ending❤️

سلام۔۔

کیسے ہیں پیارے ریڈرز؟۔امید ہے آپ کو ناول پسند آیا ہوگا۔۔ اس ناول کو لکھنے کے دوران میری زندگی میں بہت اتار چڑھاو آئے ۔۔شاید یہی وجہ ہے کہ اب یہ ناول میری زندگی میں بہت خاص اہمیت رکھتا ہے۔۔کافی مہینوں کا ساتھ رہا ہے ہمارا۔۔اور یہ سفر مزے دار تھا۔۔ خوبصورت یادوں سے سجا۔۔امید ہے یہ ناول آپ کے دل میں ایک خاص مقام بنانے میں کامیاب رہا ہوگا۔۔